

پنجاب یونیورسٹی

~~پنجاب یونیورسٹی~~

کتاب خانہ

کے نیچے - عسکری

۱۷/۱۴/۷۱

تذکرہ الہی

جلد دوم
(نسخہ برلن)

میر عماد الدین الہی الحسینی ہمدانی

مرتبہ

پروفیسر عبدالحق

پروفیسر ایمر طس

شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

ایڈجٹکٹ پروفیسر

اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی

سری نگر، کشمیر

پنجاب یونیورسٹی

~~پنجاب یونیورسٹی~~

کتاب خانہ
کے نیچے - عسکری

۱۷/۱۴/۷۱

تذکرہ الہی

جلد دوم
(نسخہ برلن)

میر عماد الدین الہی الحسینی ہمدانی

رتبہ

پروفیسر عبدالحق

پروفیسر ایمر طس

شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

ایڈجٹکٹ پروفیسر

اسٹریٹ آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی

سری نگر، کشمیر

2977.5
13604
133220
جلد ۲

C پروفیسر عبدالحق

اشاعت اول : ۲۰۱۳ء
تعداد : پانچ سو
قیمت : 600/-
طابع : اصیلا پریس، دریا گنج، نئی دہلی

Tazkira-e-Ilahi

ed. by

Professor **Abdul Haq**

Cell : 9350461394

2315 - Hudson Line

Kingsway Camp, Delhi - 110009

Price Rs. 1100/-

پروفیسر ونیش سنگھ

وائس چانسلر

دہلی یونیورسٹی، دہلی

کے

نام

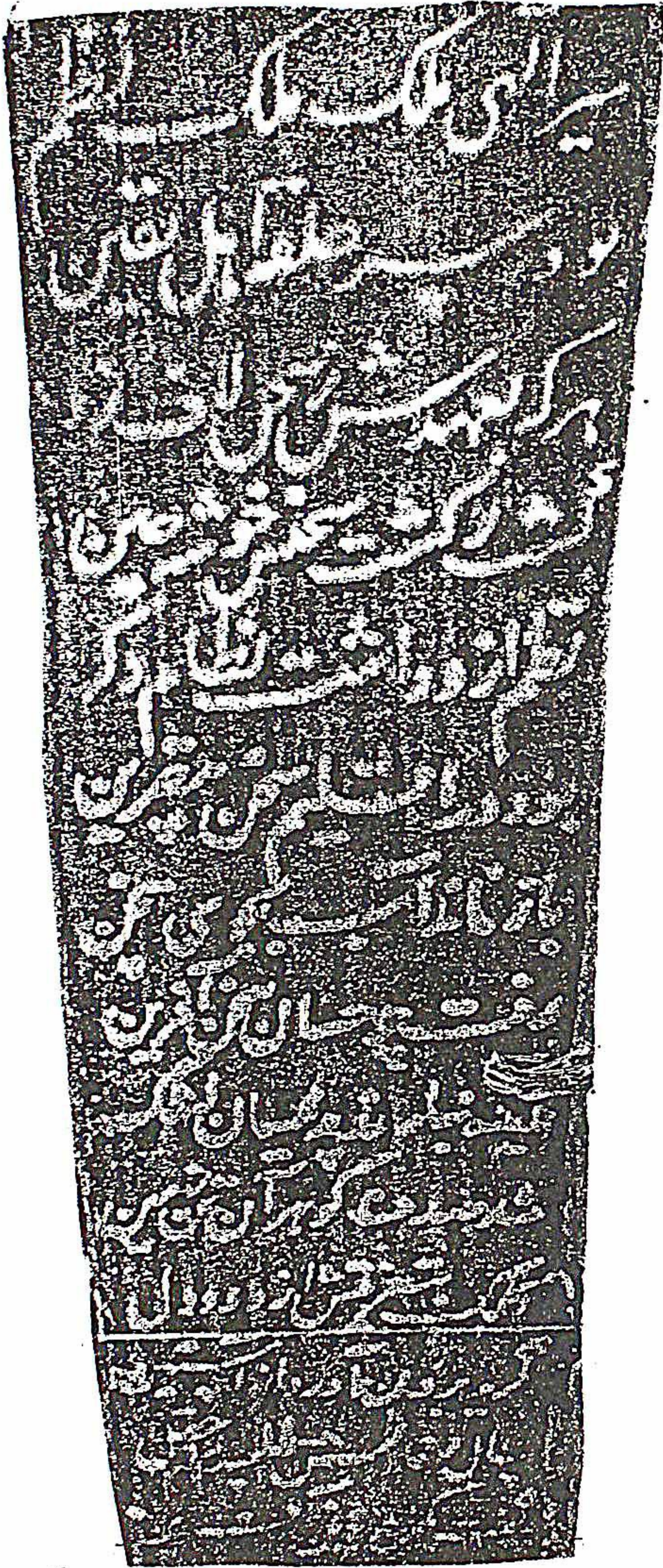
تری نگاہ سے رنگیں ہے بزمِ جانانہ
عبدالحق

PAKISTAN
UNIVERSITY
LIBRARY

میرا الہی کا مسلک

از نور لم یزلہ قلم صنع در ازل
 محمودم از سعادتِ نورِ محمدی
 بر چہرہ درام از رہِ شانِ دو ملتی
 تا بر سرم سایہٴ ساداتِ افسراست
 دینِ حنیف را حنفی و ارتابعم
 اول تصور یست کز ادراکِ عقل زاد

بر لوحِ دل نگاشته اللہ اکبرم
 در ملتِ صحابہ و آلِ پیبرم
 کز بہترین حصار بود روزِ محشرم
 بر تارکِ علاقہٴ کیوان رسد سرم
 در حُبِ چار یار چو شد سکندرم
 تصدیق بر خلافتِ صدیقِ اکرمم
 (مخطوطہ دیوانِ الہی، رام پور، ورق ۸۴)



لوح مزار میر الہی ہمدانی، سریناگر

ترتیب

۱۱-۱۰	پیش گفتار
۲۳-۱۲	فہرست شعرا
۴۹-۲۴	مقدمہ
۳۴۰-۱	متن
۳۴۱	مصادر
۱-۱۱	تعارف (انگریزی)

پیش گفتار

فارسی زبان و ادب کی تاریخ و تذکرہ نگاری میں یہ مخطوطہ ایک ناگزیر حیثیت کا حامل ہے۔ یہ اب تک کی دریافت کے مطابق دنیا کا واحد قلمی نسخہ ہے جو میرا لہی کی حین حیات کا ہے۔ یہ پانچ سو سے زیادہ فن کاروں کے احوال و آثار پر مشتمل ایک علمی گنجینہ گہر ہے جسے دائرۃ المعارف بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ دوسری جلد متوسطین سے متعلق ہے جو برلن کے ذخیرے میں محفوظ ہے۔

۱۹۷۲ء میں تذکرہ الہی کا مخطوطہ نظر سے گزرا۔ چونکہ میری وابستگی اردو اور اقبالیات سے تھی، اس لیے خاطر خواہ توجہ نہ دے سکا۔ کچھ چیزیں قلم بند کر لی تھیں۔ دل جمعی کے ساتھ کبھی متوجہ نہیں ہوا، اس لیے کہ مخطوطات سے دل لگانا سودائے جنوں ہے اور حاصل، زیاں کے سوا کچھ نہیں۔ ان یادداشتوں کی بنیاد پر میں نے نومبر ۱۹۷۳ء میں معارف اعظم گڑھ میں ایک مختصر تعارفی مضمون شائع کیا تھا۔ کچھ صاحبان نظر نے خط لکھ کر ہمت افزائی بھی کی۔ خاص طور پر جناب محمد امین دارابو (داراب، کشمیر) اور پروفیسر سید حسن عسکری (پٹنہ) نے خاص توجہ فرمائی۔ عسکری صاحب نے تو نے لکھا: "It's importance is unparalleled and needs our special attention. Hundred of verses are unknown in our knowledge." میری دوسری مصروفیات حائل رہیں۔ تذکرے کا مطالعہ مدتوں ملتوی رہا۔

مگر رہیں ستم ہائے روزگار کے باوجود تذکرے کی تدوین و اشاعت سے غافل نہیں تھا۔ بیشتر تذکروں کا مطالعہ اور خود الہی کی تخلیقات کی جمع و فراہمی کے لیے کوشاں تھا جو کوہ کنی اور جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ الہی کے تذکرے کا ذکر بھی بیشتر تذکروں میں نہیں کے برابر پا کر مایوسی ہوئی۔ ڈاکٹر ایشپرنگر اور اسٹوری کے کیٹلاگ کی مدد سے برلن کے نسخے کا سراغ ملا۔ اس کی نقل کا حصول بھی کار دیوانگی سے کم نہ تھا۔ ۱۹۸۰ء کے دوران نسخے کی مائیکروفلم موصول ہوئی۔ پھر اسے کاغذ پر اتارنا ایک آزمائش تھی۔ جنون شوق کی خود رنگی بھی دیدنی تھی۔ مدتوں

حلقہ شوق کو آہے گا ہے طے کرنے کی تمنا کرتا رہا۔ یہ میرے رب کا بڑا احسان ہے کہ اب دونوں نایاب نسخوں
 و شائع کیا جا رہا ہے۔ ذاتی نسخے کے ساتھ نسخہ برلن کا متن پیش خدمت ہے۔

تلاشِ بسیار کے باوجود ان مخطوطات کی کسی دوسری نقل یا نسخے کا اب تک سراغ نہ مل سکا۔ ترتیب و تدوین
 کا حق ادا کرنے میں معذوری مقدر بن گئی۔ صرف ایک نسخہ کی موجودگی میں یہ کام ممکن نہ تھا۔ متن بہت زیادہ کرم
 وردہ، آب زدہ اور موسمی اثرات سے متاثر ہوا ہے۔ ایک نسخہ کی موجودگی میں تصحیحِ متن ناممکن ہے۔ ہو بہو نقل کی
 شاعت پر اکتفا کرنا پڑا۔ میرا الہی سے متعلق ایران و پاکستان، ہندوستان و کشمیر میں موجود مواد کا جمع کرنا بھی آسان
 نہ تھا۔ جہاں تک ممکن ہو سکا استفادہ کیا گیا ہے۔ عکسی تحریر میں روشنائی کا مدہم ہو جانا بھی ایک فطری عمل ہے۔ مگر اس
 میں اصل تحریر کی شکل برقرار رہتی ہے۔ مصنف اور قدیم دور کا اندازِ خط بھی اس طرح محفوظ ہو گیا ہے۔ آئندہ کوئی مرد
 غیب برآمد ہو تو متن کی ترتیب و تصحیح کو انجام دے سکے گا۔ میری آرزو یہی ہے کہ فارسی شعر و ادب کا یہ نایاب نسخہ
 خاص و عام کے استفادے کے لیے منظرِ عام پر آجائے۔ قارئین حسبِ ذوق اکتسابِ فیض کر سکیں گے۔

معترف ہوں کہ فارسی یا تذکرہ و تاریخ میرا موضوعِ مطالعہ نہیں ہے۔ اردو درس و تدریس سے وابستہ
 ہوں۔ فارسی کی شدید برائے نام ہے لیکن شعاعِ آفتاب کے روبرو قطرہٴ شبنم کی جرأت کا منظرِ قابلِ رحم ہوتا ہے۔
 اس خام حوصلے نے اس کام کے لیے آمادہ کیا۔ غلطیوں کا درآنا میری بے بضاعتی اور محرومی کے باعث ہے۔
 قارئین سے درگزر کرنے اور دعائے خیر کی درخواست کرتا ہوں۔

عصیم مکن کہ در شبِ ہجران نوشتہ ایم

یہ میری تالیفی زندگی کی سب سے مشکل آزمائش تھی جسے طے کرنے میں توفیقِ الہی اور تائیدِ غیبی کے سوا ذرا
 کچھ بھی نہ تھا۔ ربِ کریم کا بے پایاں احسان ہے کہ برلن کے نایاب نسخے کی دستیابی اور اشاعت کے اسباب پیدا کیے۔
 میں عصیمِ قلب سے پروفیسر دینیش سنگھ وائس چانسلر، دہلی یونیورسٹی کی بے پایاں محبت کے لیے ممنون کرم
 ہوں انہوں نے اس تذکرہ کی اشاعت میں بے انتہا دلچسپی لی اور ہر قدم پر ناچیز کی ہمت افزائی فرمائی۔ ان کی علم
 دوستی اور سرپرستی کے لیے ناچیز سر اپا پاس گزار ہے۔

نازم فروغ بادہ زکس جمال دوست

عبدالحق

پروفیسر ایمرطس، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

۲۲ جولائی ۲۰۱۳ء

فہرست

جلد دوم

(نسخہ برلن)

۹	۱	خواجہ ابوالقاسم	ابن یحییٰ
۹	۵	ابن قطب	ابن سیف
۱۰	۵	ابن جلال	ابن تاج کیل
۱۰	۵	ابن احمد	ابن فرج
۱۰	۵	مولانا ابوالمعالی	ابن ہلال
۱۰	۵	خواجہ ابواسحاق	محمود ابن زنگی
۱۳	۶	نجم الدین ابوصالح	خواجہ کمال الدین ابن نصوح
۱۳	۷	ابوطاہر شروانی	جمال الدین ابن حسام
۱۳	۷	مرزا ابوبکر جوگی شاہ	مولانا محمد ابن حسام
۱۳	۸	سلطان ابوسعید خان بن سلطان	قاضی ابن جلال
۱۳	۹	میرزا ابوبکر بن سلطان ابوسعید	شیخ ابوالفضل
۱۳	۹	میرزا ابراہیم بن سلیمان بادشاہ ابن خاں	خواجہ ابوسعید
۱۵	۹	میرزا ابوالقاسم بن محمد	خواجہ ابوالنصر
۱۵	۹	ابن لعل	خواجہ بدرالدین جاجری

۱۹	۱۵	مولانا آتشی	بوعلی
۱۹	۱۵	ابوالمجاہد اسکوی	خواجہ ابن عماد
۱۹	۱۵	میرزا ابراہیم طہرانی	سید ابن علی
۱۹	۱۵	ابراہیم استرآبادی	ابن معین
۱۹	۱۵	ابو اسحاق	ابن خطیب
۱۹	۱۵	سلطان احمد	ابراہیم آزاد
۲۰	۱۵	سید احمد میرزا (پادشاہ زادہ، طوس)	محمد ابوالقاسم بن محمد
۲۰	۱۶	سلطان احمد گلبرگ	امیر نظام الدین ابوالبقائی
۲۰	۱۶	خواجہ احمد مجلد	خواجہ ابوالوفا
۲۰	۱۷	حافظ احمد حنا تراش	مولانا ابراہیم کندہ
۲۰	۱۷	میرزا احمد دلیلی	مولانا ابدال
۲۱	۱۷	شیخ احمد حسن بلخی	مولانا ابدال اصفہانی
۲۱	۱۷	شیخ احمد موسوی	قاضی ابوالبرکہ سمرقندی
۲۱	۱۷	قاضی احمد غفاری القزوی	مولانا ابوالخیر سمرقندی
۲۱	۱۸	امیر احمد حاجی کاشغری	خواجہ ابوالسحق
۲۱	۱۸	مولانا احمد اطعمہ	امیر ابراہیم قانونی
۲۱	۱۸	حافظ احمد خطیب	مولانا ابلہی
۲۱	۱۸	میرزا احمد آزاد	شیخ ابوالواسع
۲۲	۱۸	خواجہ اختیار زادہ	مولانا شرف الدین ابراہیم
۲۲	۱۹	مولانا احمد طبسی	امیر ابوالفتح جنابدی
۲۳	۱۹	قاضی اختیار تربتی	مولانا حاجی ابوالحسن
۲۳	۱۹	سید اخفش	مولانا آبی
۲۳	۱۹	میر اختیار	ابوالحسن میرزا
۲۳	۱۹	مولانا...	بی بی آتون

... ختمی ...

۳۸	۲۳	خواجہ افضل الدین محمد کرمانی	
۳۸	۲۳	میرا صلی قتی	میرزا ادہم بغدادی
۳۹	۲۳	افضل بیگ	مولانا ادائی بخارای
۳۹	۲۴	مولانا افسری بخاری	ابراہیم شاہ ادہمی
۳۹	۲۴	افضل اللہ شیرازی	مولانا ادہم کاشی
۳۹	۲۴	مولانا افسری	مولانا ادہم قزوینی
۳۹	۲۴	افضل سارانی	مولانا آدم
۳۹	۲۴	امیر افضل	شیخ جلال الدین آذری
۳۹	۲۹	خواجہ محمد افضل	بی بی آرزو بی
۴۰	۲۹	آفتی سمرقندی	شیخ محمد لاجی اسیری
۴۰	۲۹	آفاق جلایر	شاہ اسماعیل بن سلطان حیدر الصفوی الحسینی
۴۰	۲۹	انچی	مولانا اردبیلی
۴۰	۳۴	مولانا آگہی ہروی	میرا سلام
۴۰	۳۴	مولانا آگہی قاضی	مولانا اسراری
۴۰	۳۴	مولانا افسری	امی ہروی
۴۰	۳۴	خواجہ افتخار	سید جلال الدین اشرف کاشی
۴۱	۳۴	میرزا الغ بیگ	مولانا ہادی ولد مولانا ابراہیم
۴۱	۳۴	الغ بیگ، پسر محمد صالح بیگ	خلیفہ اسد اللہ ولد ہدایت اللہ اصفہانی
۴۱	۳۵	میر حسین	درویش اشرف
۴۲	۳۵	الف ابدال صفابانی	خواجہ آصفی
۴۲	۳۵	مولانا امانی	خواجہ اشرف
۴۲	۳۸	مولانا امیری خراسانی	مولانا اصلی
۴۳	۳۸	امیر الدین امینی	اصیل الدین محمد بن طاہر بن ابوالعالی النجری
۴۳	۳۸	امیر کبیر نظام الدین والد علی شیرنوائی	میر سراج الدین اصلی

۶۰	۴۵	مولانا اہلی خراسانی	مولانا ضیاء الدین
۶۲	۴۵	مولانا اہلی شیرازی	مولانا امیری
۶۸	۴۶	اہلی چغتائی	خواجہ امیر بیگ
۶۹	۴۶	شائستہ رحمت الہی مولانا آہی	مولانا امان اللہ قہستانی
۷۱	۴۶	محمد بیرم خاں ملقب بہ خان خانان	مولانا امان اللہ قزوینی
۷۱	۴۶	بیانی تبریزی	ایمنی سمنانی
۷۱	۴۷	بیانی استرآبادی	مولانا امید رازی
۷۱	۴۷	بیانی بحرآبادی	امیر محمود گیلانی
۷۳	۵۱	میرزا پر بداق بن... جہانشاہ	مولانا غیاث الدین امیر خواند بن شاہ بلخی
۷۴	۵۲	امیر بیخودی اسفرائینی	مولانا محمد امین بلخی
۷۴	۵۲	بیخودی بلخی	سید قطب الدین امیر حاج انس
۷۴	۵۳	مولانا بیاض استرآبادی	مولانا آئی ہروی
۷۵	۵۳	مولانا پیامی ہروی	مولانا انوری بلخی
۷۵	۵۳	مولانا بیکسی شستری	مولانا انیس
۷۶	۵۳	امیر تاج گیلانی	مولانا انیس خارزی
۷۶	۵۳	مولانا تذوری	انوری مشہدی
۷۶	۵۳	تابعی ہروی ترخانی	انوری سمرقندی
۷۷	۵۳	مولانا ثانی	انوری بخاری
۷۷	۵۵	مولانا علی کلوی ثوری بخاری	مولانا انوار ہمدانی
۷۷	۵۵	ذکر جمیل مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی	مولانا انصافی
۸۳	۵۵	مولانا محمد جانی	شیخ انصاری ہروی
۸۳	۵۵	سید جعفر	ملا محمد شاہ انس قندہاری
۸۳	۵۵	سید جلال عضد	خواجہ اوحد المتوفی السبزواری
۸۵	۵۸	مولانا جلال الدین طبیب	سلطان اولیس بن شیخ حسن نویان

۹۹	۸۵	جلال بن جعفر فراہانی
۹۹	۸۶	خواجہ جلال الدین محمد تبریزی
۱۰۱	۸۶	مولانا جلال الدین محمد دوانی
۱۰۱	۹۰	مولانا جلالی
۱۰۱	۹۰	شیخ جلال ہروی
۱۰۱	۹۰	مولانا جلال بن معمائی
۱۰۱	۹۰	مولانا جلال ہندی
۱۰۱	۹۱	سید جلال نقیب
۱۰۲	۹۱	حافظ جلال الدین محمود
۱۰۶	۹۱	پرجمالی اردستانی
۱۰۷	۹۲	شیخ جمالی دہلوی
۱۰۷	۹۳	شیخ جمال الدین بروجردی
۱۰۷	۹۳	مولانا جمالی کاشی ولد حاجی شاہ
۱۰۷	۹۳	مولانا جمشید منجم ہروی
۱۰۸	۹۳	جنونی ہمدانی
۱۰۹	۹۳	جنونی اندخودی
۱۱۰	۹۳	امیر جہان شاہ بن قرا یوسف قرا قینلوی
۱۱۰	۹۴	خواجہ شمس الدین محمد الحافظ شیرازی
۱۱۱	۹۶	حافظ خاموش
۱۱۱	۹۶	مولانا حاجی فوطہ سمرقندی
۱۱۱	۹۶	حافظ حکاک کرمانی
۱۱۱	۹۷	قاضی میر حسین میدی
۱۱۱	۹۸	مولانا کمال الدین حسین الواعظ کاشفی
۱۱۱	۹۹	مولانا حکیمی خراسانی
		مولانا خضری
		مولانا حیدر تونیانی
		مولانا حیدر کلوج ہروی
		حبیب اللہ (قزوین) ولد سر برہنہ
		سید خرنی
		خواجہ نجم الدین میر حسن دہلوی
		جی اصفہانی (تذکرہ سامی)
		حجابی دختر بدرالدین
		خواجہ میر حسن
		میرزا ابوالبقاء سلطان
		مولانا میر حسین معمائی
		سید حسن متکلم نیشاپوری
		خواجہ حسن قندھاری
		سید حسن شہاب
		حسامی قلندر
		مولانا حسن شاہ ہروی
		مولانا حیرانی ہمدانی
		حیرتی قزوینی
		مولانا حیرتی مروی
		مولانا خالدی عضاری
		مولانا خرمی ہروی
		خسر و سعد کرد و خسر و ثانی
		خاوری سمرقندی
		خاکی از مریدان خواجہ کرسوی
		مولانا خضری

۱۲۴	میردوری	۱۱۱	خلوتی
۱۲۴	مولانا دوست محمد جانی	۱۱۱	طمان خلیل بن میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران
۱۲۵	مولانا دوست اسفراری	۱۱۴	بیل کاشانی
۱۲۵	میر دوست حسن	۱۱۴	عتی بخاری
۱۲۵	دوستی نقاش	۱۱۴	عتی تبریزی
۱۲۵	میر دوست طاری	۱۱۴	بیات الدین خواند میر بن ہمام الدین امیر خواند
۲۶	دوست محمد سلطان بن نوروز احمد خان	۱۱۵	بدہ الفصحاء خواجوی کرمانی
۲۶	بختیارالغازی السمرقندی	۱۱۹	مولانا خیالی بخاری
۲۷	دہقانن از ولایت ری	۱۱۹	نیالی ہروی
۲۷	دیوانہ نیشاپوری	۱۱۹	مولانا خیالی بجنندی
۲۸	دیوانہ عشق	۱۲۰	شاہ داعی اللہ شیرازی
۲۹	مولانا ذاتی	۱۲۱	مولانا داعی سرحسی
۱۲۹	ذاتی لاری	۱۲۱	داعی ہروی
۱۲۹	ذاتی کبابی	۱۲۱	مولانا داعی استراہادی
۱۲۹	مولانا ذہنی تبریزی	۱۲۱	مولانا دانشی بخاری (مشک فردوس)
۱۲۹	ذہنی کاغذ فروش	۱۲۲	دختر قاضی خیر النساء خاتون
۱۲۹	ذہنی ارتوخانی	۱۲۲	دختر امیر یادگار دوغ آبادی
۱۲۹	امیر رازی ہروی	۱۲۲	درویش دہکی قزوینی
۱۲۹	مولانا رازی شیرازی	۱۲۲	درویش مقصود تیرگر
۱۲۹	رازی بغدادی	۱۲۳	مولانا درویش روغن گر
۱۲۹	راجی خواجہ حسن	۱۲۴	خواجہ درویش برادر خواجہ مظفر
۱۳۰	مولانا شرف الدین رامی تبریزی	۱۲۴	مولانا درویش سرخشی
۱۳۰	رجابی ہروی	۱۲۴	مولانا درویش تربتی
۱۳۰	شیخ رباعی مشہدی	۱۲۴	مولانا داعی مشہدی

۱۴۰	زلالی تبریزی	۱۳۰	فخرالدین محمد الاسری
۱۴۰	زلالی خراسانی	۱۳۲	خواجہ سیف الدین محمود
۱۴۰	زوجہ ہلالی	۱۳۴	مولانا رحمانی خراسانی
۱۴۰	مولانا زینی	۱۳۴	رشیدالدین احمد کارزونی
۱۴۰	زینی مشہدی	۱۳۴	مولانا رشیدی
۱۴۰	شیخ زین الدین ابوبکر نایبادی	۱۳۴	مولانا رسوائی ہمدانی
۱۴۱	شیخ زین الدین خوانی	۱۳۴	رضائی سبزواری
۱۴۱	مولانا زیریکی	۱۳۴	رضائی زارجرہبی
۱۴۱	شیخ زین الدین	۱۳۴	امیر رضائی
۱۴۱	ملک الکلام ابن عماد	۱۳۴	رحمتی
۱۴۲	ابوالکارم سام میرزای	۱۳۵	مولانا جلال رفیقی
۱۴۳	میرزا شاہ حسین ساقی اصفہانی	۱۳۵	خواجہ رکن الدین صابن سمنانی
۱۴۳	سایلی قوشچی	۱۳۵	رکن فخرالدین
۱۴۳	مولانا سایل ہمدانی	۱۳۷	روحی سمرقندی
۱۴۴	مولانا ساغری	۱۳۷	روحانی
۱۴۵	مولانا شاہی امیر	۱۳۷	روقتی بخاری
۱۴۵	مولانا ساکنی سمرقندی	۱۳۷	رباطی محولانی
۱۴۵	میرزا شاہ حسین ارغون	۱۳۷	روح عطائی
۱۴۶	حافظ سرودی	۱۳۷	رہی سمرقندی
۱۴۶	مولانا سرودی ولد حافظ میراثی	۱۳۷	روح عطاری
۱۴۶	مولانا سروری	۱۳۸	ریاضی زاوی
۱۴۶	سراج الدین قمری	۱۴۰	زاہدی
۱۴۷	نظام الدین محمود قمری	۱۴۰	زائری مشہدی
۱۴۸	سرخ	۱۴۰	زاری سبزواری

۱۶۹	خواجہ عبدالقادر مراغہ ای	۱۴۸	حافظ سعد گل
۱۷۰	سیف الملوک دماوندی شجاعی	۱۴۸	خواجہ سعد گل شیرازی
۱۷۰	مولانا شرف خیابانی	۱۴۹	مولانا سعیدی غلامی
۱۷۰	مولانا شرف الدین علی یزدی	۱۴۹	ابوالفتح سلطان سعید خان خواجہ حسن نثاری
۱۷۱	مولانا شرف الدین علی بافتی	۱۴۹	درویش سقائی چغتائی بخاری
۱۷۳	میرزا شرف ابن قاضی جهان قزوینی	۱۵۰	حافظ سلطان علی اوہبی
۱۷۳	صاحب الکنی المعروف شریفی	۱۵۰	سلطان حسن لاہجہان
۱۷۴	امیر سید شریف علامہ جرجانی	۱۵۰	سلطان سلیم بن سلطان بایزید
۱۷۵	مولانا صادق حلوائی سمرقندی	۱۵۱	مولانا سلطان علی مشہدی
۱۷۶	سید جعفر صادق	۱۵۲	سلطان محمود میرزا
۱۷۶	میر محمد صالح ہروی	۱۵۲	سلطان مسعود میرزا پسر سلطان محمود
۱۷۷	مولانا صالح بدخشی	۱۵۳	خواجہ سلطان محمد
۱۷۷	خواجہ کمال الدین حسین صبوری	۱۵۳	خواجہ سلطان ساؤجی
۱۷۷	بابا صالحی یزدی	۱۵۷	مولانا حسن علی سلیمی
۱۷۸	مولانا صدیقی ہروی	۱۵۷	مولانا شاہ محمد سلامی ہروی
۱۷۸	میر صدر الدین محمد	۱۵۷	سودائی
۱۷۸	مولانا سلطان محمد صدیقی استرآبادی	۱۵۸	میر سودائی
۱۷۸	ملا محمد حسین صدیقی	۱۵۸	امیر نظام الدین شیخ سہیلی
۱۷۹	قاضی صفی الدین غیبی	۱۶۰	ملا سیسی
۱۷۹	شاہ صفی الدین نور بخش	۱۶۱	امیر یادگار بیگ سیفی
۱۷۹	صفائی صفاہانی	۱۶۱	سیفی بخاری
۱۷۹	صفائی خراسانی	۱۶۳	میر شاہی سزواری
۱۷۹	بابا صفائی قمی	۱۶۷	میرزا شاہ حسین صفاہانی
۱۸۰	مولانا طاقی بخاری	۱۶۸	خان براق خان بن ابوالخیر خان

۱۹۳	۱۸۰	مولانا غیبی	طاہری
۲۰۳	۱۸۰	عبید خان بن محمود بن شاہ بداع	طالعی
۲۰۳	۱۸۰	مولانا عبد الجلیل	استاد طاہر کانداز
۲۰۴	۱۸۰	امیر عبد الباقی	شاہ طاہر دکنی
۲۰۴	۱۸۳	عبدی بیگ مفرد شیرازی نویدی	طاہر رازی
۲۰۵	۱۸۳	مولانا عبدی نیشاپوری	طاہر بخاری
۲۰۵	۱۸۳	مولانا عزیز ی	طاہر ہروی
۲۰۵	۱۸۳	ابوالغازی عبدالعزیز خاں عزیز ی	حکیم طغرانی
۲۰۵	۱۸۳	میرزا محمد عسکری بن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	طوطی ترشیزی
۲۰۶	۱۸۳	خواجہ عبد الملک عصامی	طریقہ
۲۰۶	۱۸۴	خواجہ عصمت اللہ بخاری	مولانا طوسی
۲۱۳	۱۸۵	عصمتی	محمود عارفی
۲۱۳	۱۸۵	امیر برہان الدین عطاء اللہ	مولانا عارفی ہروی
۲۱۳	۱۸۶	عفتی ابیغرائینی	مولانا عارفی
۲۱۳	۱۸۶	امیر عقیل شیرازی	مولانا عارف استرآبادی
۲۱۳	۱۸۶	شیخ رکن الدین علاء الدین ولد سمنانی	مولانا عابدی
۲۱۳	۱۸۶	عارف حمدانی	مولانا عالم بیہقی
۲۱۵	۱۸۶	شیخ علی کلاہ شیرازی	شاعادل لاری
۲۱۵	۱۸۷	مولانا میر علی کاتب	میر نظام الدین عبد الملک
۲۱۵	۱۸۷	بابا علی شاہ ابدال ہروی	بابا عبد اللہ چشم مالان
۲۱۶	۱۸۷	استاد علی کارمال	خواجہ عبیدزاکانی
۲۱۶	۱۹۰	مولانا خواجہ علی شہاب ترشیزی	خواجہ عبد القادر مراغہ
۲۱۶	۱۹۰	مولانا علی شغال	عبد العلی نجاتی مشہدی
۲۱۷	۱۹۰	میرا علی اصغر	خواجہ مردی عزیز القدر

۲۳۸	خواجہ ابوالبرکہ فراہی فراقی	۲۱۷	سید علاء الدین اودہ
۲۳۸	خواجہ ابوالوفای فرشتہ	۲۱۷	خواجہ عماد الدین فقیہ کرمانی
۲۳۹	بابا فغانی	۲۱۷	امیر علی اکبر
۲۵۳	فیروز مزاح عبدالعزیز خاں	۲۳۱	مولانا غباری ہردی
۲۵۳	قاضی احمد (کذا)	۲۳۱	مولانا عزیزی
۲۵۴	سراج الدین میرزا قاسم جنابادی	۲۳۱	غریب سبزواری
۲۵۷	سید قاسم انوار نور اللہ مرقدہ	۲۳۱	شاہ غریب مرزا
۲۶۳	میرزا قاسم جنابدی	۲۳۱	قاضی یزدی
۲۶۴	درویش قاسمی صفاہانی	۲۳۲	غیوری کابلی
۲۶۴	قاسم خاں موجی بدخشان	۲۳۳	خواجہ غیاث الدین محمد صدر تبریزی
۲۶۴	مولانا قالبی قالب تراش	۲۳۳	مولانا غیاث بلخی
۲۶۴	مولانا قبولی ہردی	۲۳۳	مولانا غیاث الدین محمد
۲۶۵	مولانا قدیمی نقاش گیلانی	۲۳۳	مولانا غیاث الدین محمد صنعی
۲۶۵	شاہ قدسی	۲۳۵	مولانا فانی ہردی
۲۶۵	قدسی	۲۳۵	مولانا بادشاہ تبریزی فارغی
۲۶۵	قستامی	۲۳۵	فانی ولد درویش
۲۶۵	قطب الدین خسرو شاہ	۲۳۵	فتاحی نیشاپوری
۲۶۶	مولانا قنبر نیشاپوری	۲۳۶	سلطان محمد بن امیری فخری
۲۶۶	ابو اسحاق	۲۳۶	فخری ہردی
۲۶۶	شاہ قوام الدین محمد بن شمس الدین	۲۳۶	مولانا فخر الدین علی
۲۶۷	مولانا کاتبی نیشاپوری	۲۳۶	میر فدائی
۲۷۳	کاکلی	۲۳۷	فدائی ماوراء النہری
۲۷۴	لالہ خاتون کرمانی	۲۳۷	شیخ زادہ لاجپتی فدائی
۲۷۷	قاضی لاغر سینتانی	۲۳۸	فریدون حسین میرزا ابن سلطان حسین

۲۸۸	۲۷۳	مولانا مشرقی مشہدی	مولانا لسانی شیرازی
۲۸۸	۲۷۷	مولانا مشربی	مولانا لطف اللہ نیشاپوری
۲۸۸	۲۷۷	مولانا مظفر ہردی	خواجہ سہراب
۲۸۹	۲۷۷	امالوک کرت	مانی شیرازی
۲۹۱	۲۸۱	معین الدین جوینی	مانی مشہدی
۲۹۱	۲۸۱	معینی جامی	مجازی
۲۹۱	۲۸۱	معینی مسجدی	مجلسی
۲۹۱	۲۸۲	معینی صفار	شیخ محمود
۲۹۲		مولانا معروف	خواجہ محمود برسہ و خواجہ محمود تریقی ہزالی
۲۹۲	۲۸۲	مغول عبدالوہاب	محمود ننگرودی شیرازی
۲۹۲	۲۸۲	مغل خانم زن سبک خاں	خواجہ محمد کاخکی قہستانی
۲۹۳	۲۸۲	میرم نباہ قزوینی	سلطان محمد بن یاسنقر
۲۹۵	۲۸۳	خواجہ ضیاء الدین میرم بدر	خواجہ محمد پارسا
۲۹۵	۲۸۳	خواجہ قاضی میرک قزوینی	مولانا محمد بیتابکانی
۲۹۶	۲۸۳	درویش ناصر بخاری	مولانا محمد گوہر
۲۹۷	۲۸۳	ناصر بچہ شیرازی	محمد حسین میرزا ابن سلطان حسین
۲۹۷	۲۸۵	محمد ناصر میرزا	مومن میرزا
۲۹۷	۲۸۵	یادگار ناصر میرزا	مولانا محمد معماہی
۲۹۸	۲۸۵	شیخ نجم الدین	مولانا محوی ہروی
۲۹۸	۲۸۶	مولانا ندائی گیلانی	خواجہ مسعود بک
۲۹۸	۲۸۷	مولانا زگسی ہردی	مسعود ترکانی
۲۹۹	۲۸۷	حکیم نزاری قہستانی	مولانا مسعود شروانی
۳۰۰	۲۸۷	سید جلال الدین نسیمی	سید محمد بن سیر شاہ
۳۰۱	۲۸۸	مولانا نسیمی ہردی	مولانا مشتری استر آبادی

۱۳۲۲۲۰

۳۱۶	ملا حسین وفائی	۳۰۲	بانی نصابی گیلانی
۳۱۶	وفائی شیرازی	۳۰۴	نسخ نصابی نور بخش
۳۱۶	ولی بیگ قلندر	۳۰۵	مولانا نظمی خراسانی
۳۱۷	ولی بیگ	۳۰۵	مولانا نظام الدین استرآبادی
۳۱۷	میر ولی	۳۰۷	نسخ نظام قاری شیرازی
۳۱۷	ویسی ہردی	۳۰۸	سید فضل نعیمی
۳۱۸	میر ہاشمی	۳۱۰	سید نور اللہ نعمت اللہ ولی
۳۲۰	خواجہ ہاشمی بخاری	۳۱۱	دور محمد
۳۲۰	میر ہاشمی کوفت	۳۱۱	میر نویدی نیشاپوری
۳۲۱	مولانا عبید اللہ ہاشمی	۳۱۲	نویدی تربتی
۳۲۷	ہاشمی قزوینی	۳۱۲	مولانا نویدی رازی
۳۲۷	میر بادی استرآبادی	۳۱۲	مولانا نویدی شیرازی
۳۲۷	خواجہ ہجری جامی	۳۱۲	مولانا نوری دندانہ ہروی
۳۲۸	خواجہ محمد شریف ہجری	۳۱۳	فضیل نوری
۳۳۳	مولانا ہلاکی ہروی	۳۱۴	محمد یوسف نیازی
۳۳۳	مولانا ہلال قزوینی	۳۱۴	مولانا واصفی امداد
۳۳۳	مولانا ہمدی ہمدانی	۳۱۵	واگہی ہردی
۳۳۵	ہمینی خراسانی	۳۱۵	خواجہ ابن علی واقفی
۳۳۵	امیر ہمایوں	۳۱۵	مولانا وصلی
	سلطان اکرم و خاقان اعظم پادشاہ	۳۱۶	امیر حاجی احمد وفائی
۳۳۹	فردوس مکان ابوالغازی محمد ہمایوں پادشاہ	۳۱۶	مولانا وفائی

مقدمہ

میر عماد الدین محمود الہی الحسنی ہمدانی شاہانہ سرپرستی، خوش حال زندگی اور گراں قدر سرمایہ شعری کے باوجود زندگی کے شب و روز کی حکایت دل نواز قلم بند نہ کر سکے۔ وہ تمام عمر دوسروں کی داستانِ حیات اور تخلیقات محفوظ کرنے میں منہمک رہے۔ مگر اپنے بارے میں ان کی بے گانگی اور بے نیازی حیرت فرور ہے۔ تاریخ پیدائش پر بھی توجہ نہ دی۔ اس زمانے میں دربارہ خود لکھنا شرفا کا شیوہ گفتار بھی نہ تھا۔ الہی ہمدانی قدروں کے پاس دار اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ امرا و سلاطین کی ہم نشینی نے کردار و مزاج کی تربیت کی تھی۔ طبیعت میں اکرام و ارجمندی کے عناصر کا درآنا فطری تھا۔ ان کی سن پیدائش کے بارے میں حتمی رائے نہیں دی جاسکتی۔ تذکرے میں صرف ایک جگہ اشارہ ہے کہ انھوں نے آگرہ میں ہندی دوستوں کی پر لطف محفل میں تیس سال کی عمر میں پہلی بار شراب نوشی کی۔ وہ آگرہ پہلی بار ۱۰۲۱ھ اور دوسری بار ۱۰۲۳ھ میں تشریف لائے۔ دوسری آمد کے دوران تذکرے کا آغاز ہوا۔ اس تحریر کو پیش نظر رکھیں تو ان کی ولادت ۹۹۳ھ میں ہوئی ہوگی۔ یہ بات ان کی خودنوشت تحریر کے حوالے سے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے۔ تذکرے میں مولانا آگہی کے ذکر میں یہ دلچسپ انکشاف حاشیے کی تحریر میں موجود ہے۔

”آگہی، طرز او فریاد میکند کہ از شعرای زماں سلطان حسین میرزا است اما حال باو بود و چنانکہ وقتی مولف اس تذکرہ الہی در... ہندوستان با جلیس نشہ بود و شیشہ صہبا بر پای ایستادہ و حجاب عقل از پیش خاستہ۔ گلہ از وضع بینند۔ سای خود نمودہ گفتیم کہ روزگاری سالہ بر من بہ گذرد، ہرگز دستم بہ پیانہ آشنا نبود، امروز تقاضای مشرب اہل ہندیاں الاکیش افتادہ ام، و عمری بیہودہ می گذارم۔“

اس اقتباس سے ان کے سن ولادت، شراب نوشی کی ابتدا اور ہندوستانی معاشرے پر روشنی پڑتی ہے جس نے الہی ہدائی کو حلقہ بے نوشاں کی دوستی سے نوازا اور ارتکابِ نائے ونوش سے عمر رائیگاں کو روشناس کیا۔ یہ ایسی نامبارک ساعت تھی کہ عمر بھر نہ اس کا شمار کیا اور نہ موصوف کو اس سے رستگاری حاصل ہوئی۔ زندگی ساغر و مینا کی سرشاری میں گزری الہی نے ساقی نامہ لکھا ہے جو شعرو فن کی لطافتوں سے لبریز ہے۔ شراب کی سرمستیوں کے ساتھ ایک قطعہ میں کیف آگس سرشاری کا ذکر کیا ہے:

بدہ سے کہ عیشِ جوانی کند غم در عدم زندگانی کند
 زغم سخت جاں گشتہ ام این قدر کہ مغزم بود استخوانی دگر
 بیاساقی آن ساغر پر شراب کہ داغست از چشمہ آفتاب

الہی کی زندگی کے خط و خال کا بہت ہلکا پرتو کہیں کہیں تذکرے میں موجود ہے جو جزوی طور پر بعض اہم اور غیر اہم واقعات پر روشنی ڈالتا ہے۔ لیکن تفصیلات سے محرومی کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اس طرح کے واقعات کا حوالہ تذکرے کی مدد سے کہیں کہیں شامل تحریر ہے۔ اگرچہ ان سے رودادِ زندگی کی حقیقی تصویر نمایاں نہیں ہوتی۔ تاہم غنیمت سمجھ کر ان سے رجوع کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا اقتباس الہی کی سرنوشتِ زندگی کے مطالعہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ شراب نوشی سے کردار و گفتار کے طور طریقوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور شخصی کوائف کی باز آفرینی میں زندگی اور کائنات سے متعلق تصورات کی تفہیم آسان ہو جاتی ہے۔

میر الہی کے نام و نسب کے بارے میں تذکروں اور تاریخی کتابوں میں خاصا اختلاف ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ معاصر شہادتوں کے باوجود اتنا اختلاف کیوں ہے؟ تقی الدین محمد اوحدی حسینی (۹۷۳-۱۰۴۰ھ) میر الہی کے دوست اور معاصر ہیں۔ آگرہ کے قیام میں دونوں میں بڑی رفاقتیں رہیں اوحدی نے اپنے مشہور تذکرے ”عرفات العاشقین“ میں لکھا ہے:

”نام وی میر عماد الدین محمود بن میر حجت اللہ اسعد ابادی است۔“

سراج الدین علی خاں آرزو نے بھی اوحدی کی تصدیق کی ہے۔ اس شہادت کے بعد بھی اختلافات در آئے ہیں۔ مآثر الکرام، خلاصۃ الافکار، نتائج الافکار، کلمات الشعراء، آفت آسمان، آتش کدہ، مرآة الخیال، مخزن الغرائب، مآثر الامراء، مآثر رحیمی، بزم تیموریہ، واقعات کشمیر، بہارستان سخن، عمل صالح وغیرہ کئی کتابوں میں صرف میر الہی لکھا ہوا ہے۔ دوسری کتابوں میں میر عماد الدین محمود لکھا ہے۔ جیسے شمع انجمن، مجموعہ انفاس،

۱۔ عرفات العاشقین، ورق ۱۲۲

ریاض الافکار وغیرہ ہمیشہ بہار اور سفینہ خوش گو میں یہ غلط اندراج موجود ہے کہ ان کا نام میر صدر الدین محمد علی ابن محمد شیرازی اسد آباد ہمدان کے رہنے والے تھے اور ۱۰۱۰ھ میں عہد اکبر بادشاہ میں ہندوستان آئے۔ یہ الہی دوسرے شخص ہیں، جنہیں جہانگیر نے ”مسح الزمانی“ کا خطاب دیا تھا کیونکہ یہ طبیبِ حاذق تھے اور شاعر بھی۔ الہی تخلص لکھتے تھے۔ اوحدی نے دونوں الہی کا ذکر الگ الگ کیا ہے۔ ان سب حوالوں سے قطع نظر تذکرے کے دونوں حصوں میں میر الہی نے خود اپنا نام جگہ جگہ درج کیا ہے۔ ذاتی مخطوطہ میں ترقیے کی عبارت تو بہت واضح اور دو ٹوک ہے، جس کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی:

”مولف اس تذکرہ الہی عماد الدین محمود المتخلص بالہی الحسنی ابن امیر حجت اللہ اسعد آبادی الہمدانی است۔“ ۱

اس تحریر سے ان کے نام کے ساتھ ان کے والد بزرگوار اور جائے پیدائش کے بارے میں بھی حتمی فیصلہ ہو جاتا ہے جن کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بیشتر کتابوں میں اسد آباد لکھا ہے جب کہ اوحدی نے اسعد آباد درج کیا ہے۔ ترقیے میں اسعد آباد ہی درج ہے۔ اسعد آباد بھی مناسب نہیں ہے۔ اسعد آباد ہمدان کا نواحی علاقہ ہے۔ ہمدان سے الہی نے اپنی نسبت دی ہے:

در مناقب است الہی کلام من
وز سلک عارف ہمدانست گو ہرم
از نورلم یزل قلم صنع در ازل
بر لوح دل نگاشته اللہ اکبرم
محمودم از سعادت دین محمدی
در ملت صحابہ و آل پیبرم ۲

”ذکر الصالحین“ میں عبدالرزاق قادری نے سلسلہ نسب کی کچھ تفصیلات دی ہیں۔ ترقیے کی تحریر میں ان کے والد کا نام بھی بہت واضح ہے۔ امیر حجت اللہ الحسنی لکھ کر الہی نے تمام شبہات کا ازالہ کر دیا ہے۔ انہوں نے والد سے مروجہ علوم سیکھے۔ مزید حصول علم کے لیے شیراز و اصفہان کا سفر بھی کیا۔ عربی و فارسی میں دسترس حاصل کی اور شعر و ادب کے ذوق نے تخلیق و تاریخ کے شعور کا اضافہ کیا۔ شاعری میں انہیں شہرت حاصل ہوئی۔

۱ تذکرہ (مرتب) ص ۷۰۱

۲ دیوان الہی، رام پور، ص ۴۳

امرا و سلاطین نے قدر دانی کی۔ وہ خوش نصیب تھے کہ انھیں سرکار و دربار میں شرف یابی حاصل تھی۔ ان کے ممدوحین کی ایک قابل ذکر تعداد ہے جن کا ذکر شعری تخلیقات میں ملتا ہے۔ زیادہ تر قصیدوں میں ممدوحین کی توصیف کا تذکرہ ہے، جیسے جہاں گیر، شاہ جہاں، ظفر خاں احسن، مہابت خاں، غازی ترخان و قاری وغیرہ۔ الہی نے قصیدوں میں اخلاق و احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا۔ مدح و ثنا میں مبالغہ سے کام نہیں لیا اور نہ جھوٹی تعریف کی۔ یہ قول ”شاہ جہاں نامہ“ الہی در قصیدہ قصیدہ ہای نیکی کند“ سے بھی اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ وہ دربار سے منسلک تھے اور وہاں کی مجبوریاں بھی وفاداریوں میں شامل تھیں۔

میر الہی کی خوش بختی تھی کہ وہ جہانگیر و شاہ جہاں کے عہد حکومت میں تھے۔ مغلیہ دور کا یہ سب سے سنہرا زمانہ تھا۔ سکون و شادمانی کے ساتھ فن کاروں اور اہل علم کا حلقہ چمن در چمن بکھرا ہوا تھا۔ الہی کے معاصرین میں علما و فضلا کے ساتھ شاعر و ادیب، امرا اور اکابرین سلطنت کے علاوہ نابغہ روزگار اشخاص کا اجتماع تھا۔ الہی نے ان سے استفادہ کیا اور سرخوشی بھی حاصل کی۔ معاصرین میں ایران و ہند کے علاوہ کشمیر کے کئی سخنوروں نے ادب و زندگی کو آب و تاب بخشا۔ چند معاصرین کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ جیسے غنی کشمیری، محمد جان ملا شاہ بدخشان، طغرانی مشہدی، خواجہ محمد اعظم قدسی، تقی اوحدی، شیدائی فتح پوری، حکیم حاذق، شکیبی اصفہانی، آقارضی، مرشد بروجرودی ملا شکوہی، ذوق اردستانی، طالب آملی، سراج الدین آرزو، حکیم شرف الدین حسن عونی، شفقائی اصفہانی وغیرہ۔ آخر الذکر سے اصفہان میں اکثر شعری محفلوں میں ملاقات رہتی۔ ان کے اشعار کا انتخاب بھی روابط پر روشنی ڈالتا ہے۔ تقی اوحدی کی دوستی تو مشہور تھی۔ تذکرے میں بار بار اوحدی کے تذکرے کا حوالہ دوستانہ مراسم کا اظہار ہے۔ اسی طرح عونی یا دوسرے حوالے بھی خالی از عقیدت و محبت نہیں ہیں۔ میر الہی کے معاصرین اور ماقبل کئی شعرا گزرے ہیں جن کا تخلص الہی ہے۔ لیکن الہی کو جو شخص حاصل ہے، وہ دوسروں کو نہ مل سکا۔ مثال کے طور پر چند نام حسب ذیل ہیں: الہی اسد آبادی، الہی اصفہانی، الہی دیلمی، الہی سماوی، الہی تبریزی، الہی اللہ آبادی، الہی گیلانی، الہی شروانی، الہی شیرازی، الہی قندھاری، الہی کاشانی، الہی ہندی وغیرہ۔ بعض کا ذکر تذکرے میں موجود ہے۔ میر الہی ہمدانی کے کچھ اور امتیازات ہیں، جن کی بنیاد پر وہ انفرادی شناخت رکھتے ہیں۔ مگر تخلص کی کثرت کے سبب مغالطے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

الہی کا مولد و مسکن ہمدان ہے:

در مناقب است الہی کلام من و ز سلک عارف ہمدانست گوہرم ۲

۲ دیوان الہی، رام پور، ورق، ص ۳۳

۱ شاہ جہاں نامہ، جلد ۳، ص ۳۱۵

تذکرے میں کئی بار ہمدان کا ذکر کر کے انہوں نے ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ کیا ہے۔ ان کے معاصر اور بعد کے دوسرے تذکرہ نگاروں نے انہیں اسعد آبادی ہی تسلیم کیا ہے جیسے تذکرہ والہ داغستانی، عرفات العاشقین، مجموعۃ النفائس وغیرہ۔ لیکن تذکرے میں قطعی طور پر اس بارے میں اشارہ کیا گیا ہے۔

ہمدان علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے کئی اکابر علماء و ادبا کی نسبت سے یہ شہر مرکزِ نور بھی تھا۔ الہی کے والد بزرگوار بھی ایک معروف شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا نام امیر حجت اللہ الحسینی تھا۔ ڈاکٹر اشپرنگر اور اسٹوری دونوں نے ان کا نام حجت الدین لکھا ہے۔

وہ ایک عالم اور ادیب کی حیثیت سے خواص و عوام میں متعارف تھے۔ الہی بھی سرمایہ پداری سے سرفراز ہوئے۔ ان کی علمی سرپرستی میں ان کے والد نے کما حقہ کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حصولِ علم کے لیے الہی نے کئی سفر کیے۔ ابتدائی تعلیم والد کے علاوہ مقامی مدرسوں سے حاصل کی۔ سولہ سال کی عمر یعنی ۱۰۱۰ھ میں حصولِ علم کے لیے شیراز کا سفر کیا۔ تقریباً ساڑھے تین سال تک وہاں شاہ داعی کی خانقاہ میں قیام کیا۔ کسی حد تک علم کی تکمیل یہیں ہوئی۔ ذوقِ تخلیق کو یہیں جلا ملی۔ شعر و شاعری سے حد درجہ شغف پیدا ہوا۔ شیراز کی سرزمینِ شعری قوتِ نموسے شاداب تھی جو الہی کو بہت راس آئی۔ یہاں سیکڑوں شعرا کا کلام دستیاب تھا۔ الہی نے ان سے خوب استفادہ کیا اور کئی ہزار اشعار کا انتخاب کیا۔ اس ذوقِ انتخاب نے انہیں تذکرہ نگاری کا شوق دلایا۔

ایک قہوہ میں خانے میں ان کی شاعری کا تعارف ہوا اور ان سے تخلص کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا۔ ایک تذکرہ نگار (نصر آبادی) نے لکھا ہے کہ اصفہان کا سفر معاش و معیشت کی تلاش میں تھا۔ کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً انہوں نے کعبہ شریف کی بھی زیارت کی تھی۔ اشعار کے علاوہ کہیں اس کا ذکر نہیں ملتا:

ز اصفہان روم آہنگ حج کناں نجار
کہ طوف کعبہ دہد زینتِ مسلمانی
رتم چوسوی کعبہ الہی ز کوی دیر
رحمت در انتظار گناہم نشہ بود
در مدینہ گر بمیرم ترتم گردد فلک
نقشِ نعلین رسول اللہ شود جو زای من

۱ A Catalogue of Arabic, p.435

۲ دیوان الہی، برٹش میوزیم، ص ۴

بیشتر تاریخوں میں لکھا ہے کہ میرالہی نے ہمدان سے بعض وجوہ کی بنا پر ہندوستان ہجرت کی۔ ایک وجہ تو تلاشِ معاش تھی جس کا ذکر خود میرالہی نے کیا ہے:

”از حرص مال مائل ہندوستان شدم، ویں مسند دل سیہ جگرم خوردہ خمرہ دار۔“

گویا جان کی اماں کی خاطر قندھار آئے۔ قصد تو ہندوستان کا تھا۔ یہاں مرشد بروجرری کے وسیلے سے قندھار کے صوبہ دار میرزا غازی ترخان کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ میرزا غازی کی دل داری بہت کام آئی۔ ہجرت کا بڑا سبب الہی کا عقیدہ تھا جو وبال جان بنا۔

یہاں جہانگیر کی فرماں روائی تھی۔ ایرانی شعرا و حکما کی ایک معقول تعداد بڑی امیدوں کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوتی رہی۔ مہاجرت کا یہ سلسلہ بہت دنوں تک چلتا رہا۔ فارسی کے شعروادب کے اکابرین کی آمد نے یہاں کی علمی وادبی فضا بدل دی۔ اس سفر کے دوران میرالہی نے کچھ دنوں کے لیے قندھار میں قیام کیا۔ ۱۰۲۰ھ کی بات ہے کہ قندھار میں میرالہی میرزا غازی ترخان و قاری کی ملازمت میں رہے اور پھر ہندوستان آئے۔ قندھار کے زمانہ قیام کے تاثرات اشعار میں ملتے ہیں:

ملک بخشی کر طلوع آفتاب رایتش
شد جہاں را مشرقی دیگر زمین قندھار
چوں سزاوار نزول تست ملک قندھار
سایہ معموریش بر تارک لاہور باد
خوش آنکہ در ہماں یادر اصفہاں گویند
الہی از طرف قندھار می آید

میرالہی قندھار میں مختصر قیام کے بعد ۱۰۲۱ھ میں آگرہ وارد ہوئے۔ وہ ۱۰۲۲ھ سے ۱۰۲۳ھ تک مہابت خاں کی ملازمت رہے۔ یہاں تقی اوحدی سے بھی کبھی کبھی صحبت رہتی اور شعرو سخن کا تذکرہ ہوتا۔ الہی کے ذوق تخلیق کو ایک نئی جلا ملی۔ اوحدی کے تذکرے نے میرالہی کو کسی حد تک متاثر کیا۔ تقی اوحدی نے ان پر لطف یادوں کو قلم بند کیا ہے کہ دونوں میں شعری تبادلے بھی ہوتے تھے کیونکہ وہ دونوں آگرہ میں ایک ساتھ ہوتے میرالہی اپنی تازہ تخلیق سے نوازتے اور وہ بھی جو ابنا کچھ پیش کرتے۔ میرالہی کی زندگی کا یہ بڑا پرسکون اور خوش گوار دور تھا۔ امراد سلاطین سے انھیں قرب اور ان کی محفلوں میں باریابی حاصل ہوئی اور ان کی شہرت میں روز افزوں ترقی ہوتی گئی۔ جہاں گیر کے دربار تک رسائی ہوئی اور شاید حرم تک بھی شنائی حاصل ہوئی۔ بیگم نور جہاں کی کتاب دار کی

عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ میرا لہی نے جہانگیر کے نام سے طلائی سکہ جاری ہونے پر تہنیتی اشعار پیش کیے۔ اس پہلے سفر میں میرا لہی پورے تین سال بھی نہ رہنے پائے تھے کہ انھیں آگرہ سے کابل واپس آنا پڑا۔ وہاں کابل کے صوبہ دار بیک مہابت خاں (متوفی ۱۰۴۵ھ) کی ملازمت اختیار کی اور آسودہ زندگی گزارنے کا موقع ملا۔ یہاں اہل قلم کی موجودگی سے بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ مہابت خاں کی ملازمت سے سبک دوشی کے بعد میرا لہی ۱۰۳۳ھ میں ظفر خاں احسن (متوفی ۱۰۷۳ھ) کی ملازمت میں شریک ہوئے۔ ظفر خاں خود شاعر تھے۔ علم پر در اور شعرا کے قدر دان بھی تھے۔

ظفر خاں کابل سے آگرہ بلائے گئے۔ شاہ جہاں کی تخت نشینی کا پہلا سال تھا۔ شاہ جہاں جنوبی ہند کی بعض ریاستوں کی تسخیر کے لیے روانہ ہوئے تو ظفر خاں ان کے ہم رکاب تھے۔ ۱۰۴۰ھ میں فتح کے بعد شاہ جہاں نے بعض علاقوں کو سلطنت مغلیہ میں شامل کر لیا۔ شاہانہ فتح مندی کے استقبال میں میرا لہی نے قصیدہ لکھا جس میں بادشاہ وقت کی مدح کی گئی ہے:

زند کوس بشارت نہ ہندو روم و ختن
کہ شاہ کردبا قبال و تیغ فتح دکن
کلید قلعہ احمد نگر ہلالی شد
کہ گفت غرہ ماہ ظفر بدو روشن

میرا لہی کے معاصر ابوطالب کلیم نے بھی قصیدہ میں فتح دکن پر تہنیت پیش کی ہے۔

جہانگیر کا انتقال ہو چکا تھا کہ شاہ جہاں نے ظفر خاں کو کشمیر کی صوبہ داری کے لیے نامزد کیا۔ ظفر خاں نے میرا لہی کو اپنے ساتھ کشمیر لے جانے کی درخواست کی جو منظور کر لی گئی۔ میرا لہی کا یہ تیسرا اور آخری پڑاؤ تھا۔ گویا میرا لہی دار کشمیر ہوئے۔ وہاں انھیں ایک شاہانہ سرپرستی اور مقرب خاص کی حیثیت سے بڑا احترام ملا۔ ظفر خاں کے والد بزرگوار خواجہ ابوالحسن تربتی بہ طور حکمران یہاں پہلے سے موجود تھے۔ ۱۰۴۲ھ میں بیٹا باپ کے معادن کے طور پر یہاں ذمہ دار بنا کر بھیجا گیا تھا۔ خواجہ ابوالحسن کے انتقال کے بعد بیٹا ظفر خاں کئی سال تک یہاں کی صوبہ داری کا فریضہ انجام دیتا رہا۔ بعد میں ظفر خاں کو ٹھٹھہ (سندھ) کی ذمہ داری سونپی گئی۔ وہیں ۱۰۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ وہ ایک اچھے اور فرض شناس شاعر و سپاہی تھے۔ ان کی فتح مندی پر میرا لہی نے قصیدے لکھے اور مدح سرائی کی ہے۔ میرا لہی ان کے ممنون کرم ہیں انھوں نے ان کے احسانات کا صدق دل سے اعتراف بھی کیا ہے جو کلام میں موجود ہے۔ میرا لہی کی خوش بختی تھی کہ ایک ہر دل عزیز اور باختیار حکمران نصیب ہوا جو ایک زمانے

تک ان کی سرپرستی اور دل داری کرتا رہا۔

میرالہی شروع زندگی میں در بدری کے شکار رہے لیکن پاپان عمر انھیں جنت نشاں اور ایرانِ صغیر میں پرسکون زندگی گزارنے کے لیے ایک مدت ملی جسے انھوں نے عیش و نشاط کے ساتھ گزارے۔ انھیں کشمیر کی وادی کا پر فضا منظر آسائش دو گیتی سے کم نہ تھا۔ شعور و شوق کی تسکین کے لیے یہاں وافر اسباب مہیا تھے۔ فرحت بخش اور جاں فزا موسم ایران سے کم نہ تھا۔ خشک و ترمیوہ جات کی کثرت تھی۔ دربار دہلی کے اہل ہنر کی کمی تھی الہی کی کوششوں سے شعرو سخن کی محفل آباد ہوئی جس کی نگہداشت ظفر حسن کے ذمہ تھی۔ دیکھتے دیکھتے اہل سخن کی ایک کہکشاں آباد ہو گئی۔

ان کی خوش حال زندگی نے ۱۰۵۰ھ میں باغِ الہی کی تعمیر اور سیرابی کی۔ طرح طرح کے پیڑ پودوں اور تیل بوٹوں سے اسے آراستہ کیا۔ جو شہر یاروں کی تفریح کا مرکزِ انقعات بنا جس کا قدیم چنار ۱۹۳۲ء تک موجود تھا۔ یہ بڑا سایہ دار تھا۔ ۳۸ فٹ تک شاخیں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہاں کی دلاویزی نے الہی کو مثنوی کہنے کے لیے مجبور کیا جو قلمی ہے اور کشمیر کے حسنِ فطرت کا انتہائی دل کش مرقع پیش کرتی ہے۔

یہ باغ سری نگر شہر سے تقریباً دس کیلومیٹر شمال کی جانب بچھ پورہ گاؤں کے قریب واقع ہے۔ یہاں عہدِ شاہ جہاں کی تعمیرات ہیں۔ ایک نہر باغِ الہی تک رواں تھی۔ میرالہی نے خود اشعار رقم کیے ہیں۔

گریباں میکشد خواہی نخواہی بسوی خود مرا باغِ الہی
فلک آشفته بود از بہر سائش ملک گفتا بگو باغِ الہی

پنڈت آندکول نے اپنی کتاب Archaeological Remains in Kashmir میں غلط لکھا ہے کہ الہی نے جہانگیر بادشاہ کے حکم پر یہ باغ نور جہاں کی سیر کے لیے تعمیر کرایا۔

میرالہی کے مربی دوست ظفر خاں احسن نے بھی باغِ الہی کی تعریف میں اشعار قلم بند کیے ہیں:

بہشت جاوداں باغِ الہی است کہ دروی باغبانی بادشاہی است
چنارِ رو کشیدہ سر بکیواں سردر کردہ بالا بلندیاں
فلک از ہیبتِ سائش بر میدہ زمیں در سایہ او آرمیدہ

دست برد زمانہ سے باغ کے آثار مٹ گئے انسانوں نے بستیاں بسالیں اور گھر و ندے آباد ہو گئے۔

صفحہ کاغذ پر الہی کی یادگار باقی ہے۔

میرالہی نے اپنی مثنوی میں بھی وہاں کے خوب صورت مناظر کا دلکش مرقع پیش کیا ہے۔ چنار، آبشار، نہر، سیب، کوہ و دمن کا ذکر نظر فروز ہے۔

نخست از فیض بخش آں فیض گیرم کہ جو شد آبِ حیواں از ضمیرم
چناں دل ریختہ در پای ہر گل کہ گل چنید بجای دانہ بلبل
زندہ قہقہہ لب فوارہ ہموار چو بک مست در دامان کہسار
چہ نہر آں سلسبیل خلد پیوند بدش رشتہ عمر ابد بند

میرالہی نے اپنی شاعری میں بھی کشمیر کی خوب صورت منظر نگاری کی ہے۔ خاص طور پر مثنوی میں فیض بخش باغ کی مرقع ساز تصویریں دل کو موہنے والی ہیں۔ یہ مثنوی کشمیر میں محفوظ ہے اور قابل مطالعہ ہے۔ یہ بھی ان کے کلام کی طرح غیر مطبوعہ ہے اور حالیہ دریافت کے طفیل متعارف ہوئی ہے۔ یہ دونوں مثنویاں مختصر ہیں۔ پہلی مثنوی میں ۱۱۶ اوراق اور ۱۴۲۵ اشعار ہیں۔ کشمیر کے باغات کے دل فروز مناظر کے ذکر میں ہے۔ شروع میں بادشاہ وقت شاہ جہاں کی مدح سے مثنوی کا آغاز ہوتا ہے:

جہاں درمہد آسائش از ان است

کہ عہدِ دولتِ شاہِ جہان است

دوسری مثنوی پانچ اوراق پر مشتمل ہے جو بہت مختصر ہے۔ خط نستعلیق میں کتابت ہوئی ہے اور دیدہ زیب ہے۔ یہ دونوں طویل نظمیں ان کے آثار و باقیات میں تبرک کے طور پر شامل کی جاسکتی ہیں۔ ورنہ ان کا دیوان خود جہان معنی کا گنجینہ تخلیق ہے، جس میں تقریباً پانچ ہزار اشعار موجود ہیں۔ ان میں معروف و متداول شعری اصناف ہیں جیسے غزل، قصیدہ، رباعی، مرثیہ وغیرہ۔ شعری روایت اور عمومی پسندیدگی کے باعث غزل کا حصہ حاوی ہے، خواہ وہ مخطوطہ برلن ہو یا لندن، رام پور۔ میرالہی کی تخلیقی صناعت اور جودتِ طبع کے ساتھ جذبہ و احساس کی ترجمانی غزلوں میں پورے شباب پر ہے۔ قصیدے کا پر شکوہ اور آہنگ کی بلندی قابل رشک ہے۔ خود الہی کو اپنے شعری کمالات کا احساس ہے۔ تخلیق و تزیین کے ہنر سے وہ مرد خود آگاہ فن کی طرب ناکی پر نظر رکھتا ہے جو سیکڑوں شعرا کے کلام کا مبصر ہو اور فن کی نزاکتوں سے واقف ہو وہ تخلیق کی سرفرازی پر بھی فائز ہوگا۔ یہ تعالیٰ نہیں حقیقت ہے جس کا شاعر کو ادراک ہے۔

ہست نظم حسن ماروی ثنا دیوان ما

انتخاب جملہ دیوانہاست دیوان ما

اپنے دیوان کو بہت سے دواوین کا انتخاب کہنے والا الہی ہی ہے۔ یہ صرف الہی کا قول نہیں ہے بلکہ بادشاہوں اور امرانے بھی تسلیم کیا ہے۔ سبھی تذکرہ نگاروں نے ان کے کلام کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ شاہ جہاں نامہ میں لکھا ہے:

”طرازِ سخنش بسیار تازہ و اشعارش بلند آوازہ، لطف کلامش از قیاس افزوں، جزالت الفاظش

از خیال بیرونست۔“

کلمات الشعرا میں شاعر نازک مزاج و خوش خیال بودہ“ کہا گیا ہے۔

مجموعۃ النفاس کی عبارت بھی قابل ذکر ہے:

”در درستی مضمون و زبردستی زبان و تازگی خیال میر مذکور مسلم الثبوت است و ہمہ با ستادی

او قائل اند۔“

سرو آزاد میں ہے:

”کلامش لطافتی و عذوبتی دارد حد مذاق ہار الذتی خاص بخشد۔“

تقی اوحدی تو معاصر تھے اور ملاقاتی تھے۔ انھوں نے اپنے تذکرے عرفات العاشقین میں ”مجموعۃ کلام

ہمدانی“ کے ساتھ ادراکِ عالی کی بھی تعریف کی ہے۔

تقریباً ہر تذکرہ نگار نے ان کے شعری امتیازات کی داد دی ہے۔ ان سب کی تفصیلات تذکرہ شعرائے

کشمیر میں موجود ہے۔

تقی اوحدی نے قیام آگرہ میں الہی کے اشعار سن کر پیشین گوئی کی تھی کہ اگر الہی مشقِ سخن کرتے رہے تو

بڑا مرتبہ حاصل کریں گے۔ تذکرے میں ذکر ہے:

”اگر توفیقِ مشقِ باید، شاعری بغایت خوب خواہد شد۔ تا غایت دو ہزار بیت گفتہ، ادراکِ درست رسائی

دارد سخن نیز خوب می رسد۔“

”ابر فکر پر از رطوبت، ہر ہر گونہ سخن قدرتی تماش“ بھی لکھا ہے۔ محمد صالح کنویں نے بہت تفصیل سے تعریف

کی ہے۔ شکوہ الفاظ، نزاکت بیان، لطف کلام، تازگی ادا، تازہ گوئی، استعارہ، اشعار بلند، بسیار تازہ، معنی برجستہ وغیرہ

تحسین و تعریف کے کلمات عمل صالح میں موجود ہیں۔ یہ سب الہی کی شعری صناعت کا اعتراف ہے اگر تذکرہ نظر سے گزرا ہوتا تو شاید اس کی بھی خاطر خواہ تعریف ہوتی۔ احساسِ فخر نے الہی کو تعالیٰ آمیز اظہار کے لیے آمادہ کیا۔

ما از ہمہ کس بیش بہایم الہی
در شہر اگر مردم بیکار فروشد

یوں بھی قصیدہ گوئی خود ستائی کے دروا کرتا ہے، جو بھی کہلو اتا ہے۔ الہی نے جو بھی لکھی جو ان کے شایانِ شان نہ تھی مگر وہ زوال پذیر معاشرے کی نفسیات سے مجبور تھے۔

الہی کے سلسلہ نسب پر گفتگو کرنے والی کتاب ”ذکر الصالحین“^۱ کے مصنف نے لکھا ہے کہ الہی دو بار کشمیر آئے۔ پہلی بار جہانگیر بادشاہ کے ہمراہ آئے تھے اور یہاں کی ہوش ربا فطرت کے مناظر نے الہی کو بہت متاثر کیا۔ یہ بیان غلط اور گمراہ کن ہے۔ خود میر الہی کے بیان سے تردید ہوتی ہے۔ کلام میں ایک شعر ہے جس میں کشمیر کے سیر کی آرزو ظاہر کی ہے۔ کشمیر کا پہلا اور آخری سفر ۱۰۴۲ھ میں ہوا۔ ۱۰۴۲ھ سے ۱۰۶۳ھ تک پورے بائیس سال کی زندگی کا آخری دور وہیں گزرا اور اسی شہر میں وہ پیوندِ خاک بھی ہوئے۔ وہ ایک طویل زمانے تک آتش چنار کی خاکِ ارجمند سے فن کو شاداب کرتے رہے اور وہاں کی قوتِ نمو سے شعر و ادب کو سرشار کر گئے۔ شیخ علی حزیں نے نوخیزوں کی خاطر اپنے وجود کو خاکِ بنارس کے سپرد کیا۔ نظیری نیشاپوری اپنے قبیلہ کشتگاں کی حرمت کے لیے احمد آباد کی مٹی میں مدفون ہوئے۔ میر الہی نے فطرت کے لازوال حسن آفریں منظر کے آغوش میں جسم و جاں کو حوالے لے کیا۔

کشمیر کے دل فرور منظر و محاکات سے قطع نظر یہاں کے شعرا و علما سے بھی انہیں ایک گونہ محبت اور عقیدت تھی۔ کئی ایک دہلی اور نواح سے یہاں آئے تھے اور ایک بڑی تعداد یہاں کے مقامی باشندوں پر مشتمل تھی جن کی صحبتوں سے الہی کو بڑی طمانیت تھی، ہم عصروں کے ساتھ زندگی لطف و لذت سے لبریز تھی۔

میر الہی کے سالِ وفات کے بارے میں تاریخ و تذکرے کی کتابوں میں خاصا اختلاف ملتا ہے۔ کئی تذکروں میں ۱۰۶۳ھ درج ہے جیسے شمعِ انجمن، ہفت آسماں، نتائج الافکار، سر و آزاد وغیرہ۔ تاریخ حسن، واقعات کشمیر، ذکر الصالحین وغیرہ میں ۱۰۶۳ھ لکھا ہوا ہے۔ خلاصۃ الافکار میں ۱۰۶۰ھ کی تیسری روایت موجود ہے۔ مرآۃ جہاں نما میں چوتھی روایت ۱۰۵۷ھ درج ہے۔ درحقیقت محمد طاہر غنی کشمیری کے قطع تاریخ کی سب سے زیادہ معتبر اور مستند تاریخ ہے۔ باقی تاریخیں غلط ہیں۔ لوح مزار کے کتبے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ غنی کشمیری کا قطع تاریخ ملاحظہ ہو:

۱ ذکر الصالحین، ص ۲۰۵

نیست دوراز اثر، صحبتِ او کہ لب گور در آید بہ سخن
بر سرِ خاکِ وی، اربابِ زمان جامہ پوشیدہ سید، چوں سوسن
گفت تاریخِ وفاتش طاہر برد الہی ز جہاں گوی سخن

دیوانِ غنی کشمیری مطبوعہ نول کشور لکھنؤ اور سری نگر کی فہرست کتب میں بھی اس قطع سے ۱۰۵۲ء غلط استخراج کا نتیجہ ہے۔ کتبہ مزار کے شعر سے ۱۹۶۳ء نکلتا ہے لیکن الف ممدودہ کے شمار میں ایک کا اضافہ ہوگا جس سے ۱۰۶۳ء ہی صحیح ترین تاریخ نکلتی ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:

میر الہی ملک ملک نظم بود در اقلیم سخن بیقریں
سالِ وفاتش طلبیدم ز عقل گفت بگو ”بود سخن آفریں“

۱۰۶۳ھ

۲۰۰۳ء میں کشمیر یونیورسٹی سری نگر میں بحیثیت وزنگ پروفیسر میرا تقرر ہوا۔ میر الہی ہمدانی کے مقبرے اور باغِ الہی کے آثار نے نیا شوق پیدا کیا۔ میر الہی کی قبر سری نگر کے مشہور اور مرجعِ خلائق بزرگ شیخ بہاء الدین گنج بخش کشمیری کے مقبرے کے مغربی جانب واقع ہے۔

میر الہی کا مزار ایک صفے پر ابھی تک موجود ہے۔ لوحِ مزار کا پتھر گر گیا تھا۔ یہاں کئی دوسرے مغل امرا بھی دفن ہیں۔ اس صفے پر کئی دیگر قبروں کے ساتھ ایک اور لوح کھڑی تھی جس پر لکھا ہے: ”از جہاں رفت مریمِ دوراں“ یہ ایک صالحہ اور عابدہ خاتون کی قبر ہے۔ یہ قبرستان تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مغلیہ دور کے متعدد امرا اور وسا کے مزارات موجود ہیں۔ کئی اہل فن بھی یہیں مدفون ہیں۔ واقعات کشمیر میں لکھا ہے کہ مصنف خواجہ محمد اعظم نے ۱۱۲۸ھ میں مزار کو دیکھا تھا۔ تاریخ حسن کے مصنف نے ۱۳۱۳ھ تک مزار کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ۳

شیخ بہاء الدین گنج بخش کے مزار کے مغربی حصے میں الہی مدفون ہیں سری نگر میں یہ کلاں مزار کے نام سے بھی مشہور ہے جو شہر کے شمال مغربی حصے میں واقع ہے جسے ملہ کھا کہا جاتا ہے۔ قلعہ ناگر نگر کی دیوار کے باہر کوہ ماراں کے دامن میں یہ سری نگر کا ایک پرانا قبرستان ہے۔ یہاں شیخ بہاء الدین گنج بخش متوفی ۸۴۹ھ کے ساتھ بہت سے علما و مشائخ بھی مدفون ہیں۔ لوحِ مزار ۱۹۳۳ء تک موجود تھا۔ بعد ازاں وہاں سے اٹھا کر شیخ بہاء الدین کے مزار کی جنوبی دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا گیا ہے۔ سنگِ سخت پر خطِ نستعلیق میں لکھے گئے سات اشعار کنندہ

۱ دیوانِ غنی، ۱۹۶۳ء، ص ۲۳۹ ۲ لوحِ مزار، عکس ملاحظہ ہو

۳ تاریخ حسن، جلد ۴، ص ۱۵

ہیں۔ آخری دو اشعار نقل کیے جا چکے ہیں۔ یہ پتھر تقریباً ۱۶ سینٹی میٹر چوڑا اور ۵۴ سینٹی میٹر لمبا ہے۔ کتبے کے اشعار ملاحظہ ہوں:

میر الہی ملک ملک نظم
 ہر کہ بے ہوش ز سخن لاف زد
 نظم از و داشت نظامِ دگر
 باز نماند آب بجوی سخن
 دیدہ نبارد ز چہ نیسان اشک
 کلک بجزیش از دودِ دل
 سالِ وفاتش طلبیدم ز عقل
 بود ز سر حلقہ اہل یقین
 گشت ز کشتِ سخنش خوشہ چین
 بود در اقلیم سخن بیقرین
 رفت چو خستہ سخن آفرین
 شد صدف گوہر آن تن زمین
 گریہ برون آورد از آستین
 گفت، بگو: "بود سخن آفرین"

۱۰۶۳ھ

تذکرے کے غائر مطالعہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ میر الہی کا مسلک و مشرب کیا تھا۔ نظریاتی سطح پر ان کی فکر کا اندازہ نہیں ہوتا۔ یہ صرف ان کا کلام ہے جس میں ان کے عقیدہ و ایمان کا سراغ ملتا ہے۔ وہ حسینی سادات میں تھے۔ تذکرے میں نام کے ساتھ الحسینی سے یقین ہوتا ہے۔ انھوں نے مرثیہ لکھا ہے اور کربلا کے حادثے کو منظوم کیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ وسیع المشرب انسان تھے۔ عقیدے میں تشدد نہ تھا بلکہ جمہور مسلمان کی طرح صلح کل اور صلح جو تھے۔ انسان دوستی کا جذبہ رکھتے تھے اور بنی نوع انسان کے لیے احترام کے خوگر بھی تھے۔ خلفائے راشدین سے بھرپور عقیدت تھی۔ آنحضرت کی ذات گرامی سے محبت کو جزو ایمان جانتے رہے۔ ان اشارات اور اعتراف سے یقین ہوتا ہے کہ وہ حنفی مسلک کے مؤید و مقرر تھے یا قربت رکھتے تھے۔ "ذکر الصالحین" کے مطابق ان کے شجرے کا ایک سلسلہ قادری تعلق بھی رکھتا ہے۔ عبدالرزاق قادری سے ان کا سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے عقیدت رکھتے تھے۔ ان سب کے باوجود انھیں کسی ایک موقف پر کار بند نہیں کہا جاسکتا۔ ان کا اقرار ملاحظہ ہو:

چہار یار کہ بہشت آسماں ایمانند
 ہر آنکہ شیعیت ایشاں نشد شیعیت یافت
 نہ رافضی نہ منافق نہ خارجی ہستم
 بہ آل عبا چار کردہ چشم امید
 بنای کعبہ دیں را چہار ارکانند
 کہ در شریعت حق اہل سنت ایشاند
 کہ ہر سہ ہیزم دوزخ برویزد ہفرانند
 نشستہ ایم کہ مارا بخشر برہانند

ہمہ ستائش یارانِ مصطفیٰ شدہ ایم دگرچہ گویم الہی کہ مومنم خوانند
ایک اور شعری اظہار بھی قابلِ غور ہے:

نومسلما نم ہی ایمان از جان آوردہ ام
وصف مے را چوں شہادت بر زباں آوردہ ام
غزل کے ان اشعار سے لگتا ہے کہ وہ شیعہ نہ تھے۔ ان کے عقیدہ و ایمان کے بارے میں نظم کے
دوسرے اشعار بہت واضح تصویر پیش کرتے ہیں۔ دولتی ہونے کا ثبوت بہت نمایاں ہے:

از نور لم یزل قلم صنع در ازل بر لوح دل نگاشته اللہ اکبرم
محمودم از سعادت نور محمدی در ملت صحابہ و آل پیبرم
بر چہرہ درام از رہ شان دولتی کز بہترین حصار بود روز محشرم
تا بر سرم سایہ سادات افراست بر تارکِ علاقہ کیواں رسد سرم
دین حنیف کی عقیدت پر بھی اظہار ہے:

دین حنیف را حنفی و ار تاہیم در حب چار یار چو شد سکندرم
اول تصور یست کز ادراک عقل زاد تصدیق بر خلافت صدیق اکرم
تریاق من محبت فاروق اعظم است از ہر عدو کہ زہر شمار...
سنیؑ ولم و زبانم شیعی نمای خلق گویا کہ من بعالم معنی دو پیکرم
ہر کہ سنی را گوید کہ رافضیت ملزم کند تخنہ کلہ در بر ابرم
کہ رخص ترک ملت اصحابِ مصطفیٰ است حاشا نعوذ باللہ اگر من زیں درم

یہ ایسے بیانات ہیں جن میں سنی ہونے کا اعتراف ہے۔ وہ دولتی بھی تھے۔ حد ہے کہ یہ سب ہونے کے
باوصف وہ نقطوی بھی ہیں جس کے خوف سے وہ سرا سیمہ رہے اور ہندوستان ہجرت کی کیونکہ ایران میں نقطویوں کا
قتل عام شروع ہو چکا تھا۔ الہی نقطوی عقیدے کے سرگرم رکن تھے۔ شاہ عباس اول کا زمانہ تھا۔ اس عقیدے کے
لوگوں کو سزائے موت دی جا رہی تھی۔ الہی نے بھی جان کی اماں کے لیے وہاں سے فرار اختیار کیا اور قندھار
پہنچے۔ یہ عقیدہ توحید کے خلاف ایک تحریک تھی جس میں ہندو عقائد خاص طور پر تصویر کائنات اور تاسخ کا عقیدہ

۱ دیوان الہی، رام پور، ورق ۸۴

۲ دیوان الہی، رام پور، ورق ۴۳

حاوی تھا۔ انھیں پسی خانی بھی کہتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کی وسیع المشر بی عام تھی۔ بہت سے ایرانیوں نے ہندوستان آکر پناہ لی۔ الہی نے بسم اللہ کی توضیح میں اشعار نظم کیے تو دوسری طرف نقطوی نظریہ کی وضاحت میں بھی طویل نظم لکھی ہے۔ نقطوی نظر فکر کی حمایت میں یہ شعر ملاحظہ ہو:

یک نقطہ از خطِ مکتوبِ مظہر
لیکن بنقطہ عالمِ مغیبتِ مظہر

ہندوستان آنے سے قبل ہندی اور مجموعی عقائد نے ایک مخصوص طبقے کو متاثر کیا تھا جس کے حلقہ بگوش الہی بھی تھے، لیکن ہندوستان آکر وہ تائب ہوئے اور دینِ مصطفویٰ پر قائم رہے۔ آنحضرتؐ کی ذات، اقدس پر نظم کے اشعار ملاحظہ ہو:

اے فخرِ زمانہ صدرِ عالم دی زینتِ دودمانِ آدم
ملت ز صدارتِ تو شاداب اقبال از دولتِ تو خورم
خلقِ تو روانِ خلقِ عیسیٰ طبعِ تو زلالِ طبعِ مریم
طبعِ تو نزاکتِ مصفا ذاتِ تو لطافتِ مجسم

پیغمبرِ اعظم و آخر سے یہ عقیدت الہی کا جزو ایمان تھا۔ خلفائے راشدین کا احترام نظری اور فکری طور پر ان کے خون و خمیر میں شامل تھا۔ ایک جگہ میر الہی نے شیخ ابن عربی کے ذکر میں بڑی پتے کی بات لکھی ہے:

”دریں تذکرہ الہی ثبت افتاد کہ نقل محفل سرستاں محبت الہی گردد“ ۱

کتبہ کی عبارت سے تاریخِ وفات بہت واضح ہے۔ پھر بھی دوسری تاریخوں کا تجزیہ ناگزیر ہے۔ پیش نظر مخطوطہ کے مطالعہ سے بھی بعض اشکالات پیدا ہوتے ہیں۔

مذکورہ اندراجات کے علاوہ دیگر تحریروں میں بھی انتقال کی تاریخ درج ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ تاریخِ وفات کے سلسلے میں کچھ کتابوں میں اختلاف ہے۔ ۱۰۵۷ھ اور ۱۰۶۰ھ بھی لکھا ہوا ہے جو معتبر نہیں ہے۔ ایک بڑی پیچیدگی ز پر نظر مخطوطے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے جو ۱۰۶۵ھ کا لکھا ہوا ہے۔ یا تو یہ خطی نسخہ کسی اصل نسخے کی نقل ہے جس کی کتابت ۱۰۶۵ھ میں ہوئی۔ نقل کی کوئی شہادت بظاہر نظر نہیں آتی۔ دوسری صورت میں خود مصنف کے قلم کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا مان لیا جائے تو پھر میر الہی کی تاریخِ وفات ۱۰۶۵ھ تسلیم کرنی پڑے گی جو

۱ دیوان الہی، لندن، ورق ۱۷

۲ تذکرہ الہی، مرتبہ، ص ۳۱۳

قطعاً تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اس نسخے میں کاتب اور مقام کا نام بھی درج نہیں ہے بلکہ حال کا صیغہ ”است“ لکھا ہوا ہے۔ نسخے میں جگہ جگہ حاشیے پر مولف اس تذکرہ الہی بھی درج ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ کم سے کم ان کی نظر سے گزرا ہے۔ بہر حال یہ سب قیاسات ہیں۔ جب تک اس خطی نسخے سے قبل کا لکھا ہوا نسخہ دستیاب نہیں ہوتا، تب تک اسے ہی سب سے معتبر نسخہ قرار دیا جائے گا، اور اسے مصنف سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ مباحث دلچسپ ہیں اور جاں سوز بھی۔ کیونکہ پیش نظر ذاتی مخطوطہ ایک قلم اور ایک اسلوب تحریر رکھتا ہے جسے کسی خوش قلم کاتب سے لکھوایا گیا ہے۔ کہیں کہیں حاشیے پر اصلاحی یا اضافی تحریریں ہیں جو الہی کے قلم کا نتیجہ ہیں۔ اس بنا پر اتنا یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ مخطوطہ کسی کاتب کا رقم کردہ ہے مگر مولف کی نظر سے پورا مخطوطہ گزر چکا ہے۔ عکسی تحریریں شاید ہیں۔

میر الہی کے مطالعے میں یہ بات باعث تشویش ہے کہ ان کی شاعری کے بارے میں بیشتر تذکرہ نگاروں نے اپنے تاثرات پیش کیے ہیں حتی المقدور کوائف بھی قلم بند کیے ہیں مگر تذکرے کے بارے میں عام خاموشی نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر اشپرنگر کے خیال میں تذکرے کا مکمل نہ ہونا علمی کا سبب ہے:

"The book has not preface and has never been completed and it is therefore perfectly unknown." 1

مکمل ہوتا تو بیشتر تذکرہ نگاروں کی نگاہ میں ہوتا اور بھی اسباب ہو سکتے ہیں۔ اس کا متعارف نہ ہونا تعجب کی بات ہے۔ احمد گلچیں معانی نے بھی حیرت کا اظہار کیا ہے:

”اس نکتہ نیز قابل ذکر است کہ باوجود شہرتی کہ میر الہی در زمان خود داشته و طول مدت اقامت او در ہند ۱۰۲۰ھ تا ۱۰۶۳ھ و ملازمت جہانگیر و شاہجہاں، بیچک از مورخاں و تذکرہ نویسان عصری وی احوالش کو چک ترین اشارتی بدیں نہ کردہ اند کہ وی تذکرہ تالیف کردہ باشد۔“ ۲

لوگوں کو اس تذکرہ کا علم نہ تھا۔ مگر شاعری مقبول عام تھی۔ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس کے نسخے بھی دستیاب نہ تھے۔ حد ہے کہ تقی اوحدی دوست اور تذکرہ نگار ہونے کے باوجود لاعلم تھے۔ شاید ان کی حیات میں اس کا آغاز نہ ہوا ہو۔ اوحدی کا ۱۰۴۰ھ میں انتقال ہوا۔ میر الہی ۱۰۴۲ھ میں کشمیر چلے گئے۔ یہ بھی قرین قیاس نہیں

1 A Catalogue of the Arabic, p.67

2 تاریخ تذکرہ ہائے فارسی، ص ۵۱۸

کہ انھوں نے یہ نام تمام نسخہ جہانگیر کو پیش کیا ہو، کیونکہ یہ نقش نام تمام ہونے کی وجہ سے بھی بد نما لگتا ہے اور کئی جگہ لکھی ہوئی عبارت قلم زد کی گئی ہے اور حاشیے پر بھی عبارتیں بے ترتیب موجود ہیں۔ اب دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ صورتیں ہیں تو بیگم نور جہاں کے ذخیرے میں یہ نسخہ کیسے پہنچا؟ ممکن ہے کہ کشمیر کے سفر سے پہلے میر الہی نے بادشاہ یا بیگم نور جہاں کی خدمت میں ملاحظے کے لیے پیش کیا ہو۔ بادشاہ جہانگیر کا انتقال ۱۰۳۷ھ میں ہوا اور بیگم نور جہاں ۱۰۵۴ھ تک باحیات تھیں۔ قیام کشمیر کے زمانے میں بھی الہی کی کسی تحریر یا دوسری عصری شہادت نہیں ملتی۔ شعری حوالہ بھی نہیں ہے۔ پھر یہ نسخہ نور جہاں اودھ کے نواب تک سفر کرتا ہے اور وہاں سے برلن منتقل ہوتا ہے۔ یہ الگ کہانی ہے۔ حقیقت جو بھی ہو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، مگر یہ یقین ہے کہ یہ نسخہ مصنف کا رقم کردہ ہے۔ اس نسخے پر الہی کے دستخط بھی ہیں۔ بیگم نور جہاں کی شاہی کاتب و کتاب دار بی لالی صفاہانی کی تحریر نے اس نسخے کی اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ ”بی لالی صفاہانی نو کر نور جہاں بیگم بودہ چو کاتب در گہ بادشاہ بود۔“

’سفینہ خوش گو‘ کے مصنف نے بدون حوالہ اس تذکرے کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے شاید اسے دیکھا ہو یا سنا ہو۔ بہر حال یہ حوالہ تذکرے کی موجودگی کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ ایک دوسری غلط فہمی نے بھی جنم لیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے ’خزینہ گنج‘ کے نام سے موسوم کیا اور بہت لوگوں نے ’تذکرہ الہی‘ لکھا ہے۔ میر الہی کی تحریر نے یہ غلط فہمی پیدا کی ہے۔ ایک ہی جگہ آذری کے ذکر میں دونوں نام لکھے ہیں۔ ’خزینہ گنج‘ کے ساتھ تذکرہ الہی بھی لکھا ہے۔ مولانا آہی کے بیان میں ’کتاب الہی‘ بھی لکھا ہے۔ بیشتر مقامات پر ’تذکرہ الہی‘ ہی نام لکھا ہے۔ ترقیے میں یہی نام درج ہے۔ پتہ نہیں کیوں ’خزینہ گنج‘ کے نام سے زیادہ جانا گیا؟ ڈاکٹر اسپرنگر اور اسٹوری نے اپنی فہرست میں یہی نام لکھا ہے اس لیے یہی نام یادداشتوں میں محفوظ رہا۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے نسخہ برلن میں موجود چار سوشعرا کی تعداد بتائی ہے:

"Ilahi's treasury containing the biography of about four hundred Persian poets alphabetically arranged." 1

جب کہ مطالعہ کے بعد یہ تعداد چار سو سے تجاوز کر کے ۵۳۳ ہوتی ہے۔ یہ تذکرہ اس لیے اور اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں شاعر و شاعرات کے علاوہ علماء و فضلا و حکما، صوفیا و سربراہوں اور فن کاروں کا بھی ذکر موجود ہے۔ اصل صفحات کی تعداد ۳۴۹ ہے۔ اس شمار میں خالی صفحات بھی شامل ہیں۔ تقریباً ۲۷ صفحات سادہ چھوڑے ہوئے ہیں اور تقریباً ۴۰ صفحات کا نصف حصہ بغیر لکھا ہوا ہے۔ دوسری جلد ہمایوں کے نام تمام ذکر پر ختم ہوتی ہے۔ بعد کے صفحات ضائع ہو چکے ہیں۔ مقدمے کے صفحات بھی نہیں ہیں۔ ترقیے کی عبارت بھی ضائع شدہ ہے۔

2. A Catalogue of the Arabic, Persian Manuscripts and Hindustani, p. 162

تاریخ کتابت کا متن میں کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اس طرح نسخہ برلن خامیوں سے بھرا ہوا ہے۔ چونکہ پہلا مسودہ ہے جس کی دوسری نقل یا نظر ثانی نہیں ہو سکی ہے۔ کوتاہیوں کا درآنا ایک فطری امر ہے۔ کئی اہم ناموں کے بارے میں اندراج نہ ہونا بہت خراب لگتا ہے۔ صرف نام لکھ کر کوائف کی تلاش یا تحقیق کے لیے چھوڑ دینا تذکرے کی بڑی خامی ہے۔ جیسے خواجہ حافظ شیرازی، علامہ جرجانی، مولانا نظام الدین الہ آبادی، سید ہادی، شیخ جمالی، امیر سید شریف، مولانا صیرفی، نویدی، عصامی، ہاتھی وغیرہ۔

راقم کے پاس نسخہ برلن کی نقل ہے۔ وہ بھی مائکروفلم سے منتقل کی گئی۔ پھر اس کا زیرو کس کیا گیا۔ گویا نقل در نقل ہونے کی وجہ سے بھی مزید خرابیاں راہ پا گئیں۔ اسمائے گرامی سرخ روشنائی میں لکھے گئے تھے جو نقل کی صورت میں مدہم ہوئے یا معدوم ہو گئے ہیں۔ کسی حد تک انھیں بحال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حاشیہ پر لکھی گئی عبارت کی کثرت ہے۔ پڑھنا متن سے زیادہ مشکل ہے۔ شکر ہے کہ حاشیے پر اشعار بہت کم لکھے گئے ہیں۔ حاشیہ پر لکھی گئی تحریر کہیں کہیں کٹ گئی ہے۔ حاشیہ کی تحریر بہت ہی رواں اور خط شکست میں ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں دقت طلب ہے۔ متن میں کئی قلم موجود ہیں۔ کچھ حصہ مولف کا رقم کردہ ہے، کچھ کاتب کے قلم کا نتیجہ ہے۔ نستعلیق اور نسخ میں کچھ حصوں کی کتابت ہوئی ہے۔ یہ تذکرہ ان کے بڑے منصوبے کا حصہ معلوم ہوتا ہے جس میں عام طور پر نویں اور دسویں صدی ہجری کے شعرا و علما کا ذکر ہے۔ پہلا حصہ متقدمین کے تذکرے کے لیے وقف کیا گیا تھا جیسا کہ ذاتی نسخے کے ترقیے کی عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے:

”تمام شد ایں دفتر اول از تذکرہ الہی کہ در ذکر متقدمین شعرائے علین مکاں را۔“

اس سے دوسرا نکتہ برآمد ہوتا ہے کہ ذاتی نسخہ پہلے تیار کیا گیا جو متقدمین پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد دوسرا حصہ یعنی نسخہ برلن کی طرف متوجہ ہوئے۔ جس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اگرچہ یہ حصہ کشمیر جانے سے قبل لکھا گیا ۲۲ سال کے قیام کشمیر میں اس کے آثار و علامات کیوں معدوم رہے۔ ذاتی نسخے کی دریافت نے اور پیچیدگی پیدا کی ہے۔ چونکہ مقدمے کی عبارت یا صفحات نہیں ہیں اس لیے زیادہ وثوق سے ان کے منصوبے پر گفتگو نہیں کی جاسکتی۔ ذاتی نسخہ کسی خوش نویس کے قلم کی تحریر ہے جسے اصل نسخہ یعنی الہی کے تحریر کردہ مسودہ کو سامنے رکھ کر نقل کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں حاشیے پر اضافی یا اصلاحی تحریر سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مولف کی نظر سے گزر چکا ہے کیونکہ اصلاحی یا اضافی تحریریں الہی کے اسلوب تحریر یا انداز خط کی نشان دہی کرتی ہیں۔ ترقیمہ بتاتا ہے کہ کتابت ۱۰۶۵ھ میں مکمل ہوئی۔ گویا الہی کی وفات کے ایک سال یا چند ماہ بعد۔ بالفاظ دیگر ۱۰۶۳ھ کے اواخر میں انتقال ہوا اور کتابت ۱۰۶۵ھ کے اوائل میں تمام ہوئی۔ چند ماہ کے ساتھ کچھ ہفتے اور کئی دنوں کے وقفے کا بھی احتمال

ہو سکتا ہے۔ وفات کے بعد ترقیے میں مرحوم کا لفظ لازماً لکھا جاتا جو نہیں ہے۔
 راقم کے پیش نظر جو نسخہ ہے وہ نقش اول ہی نہیں، اس اہم تذکرے کی تکمیل ہے۔ یہ نسخہ کئی اعتبار سے بڑی
 اہمیت کا حامل ہے۔ نسخہ برلن میں مقدمہ اور ترقیہ دونوں نہیں ہیں، جب کہ ذاتی نسخے میں مقدمہ نہیں ہے مگر
 ترقیہ ہے۔ شروع کا ایک صفحہ ضائع ہو چکا ہے۔ مخطوطے کا پہلا اندراج ابو علی سینا ہے۔ شروع کے دو اشعار کا متن
 حسب ذیل ہے:

خوف تر اندر جہاں از من چہ بود ہیج کار دوست رود نزد دوست، یار رود نزدیکار
 آل ہمہ اندوہ بود ایں ہمہ شادی آل ہمہ گفتار بود ایں ہمہ کردار
 ابونصر جنتی، خواجہ ابوالفتح کے بعد ابی احمد بن عبداللہ کا ذکر ہے اور یہ معروف مصرع ان سے منسوب کیا
 گیا ہے:

غلطاں غلطاں ہی رود تا لب گو

اس نسخے میں تقریباً ۲۸ فن کاروں کے اسمائے گرامی شامل ہیں جو ضخامت کے اعتبار سے بھی اہم ہے۔
 آخری شاعر یوسف بن شیخ احمد جامی ہے نسخہ برلن ابن یمن سے شروع ہو کر ہمایوں پر ختم ہوتا ہے وہ بھی
 نا تمام ہے۔ آگے کے صفحات موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس نسخے میں آخری حرف یعنی 'ی' کے ذیل میں سات شعرا کا
 تذکرہ شامل ہے۔ فرزدق یمنی، یوسف بن محمد دوبندی، یوسف بن نصران کاتب، یوسف ہمدانی، یوسف سلمی، یوسف
 بن الیاس، یوسف بن شیخ احمد جامی، یوسف احمد کی غزل کے تین اشعار بہت ہی کرم خوردہ ہیں جو پڑھے نہیں جاسکے:

برجان و دل از مہر و وفا بستہ کمر کو

در بت کدہ.....

در کعبہ و کو.....

... یوسف احمد اگر.....

اس کے بعد ترقیہ درج ہے۔ متن ملاحظہ ہو۔ یہ متن تذکرہ الہی کا سب سے اہم دستاویز ہے جس نے
 بہت سے شکوک و شبہات کو رفع کیا ہے۔ الہی کے مولد و مسکن کے بارے میں بھی حتمی فیصلہ صادر کیا ہے۔
 ”تمام شد ایں دفتر اول از تذکرہ الہی کہ در ذکر متقدمین شعرا علیین مکان را۔ روز دوشنبہ
 شوال بتاریخ ہزار و شصت و پنج و مؤلف ایں تذکرہ الہی عماد الدین محمود المتخلص بالہی الحسنی ابن
 امیر حجت اسعد آبادی الہمدانی:

مژدہ خوش داد مرا بلبش
تاہمی بنشائیم گلش

ترقیے کی تحریر بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ دفتر اول سے پورے منصوبے کا خاکہ معلوم ہوتا ہے۔ گویا یہ مقدمین پر مشتمل پہلا حصہ ہے۔ تذکرے کے اختتام کی قطعی تاریخ بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ اس سے قبل کہیں بھی دفتر اول اور تذکرے کی تکمیل کی تاریخ کا تذکرہ ہماری معلومات میں نہیں ہے۔ اس عبارت سے میرا الہی، ان کے والد اور وطن کا قطعی فیصلہ بھی پہلی بار سامنے آیا۔ ورنہ ان تینوں کے بارے میں خاصا اختلاف پایا جاتا تھا۔ ان تمام امور کا تعین اس ترقیے سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق تذکرہ الہی کا یہ سب سے اہم اور واحد خطی نسخہ ہے جو علمی و ادبی آگہی سے معمور ایک مرد درویش کے کشکول سے کم نہیں۔

ذاتی نسخہ تقریباً سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر پندرہ سطریں ہیں۔ نسخہ برلن میں عام طور پر ۱۹ سطروں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نستعلیق میں کتابت ہوئی ہے۔ عام کتابی سائز ۴×۱۹/۹ انچ ہے۔ شعرا کے اسمائے گرامی سرخ روشنائی میں اہتمام سے لکھے گئے ہیں۔ متن بہت کرم خوردہ ہے۔ اس کی جز بندی دو جلدوں میں ہوئی ہے۔ حرف ”الف“ سے ”غ“ تک پہلی جلد میں اور ”ف“ سے ”ی“ تک دوسری جلد میں شامل ہے۔ یہ جلد سازی کے وقت غالباً ایسا کیا گیا ہے۔ جلد بندی کے وقت حاشیے پر کاغذ کی دوسری پٹی لگا دی گئی ہے تاکہ کنارہ محفوظ رہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہو چکا ہے۔ جلد ساز نے اوراق کی ترتیب کا لحاظ نہ کر کے بڑی الجھنیں پیدا کی ہیں۔ پورے نسخے کا کاغذ، کاتب، روشنائی اور انداز خط ایک جیسا ہے، جبکہ برلن والے مخطوطے میں دو قلم اور دو انداز خط اپنائے گئے ہیں۔ شعرا کے ذکر میں نثری تحریر نیک آمیز ہے اور اشعار نستعلیق خط میں قلم بند کیے گئے ہیں، البتہ حاشیے کی عبارت خفیف شکستہ آمیز ہے۔ شاہ جہاں کے زمانے میں خط شفیعا کی جگہ شکستہ نے لے لی تھی۔ راقم کو محسوس ہوتا ہے کہ تینوں خطوط خود میرا الہی ہمدانی کے ہیں۔ اس زمانے میں نسخ و نستعلیق میں مہارت عام تھی اور مصنف نے امتیاز پیدا کرنے کی خاطر یہ احتیاط برتی ہے کہ نثری تحریر اور انتخاب اشعار میں فرق محسوس کیا جاسکے۔ اشعار کے لیے استعمال شدہ نستعلیق خط دونوں جگہ ایک جیسا ہے۔ یہ اندرونی شہادتیں بھی ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ جو بھی ہو، حقیقت یہ ہے کہ نسخہ برلن تو یقینی طور پر مولف کا مرقومہ ہے۔ پیش نظر نسخے میں کوئی صفحہ خالی نہیں ہے۔ جب کہ نسخہ برلن میں کئی صفحات خالی ہیں۔ پیش نظر بڑے اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ بظاہر متن میں غلطی نہیں دکھائی دیتی۔ اشعار کے اندراج میں بے راہ روی ہے مگر صحت متن اور سلیقہ ملحوظ خاطر ہے۔ بعض شعرا کے تذکرے

میں کثرتِ اشعار سے تذکرے کا اعتدال مجروح ہوا ہے، جیسے اسعد کے سو سے زائد اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ حجت، حسن، رودکی، سعدی، منصور شاہ سخاں، خواجہ دہقان علی، حکیم ابوالقاسم وغیرہ کے اشعار میں خاصی طوالت برتی گئی ہے۔ عمر خیام کے ترجمے میں کچھ بھی نہیں لکھا، صرف اشعار کا انتخاب شامل ہے۔ زیادہ تر اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ بہت سے غیر مطبوعہ اشعار بھی شامل ہیں۔ یہی بے اعتدالی نسخہ برلن میں بھی ہے۔ کہیں کہیں اشعار کی کثرت اچھی نہیں لگتی جیسے مولانا جلال الدین آذری کے بیان میں ۱۴۵ اشعار نقل کیے ہیں۔ مولانا اہلی شیرازی کے ضمن میں ستر سے زیادہ اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ یہ بے اعتدالی دونوں جلدوں میں عام ہے۔ اکثر کوائف بہت ہی مختصر ہیں۔ شعراؤں کی کاروں کی تخلیقات کا بھی جگہ جگہ ذکر ہے، جیسے حدیقہ سنائی، کشف المحجوب، لمعات، تحفۃ العراقرین، گر شاسپ نامہ، زاد المسافرین، نجات الانس اور روضۃ الصفا، قانون وغیرہ۔

میر الہی نے اپنے پیش روؤں سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ وہ بار بار عونی کا حوالہ دیتے ہیں۔ تقی اوحدی، دولت شاہ، نظامی عروضی، مجالس النفاہس (میر علی شیر نوائی)، مقالۃ الابرار، تحفۃ سامی، جواہر العجائب، تذکرۃ النساء، حبیب المیر، تاریخ مشاہیر، تاریخ صوفیا، تذکرۃ احباب وغیرہ کا حوالہ اکثر و بیشتر دیا گیا ہے۔ عونی کی پیروی کو سند تسلیم کیا ہے۔ یہ الہی کی دیانت داری ہے کہ انھوں نے تمام مآخذ اور حوالوں کو نام بنام پیش کیا ہے۔ اس سے ان کے مطالعہ اور وسائل پر گہری نظر کا ثبوت ملتا ہے۔ کتب بینی اور کلام کے انتخاب کے ساتھ ان کے ذوقِ شعری پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جگہ جگہ اپنے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ اس نسخے میں ایک انکشاف موجود ہے کہ میر الہی نے فرخی کے دیوان کی شرح بھی لکھی تھی جس کا کہیں بھی تذکرہ نہیں ملتا۔ عبارت ملاحظہ ہو: ”مجموعۃ نادانی الہی الحسینی الہمدانی کہ جامع تذکرہ الہی است۔ شرح براں دیوان نوشتہ۔“

اس تذکرے میں اور بھی بہت سی باتیں موجود ہیں۔ جن سے مولف کی وسعتِ نظر کا پتہ چلتا ہے۔ جیسے شیخ جمال الدین ہانسوی کے ترجمے میں لکھا ہے کہ یہ جگہ حصار کے پاس ہے، جہاں سرحد پر لوگ باغی اور سرکش ہیں جن کی سرکوبی کے لیے بادشاہِ دہلی کو لشکر انداز ہونا پڑتا ہے۔ محمد ابوالقاسم بن محمد کے ذکر میں قلعہ گوالیار کے بارے میں لکھا ہے: ”قلعہ نامی ہنداست۔“

ایرانی شعرا کے ساتھ ہندوستان کے بھی چند تخلیق کاروں کے نام شامل ہیں جیسے شیخ حمید الدین ناگوری، شیخ بوعلی شرف پانی پتی، مسعود بن سعد سیال کوٹی، علاء الدین دہلوی، مغیث الدین ہانسوی، نظام الدین دہلوی وغیرہ۔ خواتین کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسے دختر کا شعری کے بارے میں لکھا ہے: ”از مغنیان خاص طغانشاہ بن محمد

الموید بود و ایس رباعی را اور مرثیہ اور دودہ:

از مرگ تو اے شاہ سپہ شد روزم

نسخہ برلن میں بھی بی بی لی آتون زن ملا بقا، حجابی دختر، دختر قاضی خیر النساء خاتون، دختر امیر یادگار داغ آبادی زوجہ ہلالی کا تذکرہ النساء کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔ اسی نسخے میں ہندوستان کے شعرا کا بھی ذکر ہے۔ جیسے محمد ابوالقاسم بن محمد، سلطان احمد گلبرگ مولانا جلال ہندی، شیخ جمالی دہلوی، خواجہ نجم الدین میر حسن دہلوی وغیرہ۔ ان کے علاوہ درویش حیدر کے ضمن میں لکھا ہے کہ ”مدتہا در ہند بود“ درویش سقائی چغتائی کے بارے میں لکھا ہے کہ سندھ میں تھے بعد میں سراندیپ چلے گئے، وہیں انتقال کیا۔ یہ ہمایوں بادشاہ کے عہد سلطنت میں تھے۔ الہی نے ان کا دیوان دیکھا تھا۔ دیوان دیکھنے کی شہادت ادبی مطالعہ میں بہت ہی انکشاف آمیز ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ شعرا کے دواوین کے مطالعہ میں الہی نے دقت نظر سے کام لیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ کثرت اشعار کی نقل میں یہ حکمت عملی تھی کہ وہ محفوظ ہو گئے۔ وہ حوالہ کی حیثیت سے استناد بھی رکھتے ہیں۔ ایسے ہی عقیقی سمرقندی کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی دو مثنویاں الہی کی نظر سے گزری ہیں:

”یکے در بحر خسرو شیریں و دیگری در وزن لیلیٰ و مجنوں کہ دو کتاب: ”الہی الحسینی الہمدانی

دو مثنوی از دیدہ کہ در کتاب را خوب بنظم آوردہ و شیریں حرفی زد۔“

شیخ ابوعلی اشرف پانی پتی عراق سے تعلق رکھتے تھے مگر پانی پت میں آخر عمر تک قیام کیا۔ حکیم طبری کے

بارے میں درج ہے کہ:

”حقیقتش معلوم نیست کہ از کجاست و کویا از شعرای ہنداست، قصیدہ آفتاب در مدح رکن

الدین گفتہ۔“

قطب الدین بختیار اللادسی کے بارے میں لکھا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی کے خلیفہ ہیں۔ ان کے

اشعار ہند کے قوالوں میں خوب شہرت رکھتے ہیں۔ امام علاء الدین کا ذکر ہے:

”واعظی شیریں سخن لطیفہ گوی بدیہہ پرواز بودہ۔“

مطربہ سمرقندی کا بھی مختصر تذکرہ موجود ہے۔ علما و مشائخ، حکما اور صوفیا کے احوال بھی قلم بند کیے گئے ہیں۔ مولانا

امان اللہ قزوینی شاعر ہیں اور طبیب بھی۔ ذہنی کاغذ فروش کا بھی ذکر ہے۔

۱ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۳۰۸

۲ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۳۰۲

تذکروں کی عام خامیاں اس میں بھی موجود ہیں پھر بھی تذکرہ نگار کا حوصلہ قابل رشک ہے کہ فرد واحد کی فن کاروں کی جامع فہرست سازی، معلومات کی فراہمی، تخلیقات کا استناد کے ساتھ انتخاب اور انتقاد، ہمت اور حوصلے کی دلیل ہے۔ وقت کی ستم ظریفی تھی کہ اس نے ادبی تاریخ کے اس گنجینہ گہر کو عمومی التفات سے محروم رکھا، ورنہ میرا الہی شاعری میں کم سہی مگر ادبی تاریخ کے مورخوں اور محافظوں کی صف میں ممتاز اور محترم مقام کے مالک ہوتے۔ اگر فردوسی و انوری و سعدی تخلیق کی تثلیث ہیں تو عوفی و احدی اور میرا الہی تاریخ و تنقید کے سہ تن پیہرا نند، کیوں نہیں؟

تذکرہ نگاری تاریخ و تنقید کی مرتع نگاری کے ساتھ منفرد اشخاص کی شبیہ سازی کا بھی ایک معتبر وسیلہ ہے۔ میرا الہی نے سیکڑوں فن کاروں کا تذکرہ لکھا۔ ان کا یہ شعوری عمل کلام میں بھی اکثر نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری میں افراد کے حوالے ملتے ہیں جن میں شعرا و اکابرین شامل ہیں جیسے مسعود سلمان، فرخی، قاضی خاں احسن، مہابت خاں، لشکر خاں، حکیم غزنوی، افضل خاں، عبداللطیف وغیرہ۔ گویا ان کی شاعری بھی شخصی حوالوں کی سند رکھتی ہے۔ تذکرہ تو کتابی حوالہ ہے۔ دلچسپ بات ہے کہ شعرا کے ذکر میں کہیں کہیں الہی نے بڑی بے تکلفی سے اپنا کلام بھی قلم بند کیا ہے۔ خواہ وہ جوابی ہو یا تضمین کی صورت میں یا خیال کے توارد کے طور پر پیش کیا گیا ہو۔

عام تذکروں کی طرح تذکرہ الہی بھی کوتاہیوں سے خالی نہیں ہے۔ دراصل تذکرہ نہ تاریخ ہے اور نہ تحقیق و تنقید۔ تاثرات پر مبنی ایک ادبی کشکول ہے جس میں کچھ نئے سنائے واقعات، فن کاروں کی مختصر یافت اور کلام کا انتخاب شامل ہے۔ ذاتی پسند و ناپسند کے ساتھ اسلوب بیان بھی آراستہ اور تکلفات سے پرہیز کرتا ہے جس سے اصل مفہوم تک رسائی مشکل سے ہو پاتی ہے۔ اسمائے صفات کی کثرت، مدحیہ قصائد سے کم نہیں ہوتی۔ مقفی و مسجع عبارت آرائی اظہار کے اسلوب میں حارج ہوتی ہے۔ میرا الہی نے بھی تحریر کی آراستگی پر بڑی توجہ صرف کی ہے۔ یہ اسلوب تقریباً ہر جگہ نمایاں ہے۔ اس زمانے کی نثری تحریروں کا یہ امتیاز بھی تھا۔ لوگ سہ نثر ظہوری کو ہی معیار و منہاج گردانتے تھے۔

”حکیمی سعادت مند و فاضلی ارجمند کمان فکرش قدر انداز و مرغ خیالش بلند پرواز۔“ ۱

خواجہ ناصر الدین کاشانی کے ذکر میں آغاز کا جملہ ملاحظہ ہو:

”بزرگی نامدار و فاضلی عبرت شعار بودہ۔ این اشعار از چمن بیان او نسکی چند است برداغ

جانہا در زبیدہ۔“ ۲

۱ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۶۳۰ ۲ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۶۵۹

تذکرہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے عوفی کے تذکرے سے سب سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔ کثرت سے حوالہ کبھی کبھی ناگوار محسوس ہوتا ہے۔ انھوں نے عوفی کا ذکر بھی بڑے احترام سے کیا ہے۔

”مؤلف ایں تذکرہ الہی الحسینی ہم بر سنت صاحب عرفات نام اور ادرتہ ہر نام شاعر کہ او ذکر کردہ رقم ساخته بواسطہ خشکی کلام و درستی نفس ہمہ جا و نیز سند بند کرد۔ آل فاضل صاحب تتبع حبستہ و ایں محمد عوفی صاحب جامع الحکایاتست کہ در روایات بسیار آورده امادی دانش مند و محدث و نثی... صوری و معنوی بودہ۔“ ۱

محمد عوفی کی کثرت سے پیروی کسی عیب سے کم نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ میرالہی کی شاید یہ مجبوری تھی اور دیانت داری کا تقاضا بھی تھا۔ عوفی پر ہی انحصار نہیں ہے۔ انھوں نے تمام مآخذات کا حوالہ دیا ہے۔ اس سے ان کی تحقیقی نظر کا پتہ چلتا ہے۔ بنیادی طور پر میرالہی شاعر تھے۔ مورخ اور ناقد نہ تھے۔ پھر بھی اتنے بڑے منصوبے کا خاکہ تیار کیا اور حتی المقدور اس خاکے میں رنگ بھرنے کی مخلصانہ کوشش کی۔ ان کا عزم ہماری ستائش و سپاس گزاری کا مستحق ہے۔ بہت سی کوتاہیوں کے باوجود یہ تذکرہ ہماری ادبی ثقافت کا گنج گراں مایہ ہے۔ اس قدیم متن کے ہر شعر و سطر کی بازیافت اور حفاظت و اشاعت تخلیقی تنزیل کا سی پارہ ادب ہے۔

ذاتی نسخہ کے ترقیے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ مؤلف تذکرہ نے ایک خاکہ تیار کیا تھا کہ پوری تاریخ کو تین حصوں میں منقسم کیا جائے گا جو تثنیہ طلب رہا۔ پہلی جلد میں متقدمین کا تذکرہ ہوگا۔ دوسری میں متوسطین اور آخری حصہ متاخرین پر مشتمل ہوگا۔ پہلا حصہ مکمل ہو گیا جس میں ابوعلی سینا سے یوسف بن شیخ احمد جامی کا تذکرہ محفوظ ہے۔ دوسری جلد (نسخہ برلن) کا خطی مسودہ ہے جو نا تمام ہونے کا دافر ثبوت فراہم کرتا ہے۔ یہ مکمل نہ ہو سکا۔ ایک جگہ ذکر ملتا ہے کہ ”خواجه محمود بر سرہ و خواجه محمود تری ہزال و محمود لنگرودی شیراز اند۔ شعرا ی متوسطین گزشتہ۔“ ۲

متوسطین کا لفظ کئی جگہ مستعمل ہے۔ نئی ترتیب سے شعرا کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اگرچہ یہ تقسیم موجودہ متن کی روشنی میں چند مستثنیات سے خالی نہیں ہے۔ متقدمین کا تذکرہ تو مکمل ہو گیا۔ متوسطین کا بھی کسی حد تک انجام پاسکا۔ مگر متاخرین سے ہم محروم رہے۔ با ایں طور یہ تذکرہ نا تمام ہے۔ لیکن معلومات کے اعتبار سے کسی ادبی جام جہاں نما سے کم نہیں ہے۔ میرالہی نے اپنے تذکرے کا دائرہ کار خاصا وسیع رکھا ہے۔ اس میں شعرا و ادبا کے علاوہ سیکڑوں افراد کا ذکر ہے جو مختلف طبقوں یا سلسلوں سے اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ علماء و صوفیا کا ذکر بھی اس تذکرے کے محاسن میں شامل ہے۔ اگرچہ وہ بہت مختصر اور اشاراتی ہیں۔ نور محمد کے بیان میں لکھا ہے کہ ”از طوطی زبانان ہند

۱ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۲۰۸ ۲ تذکرہ الہی (برلن) ص ۲۸۲

بودہ“ یہ ایک دلچسپ اطلاع ہے جسے الہی نے قلم بند کیا ہے۔ اسی صفحہ پر امیر نویدی نیشاپوری کا ذکر ہے جو عمر کے آخری حصے میں ہندوستان آئے اور ہمایوں بادشاہ کی ملازمت میں عزت و وقار حاصل کیا۔

میر الہی نے بڑی دیانت داری کے ساتھ اپنے مصادر کا بھی جگہ جگہ حوالہ دیا ہے جن سے ان کے مطالعہ کے علاوہ ان تذکروں کی تصدیق ہوتی ہے جو عہد الہی تک لکھے جا چکے تھے۔ ان ماخذ سے ایک نئی روشنی بھی ملتی ہے جن کا نام عام طور پر کم لیا جاتا ہے یا کم معروف ہیں۔ ایک مورخ کی حیثیت سے الہی نے بعض جگہ دوسرے تذکرہ نگاروں کی غلطیوں کی طرف بھی اشارے کیے ہیں۔ ان سے ان کی تحقیقی نظر کا پتہ چلتا ہے۔ تقی اوحدی ان کے معاصر ہیں اور دوست بھی مگر ان کے سہو پر بھی الہی نے گرفت کی ہے۔ سراج الدین میرزا قاسم جنابادی کے ذیل میں لکھا ہے:

”صاحب عرفات آورہ کہ اور اور مجلس میرزا الخ بیگ با مولانا علی تو سچی مباحثات واقع شد۔“

اس حوالے پر حاشیے میں میر الہی نے لکھا ہے۔ ”اس خطائیت کہ عرفات کرد۔“ ۱
اس طرح کے اور بھی اشارے ملتے ہیں۔ یوسف ہمدانی کے ذکر میں لکھا ہے کہ اوحدی نے حکیم سنائی کے اشعار کو ان سے منسوب کر کے غلطی کی ہے۔ ۲

تذکرے میں کلام الہی سے اکثر سابقہ پڑتا ہے۔ اسے تذکرے کا عیب و ہنر دونوں سمجھنا چاہیے۔ کلام کی عدم دستیابی پر یہ اشعار حوالے کے طور پر محفوظ کیے جاسکتے ہیں۔

اسی طور پر یہ تذکرہ شعرائے فارسی ہے مگر اس میں دوسرے فنون سے متعلق اہل کمال کا بھی احتیاط اور اختصار کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ حکماء، علماء، صوفیاء کے ساتھ دوسرے فنون کے سربراہوں کے بارے میں کہیں کہیں تذکرہ ملتا ہے جیسے مولانا سلطان علی مشہدی جیسے معروف خوش نویس کا ذکر ہے۔ دوسرے زریں قلم میر دوری کے بارے میں نسخہ برلن میں یہ عبارت موجود ہے:

”خوش نویس گفتہ اند کہ از ہری است و از زمان ہمایوں تا ایام دولت اکبر شاہی درند بود

و خطاب کاتب الملکی شرف اختصاص یافتہ۔“

اس تذکرے سے پہلی بار انکشاف ہوا ہے کہ بیگم نور جہاں کا اپنا ذاتی کتب خانہ تھا اور بی لالی اصفہانی کاتب و کتاب دار کی حیثیت سے کتب خانے کی ملازمت پر مامور تھیں۔ تاریخ کی کسی کتاب میں کہیں یہ ذکر نہیں

۱ تذکرہ (برلن)، ص ۲۵۶

۲ تذکرہ (مرتب)، ص ۶۹۹

ملا۔ تاریخ کی ایک بڑی حقیقت پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ اس تذکرے کی بدولت منکشف ہوا۔ اسی نسخے میں ذہنی کاغذ فروش کا نام ہے۔ ذاتی نسخے میں مطربہ کا تذکرہ ہے۔ شیخ نظام الدین اولیا کے مرید حسن سجزی کا ذکر ہے کہ انھوں نے شیخ کے ملفوظات جمع کیے اور فوائد الفواد نام رکھا۔ گویا شاعری کے علاوہ ملفوظات نویس کا بھی تذکرہ ہے۔ ۱۔

خطاط و خوش نویس یا کئی کاتبوں کا ذکر ہے وراقی کے پیشے سے متعلق فن کاروں کا تذکرہ موجود ہے۔ عبدالرزاق اصفہانی کے ذکر میں لکھا ہے:

ازا کا برعلما است و شاعری خوش گوی بودہ و قبولی تمام داشتہ۔ در صنعت نقاشی غیرت مانی بودی و
بعلم زرگری طلای خورشید را بیوتہ عمل در آوردی و دیگر صنعتها غریب و طرا حیا را خوب
دانستہ۔ ۲

چند کمزوریوں کے باوجود یہ تذکرہ ہماری شعری و ثقافتی ثروت کی شاہراہ ہے۔ دانش جو بیان ادب کے لیے میرالہی کی یہ تحریر لوج جہیں کی کسی سرنوشت سے کم نہیں ہے۔

□□

۱۔ تذکرۃ الہی (برلن) جس ۳۳۰

۲۔ تذکرۃ الہی (مرتب) جس ۱۶۷

صاحب قضاة معتاد این را حیدر محمود در کتب خود بیان کرده است
فصل و کمال بود و خلاصه و جمیع آن در کتب معتاد است
در وقت کسوف و خسوف و مسطور نظر ارباب عقل ریزی گشته و او گوید
در ربع بدین طرز این فرمود است و در تاریخ است هر خرابه که چون وجه الدکمه
مسعود سیدالی و شیخ حسن و وزیر که متولد او عیون آن بواء گویند با سید کریم
بقصد هرات رفتند و این ملک مغزالدین گشت با خیل هرات با استقبال
ایشان برآمده در زاده بهم رسیدند و چندی بخت میان آنها واقع شد که در
اول ملک مغزالدین شکست خورد و بیکر بخت آمدند و حسن و محمود و صحبت او
بهرین رسیده و وجه الدکمه خلاف نمودند و وجه الدکمه شکست یافت این بیان
است که فتاد و مغزالدین او را نواز شها کر که مانده نمود سفینه لشکار او
در آن دریا خط الطول است فترقت دایر صورت در هفتصد و هجده
موقع آمد این خط بود این بیس نظر او رد کردستان است از دم ننگ دیوان
شکری زد در اگر ارمی حس دیوان بمنسب و در بود از فرزندان شک در
زان چه نمودار که طایفه که بر آن است که در آن است که در آن است

خلیفه در کس خندان خود در آن
 کی عیادت ز بود و چون روزی
 عهد عیانتها بر شاه ایزد منب
 شروع عالم سزا دلش که گوید قدر او
 از جلالت آنچه میکند در امکان
 اما این بیدار باد شاهان بر بدالبه
 بسیار نموده و بر اشاع سو قدرت تمام
 در کینه قطع کس که هر کدام از کسست
 معانی قطعه است که سبیل فصاحت
 بهر سوزان رود است چنانچه شاهدان
 در عرصه بیان آورد می شود و
 شسته شدن طغز او وجودش از مثال زندگان
 در سنای مقصد و جهل و سخ واقف
 در فرودش و در پهلوی سوزش سپهر فریب
 در طراوت و فریب شهرت با تکلف
 شامل بر اهای روانی و عمارت
 و باغات فردوس نشان و ابواب
 منوره در و نفس منبر عمارت
 صحرای کور خسته شیرین که بسیار
 نادر می شود و آن شهر در میان
 آنها که و در میان بر سر روزه
 سپهر و از واقع است و در مزی
 ارباب در سر بدلان است که آن
 طایفه فرقه بودند که در حردار
 و مختصر بعد از سلطان ابو سعید
 چار قریب بجا سال در دیار
 خراسان حکومت نمود اند و غسل
 ایام بدین وجه است اول عبد
 الرزق با شستنی است دوم و صبه
 الدار سعور برادر او سوم
 محمد الدیر فضل است چهارم
 خواج کسندر پنجم محیی
 الرزق ششم لاهر اندر کرانی
 هفتم حیدر و صاحب حسنی هشتم
 شیخ شمس دامغانی نهم
 خواج علی که هفت سال صاحب
 بیقون بود و یازدهمین
 قدر بیت از سینه و از درنا
 حیت به حق افتاده و تم
 احوال سیرت در تذکره دینت
 ه مطور است و این تذکره
 لجان از ملک

از خواج
 کسندر

اورده اند که این مایه معانی نمودی و حاصل انرا مرفح جان و نوراں کردی حجت

اشاره بحسن ان صناعت نموده در هر قطعه که فرموده

صنعتی که اگر خواهر تو گویم که چو کیمیا سینه بعلای نیست تو فراد حو تو فیض

دهفت میند کرد قانع شو ۲ عقل عاقل شود ز تو فیض

خواهی که غم از کار نکوبان کند ۱ ارواح طلائیک همگه رو با تو کند

یا بر چه گنهای او کور ان نیست مکن ۱ یا راضی شود با چک او با تو کند

کهی که در کب تو قرار مایه کنی ۲ سخن بفرم کن ای دوست تا زبان کنی

زبان بر رخ سبز مید هر بر باد ۲ هوشش باش که سر از سر زبان کنی

خویش از سلم مار زلم جری ۱ کزان پس لری کنیر و صلب هوش

و کرمه باب حکمتش کنان ۱ بخوانی آیشش باز چه در کوشش

از آنکه برای غیب و سبب باش ۱ او را بگو هر چه گوایر جو فعلش

زیر آنکه درستی که تو او را نماند ۱ باشی خیر او که در کوشش

طالعی پشم که از نی لب ۱ کردم سوی بحس بر کرد

ور بیاید هر آنکف خاک ۱ خاک حایه بشرخ ز کرد

ور بد و زرخ طلب کنم آتش ۱ آتش از رخ فرسوده تر کرد

ور بگو و ز بر ای سنگ روم ۱ سنگ مایاب چنین که کرد

این همه حالها به پیش آید ۱ هر کار روز کار بر کرد

بهمه حال شکر این مین ۱ که مباد ازین بتر کرد

در اقبال او بار کردون ۳ رک جان تدبیر با بکشد

چو آید بموی تو ز شمشید	چو ز کشت ز خیر باکسد
بار نیز که اصل منافست و منال	نیز زو آن چهار ذکر در آخر حال
عاب تلخی مرکب و عمل نخلت غزل	کنند بشرم نند است عطا بدل سوز
برای نعت دنیا خاک بر آن	منه ز منت بهر سفله با بر کردن
بیک دور وزر و نعتش او و دیگر	بماندت ابد الدهر عا بر کردن
دیو یار مشفق اگر بمدد در به کار	هزار طعن و دشمنی به نیم جو کردند
که اتفاق نمایند و غم خرم کنند	سزد که رده افلاک را از بهم بدرند
شاه بنمایم ترا از مهره زو	یکان یکان بسوی خانه راه سپرند
ولی دو مهره هم نقش یکدگر کردند	و در طباطبایه دشمنی بهیچ رو کردند

این بیست و یکم کلماتی در مدح علی بن ابی طالب است

بوسه مدتی در طلب جان جهان گویی	تا با خرم شد که نفسش فرزند
عوض هر چه من دادم من گریستان	کنند نایده و یاد چو پیش است
مژگان شد و از بال و پای نماند	اندو که کنون از همه غمها است
بعد ازین یک نفس عمر ملک جهان	تو و شمشیر چشم و جهان محبت
کجما نیست ام در دل ایران زمین	که چو باریت خرمم که در سر است
ملک ملک قلمت چشمم که در پیش	که ز سر هر چه زیادت همه در است
این یف ابر و نیکی ز جهان پیش	غمم محو شد و بزرگان همه از پیش

این بیست و یکم کلماتی در مدح علی بن ابی طالب است
 که در کتاب کمال صوفی در دست دست لای عقل بزم الی بوده این دو بیت
 از آن در زینت چشم و است بر چنان توام که در این بیضا نام بگوئی خوش بود و گوی آن در سبک
 در نویشی خوی کردن فارغ از که آمد این
 این فرج از مداحان است که بنحیف است این مطلع که بر زبان صدق است
 علی مراد بل چون که است در صفت
 این صلال نام او علی بن الحسن ابن علی مشهور بعلای قزوین است و او صاحب
 منهاج الطالبین است و این کتاب را با او که علای نیز گویند که از اباسم شاه ساج
 اریالی تمام کرده و داد فضایل در داده اشعار فاضلان در در ذرات و دست جدا
 شعرتون با شقان در طلب قبول تو ۲ ظاهرا گنیشود و پیشنوی تو نامه را

این حاج کمال صوفی در دست دست لای عقل بزم الی بوده این دو بیت

از آن در زینت چشم و است بر چنان توام که در این بیضا نام بگوئی خوش بود و گوی آن در سبک

در نویشی خوی کردن فارغ از که آمد این

این فرج از مداحان است که بنحیف است این مطلع که بر زبان صدق است

علی مراد بل چون که است در صفت

این صلال نام او علی بن الحسن ابن علی مشهور بعلای قزوین است و او صاحب

منهاج الطالبین است و این کتاب را با او که علای نیز گویند که از اباسم شاه ساج

اریالی تمام کرده و داد فضایل در داده اشعار فاضلان در در ذرات و دست جدا

شعرتون با شقان در طلب قبول تو ۲ ظاهرا گنیشود و پیشنوی تو نامه را

نخود این ننگی برادر مفضل الدین ابو شجاع انابک سعد بن زکی است

نیل نیرجه ابر بیان کز در زبانی تو هر جمله است و جفاست

ای لعل لب جان جانها یا قوت تو روانها چشم فلک هزار دید مثل تو ندیده در دنیا
از بهر آن آن شیرین اف ز شدم برز با آنها

در وصف جمال این زنگی پیوسته ز عشق و داستانها بر آینه
از بزرگ زادگان زمان خود است و بعضی که نذر زنده عصای سرفروزی است و خواجه
سید القادر مراغه او را در مجالس خویش ذکر نموده و او مردی مثل بود ابر است

بر آینه روز عید از طلبه خاطر روی کوس ماه نو خواهد اگر دیده ام ابر در لوس
بر شنا سد دل من قدر شب موی ترا آن شب قدر که جوید دلمن موی تو بس
سره دیده بر زینکب این عصام سره دیده او خاک سر کوی بس

خواجگان ^{ابن} ^{نعمه} از شورای اینم سلطان ابو سعید بن ابی ایمن است
را از زمان خواجه غیاث الدین محمد بن خواجه رشید همدانیست و ده نامه را
بنام آن دزیر زاده با بخا از ساینده و مدح شیخ او پس نموده که اندیشا کرد سلطان

و سلطان حج

ساجی است بسیار در بغداد سیرم برده زلال نظر در کار اسفاست

با فاقه و فقر منشییم کرد بی خویش و تبار دینی قرینم کرد این مرتبه مقربان در یارب خدمت
جیب رزان ز باد خزان باز پرزرت بر نو عروس باغ ز صد کونه زیور است
لحام بسوزم و مطرب ساز عود بهر دم که سوخته عود و مجمر است
دوری که جوریت در و دور ساعت قوی که راست کنون قول من مرا
پرورده اند دختر زرا بخون دل در یاب کین مندره را وقت شوهر است
اراز دم خریف حرف شد چمن چه شد چون باغ عمر شاه جهان تازه و ترا

لرباعه نغز او ز مهر

چون سرو بن همیشه جوانیت نهر که او
 در سایه عنایت شاه مطهر است
 شاه پهر مرتبه احمد که ملک کون
 در جنب کبریا شرف مقام محض است
 ای خسروی که عرصه عالم چو آفتاب
 از شرق تا غرب بتبعیت مسخر است
 ان بوم را بعال بهایون گرفته اند
 کجا گامای چیر تو گسترده شهرت

دست فزا من عمر تو دور باد

کان ذیل باز بسته بدامان محض است

جمال الدین ابن حمام خوش طبع و بیک خصلت رسیدند که در اردو در مع
 ملک محسن کوشیده است اشعار مطبوع دارد شعرش مکرر و عارفانه است اصل او از خوا
 آباد در هرگز کوه دانش از صد فرسود بر آمده و در سال مقصد روسی بدین زبان

ان خاک در آمد مرقدش در حقیقت

آن کیت که تقریر کند حال کد ارا
 از غفلت بلبل چه خبر یک صبارا
 زاری ز روز و زور بود مایه عاشق
 مارانه ز روز و زور نعمت شمارا

مولانا محمد ابن حمام مداح خاندان نبوت و ولایت علیهم السلام و در خانوار
 که هر بیت از ان خاور خورشید فصاحت کرامات عالیه اسرار الهی جلالت
 بسیار نظم آورده اگر چه شان ان مظهر عیب ازان رفیع تر است که هر م از ظهور کلام

و خود غایت بجاست و در میان خود را از آن باسد اما گفتند که در این
عبارت محبت و اعتقاد که در سینه پخته را برورش از این سناد نموده و غیر او محرابان
آرد. اما ایند سبک موافق اعتقاد خود برادر سید لیکر مولود در فاضل صاحب کمال
و سنود. مختل بوده و بعضی گفته اند در آن وقت در اندیشه همواره از محراب
چو چشم و لبران گوشه گیر بوده و اختیار رنگت مرغ نموده در سال مستعد و معتقد
و ع ازین سر اسبچ به بیان جهان اشغال نمود پاره از حواریان بر طبعش از این
ای رفته آستان نور ضوان باستن جادوب فرش مند تو زلف حواری
ای سر بر کنت نبیا بناوده پا آدم هنوز بوده مخمر با و طین
ترقی له بر سینه طاق ز بر حد است نقش که بر کرانه پروزه کند است
بن حرف بر صحیفه اول نقش کن که آن نقش حروف نام شریف محمد است
او با احد یکیت ز راه یگانگی ۲ فرقی که هست در احد از میم احمد است
قاعنی این جلال بسیار خوش طبیعت و صاحب کمال بوده و در سنگینی
سکوت تربیت با وسعت مشرب بر زبسته مطایبه و خراج بر طبعش استیلا آرد
بغدانند که پروزه ارکان نیش نور ساخته این اشعار که هر یک تکلمه خاتم فصاحت
زنی جوان کل اندام زرد پی سیرنی نشست و از سر اخلاص را زد و
بدایه گفت که ای مادر از برای خدا به من که حال من و کد خدای چون
جوین بجانه او رفتم از دو سال تمام ز روی ذوق و ارادت مزاجه حرم کا
نیش خاطر من بوده و هوادارش بوسل او دل من خوش بر او من
مگر تقبول بد آموز ناگهان رور زهر جوش غلامی خرید حور نژاد

چو بر نهادش امن کون بر آرس دید زمن گرفت پیکار کی درواخت د
 جان بکون وی آموخت کیر کشر او که از کس من بد بخت ناید او را یاد
 مرزانه نهاد و بعکس قاضی نام چو بمند وی که بمند خواجه نام او کافور
 سچل نویسم باشد دوات من ساغ نکاح بندم باشد و کیل من طنبور
 پگاه خیزم تا بشکنم خمار شراب که زشت باشد بر صدر قاضی مخمور
 شیخ ابو القاسم در جلال النور امیر علیش زنده کور به که در از اولاد

چو را ضمیر یکی نام و انگ انگ
 همان اگر همه بیکسر گرفت چه بیک

شیخ ابوسعید الواعظی است در صالح و فاضل و روزگار بوده این شواران در دکن
 صلاکت مدتی شد کان پری پیکر نمی آید چشم ساحت منزل در دل و دیگر می این چشم
 فخر ابدی ابو سعید او هم از اولاد شیخ ابوسعید الطیر است و از فرزند خواجه
 مؤید دیوار است اشعار خود ز کبر الودیه خوانند و زاه بر دود از دامن می کشند
 توبه داد نم ای شیخ اضطراب مکن مرا برای رضای خدا عذاب مکن
 خواجه ابو القاسم او هم ولد خواجه مؤید دیوانه است همه همسار او و شیخ
 زادگان مایه ترغاب بصحبت منع و تیر می کشند و این بیت مثل جوهر از من بیان او
 در خنده مانند صبر و عاقبت آتش غم چون شود تیزم از آن سخن شعله چشم دمی نوزدم
 شواهد بر روی سینه از شرای زمان سلطان ابوسعید میزای تورکان بود
 پیشه اوقات باید بر خود در سفان وطن دهنه

ابو القاسم
 شیخ ابوسعید
 مؤید دیوانه
 خواجه ابو القاسم
 سلطان ابوسعید
 تورکان بود

این خطیب اهل کمال و قطب دایره در روشی و حال بوده گفته اند که
 با فصد غیر صحبت دهنه و بر غم و سب عرفان در ستر از زمان اوست این دو

اراز

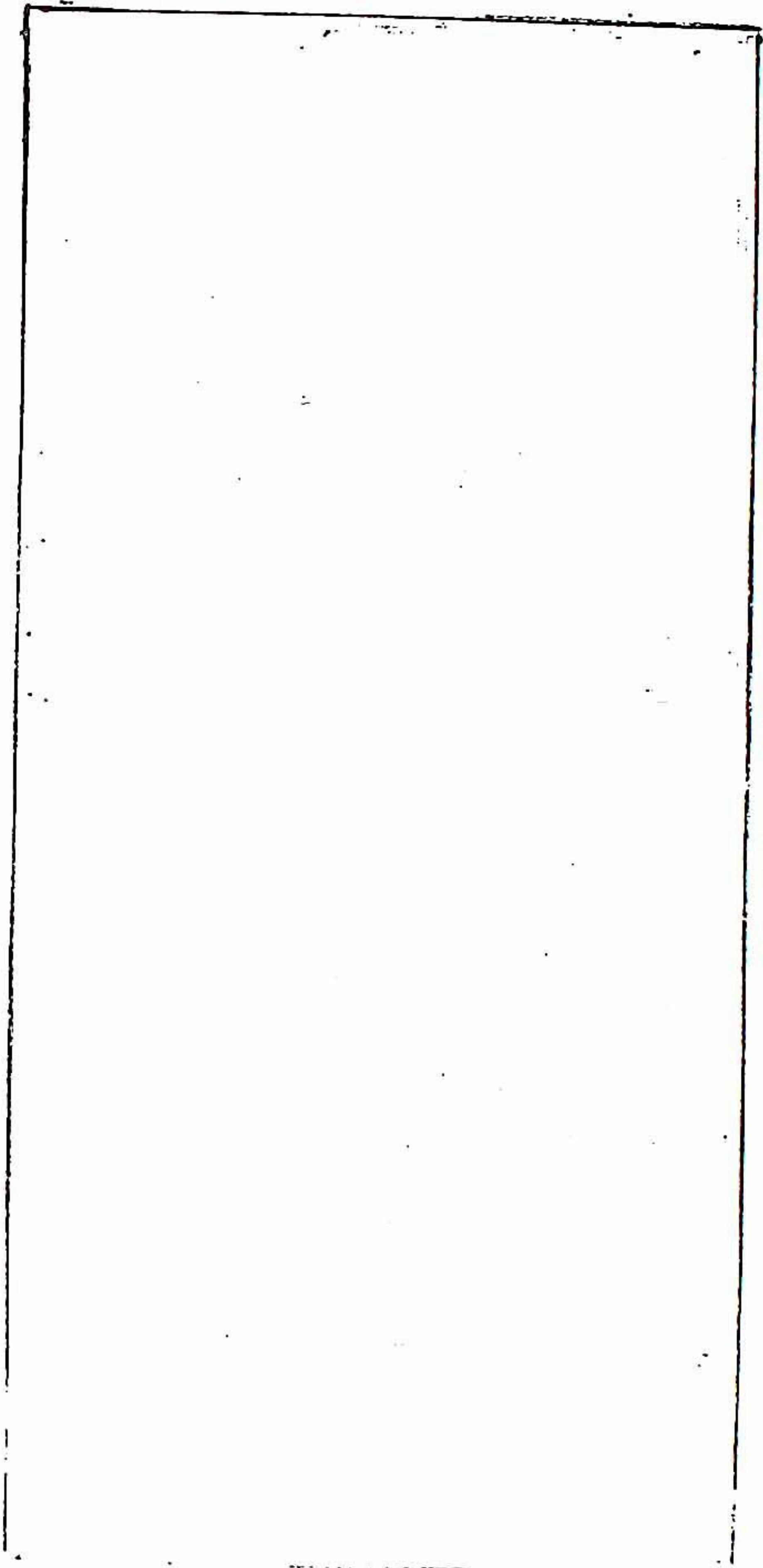
زان مجموعه زک - دیوان عشق بر ورق جان کوی
 غ جهان کوی بهشت شتر تو ، چون شکری ز روی صفت بهشتی است
 ابن جلال از درویشان صاحب کمال بوده و تقریباً در هفتصد و پنجاه سال
 در سبزو و غالباً با کال اسمیر و اترامانی معاشرت حاصه درین زمان
 ایست گفتند کال را این است نظر با عقل بیان کردم و کرد ای بقدر
 که لفظ اترامانی کمال چند ان باشد که از زمین با اتر
 نمی در جهان حسن تو هر شید خاک کوی تو افزوده ابرو
 ان مان تو کوی دور و می میکند نسبت بعارض تو نزار درج رو
 این اصل سنیف حالش معلوم است از او در وقت گفت مسم کباب
 قولان از آنجا از احوالی خواند در جواب عبدالله انصار مقام داشته
 دور مانده دستی تمام داشته ان معمار اباسم ادع گفت در امر بخون تر
 سازای اسکان خورشید را بار رخوم ترکمن جیب به امید را در جرد
 ولد از به شهاب الدین خواجی صلاحت تمام داشته و بعضی محقرات را دیده
 بنیون را بنام مژده و ان بل از رخنه ها رفع خوش رقم خیال دوست
 گفتم که ز دوریت بغم فرسودم گفتا که مبر از دورت آسودم
 گفتم که بسی مقصود در صفت گفتا که بدین از تو بی خوشنودم
 خواجیه ابوالمحسن فیثو در پراستی اطمینان از
 ان سار جوان مجرد و ناز و بندگی محفل سخن از لوده لذت مایه
 دانش هر خامر است و جائز اطمینان نظر هر نداد از نوشتن است و یک اصلش

مرطبه بجای

با هم در جوشش بوده و در آن در مجلس شاه زاده سکندر ابوعلمیر شیخ بنی بکورد در سکه
ندمان بزم حضور میزیسته و در فارس نسو و نمانسته تر بتبش در رسلا رسیه از
نزدیک فرار خواجیه حافظه واقع است و از نموده اند که هر که فاکم بر سر خاکش
خواند و طهار از رو حایت او گزرو نماید در بهار بود کا و بختش از آن ^{نعت} حطد

بماند و در سوره و از هر یک اشعار سیرین که غذای روزه اهل جوع تواند
در دیوان او همه طبقات چند از اطعمه ^{خا} پخته او بروی همو ^{سلا} سلطان
خواند آنها کسیده شده لوت خواریان نیز را اسلانی و غیره
با منو کل کلمه ابراب اول مع ۲ زن برده است حکمت حوام خوان
منو ابرار او ک کردن نهاد که مع ۲ از دوش کلمات نیز از کلمه زود
سندم تر منو کلمه بر بال بود در در آن وقت از حکم تمام در همان
منو غفران بخوان باید بر سر صبا کنی که در غزیز و ملائنه در غش در صبا کنی
خورد اف لذیذ و حلاوت ^{بلا} ایتم منو در صخر لاد در
جست که در دل و صخر منو ^{نویس} به کم به من ^{در} در صبا کنی دارد
کلمه بر بدن ^{لا} بود که خوشی با گمنند

که در سر
پیشنند



سخم الدین ابو طالب از صلاح این زمره فسی است در تخریب زان پیش است
و در خشنه زان پیش که بر ماه با تو یک گو کند خلیف هم در زنده سکه لو این بخش
و در هم از قدما دانسته اند و قطعه را با اسم او در کار کرد

ذکر شود

از فوج طاهری از مداحان است و او است و در مطلع از آن مقطع دایره است
در این بخش از جوی بر شیرانشا هر چه است بسیار صحت طبیعت و شمع
در سیراند از زبده بخند هم خود میزرا الع نیز گرفت و از مکر زمانه بدست
تیرا و گرفتار است در ارک سر فتنه پس مجوس نمودند و در سال هجرت و بی
رو و از اب سنجها درین سیرا کردند و مکر افرو کسها گشتند و در این
اسرار با نو با و طبع از لذت باغ سلطنت است که با خازنانه و سواد
اول که بر ابدایم خویش آوردی م صد گونه وفا و مهر پیش آوردی
چون دانستی که دل گرفتار تو شد م پیکانگی تمام پیش آوردی
سلطان پسر سعید جهان پسر سلطان محمد شاه با عدل و شوکت بود
ببرنده بلوچستان و علم بهایان را چنان بر فرشت که از سر حد روم تا کنار
چون در ساریا قبال او با رفا هیت و آسایش تمام بر زمینند و برین نه سالگی
حکومت خاندان یافت و در سال هفتصد و هفتاد و در سبز بر تخت سلطنت
نشست و در سال هفتصد و سی و شش رایت زندگانش کون شده و دست
پست سال پادشاه نمود و بعد از او رفتند از عالم انبیا رفاست و مهم میکند
بلوک طویف بجای سید مورقش در فارس سلطنت نشسته و در سبز و اروغ اسان

در این بخش از جوی بر شیرانشا هر چه است بسیار صحت طبیعت و شمع

سلطان پسر سعید جهان پسر سلطان محمد شاه با عدل و شوکت بود
ببرنده بلوچستان و علم بهایان را چنان بر فرشت که از سر حد روم تا کنار
چون در ساریا قبال او با رفا هیت و آسایش تمام بر زمینند و برین نه سالگی
حکومت خاندان یافت و در سال هفتصد و هفتاد و در سبز بر تخت سلطنت
نشست و در سال هفتصد و سی و شش رایت زندگانش کون شده و دست
پست سال پادشاه نمود و بعد از او رفتند از عالم انبیا رفاست و مهم میکند
بلوک طویف بجای سید مورقش در فارس سلطنت نشسته و در سبز و اروغ اسان

اگر

کوشش حکومت نواختند در دراز با کوشش حسن نویان که سزایان در آن
 تمیز زد و سح حسن جلایر سریع اهرمانی بعزم جهاننایان از نیام کوشش بر شد
 تا آنکه امر تمور صاحب قران بخورشید از شرق اقبال برآمده بر تو جلال او نور
 آن ملک را استناد در برده کم نامرز و پوشید و این اقالیم را یک قلمه سخن نمود
 تا سلطان ابو سعید کاظم در آن طبع جهان نامور شب نظر صلوه میفرموده اند
 و خواججه عبدالعزیز در محاسن و غزل از ابو سعید نامی ذکر نموده غالباً بهر خان
 باشد از بعد از فال عید مبارک شد چو بار آمد پدید آرزوی جان عالم در کنار آمد
 با وجودش ابو سعید از اختیار خود کند م از عدم مزاج چین را اختیار اند
 میرزا ابوالحسن سلطان ابو سعید پادشاه زاده شجاع خود کار
 با جلاوت بوده و او در ختر زاده پادشاه بدخشان بوده بر سر ملک نزاع
 بسیار نمود مکرر گرفتار شده و بجات یافته تا آخر بدست سلطان حسن
 میزای با یقرا در حرارت کشته شد سنه هشتصد و هشتاد و پنج این دو کوهر
 از آن لعل کان سلطنت و کامکار چه سجد در یکس از بدخشان م از چینم تا بدخشان
 بکوستان سمنم را چه چو لا م بر میدان همه روی زمین با
 در برابر چشم سلطان با دشتیار این خان پادشاه زاده شجاع جوانمرد عالی همت
 خوب صورت بوده و او پدر میرزا شاه رخ که با میرزا سلیمان جد خود سرگشته نموده
 بدخشان را از گرفت و در باره میرزا سلیمان با پدر میرزا حکیم پادشاه کابل رفته بدخشان را
 از تصرف میرزا شاه رخ بر آورد اما اولاد میرزا از برابرم در نهند و پند و کور
 میرزا فیصل میرزا در حلقش در نهند داشت و هم واقف شد و در مزل که امیر الدین

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

کوشش حکومت نواختند در دراز با کوشش حسن نویان که سزایان در آن
 تمیز زد و سح حسن جلایر سریع اهرمانی بعزم جهاننایان از نیام کوشش بر شد
 تا آنکه امر تمور صاحب قران بخورشید از شرق اقبال برآمده بر تو جلال او نور
 آن ملک را استناد در برده کم نامرز و پوشید و این اقالیم را یک قلمه سخن نمود
 تا سلطان ابو سعید کاظم در آن طبع جهان نامور شب نظر صلوه میفرموده اند
 و خواججه عبدالعزیز در محاسن و غزل از ابو سعید نامی ذکر نموده غالباً بهر خان
 باشد از بعد از فال عید مبارک شد چو بار آمد پدید آرزوی جان عالم در کنار آمد
 با وجودش ابو سعید از اختیار خود کند م از عدم مزاج چین را اختیار اند
 میرزا ابوالحسن سلطان ابو سعید پادشاه زاده شجاع خود کار
 با جلاوت بوده و او در ختر زاده پادشاه بدخشان بوده بر سر ملک نزاع
 بسیار نمود مکرر گرفتار شده و بجات یافته تا آخر بدست سلطان حسن
 میزای با یقرا در حرارت کشته شد سنه هشتصد و هشتاد و پنج این دو کوهر
 از آن لعل کان سلطنت و کامکار چه سجد در یکس از بدخشان م از چینم تا بدخشان
 بکوستان سمنم را چه چو لا م بر میدان همه روی زمین با
 در برابر چشم سلطان با دشتیار این خان پادشاه زاده شجاع جوانمرد عالی همت
 خوب صورت بوده و او پدر میرزا شاه رخ که با میرزا سلیمان جد خود سرگشته نموده
 بدخشان را از گرفت و در باره میرزا سلیمان با پدر میرزا حکیم پادشاه کابل رفته بدخشان را
 از تصرف میرزا شاه رخ بر آورد اما اولاد میرزا از برابرم در نهند و پند و کور
 میرزا فیصل میرزا در حلقش در نهند داشت و هم واقف شد و در مزل که امیر الدین

حسن نزاری آمده که بهر نزاری
 از بدخشان بطور آرزو میگردند
 و کام حیاتش بر زمین است
 بر ما خود در وقت است
 در این کتاب

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
و الصلوة والسلام على من لا نبي بعده
بعد ذلك رتبته و چون آمار
انی در اینست از مالع چنانکه
بوده او در قلعه کوالیار
از قلعور زمانه است
سردشته اند و با وجود این
میستند بلسبطل مشغول بوده
هر التفاتی نموده مراد است
در کتب نوبان ساعد کاران ازین دارد
بناچه در دما و سردی در
در استغناء از عساکر را اول
بند و بیست و نهم تا بیست و نهم

صدای زور و فریاد
صدای زور و فریاد
صدای زور و فریاد
صدای زور و فریاد

درود بر خاتم سلیمان بود
درود بر خاتم سلیمان بود
درود بر خاتم سلیمان بود
درود بر خاتم سلیمان بود

ای لعل بدیشان ز بدیشان رفتی ۱
در دهر جو خاتم سلیمان بود ۲
از دره مرزا بریم هر بخانه موزه از اشک میو برنج نوشته ام عم دل روپن
در کوی که باشم به از کوی تو باشد در روی که پیغم که به از روی تو باشد
این لعل بر لعل شاه بدیشان که مذکور خواهد بود است از آن لعل مکنبته چنانکه
ای ز لعل آتشینت در دل کلنازار غیر دلبردن نداری ای بت مکار کارگاه
ای ابوعلی دیوار و وضعی بوده از اینست خطنی بر اوه خوش تو اسوده میروند
عاشق منم در هم سهوده میروند خو آنچه یو عماد در اصل خواست اما در شرا
مردوده هم صاحب تحصیل کالات است دده نامه او شهرت است از اینست
قدفصا بیاید لعل تو چشم ز اشک پر کهر اگر شمار ترا اینست در نظر آ
سجن ز وصل تو گویم تو روی کرد مرا نه از تو شکایت ز کردش ترا
بنار میگردد دست خیز اس عماد بگردامن وصلش که عمر در گذرت
بیدار ای سید منک اعتماد بود اگر اشرافش در شفقت و اوس

این چیزها داخل متوسط ایست و شود وسط میکنند

این خطیب لقب او هوشنگ است و با ال گزنت معاصر سیران جد سردار قصبه
است که در مدح ملک فخرالدین کرت گفته

رویت یارب یا من بویت بویت یمن ز از روی اگر بویی بری زنگ آورد کل در چین
ای من غلام رو تو در خط ز رنگ بویی فرقی ندارد مویی تو یک مویی از مشک خشن

انتخاب السادات بالعلماء من نطاء الدين ابو اليقظان از سادات عظام
 و فضل كرام بوده با سلطان حسن شاه را مخلص و مستغنى
 تمام بجز وصيت مسمى داشته هم جبار شده در زمان هايون پادشاه بلاد هند را با بنو
 نجوم علم و دانش ساخت و از فضيلت هاي او بي سوخته بهره يافتی چون ستار طالع
 آن پادشاه زود به پستی گذاشت عبور لشكرهايش بديار سند افاد و زمين داران
 خواجه ابوالوفاء . از جمله نشان جام توحيد و صفاء و جوهر عظيم
 را به نهار بود نسبت صورت و مضمون را ابوالفتح ابن ابوالفتوح شيخ بهاء الدين است
 و از خواجه زاده كان خوانم است در سه هشتاد و سه و پنج از اين را شيخ حذر کرده
 به كرم و اعتماد بر ترزگناه . چون است در سر در خورشيد پناه
 در حضور او چو دعوى توت و علم لاجل ولائقة الاباء
 چون بعضي ظهورات حيرت امد باطل پس منكر باطل نبود جز جاهل
 و رطل وجود هر كه جز حق ميند باشد ز حقيقت الحقايق غافل
 آن بوسه نمود كل اشياء رطل كويم سخني فراغ كس سینه و خلق
 بودى او نورد بس وجود عالم بودش هم حقيقت و نمود هم خلق
 و خواجه ابوالوفاء مشايخ خود را حنين ذكر نموده
 رسيد بفيض عارف از احمد مختار پس از علم حسن ابد فورا اسرار
 حبيب طاب و معروف و پسر او جنيد دو بوعلى است در مغربى سرا جزار
 عقيب ابن ابوالقاسم و پسرانش امام احمد پسر شهزادى و عمار
 پس از اكا بر مذکور شيخ نجم الدين كه بود قدوة هزار و سه و سوز بر
 كار و احمد كنه هاي دوندين در محمد رس ابوالفتوح فخر گيار

ابن ابوالوفاء
 ان جامع فرستاد با مختار
 در سلك آن سادات
 بجا جنبه استى از دانش
 منصف بدين
 با حل ستار رسيد
 نفس را و بنحو احوال
 احراز رسانيد
 در نسبت ايمى و
 با مراد و رايه
 بگرفت صدمه
 بقد سبب موزون
 تلوى خاسته است
 و سينه زودم از فرغ
 بايد تا قصد بسلك
 در ستنى سمع
 در خانه اگر بود
 بجا زنده ام
 بجا زنده ام

و در سلك آن سادات
 بجا جنبه استى از دانش
 منصف بدين
 با حل ستار رسيد
 نفس را و بنحو احوال
 احراز رسانيد
 در نسبت ايمى و
 با مراد و رايه
 بگرفت صدمه
 بقد سبب موزون
 تلوى خاسته است
 و سينه زودم از فرغ
 بايد تا قصد بسلك
 در ستنى سمع
 در خانه اگر بود
 بجا زنده ام
 بجا زنده ام

Handwritten marginal notes on the right side of the page, including names like 'امیر علی', 'امیر محمد', and 'امیر حسین'.

ویند مراد از حس در محاسن بصیرت و از دلبوع علی کی رود باری یکی
از مغرب عثمان مغربی و از نشانه ابو بکر نشانه و از سر محمدی ابو نجیب
و نه علم هر دو را از ابداً از بی بدین و مجرد آن زمان خود بوده این بیات
استار و در نظر افکنی هر کس نسبت نظر نشانه شده ام امیر دردی که از آن
چه بلاست چشم مست که چکنظر بهر کس باشد هزار کس را که ترا خبر نباشد
داستی معذ و زناج چو دیهای مرا اگر چه من دل در کف نامهربانی درستی
مولانا ابوالفضل که در زندان است ساه میز از مرده و در جنگ قندهار از مدینه خانه
دینار است سرای جاوید رفت دوش آمد صاحبی سولما نام کشته ام کشته ام کشته ام
من که بهر جعبه دردی شش نام خدمت زندان کنم تا پر شور و پ
آمد محرم و در میخانه بسته اند زندان با دو نوشتن ما تم شسته اند

تقاضای ابو جعفر سمرقندی پدر ابوبکر ابوالبرکات و امیر علیه در محاکمه
از این مایه است که بسیار کرده و بخت و غنم در بوسیطان سفت ابوالبرکات
بدو جایش معتمدی دره بن بیات بی پروا باشد از آن نسو برد از خانخانه نشانه
از حسرت می سا ما کشتی سی ۲ دورست که پروای کسی نیست کسی
تب غم دارم و در دسرحان بر آمده جان لب و نامه جانان بر
درین چین منم از بلبلان زاری ۲ ولی بزازی من نیست از نبراری کی

مولانا ابوالفضل که در زندان است ساه میز از مرده و در جنگ قندهار از مدینه خانه
دینار است سرای جاوید رفت دوش آمد صاحبی سولما نام کشته ام کشته ام کشته ام
من که بهر جعبه دردی شش نام خدمت زندان کنم تا پر شور و پ
آمد محرم و در میخانه بسته اند زندان با دو نوشتن ما تم شسته اند

Handwritten marginal notes on the right side of the page, including names like 'امیر علی', 'امیر محمد', and 'امیر حسین'.

سلطان ولی بلخ اور استغابعت نموده در مجلس خود این خلوت قریب نمود
نه سایه بید و نه سمن خواب ماند م نه حسن تبارن سیمین خواهد ماند
این عالم پوفا که من می پسندم م نه ناز تو و نیاز من خواهد ماند
خواجه ابراهیم طالب علم استحقاق بود. امیر علی شکر کرده بدینا در مدینه سر در کس
میخوانند و این چهار کلام خود گفته عاشقان ز اول ز جراتش بی فریاد کرد
تا که آمد از سفر آن ماه دلها شاد و خواجه ابراهیم در مجالس آمده کردی پس خواست
ایریت از سخنان لطیف بود آنچه تنها بر دلم زان بعد خرم رسید بر که فدا از بغیر لاکم رسید
امیر ابراهیم قالون ولد خواجه موسی است و قانون انسانیت او همیشه است
و ازین رأین نوشته ابراهیم از جمله نعمهای قانون خیال و سه
تا عمل تو دلفرور خواهد بود م کارم همه آه دسوز خواهد بود
گفتی که بخانه تو آیم روزی م آن روز کدام روز خواهد بود
منوچهر نا ابله ای مردی ندیم صاحب مذاق بوده و همواره سر بر خط عوساده
دسته و کل مباد ازین بیخ حیدیه از آتش فلزاد این ابیات احقری چند مجله افروز
بر حالت چمنان من عاشق زارم هنوز ناله کرد دست عشقت داشتم دارم هنوز
ز کشتن در خواب دیدم از لبش کردم طمع گفت ای ابله برو سخن که پیدارم هنوز
آتش روشن زعم در دلم افروخته بود دیده که آب نمیرنجت دلم سوخته بود
ششم ابوالموئجه از سوختگان داع محبت است دگوشه کبر خلوت غریب بود
مرا بر آرزو صحبت خلق دیده بر دوخته ام و زلاله طسری صحبت آموخته ام
عظیم مکن از بظا بهر افروخته ام در باطن من نگر که خون سوخته ام

در مدینه ما شکر بخار است
منوچهر نا ابله ای
شکر کردان سید
سید اندرون جوان
تغراب بر جوان در کبر
مکان آید
هر وقت که سر من
سایه سعاد و شاد

ابوالحسن حسن اسکوی
من ز غیب و این صدک الدین اسکوی

امیر ابو الفتح حبیب بن نصر او با امیر ابو الفتح فتح مخلص کی مردانند که خدا را بی دین آوردند

ابروان تو طیبیان دل افکارانند ۲ هر دو پوسته از آن بر سر ما را

مولانا حاج ابو الحسن مراد برکت بود و بعد از فضیلت در سر سوتر کی و معارف را خوب می گفتند

از این هم آه و آس که چند سرو من بالا زیبا ترا بر کنار دیده روشن کنی بجای ترا

مولانا نالی در زمان سلطان حسین میرزا بود از ولایت خراسان مطلع از و

هر چند ای نگار جملی تو خوش گشت لیکن وفا ناکه وفا خوشتر از

ابوالحسن میرزا خلف میرزا ابوالبقار سلطان حسین میرزا را باقی است

حسنی نام دهم در نظر بر عزیز بوده و من تر و الا هم که گفته این اشعار را کل گویند که هر

بیان او روزی که دیدم او را از دست کارم مردم بجان رسیدند از ناله زارم

کلگون ز اشک آلم شد خاک آشتی ۲ آخر بقیه بقاری زنگی گرفت کارم

بی بی اتون در زنگره الف آمده کردی زن ملو بقایست محرم و نیم

عبید الله خان بوده و در مجلسی خان با بقای مطایرها نمود و این برای رابقیانی

مجتبی اتون گفته یاران ستم پر زنی گشت مرام کاواک چونی شد اس از و پشت

گرفت بسوی اودی خواب کنم آیدار کند بضرر انکت مرا و اس را بعبیت که اتون در خواب

مولانا آشتی در آن زمان سلطان حسین میرزا اول دولت سواد سمجند

مرا و کتا با غم تو دست در اعوش کرده ام ۲ از هر چه غیرتت فراموش کرده ام

سلطان احمد جلایر که در برج سلطان ادریس بیخ حسن نو بانیست بعد

از رحلت پدر در بغداد بر سر بر فرمان روانی گشت نه رست فضایل

و مجموعه هنر بوده در سخن و شاعر و مذهب و مصور و کان کرد و نیز کرد خانم سندی

این در زمان سلطان حسین میرزا بود
فردوسی در زمان سلطان حسین میرزا بود
مولانا نالی در زمان سلطان حسین میرزا بود
ابوالحسن میرزا خلف میرزا ابوالبقار سلطان حسین میرزا را باقی است
حسنی نام دهم در نظر بر عزیز بوده و من تر و الا هم که گفته این اشعار را کل گویند که هر
بیان او روزی که دیدم او را از دست کارم مردم بجان رسیدند از ناله زارم
کلگون ز اشک آلم شد خاک آشتی ۲ آخر بقیه بقاری زنگی گرفت کارم
بی بی اتون در زنگره الف آمده کردی زن ملو بقایست محرم و نیم
عبید الله خان بوده و در مجلسی خان با بقای مطایرها نمود و این برای رابقیانی
مجتبی اتون گفته یاران ستم پر زنی گشت مرام کاواک چونی شد اس از و پشت
گرفت بسوی اودی خواب کنم آیدار کند بضرر انکت مرا و اس را بعبیت که اتون در خواب
مولانا آشتی در آن زمان سلطان حسین میرزا اول دولت سواد سمجند
مرا و کتا با غم تو دست در اعوش کرده ام ۲ از هر چه غیرتت فراموش کرده ام
سلطان احمد جلایر که در برج سلطان ادریس بیخ حسن نو بانیست بعد
از رحلت پدر در بغداد بر سر بر فرمان روانی گشت نه رست فضایل
و مجموعه هنر بوده در سخن و شاعر و مذهب و مصور و کان کرد و نیز کرد خانم سندی

مولانا نالی در آن زمان سلطان حسین میرزا اول دولت سواد سمجند
مرا و کتا با غم تو دست در اعوش کرده ام ۲ از هر چه غیرتت فراموش کرده ام
سلطان احمد جلایر که در برج سلطان ادریس بیخ حسن نو بانیست بعد
از رحلت پدر در بغداد بر سر بر فرمان روانی گشت نه رست فضایل
و مجموعه هنر بوده در سخن و شاعر و مذهب و مصور و کان کرد و نیز کرد خانم سندی

بکند آشته و هفت قلم خوشی فرموده و حسن خط دلبر از او در رقم قلم و زبان
 جلوه مراده اما بانه که بهانه آید اعتراف بر حرف هر حرف نهاده زبانی منع بر سخن
 خون او میگذرد بد سبب مجرا از خدمت او دلکنده بامیر صاحبان پیوستند
 در دستش و نود و یک خون صاحبان بغداد رسید او بگریخت و بعد از فرا
 امیر تیمور از روم در کرباره سلطان محمد به بغداد آمد مدتی حکومت کرد و عاقبت سبی
 قراویوسف ترکان در جبهه شهادت یافتند در سال مستعد و نود و پنج این روزانه
 آن سلطان زمانه ^{نظر یافته} در فراعنه و مغرب زاده شاه ^{مورد} ۲ در فراغت خاطر از هر چه خواهد
 افسوس که مرغ روح را دانه نماند . پیوند هیچ خویش و پیکانه نماند
 در دور و دروغا که در نیت عصر از هر چه بگفتیم حرف نماند
 سید احمد زاده پادشاهان خوش طبع سلیم النفس بوده در غزل و مثنوی استاد لطیف
 مهم گشت ازین پنهان بماند . عجب که به چکس را جان بماند
 سلطان احمد کلک ار پادشاه کلک که به نگه بوده که یکی از ولایات هند است صاحب
 بخت و خوش طبیعت بود. وقتی بیخ از ذری بر وقت او افتاد صد هزار دروم بوی
 انعام داد لیک از ذری از بی نیازی که در ویسان دادا در انداز مبلغ را از قبول نمود
 وزیر گوید چندانکه مرگش در دادن در ناستدن هزار چند آنست ^{مصرع} اگر
 بر برای سلطان آب لعل تو یا وقتت یا وقتت مر جا را که از عکسش عشق آسا جگر خون
 خواجه احمد مجلر از سوخ طبعان فراسانس در هر روز مطابقه جلد و چنان ^{نوده}
 و این همه با هم جوده مراد است خری بر کشته بالان سوره تمام هر گاه دهه ار کاوان پردا
 خاوند احمد خاوند از سافغانی مثل هلاکت بوده و در کار خود قرینه نداشته اینست

اینست که در این
 در طبعه و بالبل بوده
 در میان و شست با
 در نام و سماع
 در اینک حواج محمد
 در وسط صاحب
 در سوره اند این مطلق
 در طبع داب او
 در یک شده و صلح از او
 در از خویش آن را هر که

طرای معا

اینست که در این
 در این همه با هم جوده مراد است

سید زلال الدین / در کتب معتبره / در بیان احوال و سیرت / در بیان احوال و سیرت

شیخ اسحق بن طحی از جمله سلفی است و پدر بر پدر صاحب دل بود
و این ابیات از احمد تخلی است احتمال دارد که همو باشد یا غیر او

سحابی / در بیان احوال و سیرت / در بیان احوال و سیرت / در بیان احوال و سیرت

مولانا احسن هم در میان و هم در مرتبه سخن از متوسطین و با حسن تعلیم
و این بیت را از خود مبارک گردانیدند

شیخ احمد ^{دیوبندی} از اهل عصر خوش است و با خلاق جمید آراسته بود این قطعه

بدیع از لطایف طبع اوست سر اسر بدیع و سر اسر لطیف سر اسر غرایب سر اسر
محل کشته از شعر او اب صفا حس درده بر خور و نقش در آن

فانی احمد غفاری از فرزندان امام نجم الدین عبدالغفار است که صاحب جاوید

و قاضی جامع فنون استعداد و زبده اهل فن و در شاد بوده جمع بسیار نموده و صاحب

ایچ ساری تانت در عهد شاه طهماسب بعد از برگشتن سفر حجاز در دایره کشتی جاس

بغراب فافروقت و صورتش از خارستان هستی محوشده است و مفاد و خج

پس از عمری شنیدند که در چشم آن بدختر نیمم در رخسار رسم که ناکه زود بر خرد

امیر احمد جامی ^{باصغر} صاحب مال و مالک جلول بوده مدتی در بهرات حکومت نموده

و چند ساله والی سمرقند بوده اس پست از ساد و پرویان عالم ضمیر اوست

مانیم و ساد و پرویان هر روز جام با ۲ دست سبو گرفته در پای خم شاده

مولانا احمد ^{الطهرانی} سوزی طبیعت و خوش مشرب بود طعام کلامش رنگین و شراب بطش

در بیان احوال و سیرت / در بیان احوال و سیرت / در بیان احوال و سیرت

سید زلال الدین / در بیان احوال و سیرت / در بیان احوال و سیرت

لب شیرین است نمک چینی از سخنان او که دایقه نشاطرند از اخوس دارد اینها
 درکش قدح شربت و از اهل گرم ۱
 این برف مزین لاف که در شرب شتر ۲
 خواهی که بگری پی بسر چشمه روغن ۳
 کاجی ز تو معصود غسل باشد و روغن ۴
 احمد ز ریاض نشدت کشف بزین ۵
 چون دور بصریه رسید خافدم با
 بهجت و خودی که ترا بس عدم
 در راه طلب آنچه صفت جمله قدم با
 و این نبود که بجهان تخم نوکم باش
 چون بیتی از اهل دل از اهل گرم

خواجده انبیا زاده از بزرگان عالم عالیقدر سپه سالاری و عبادت
 بسیار بوده و با میرزا شاه حسین وزیر شاه اسمعیل مانی مصاحبت و خصوصیت
 تمام داشته تعلق بیارت با و نمودند قبول نمود کتاب بحسن و الاخیار مستوی
 زوی خیزم آورده و بیان حالات خود در آن آورده چند متر از آنها اینهاست
 پس و شنایزد پاک را که داد اک علم از گرم خاک را چو شوق کرد نوک قلم را ز چو ۱
 درسی باز کرد از عدم در وجود بهم در شده مرکز خاک از تویم که بر گره کار افتاک از تو
 بی فتنه بر شاخ ر نظر دید جلوه هر گوشه با دام تر نشی برده راز بر مقبلی
 سبی عصه پرداز هر سیدی شده صفحه شام مشکین منظور چو صحف مزین با بابت
 رخسار منم و دل بجایان هم نهم سر سپای وی و جان دهم آمان به که چون غنچه می گام
 دل تبه خورش شمش سرب خود را را نکردم از آن چون سار که ز زمین طمع کم کند رور
 چو سیرم کردم کنجی اسیر بقاف شاعت شوم گوشه کیر کشم پاندانان در آن تکلم
 شرو حلقه دامم بندبا ز بعد معارف شوم کسب کسب کتم پشت بر روی دهر

موسی که نامش را
 سوزنا اجمل انور
 معتمد حضرت صاحب
 معتمد از زین
 معتمد بود از
 در زین
 خط بوده از
 احمد اتون کی
 عفو او کی
 در مدینه او نمود
 خاندان حاکم
 که احمد سکینه
 و آن ملک
 دست و پست
 او را از
 در خود
 معتمد
 و آن
 استان
 زین
 زین

چهار
 دو
 از
 در
 از
 از
 از
 از

و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ

سواران اداری تجاری
 از خرابی خود اید ایام
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ
 و از آنکه در این جنگ

فاصلی اختیار کردی که از آن ساه همسر در حیات بوده و بعضی در دو یا یکی از آنجاها
 بهر آنکه در این جنگ و از آنکه در این جنگ و از آنکه در این جنگ و از آنکه در این جنگ
 سید اخفش از علمای دین است و سیر از نیت و گفته اند که از قدماست
 بی توام بعد از این قرار نام طاقت چو پیشمار نامد پیش ازین صبر میباشتم این زمان هم چنان
 میر اختیار جوانی خوش طبع خود دارای بوده در رفقه و عربیت دیش تمام
 دشمه و در محکمه مرزانا نظام الدین در هری تخریر سجلات و قبالیجات قیام
 نمودن در تاریخ حورهای حصار گفته ای حوصلی لخواهم از صفایش کریم
 صدبار دهن بار طبعوانم هر چند که هرست منوعش خضر ۲ تاریخ و راز ساقی کو بر جویم
 مولانا اخفی ز کله ترش طبع نازک داشته و تر قدر نشانه معنی در سر از ناخسته
 شدیم خاک رس کرد در دماز ۳ چنان رویم که دیگر کله در دماز
 اختیج مرد و نیز بسیار شده بوده در در زمان همایون پادشاه بهیندا
 مرار بسیار مشکل مینماید وقت دواع جان شیرین مست دسوارای مسلمانان
 مولانا ادب صفایا از زمان شاه اسمعیل تا ایام شاه طاهر در حیات بوده و اسعاه
 با داد هموار شد بدیدی که رسم بدین زیاد بود آتش بر سر زده مرغ دل فرود آورد
 نشیده زمین تیغ ابدان کنیم ۲ مراضیح مترسان که همه ملک همیم
 میرزا ادهم بغدادی دو عهد سلطان سلیمان قیصر و او بوده طبع خوش
 و نامری سادسه و نرسه زبان عربی و فارسی و ترکی سخن نموده از طبقات کلام او
 نفس بر آمد و بر لب شهادت نمود رسید جان لب و دل در انتظار نمود
 نسیب شد تن خاک بر گدازد غا ز من بر آمینه خاطرش غبار نمود

از این

ابراهیم سواد همی در میان سرکان خوش طبع و ظریف مرزبسته اشعارش مملو از
 از ترکیب کلمات و هرگز در خیال عنبرین غالی نبود آری ای دیوانه هرگز خالی از
 سوزانا از هم کاشی از خوش طبعان هرگز و این مرابعی را با و در یکی از نسبت داده اند
 دو سینه سحر مہم تبریز کنان آمد به راه بخون ریزی من
 عریان ز لباس عاریت کردم این بود نتیجہ سحر چیزی من
 سواد ادب و روزگار بچرخ خط میکز بر ایند ای مطلع ازان غریب کو ز نامزد
 بود غم غریبی و اندود پیکران ما را چنان که اخت که کوی نامد جان
 سواد نام آدم در علوم غریبه و قوت تمام دهنه نصیله در بیان عمل اکیس کفنه
 اینست از انجمن است هر کس که طوفانیت بدین مرالی اوروه قدس کشت و سجای
 شیخ حمله الالدین آذربایجان شرفش علی حمزه بن علی ملک الطوسی البیهقی است
 بدر شاز جمله سر پیدان پهن سبز است و نسب او بمیدان صاحب دعوه خاندان
 احمد بن محمد الریحی الهاشمی المروزی میرسد و شیخ آذری عارف مجرد مخفق بوده
 بکار دنیا التفاتی نمودی و همواره طالب محبت اهل اهل بودی مدت چند سال بر سجاده
 طاعت بقره و قناعت نشسته در راه **تعمیرت** نابت قدم بود و در علوم ظاهری
 و باطنی مجموع حکم معارف که او را از عالم غیب رسد داده زیاد از پنجین مرتبه کرده
 که عبدالقادر عودی صاحب تصنیف مائشع بمعارضه و خواست و چند نصیله سلمان را
 از روی استخوان با و **تعمیرت** مکر جواب گفت و بادشاه زبان رعد ملک السعری با و فرمود
 در میان این احوال نسیم عالم مخفق بر روضه خاطرش و زید و اناب جهان ناب فق
 بر کلبه اعرانش بر توانداخت او در طلب حکومتی میفرمود حسن سلطنت فوری و لطف

این بیت از مسودات شیخ است
 از نظر حسن بسیار
 در سواد ادب
 در سواد ادب

و با امر شاهی معام بود

صاحب تکرار دو
 و زده

و کتاب سبوح الصفار
در صوم و نوبت

و صحبت شیخ محی الدین الطوسی الغزالی مشرف گذشته از و سلوک طریقت فرا گرفت و کتاب
احادیث مجذمت او کند تا نیند و محضاً حسب او غزالی است حج که تو شیخ محی الدین در حلیه
بر عیلت نمود بعد از آن از وی سینه نعمت الهی علی العجا بنمود و بنحوتت سید و سلوک
شغول بود و از زبان اجازه فرقه گرفت و از ریاضت سیاحت عالم افتاد و مدت
یکسال در بیت المقدس از نوافات قدسی بهره ور شد و در نوبت حج اسلام گزارده
سعی الصفار در حرم کبریا ^{از آن کرد} و پس از آن بدین هندا افتاد و سلطان احمد کلبرک
پادشاه هندستان بود شیخ را صد هزار درم داد و چون تکلیف سجده با او نمودند
قبول نمود و آنرا گرفت و در برابر کعبه ^{از آن کرد} هر ترک هند و جیفه چپال کرده ام
با بروت جو نیز یک جو نیمه چون از سفر هند باز آمد بای قناعت در راه ^{گشتند}
از سیاحت عالم ملک بنامشای ملکوت رفت و سی سال بر سر سجاده طاعت نویسد
و بر دربار باری عزت دنیا تر در نمود و با بلر دولت بخندت رجوع نمودند چنانکه
سلطان محمد بن بایسنقر در وقت غزیت عراق بر ابرت شیخ آمد و اعتقاد صافی با او
پیدا کرده دست اراد با او داد و فرمود که مدبره زر را پیش شیخ ریختند بان التغانی
گردد و این بیت خواند زر که ستانی و برافشایش بهتر از آن نیست که ستانی
سولانا مجاهد هندی حاضر مجلس بود مستی از آن زر برداشت و گفت ای شیخ
تو بزوز این زر بر خود حرام کردی و خدای پرور حلال کرده است که الفزورات
شیخ الفزورات سلطان خندان شد و مجاهد با نیک مجاهده تمام آن زر بر گرفت
چنانکه بموی نواز نش کرد چنانکه بدیشدن به جبل و شیخ را غیر از در ^{نماند}
غزای چند رساند نظم و تراست مثل حوازی که مراد که مجموع است از نواد از و

سحر حیدر تبار
در

و شرح آیات مسکه و غیره و شرحی الصفا و طغرای بهمان و عجایب الزاویه اما
 شرح عمده علیه السلام استناد در تعالی عبارتت در رساله شصت و شصت و
 از عالم بیکر استقامت هر قدر آن ^{معدن} جمع جبراً بر اسرار از ذوق صلیبه سینه این در جهان
 بقعه که خود ساخته در ذوق روضه باک ایسان درین روزگار نیز چنانکه باید
 و اعلایک شرح بهمان بقعه و قضا است و حکام اینجا بر مجاوران آن کند غور در
 املادوان آنچه سرانجام خواهد شد این تذکره که غرضت کنج الکسب کنجایس تمام
 این تذکره در خلاصه از غزلیات ایسان که خوبی تمام دیوان در وقت معلوم
 و مؤلف این تذکره الهی ^{الکلی} لکن مطلع شرح را که فرموده سینه اولی
 برین طایفه زرا اندودند خطر که عاقبت کار جمله محمود ^{فانک تکیه} تفسیر کرده
 رشته شد عاقبت ^{محمود} تفسیر آن مطلع که مقطع غمهای روزگار است
 ندهد از طریق بچکنه ولی سخنی ۱ سینه اولی که برین طایفه اندودند
 نوشته اند الهی بگرد عارضیاد ۲ خطر که عاقبت کار جمله محمود
 باحوال سلطان محمد بن یاسین فرین شماره دره فیم مذکور خود در رساله
 کونعاب از روی جانخش تو کیدم بر فیه ۱ رسم مردن دیگر از اولاد آدم بر
 کشکان خویش را در جسم مردم و ۲ تاشیدان ترا این با تم بر رفتند
 چوستولی شود در وجد اتن مردن ۳ دوا ای این مرض را هیچکس نمیداند
 خوش حیایت کسی پس از دادن جان ۴ دست را بر سر خاکش زیارت رود
 اگر گشت و جفا کرد و هم بفرود ۵ همه عالمش ازین شوانند فرید
 بکشت خیال غمزه او در دم گشت ۶ شد عمر و همچنین دل مسکین جرات

یاد الله بن محمود
 ۱
 ۲

سزای غمزدگی است
باز که بر سر غم و غمزدگی است

حاجت بر غمزه و تیغ غنایت	م	مازی هست عاشق بجران کشیده
اگر چه دیدن رویت بچون منی رسد	م	درین امید بدم که خوش تمنای است
امشب منم و وصال آن سرو بلند	م	می راز لبش چاشنی داده بفتند
ای شب، اکرت هزار کار است مرد	م	و می صبح اکرت هزار شادیت مخند
دلی که آه کشد در غم نواز خایت	م	که هر که سوخت از دود بر نمی آید
خورسید با تو بر شوانت آمدن	م	ار شرم حسن برفلک چار من کجیت
اگر بر شش جان امید و آری	م	من از میان بروم چون تو در کنار آری
مرا ز کس است تو یک کز همه است	م	چه حاجت که با تیغ آبدار آری
ز یوان روز جزا آذری می ترست	م	تو کیستی که در از روز در شمار آری
کردم در ره ظلمات با خلاص سیم	م	همت خضر کشد رخت بهماهی ما
سوراخ میشود داغ چون کلین	م	هر جا که ذکر واقع کر بلا رود
بما حکیم لم یزلی بهر چه خواست کرد	م	اسلام و کفر و طاعت و میان بهان است
غنایتی کن و ما را بکار ما بگذار	م	که کار ما همه موقوف یک غنایت است
ترسم که بر سینه توفیق باشند	م	آن خط که بر بریده طاعت کشیده ام
شنیده ام که برین طارم ز راندود	م	خطی که عاقبت کار جمله محمود است
ز تاب قهر بندش و نا امید مبال	م	که زیر سایه خود است هر چه موجود است
مرا ز حال قیامت شد ایقدر معلوم	م	که لطف دوست همه آن کند هر بود است
مگر که هم گرم او کند تدارک ما	م	و کر نه کیست که او دامن می نیانود
کتابت میجا درین کهن دیر است	م	که نا امید م باشید عاقبت حسرت است

ز یوان روز جزا آذری می ترست
کردم در ره ظلمات با خلاص سیم

بما حکیم لم یزلی بهر چه خواست کرد
غنایتی کن و ما را بکار ما بگذار

مگر که هم گرم او کند تدارک ما
کتابت میجا درین کهن دیر است

دانا

تو تا روان درمی جمله غمیری بینی ۲ در آدرای که ازین خانه خالی از غیر است
 غرض ز کعبه و دیرم توئی چه کعبه دیر ۱ ز کعبه که نیام تراسمان و پیر است
 کسی که طالع فرخنده تمنشین دارد ۱ کلید کج سعادت در استین دارد
 بگیرد امن جمعیتی و حاضر باش ۲ که سنگ تفرقه دوران در این است
 هر یار که ز قاعده عهد بر افتد ۳ که مردک دیده بود از نظر افتد
 میزند شمشیر و خورسندم که زخم تیغ او ۲ نیست آن زخمی که هرگز منت مردم
 آنکه میجو اینم زاب زندگانی خوشترش ۲ که بریزد خون ما با دوا چو شیر مادرش
 بر ندارد سر ز بالین عدم نار و شر ۱ هر که او خاک سر کویتو باشد برش
 هر زخم تیغ بر سرین از تو منتت ۲ بسیار منتت ز تیغ تو بر سرم
 خرابی دل ما ساقی از به شیار است ۴ پار باده که داو دل خواب دهم
 نو بهار آن به که میل عشرت ابادی کنم ۲ نگذیریم از بوستان و زدوستان دهم
 صیغه سلطان کل بر سبزه و صحر از د ۲ خیر تا انجا رویم از دست غم دادی کنم
 بلبلان از بوی نودوزی بغیر یادند ۲ کم کنیم از بلبلی ما نیز فریادی کنیم
 قصه زلفت شبی با شمع مجلس در بلد ۱ شب با خورفت و آن افسانه ای اندا
 سرور دیدیم پیش قلمنت حالی اندا ۲ ماه را کردم مقابل ما بخت ای اندا
 ابر سوانشی علم روزی که می افراشتم ۲ بر سر کوئی تو اول ماتم خود دوشتم
 این جهان بجز است و کرد آب فنا تدیر ما ۱ هر که از گرداب بیرون برد ما را بر ما
 جاننی که داشت کرد فدای تو اور ۲ شرمند کشت از تو که جان دگر ندید
 آنم که فعان ز ما توانگم هرگز کله از دردنها نگم ۲ زان کشته ام صفت خالی که بی کمر بدل کردیم

اوله
 در آدرای که ازین خانه خالی از غیر است
 ز کعبه که نیام تراسمان و پیر است
 کلید کج سعادت در استین دارد
 که سنگ تفرقه دوران در این است
 که مردک دیده بود از نظر افتد
 نیست آن زخمی که هرگز منت مردم
 که بریزد خون ما با دوا چو شیر مادرش
 هر که او خاک سر کویتو باشد برش
 بسیار منتت ز تیغ تو بر سرم
 پار باده که داو دل خواب دهم
 نگذیریم از بوستان و زدوستان دهم
 خیر تا انجا رویم از دست غم دادی کنم
 کم کنیم از بلبلی ما نیز فریادی کنیم
 شب با خورفت و آن افسانه ای اندا
 ماه را کردم مقابل ما بخت ای اندا
 بر سر کوئی تو اول ماتم خود دوشتم
 هر که از گرداب بیرون برد ما را بر ما
 شرمند کشت از تو که جان دگر ندید
 زان کشته ام صفت خالی که بی کمر بدل کردیم

مورایار و بیلی
 آینه دان فاضل بود
 در خلد سلطان العبد
 نسبت ارادت بود
 سبک طبع و عیب
 در صفت بی جا
 بر سبک سینه
 رحمت از دیک نمود
 در این تقاضی
 کفایت

مظنه
 مقبره

از سید لهریزم

گنجی از زوایا چاشنی در از روی هوشنگان بوده و او موهوبی بی معنی
 این بیت از کتب معتبره مانده است و در کتب معتبره از کتب معتبره
 سراسر از کتب معتبره با ازی از ولایت از سید مهدی مقبول خوش
 شیرین حرکات بوده این بیت سراسر است که از فعل سمنه خیال او حسنه
 بر خاکم اگر مرکب چون باد براند از آتش دل آب شود فعل سمنه
 منج محمد لا یهیج اسیری تحلیف صاحب شرح گلشن راز است و جامع
 فنون مضایل و کالات بوده فدره صوفیه و زهد علمای عصر خویش است
 خلوصه اسرار حقیقت و سبیل علم سربید و طریقت مجومر جانش برشته
 لب لباب جامعیت او از شرح گلشن سداست که دار معرفت و حکمت
 و تصوف درود داد و شرح بدر قاضی زاده فدایی است و این ابیات از جمله واردات
 طبع از ادب محمد اسیری است عالم چو نقش موج بجز وجود او نبود همه جهان کجاست
 عاقل مشو اسیری و فکر که بی گمان بود و نمود جمله بتحقیق بود او است
 اگر مخالف طبع و هوا توانی بود بدل موافق اهل صفات توانی بود
 اگر ز کبر و ریا بگذری چو اهل خدا مقیم در حرم کبریا توانی بود
 صاحبقران کتبی سنان سمان اسمعیل بن سلطان حمید بن الصفوری الحسینی
 نیز اعظم برج اقبال و جهان گیری بود و آیت کشورستانی در کتب معتبره
 بخشش کتب معتبره در رزم از سبب تیز تر و در رزم از حسن تدبیر و پند زبر
 بقدر مجموعه از کیفیت احوال خیریت مال او است که بعد از شهادت سلطان
 حمید بن بیغ سلطان خلیل سروانشاه حضرت سلطان حمید بن صفوری غم خرم بود

نمود چون او نیز مدبر چه شهادت رسید سیهان ترکان که از قبل بعقوب پادشاه
 بن اوزون حسن بگرمک صفزید آمدن بود در اردبیل با صوفیه جمعیت نموده دست
 بیعت به سلطان علی پادشاه برادر کلان شاه اسمعیل دادند بعقوب پادشاه از صورت
 این واقعه اندیشیده سلطان علی و شاه اسمعیل را هر دو در قلعه اصطخر ^{با والد اینان} سیراز بگنجیدند
 و از آنجا که اختر عجب صاحب ظهوری هرگاه خواهد بر افق اقبال بر تو اندازد در روز طالع
 بخالف از آینه نموده شب دولت آن مستری گوید که رابری میفرزند و کارهای عجیب که
 در حرم قبول کنجد از مشیت ازلی بعمل میزند سلطان بعقوب را یوسف نام پسر
 بچکال کرد اجل مبتلا شد و مادرش پسر از او بد روز از غصه مملوک گشته بعقوب نیز
 از غم یوسف خود چندان گرفت که از هجوم اندوه نتوانست زیست و در یک هفته
 آن سرگرم بخرمالو و نه آن بچاک زوال فرورفتند و این امر غریب دست صد و نود
 و شش بچکال بزدی واقع شد و رسم یک با شروانشاه و میرزا با اینست ^{سلطان}
 و بعد از آن نموده شاهزاده ها را از قلعه اصطخر بر آورده و این مردان ^{در جنگ}
 در سمانه گرد نمود باعث آن شد که حکومت عراق عجم و عرب را یافت و شروانشاه
 خواست فتح نماید شاهزادگان را به تبریز طلب نمود و اراده خود را عرض نموده
 قبول افتاد و سلطان علی پادشاه با ایبه سلطان در کنار آب گریه میزرا
 با اینست جد بسیار نموده که شش عظیم واقع شد هر دو لشکر مانند و ستوه آمد
 از مقابل هم باز گشتند و چون رسم یک محب خانان بود شاهزاده و اماران
 رخصت فرمود و پس از مدتی که انبوه فرزندان بر سر ایبار دیدار ایبه سلطان را
 ایبار اراد پذیر طلب نمود علی از دوستان خیر یارک ز سرسانده اراده رسم

حکایت ایام
 این کتاب
 در
 تاریخ
 جمعی

و با وجود این
 و جماع صوفیه قلب
 در سمانه برکت
 ص

این دو نور دیده ساینده نمود

شاهزادگان از راه برکنه باز در پندارند آنگاه برستم یک ایبه سلطان از بر عتق ایشان
 فرستاد پس از رسیدن هر دو سپاه بهم سعادت فتنه و جنگ بالا گرفته سلطان علی با شاه
 مرتبه سعادت رسید و شاه اسمعیل تکلیف و مات توجه نمود حاکم کلبه از نیز از علی
 بقیع ارادت در آمد در خدمت تقی میری نمیکرد در اثنای این حال سید ابراهیم
 عماد و دوازده ترک جیدری را از سر انداخت و طایفه متعارف را قینند و آید
 و از سر جنگ و نزاع در گذشتند پس از آنکه اراده جز نگیزی در خاطر انور شاه
 اسمعیل جلو کردند صوفیان با او یکی شدند بر حصه از سید ابراهیم خواستند بر آنی
 نمیشد که هنوز شاه خورد سال است و تابع او گم اند ما با آتاب ایستادگی در جنگ
 دشمنان و سواران چشم زخم در دید با وجود ایها شاه اسلام پناه بعزم رواج دین بجای
 که جستان در حرکت آمد و چشم او سید کس بود چون بقوماء رسید بدام حسین
 مارانی در افتاد و به سواران از و نجات یافت لشکر او از سوار و ساد با نصد کس
 شد که با آتاب گرسیدان سزای برابر شدند با مردم خود بسوخت دولت
 گذشت کدره کس که از اهلان مزاج بنورد غرق شدند و چون با این کلمات از آتاب
 بعزم تسخیر شامی عثمان برگرداند و سرد و انشاء بجز شدند این خبر که بخت تعلی
 کلبستان پناه برد و شاه دین پناه بدینال او روان شده جنگ عظیم از طرفین زور نمود
 شروع ان شاه گشته شد و او از فتح شاه از ماه بیا هر رسید و بعد از تسخیر شام
 بقرا باغ و پنجوان آمد و با سپاه الرند بن یوسف بن حسن بیگ شکر که حسین
 سرد آرایشان بود و صف کشیدند و بر اینها نیز طرفی یافت سه هزار کس درین
 که با الرند جنگ نمود در لشکر شاه اسمعیل بود و پس ازین فتح بهتر از آمده سال

در میان مردم تصدیق

رأی الوند بن یوسف
- بیگ نمود

نهصد و شش بود که در تبریز خطبه را بنام نامی ایامه ^{شاه} ^{عظیم} ^{السلام} ^{ریش}
 فرمود و کلیه علی و کتبه را سیوم کلیدی نهادت ساخت و منع جهانگیرش جوهر بود
 بدو ^{دور} ^{های} ^{سلک} ^{امیر} ^{علیشیر} ^{جوار} ^{رحمت} ^{پوست} ^{دور} ^{نهصد} ^{ویازد} ^{سایطان}
 حسن مهنزای بایقرا بغداد ^{لظ} ^{خرامیده} ^{شاه} ^{مید} ^{خان} ^{اوز} ^{بیک} ^{از} ^{بلخ} ^{بهرات}
 آمد بدیع الریان میرزا و مظفر مهنزای را بکست داد و تمام ملک خراسان را بمظفر
 در آورد بدیع الریان بسرف ملانزمت شاه صاحبقران رسید و آن شاه
 فریدون اقبال ^{در} ^{دیوار} ^{نهصد} ^و ^{کاشان} ^{زود} ^{باراده} ^{مخلوص} ^{دادن} ^{صید} ^{مملکت}
 از چنگ شاهزاده خان ^{را} ^{بست} ^{غریب} ^{بجانب} ^{خراسان} ^و ^{سیف} ^{الدین} ^{مظفر} ^{بیک} ^{حاکم}
 استیلا باد در راه باز دو راهی ^{پوست} ^و ^{شاه} ^{بیک} ^{از} ^{قلعه} ^{مرو} ^{برانده} ^{میان}
 دو فرقه اسلامیده ^{عظیم} ^{شد} ^و ^{شاه} ^{بیک} ^{هم} ^{بر} ^{شیران} ^{رفت} ^{که} ^{در} ^{سر} ^{دانش}
 و در میان مرکز جنگ ^{کاسه} ^{شاه} ^{بیک} ^{را} ^{در} ^{طلا} ^{گرفته} ^{شاه} ^{شکر} ^{شکن} ^{از} ^{زمی} ^{خورد}
 و پس از رو نمودن این فتح بزدانی تیمور سلطان بن شاه بیک و عبید جان
 خواهر هزاره او پیشکشها را لاین ملانزمت شاه ^{اصمیل} ^{ار} ^{رسال} ^{دشته} ^{التهامک}
 نمودند که شاه از اباموید ^{کلین} ^و ^{خطبه} ^{فرسکه} ^{تمام} ^{ناحیه} ^{شمال} ^و ^{بلخ} ^و ^{سمر} ^{قند}
 و مضامینت را بر پیام قراباغی ^{تعمینت} ^{کرده} ^{شاه} ^و ^{طاهر} ^{مظفر} ^و ^{مضفر}
 مراجعت نموده بود لایت تم نزول اجلاول فرمود و در سال نهصد و هفتده دران
 و یار بخت امار ساطع ^{کسته} ^ه ^{انرا} ^{نخا} ^{مکار} ^و ^{کنان} ^{بعضا} ^{ان} ^{رفت}
 جنبه رسید که مظفر الدین با پیرا و بیله ^{سرفیند} ^و ^{نخا} ^{را} ^{ایران} ^{توابع} ^{انها} ^{از}
 دست ^{بر} ^{آورد} ^و ^{مستقل} ^{کرد} ^و ^{دید} ^{انرا} ^{با} ^{را} ^{احمد} ^{سهروردی} ^{مخبر} ^{نانی} ^{را} ^{شاه}

در تبریز کرده ^{مرا} ^{آورد}
 دور نهصد و هفتده ^{در} ^{خوا}
 دران بر الوند آق قینا
 حالت آمدن سکه ^و ^{خطبه}
 بابت فرما ^{مرا} ^{نهصد} ^و ^{هزار}
 و بفران ^{القار} ^{لوزاب} ^{شاه}
 زینت ^{رسم}

در نهصد و هفتده ^{بفرج} ^{نخا}
 ماوراء النهر ^{تا} ^{لب} ^{آب} ^{سار} ^و
 با سپاه ^{در} ^{بنا} ^{شکره} ^{روا}
 گردید ^س

وکیل ساخت که در مع سپاه بایزاید و شاه نماید و امرای خراسان و اخیلمند که با او
 نمایند و مار سیدن بنج نامی ماورالنهر عید خان لشکر کشید و ملک را از تصرف
 بایزاید شاه بر آورد و با بایزاید شاه بعا و آمد شاه اسمعیل و بنج نامی از با سپاه
 کران بگویند که اده بانق نام بد فراعوز ملک بر او شدند و بحمت نفا و امر اک
 بانج نامی آداب جنگ را حکایت نمودند که قریب باسی از نسیان یافتند
 بنج نامی کشیدند و بایزاید شاه محاصر شادمان رفت و اسباب سلطنت
 ایشان بقره او حبس درآمد و کربلویه عید خان و تیمور خان بنجراسان بنج
 بهرات و شهید را گنجه نموده بر تخت مراد نشستند شاه جنت مکان آرزیدین
 این حالات ذکر کرده بعزم پیغمبر خراسان متوجه آن صوب شد و سپاه
 او از یک بگردشند بنجر از خراسان با و راه از گریخته مدت یکسال شاه
 در آن سرحد بر برد. انگاه سلطان سلیم قیصر روم بعزم گرفتن عراق بر تهر آمد
 و در جیب هند و بخت موضع چالدران هشت فرسخی تهر بزمیان قیصر
 و شاه چنانچه در تاریخ است چند پیوسته سپاه قریباً ششصد و دویست
 و باقی جنگها که پنجا رویه واقع شد در تواریخ مسطور است بعد از آن
 بچندگاه شاه طهاسب را ولی عهد نموده در خراسان گذاشت و چندگاه دیگر
 آن ملک را بامیر اردلان دهس اما و داد شاه اسمعیل در جیب
 سلمه نسید و نوز و در سفر ظهور یافت هر دو سینه نوز بهم و جیب در سال
 هندوسی در بطریق اوجیان بر ایصال کبیری علیی السلام بر حمت ایودی
 پوست ران ذره الناج سلطنت را در دیوان ترکی بست که اشجاره نسیں

در هند و هم پزده

شفت و در هند و نوزده

انچه
 بنجر از خراسان
 در تواریخ
 مسطور است
 بعد از آن
 بچندگاه
 شاه طهاسب
 را ولی عهد
 نموده در
 خراسان
 گذاشت
 و چندگاه
 دیگر
 آن ملک
 را بامیر
 اردلان
 دهس اما
 و داد
 شاه
 اسمعیل
 در جیب
 سلمه
 نسید و
 نوز و
 در سفر
 ظهور
 یافت

در بسیار دارد و خطابی مخلص نموده اند اما بعضی او را کاتب نیز می خوانند
 لیستون نامه را دریم چو شنید از غایت ۲ کرد فریاد که فریاد در کسید ایشانند
 چنان خوبست ماه عارض چاه زنجار ۲ که یوسف مبتلا گشتت و اسماعیل فریاد
 اگر مجنون بد آنستی سر از ترس برود ۲ نشستی سالها پیش من و مشق جنون کرد
 میر اسلام بقول مجلس الشرایع علی بن ابی طالب فارسی نموده است که وی
 از او در محدثی است جامع طب و انواع حکم بوده و مدعی بر فاعلاء الدوله بسیار
 در ایام سلطنت سلطان ابوسعید میرزا از عالم دفتر تراوراست شاهد اجلان بی ملک او نبود
 بلکه اجلان از جلالت او کند مجد سید اسد الله جوانی خوشتر طبیعت بود این معانی
 این ولد را در است ای سر و خانان زکدامین ^{تیمور} هر جا که روی جلوه گمان
 مولانا اسرار علی از فدایان اسرار العارفین بود عزلی از خواجیه حافظ در صف سنی
 خوش خیال که چو کعبه ^{باز} نموده فارغ از دختر زبکی مادر دوم ^{جمال از اوم} بیده بنرم و از مردود
 صوفی کلشن روحم چه دهم شرح خیال ۳ که چه در دام نذا آئینم و از امانم
 روی این سیر سیه باو که در بندیش ۲ هر دم آید نمی از نو لمبار کبدم
 در بند پویشی با سراری قبا عت می کنم ۲ در لباس مهر کافه اهل دولت می کنم
 نیست بی اسرار صوفی را حضور بی ^{تیمور} ۲ در حضورش نیز می گویم نه غیب می کنم
 مولانا اسمعیل هر دی خوش طبیعت بوده و معازایر خوب می گفتند
 نیست در شام اجل عمر و چشم ترن ^{تیمور} مهن زانی که دومی گریه کند بر سر من
 سید جلوه الدین ^{تیمور} است جامع فصاحت و فصاحت ^{تیمور} و لغت ^{تیمور} که در غنچه
 بقا خاری بود که سرمایه کاش نیست ^{تیمور} دست از نصیب را در مدح شاه احمد ^{تیمور} گفتند

مولانا اسرار علی
 ولد مولانا ابراهم
 که در کتب مشتمل است
 و بیخ قریب نگاه در و جلی
 و دوستان ز سیر ماولی بیخ
 و در نامه از در و جدان و میند
 حلیفه سنان نکه و لک
 هدایت اسراف صفا
 بر سر انجاست خوری
 فاضل و دورین با درود
 رعایت اهل اسحاق
 و اکثرا و فانت بدست
 مستغول بوده و سبب
 حکم و اسرار
 سر رجب جان عمود
 که بر و از نه حوی
 مالکف
 از سیر سیه
 اگر سیر سیه
 حضور

خون سادگی لایحه در مکان گیرد
 بدرد عشق کند خوی ترک جان
 گرفت خواب چشم من و همی رسم
 که باز خاک حساب خدا یکان گیرد
 شه مظفر احمد که لمعه تیغش
 چو آفتاب سبک تا خشن جهان گیرد
 خدا یکان ناپیدا نه در مالک تو
 کبوتری شواند که رایگان کنسید
 مرسم و زین برون ابالی و سوه در است لایزال
 با مندر جهان چه کارم مژوا هم دینار و جابر خالی
 در ویش آسرف از بی نیادار و گوشه نشینان بوده با سلطان محمد بن بایستق
 معاشرت بنزد کسی کوزدانش مهست
 ز مجرم کشی جرم بخش بهست
 خواهم که چوب تیر شوم تا تو گاه
 بر حال من بگوشت چشمتی کنی نگاه
 خواجہ اصغری ولد رشید خواجہ سعید خواجہ سعید الدین سید که ذریه سلطان
 ابو سعید بود قاتل من چشم می بندد دم بسبل مرا تا باندر حضرت دیدار او در دل
 دل که طومار و خال بود من مخزون را
 پاره کرده اندند استنه تیان مضمون را
 اما خواجہ اصغری غزل گوی نادره اسه و ملای نطش سره تازه کی و نراکت و آدا
 در شعر او بسیار اسد لطیفه سخنانش بسی عکس و دلرو با افتاده در زتان سلطان
 حین میرزای بایقرا سخت رحلت کایحورار اصغر سیمانی گسده در سال هفتاد
 بست و هفت و گویند که نشاط این مطلع اصغری در میان میرزا سادیا نه لورا
 در آب دید چون ماهی سر می خورد و باطن دلمم سه که تا قلوب زلفش نایبکام خویش دیدم
 فلعبس حینا که تعرف کنند بوده و سعافظ در مرتبه اعلی و شمه لیکن اوقات را بر عنانی
 و شوره از آبی سحر خود و او شغف بزرگی نیز میفرموده این اساتید بجا سبک که از دیوان آن
 فی انموده شوه دل که طومار و خال بود من مخزون را گناره کرد و نغزند استنه تیان مضمون را

اباد و قبا
 خالی از انزوی
 می بخش
 طالع اران اسیر
 بخش
 حطش
 در سینه
 در سینه
 در سینه
 در سینه

در سینه
 در سینه
 در سینه
 در سینه

بسیار
 در سینه
 در سینه
 در سینه
 در سینه
 در سینه
 در سینه
 در سینه

بیواد خط خوابان چورسه در ماند ۲ نکته دانی که بسبب خود در افلاطون

بره بر پشته نایق لیل کم بشه ۲ بود در خواب کرم پای طلب مجنون را

بر نخت لای می و محتسب ز دیر گشت ۳ رسیده بود بلائی ولی بخیر گشت

نهال قدر ترا جلوه نمیخواهم ۲ در آن دیار که روزی نسیم غیر گشت

مجنون لباس کعبه سیه دید و حال کرد ۲ کویا پلاس خمیه لیلی خیال کرد

پاسبان کعبه دامن گیر لاله من در طوا ۲ مرد میهای یک کوی تو ام آمد بیاد

چو در خوابم در آن نخت بد از هر محرومی ۲ مرا پدار میسازد که یار آمد چه خوا

یار کام دل من زان کب در خسار نداد ۳ دل بچار مرا شربت دیدار نداد

از ایرین بکاسک تنم داشت در بیخ ۲ دانه چند مرغان گرفتار نداد

اصغی غنچه خونین در دیده زرت حسن ۲ که ز کله در جهان بادل بر خون رفتم

دل با جن کنم و عشق تو پنهان دارم ۲ نکنم دل ز غم عشق تو تا جان دارم

سر نوشتم خط فرمان تو شد رورخت ۲ روز کار است که سر در خط فرمان دارم

ز تیر گریه تخم می پرس جز تبسم ۲ که ز هر چشم تو میسازد آب زهره مردم

سعد عینچه بیکان زد لم رنگ بر آورد ۲ کلهای می اییدم همه این رنگ بر آورد

تو هم در آینه حیران حسن جو ۲ زمانه ایست که هر کس بخود گرفتار است

ر سیر کرای تا بوتم ای رقیب منال ۳ هنوز مرده من زنده ترا بار است

سوی چشم تو نه چیم که در افغانم ازو ۲ سر زلف تو ندارم که پریشانیم ازو

ران دو چشم با جرم شب صدسم دید ۲ بدم نزد کویا ز بان نشن با فسون

سید صبح مکر ما و راهم کشاد ۲ بوفاتم شب مجران تو که سیوی سفید

منع شود محمد ص ۲
در این کتاب
چیز

سید صبح از دم سیر کرای
ترا خیال که کل کرد و عمر از سر

در شفق دیده عید و اشارت تا کرد ۳ پر ما سوی می سرخ با بروی سفید
 بزه در جهان بیست و بی ۲ از همه ترک اختلاط به است
 ماه من هر که عرق از روی آتشناگت ۲ آبروی چشمه خورشید را بر خاک ریخت
 دیدن پایت حنا از اشک کلکون ۲ و ه که در پای تو مردم تمب خون است
 دی باز کرد خانه کرمهای رلف تو بود آن شبی ز روز قامت دراز تر
 چو آرد در خون سرور و از انخل بالایش ۲ صدای اب باشد ناله زنجیر در پایش
 من آواره که ز لیلی و شی در کوه و ماهنم ۲ بگردم آهوان صفت به پندار زنده
 آدم است بگوی تو همچون رستم ۲ جرم نیست که چون آدم و چون رفتم
 ز وقت تو بسی زار و ناتوان شده ام ۲ ز قحط آب سخن چون شود چنان شده ام
 اصنی هر که تو اضع نکند درند از را ۲ زود باشد که ز در بند قباخم کند
 بتجالت زار لب شیرین ز تب افتاد ۳ بر رشته جانم گریه لوالعجب افتاد
 با حق میکنم دل اردرون فریاد می ۲ ز کوه دل صدای تیشتم فریاد می آید

در شفق دیده عید و اشارت تا کرد
 بزه در جهان بیست و بی
 ماه من هر که عرق از روی آتشناگت
 دیدن پایت حنا از اشک کلکون
 دی باز کرد خانه کرمهای رلف تو
 چو آرد در خون سرور و از انخل بالایش
 من آواره که ز لیلی و شی در کوه و ماهنم
 آدم است بگوی تو همچون رستم
 ز وقت تو بسی زار و ناتوان شده ام
 اصنی هر که تو اضع نکند درند از را
 بتجالت زار لب شیرین ز تب افتاد
 با حق میکنم دل اردرون فریاد می

بران لوار و در این
 لوار منند اینک و در لوار
 لوار منند اینک و در لوار

خالک در هر تیره بالا بر لوار

کز آن که کند

شوق نیا اصلی غیر غلبه آورده که وی از مشهذانت و فتح تعلیم را خوب گویسته
 این پسر از طفلان دین خرد بود آنچه تطفلیش بدیدم نبودم این را که شود بگوی جانها بشما نمودم این را
 اصیل الدین محمد بن طاهر بن ابوالعلاء ^{انتهی می کند} که سر از ما مدامد که وی از
 فضله نامدار از قاضیان مقرر شده از بوده مدت سی سال در سلطنت ابوالحسن
 و محمد مظفر شاه شجاع اقصی القضاة شیراز بود و او را پس خبر برکتی که در کتب ابوالبرکات
 بقصد ^{فقیر} شجاع فرموده بود که من بجز قاضی راضیم خبر من حسن بشاه فرستاد او بر جواب ^{شاه به نامی گفته}
 نزد و رفیق نیز دایما ^{در طالع} شاه جهان شاه عالم مطاع ملاذ زمان ابوالغوار بن شجاع
 شنیدم که گفته چون ما نیم بجز قاضی بی راضیم قصه در حق من ساد اقصا من از بد که هم منی
 ای قاضی ما اصیل الدین ابوالبرکات از صدق و صفاتم از خستم خدمات
 من عذر کنه رگت میجویم چون ز اهل کراماتی و از اهل نجاست
 میسراج الدین اصلی ^{میرزا} و سردار است و از فرزند زیادگان میرزا اصیل الدین است
 که از جمله واصلان بوده و در فنون دانشی مثل آمده بود بعد از میرزاسته و در ایام سلطان
 حسین میرزا بوده این ابیات از شجاعت کلک بیان او است
 یارب که بر گرفت ز رویت نقاب را ^{کامروز} هست تاب و کرا نقاب را
 بگذارتا که دم زنده از حسن رلف تو ^{بسیار} خون بکن جگر مشکتاب را
 ما را نمید پرب لعل تو شربت بی ^{از حال} تشنگان خبری نیست آیت را
 خواجهر افضل الدین محمد گراما از وزیرای نامدار سلطان حسین میرزا بوده وی فرزند
 خواجهر ضیاء الدین گرامانی است فاضل کامل متوخ بوده و او غیر افضل الدین گراما
 کماز قدماست تا بهر روز از سودگشها نرا بر باد دهد اش دل خوش جانرا

اصیل الدین اصلی
 این شعر از او است
 این مطلع از او است
 در او که مراد است
 بیست و چهارم
 این شعر از او است
 این مطلع از او است
 در او که مراد است
 بیست و چهارم

نکوئی چشم برستم برای دفع آزارش خیال دوست اینجا بود پوشیدم ز اعیان

افضل بزرگ ابن ماهم از اعیان بیجان بوده و در زمان ببالون هاسته در حد

بهر خان برده بود و فرود مکر سرایان و توران نموده بجزاز رفت و باز بهندستان آمد

دربار کابو و کابو دلبه اجامن فدای شما سرین باد خاکپا شما همه دعوی خونین دارند غمناک

خواه از انجا از زناش شخص است و بعضی او را با تو حکیم افتخار کرد از قدم است که در آن

این دو پادشاه از انجا از میان خویش است ز بهر کنگر تو باشم زهی سلطنت کرد ای تو باشم

زهی پایه کز خاکپا تو باشم اگر مایه نوشم پاد تو نوشم و کز زنده باشم برای تو باشم

مولانا آفرین بخار در زمان خویش افسر ملک التولید بر سر نهشته و با خزان هر طایفه

همان خصوصیت نموده و از خود گذشته و ما هم میزسته تاریخ و حکایات و وطن صحبت

نکو میدانند ای آب و رنگ از گل رویتو لاله را چشم تو برده شوی چشم غمناک

چون در پاله صورت لعل نقش است کدم ز شوق لعل تو نقش پاله را

رو تی تو صفی صفی و هر صفی افسان زلف تو حلقه حلقه و هر حلقه مشکنا

زان صفی صفی کمال شد درون زان حلقه حلقه سنبل بیخ و تاب

افضل الله شکر از دایره تینان محفل فضل و کمال بوده معلوم نیست که در چه زمان بوده است

بسیوی مسکن مالوف و دیار محمود میروم دم بدم و کار همسگر دو خام

زاکه در غربت اگر مریز بیمیزان کز سفر با وطن خویش بود دشمن کام

مولانا اوست صاحب معانی او که در از شهر است و در زمان سلطان با بر بوده

و کان آنکه همان است این چه از آن دیوانه سر بازان عشق است

میکنم دیوانگی تا بر سرم غوغا شود شاید از بهر تاشان پری پیدا شود و صاحب معانی

افضل الله شکر از دایره تینان محفل فضل و کمال بوده معلوم نیست که در چه زمان بوده است

رباران مسترد در زانو جیبش نموده اند

رذله در میان سلطان علی جوان این مطلع نموده است که از سخن او در بختی است

۳۹

سینه آفریدی که نموده که از ما و رزق انهر است و اس دو بیت دوتا راز کفرستان زلف
 از شب تیره فز کسوت اصل کفایر سیاه موت مشک را در فکده خون بکبر کتلت زلف عینین
 آفتی سمرقندی عواجه عبدالقادر در مجالس خود آورده که اقراب مطلع از سمرقند
 بنه خواجه فرستاده کم گشت اصرح و نفوذ مجالش آه ابر برسد حسن ملاحظت بکاش
 افا و جلایر در لطافت و ظرافت سر حلقه سحر بان آفاق بود می علمیه اورن
 که روی هم میسر و محمد جلایر شاری تخلص است و در اظوار و اشعار برتر از دست
 و گرچه زنیست اما مردانه معاش می کند از زلف بر خم خیال او سرشته این ایات
 بدست آمدن اشکی که سز کوشه چشم برودن کند ۲ برور من نشند و دعوی من کند
 آلی که فلک بلب بچاندیدار کشته بجز برود و اندامار
 ای کاش منبری رساند مارا کز مستی خود باز را مدارا
 الفحشکی نداع خاندان و در رویشان و قلندانه میرزبند این قصیده از و مهرور
 الفان او این برودر قاضی شرع و شیخ مینر ب نیازم بازوان علی که کند در بازو بر خمیر
 سوگنا که هر خیالی از فضیلت و اکامه شود و مدتی پس از ناکی یزدی بوده وی
 نیز خوش طبع و زلف کوی و بی قیند آمدن
 حدیث بوسه کجا وین خراب کجا خیال زهر کجا نشاء شراب کجا
 رخ آگهی در رفعت حسان و بیچین کجاست در کرانایه و خباب کجا
 سوزانا که هر قایبی در مجالس انصاف میرامده که در از منبره هر مودا جلال
 قایبی است و در اکثر علوم صاحب قوفت سراسوبی در میند ملامت و ارکان
 و اشرف ضامان کفنه مطلق است و هر شهره ی فوق شهر اخضر است

خیال از

و صاحب تذکره انسا
 روی عود در صحنه
 که در نما حکومت بلخ
 و هو کویک سر زلفی از نشان
 توبه کروز و بدیع الزمان
 از زینب خود این کجا

بی همه
 بر توبه کرده از اسرار
 تو خود اس توبه کردی سر زلف
 و اس واقع نامی
 که ما بر تخلص زینب کردی

در کجا از حدیث آنکه قایق اولی تا جمل انورده
 که در اول آن کجا
 در روز و اول آن کجا
 در روز و اول آن کجا

در کجا از حدیث آنکه قایق اولی تا جمل انورده
 که در اول آن کجا
 در روز و اول آن کجا
 در روز و اول آن کجا

الف ابدال صفای منی در باره فرزند ابایی که کشته گوی بوده و اول مطیع تخلص و
 غنوه و با سلطان بمقرب نظر آنها میسر بر نموده چنانچه از آن پادشاه صوفی
 طلب نمود پادشاه فرمود که میدهم بشرط آنکه او از کوه سفند کنی گفت بچشم اما
 بشرط آنکه صوفی مرغ باسد و مرغ را مندی جان داد که از او از کوه سفند پیل
 و حسن شهر سر بگرداند و زری او میگفت که هر کس بداند که الف صوفی ندارد این
 ملا اعلی ^{را} لطیفه پادشاه اسمعیل رسانیدند او را ^{طلسم}
 و فرمود برای ما چه گفته درین کتب که تا به شاه شرف بر سر تفسیر دارد هر که این تاج
 ندارد تن بی سردارد شاه خوش آمد و برای او وظیفه مقرری ساخت و او ایام هم او را
 چون الف خیزند ارم در بهار تا به آرم نذر و خوش فرام آورد و بخوار جهان بود تا یکی در زیر
 در خرد ام موردی الفانی از سعوی زبان همان پادشاه است طبع روان و بختی
 جوان دهنه و باید دنیا پیش از ملذوم همان فرآورده در مدح اس پادشاه گوید
 ز خون سلیم خلوت ناز منم آواره عالم چون دوا بود تو در مجموع ^{بود و در هر} ^{دو نون}
 امانی کامران در بزم عشق ^{بهمد} ^{دوران} ^{همایون}
 ملوک امیرک استر ابادیت و محب جانان طبع بود

تمام از حضرت آن لعل صوفی
 دی در هر صراحی و در هر خون

موزا ما امیر غی خراسان از اعیان و اکابر است و بمباسبت امارت امیری تخلص
 فرموده تغلس که شاه اسمعیل برایت را پس از آنکه تخریب نمود به او و در مهر خان
 سپهر فرخی بدین فرقی ^{فمنحه الحدیث است} ^{آنها} ^{ملای} ^{و این} ^{مختص} ^{نموده}
 جای جز بجان خوش نماند من دیوانه را ^{از آنکه} ^{از نیا} ^{موت} ^{آفتون} ^{یا} ^{متم} ^{همایون}

و میدم در مجلس ای صو ترا فرماندهی هست
چیز و بارندان گذار این لعره مستانه

امیرالدین محمد امینی از ولایت خراسانت و جامع کالوت بوده:

ای آفتاب حسن بر افکن نقاب را ۲ در پرده حجاب فرست آفتاب را

برتن نمکنیم خدنگ ترا حساب ۲ دارند دوستان تو در اول حساب را

و توانه گشت دست امینی ز جام عشق با غافلان گذاشت جهان خرا

صمیم کرد

امیر کبیر نظام الدین والدین علیشیر

وزیری بوده که دیوانیان قضا و قدر دستور العمل کربابی را بر او اوراق کالوت او ثبت نموده اند

و امیری که سر دنگان خطه امارت سلطاعت بر خط فرمان او رسیده گوهر بدینش

درة اللعاج نظام دولت بوده و شمایل تقریر حسن زبور حسن فضایل و حالته آید

آن امیر امدار و فاضل عالی مقام که امر وزیرای بلند قدر و بزرگوار و وزیر المثل اهل دربار است

از بزرگان عهد الغم که خفای بود و در زمان میرزا با اینز کفیل ملک و کافی

دولت و معتد سلطنت گشته و با وجود ترکیت ترک فضایل عمر نمود و غایت اہمیت

عالیتر آن مصر و بود که تربیت فنون و شورا ابله و فرزندانش زبور فضایل

و حالات اگر استه باشند و سعی آن بزرگوار ضایع گشت و با کمال اخصت

و حکومت که در این پرستش در کسب فضیلت گویند و تا در او آن سبابت و دولت

فانی و کامل شد و در پیوسته ترکی صاحب فن گردید و در این طبع او

لاغرین کرد و با سوار آورد از ترکی و فارسی غنایم فرموده بر قدر طبع و زیبایی

و کلمه ای بودی و با نمانت و اگر امانت محسوس تر تا ختمه در حسن او دعای خیر کردی

و در عهد قاجاری سلطان حسین میرزا با پیرایه حایرین و دولت آن خسرو عالی
 همه و کافی مهمات خلعت را اهدا ملت بود و از عمارات که آن امیر کبیر محبت خیر ساخته
 و از عمارات هر آنست مثل مسجد جامع و مدرسه و خانقاه و دارالاشرف و حمام که جمله در یک محل
 برکنار جری انجیر تعمیر نموده و دیگر باطعوس آباد و ریاط سنگ بست و عمارت نزار رسیدن کاسه
 نوار و بقعه مرتقد سنج عطار و ریاط دینا آباد که بزواجی نیا بود و آب چشمه کل را که بر کوه
 ولایت طور من واقع نزدیک بد فرسنگ شرعی است تا مشهد مقدس منسوبه او جاری
 ساخت و درین روز کار عباس شاه صنوبر ازاد در میان شهر مشهد روان ساخته
 بعضی بر روضه منسوبه در آنکه از خیابانی که تازه احداث نمود اندک میگذرد اما در
 ترکی امیر علی سردر عظیم زبور محاسن سلیمان و اکابر است و خاقانی آن زبان است
 نامی که در مجلس بوده و جواب نموده نظر را نیز بر قانونی تنظیم آورده که داد و فصاحت
 آرازه کوبی داده چندان مضمون بگردار اشعار اوست که انقدر لفظ مستعمل در کلام
 شعرا در کتب و از جمله اشعار فارسی او که در تکرار الهی با حار بود ذکر کردن ایراد و
 که محبت خود مولود جبار فرموده یکی در زبانی او بگفته معطر و دیگر در کتب او آرا آن
 رفتی که چو آفتاب یکتا باشی وزیر تو نور عالم آرا باشی
 باشا دگر و بی که تو زیشان برجا آبا و ذیاری که تو ایجا باشی
 انصاف بده ای فلک منیا فام تا زین عهد و که نام خوست کرد فام
 خورشید جهانند تو از مطهر یا ماه جهانگر من از جانب شام
 نیست این دل که من زار بلا کردم از تو در سینه خود باره آتش دارم

و در عهد قاجاری سلطان حسین میرزا با پیرایه حایرین و دولت آن خسرو عالی
 همه و کافی مهمات خلعت را اهدا ملت بود و از عمارات که آن امیر کبیر محبت خیر ساخته
 و از عمارات هر آنست مثل مسجد جامع و مدرسه و خانقاه و دارالاشرف و حمام که جمله در یک محل
 برکنار جری انجیر تعمیر نموده و دیگر باطعوس آباد و ریاط سنگ بست و عمارت نزار رسیدن کاسه
 نوار و بقعه مرتقد سنج عطار و ریاط دینا آباد که بزواجی نیا بود و آب چشمه کل را که بر کوه
 ولایت طور من واقع نزدیک بد فرسنگ شرعی است تا مشهد مقدس منسوبه او جاری
 ساخت و درین روز کار عباس شاه صنوبر ازاد در میان شهر مشهد روان ساخته
 بعضی بر روضه منسوبه در آنکه از خیابانی که تازه احداث نمود اندک میگذرد اما در
 ترکی امیر علی سردر عظیم زبور محاسن سلیمان و اکابر است و خاقانی آن زبان است
 نامی که در مجلس بوده و جواب نموده نظر را نیز بر قانونی تنظیم آورده که داد و فصاحت
 آرازه کوبی داده چندان مضمون بگردار اشعار اوست که انقدر لفظ مستعمل در کلام
 شعرا در کتب و از جمله اشعار فارسی او که در تکرار الهی با حار بود ذکر کردن ایراد و
 که محبت خود مولود جبار فرموده یکی در زبانی او بگفته معطر و دیگر در کتب او آرا آن
 رفتی که چو آفتاب یکتا باشی وزیر تو نور عالم آرا باشی
 باشا دگر و بی که تو زیشان برجا آبا و ذیاری که تو ایجا باشی
 انصاف بده ای فلک منیا فام تا زین عهد و که نام خوست کرد فام
 خورشید جهانند تو از مطهر یا ماه جهانگر من از جانب شام
 نیست این دل که من زار بلا کردم از تو در سینه خود باره آتش دارم

کتب و نسخه های موجود در کتابخانه
 شماره ۲۲۱
 تاریخ ۱۳۰۲
 محل ۱۳۰۲

چون دف لیلی در از بهر محنون چمن است	۲	ای بسا نقصان که در شمع زدیگنوع
بهر آنکه العفر فخری خاصه پیمبر است	۲	راه سوی حق بی نام نیست اوب
عرش پروازیت کو هم راه روم است	۲	اندین ره اگره دارم بر کام رسول
دشته برف لبالب از شراب است	۲	جامه بدین بنی جامی که جام فقر است
قطره رخساره مهر برک مهر انور است	۲	رضوه رای میرش کشتی دان کر لطف

سوالنا هیاه المذنب ^{ایوب} مردی مریز الوجود و زین اهل شهود بوده در ملازمه میرا شاه رخ پایه توفیق و استخاره در خدمت ^{ان} بادشاه البواب هم سازی بروی ارباب نیاز میکشید و در بر آمدن کار حلاوت میکوشید مدع میرا شاه رخ و فرزندان او نموده او قصدی در نهای میرا با پیشتر فریده بی کرد و تم برد روی خشناس زبسته تنگ شکر رحمت خدا

چو سر بر آورد از مشرق کرمانش	۲	سیان آن رخ و خورشید فرو شوال
مگر کند شه عالم بلطف در مانش	۲	دلم بدرد که خشار گشت در عجم او
کشید غاشیه بر دوش مهر عواش	۲	بهر مهر عطا با سقر ایگه ز طبع
ز چار پایه بخت تو خاوار گاش	۲	اگر چهار عناصر هی سود سازند
که صدره از ره تحسین شنود جاش	۲	پنهان بنام در مدح تو مرا شربت
که جز شای تو کرد در طراز دیو اش	۲	لکنی نسبت به پیش چنین بود جوش
کسی ز ماه بجل که ز مهر عنوانش	۲	همیشه تا که بطور ما را آسمان باشد
ز انقلاب حوادث زوال بعضی اش	۲	سبا و ملک ترا تا ابد در امن و حینت

عنوان ایامی در درگاه او است ^{ایوب} مدینه که دیدار توام روزی ^{ایوب} بخشد در روزنامه بود بر دهنی ^{ایوب} شد

خواجده ^{ایوب} از ارباب زاهدان است علم سابق و عمل نویندی را نیکو ^{ایوب} است

سام ملکز را آورد
از احاد و انبیا
و از انوار

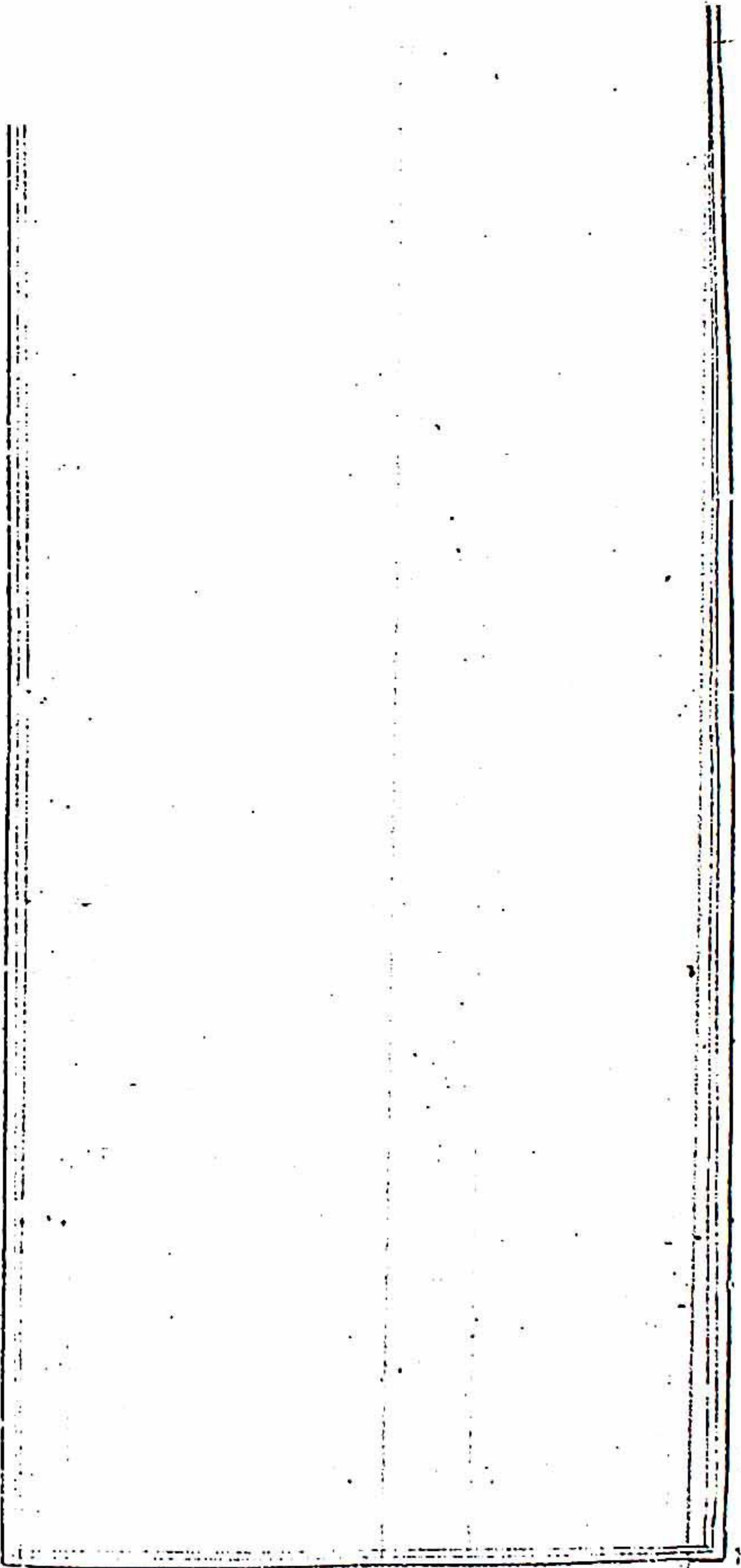
کلی که در عین صده ام نهی است سلطان ابراهیم و در تاریخ صفویه مذکور است که وی
 از کابری هرات بود و عزیز یاد در آن شهر زبانی ممتاز و معنی که سماع بهر زبان کوشش مخالفت
 داد او با خلیفه سلطان سوانقت نموده بسپاه او از یک جنگ نموده در تاریخ هفتاد و چهار
 شهید شد و او تاریخ فوت اصفی را گفته چون اصفی آن جسم و جان مرد
 در برابر اجل کش نهان چون مردم پرسید دل از من که چه آمد تاریخ
 وردا که تن عشق تو فرسود مرا بجز تو بر آورد ز جهان دود مرا
 بس زود در میدی زمین و با تو بنوی بسیار هم نفسی بود مرا
 بود در محال من ایام که امیر سلطان ابراهیم صدر امر و زکس غمخوار که او امت او
 در خراسان نیت زرت

و در حدیث مطهر است که سید الدین سلطان ابراهیم در تاریخ غیر خوار است
 که نام و در حدیث مطهر است که سید الدین سلطان ابراهیم در تاریخ غیر خوار است
 اگر میکشش خرد ز اهل تقین سر را چون خراب غنی شیوه بود سال فوت او
 بولانا امیدی رازی نام آن پادشاه کشور بلاغت ایجا سبب است
 مولدش در آن ری است سخنانش که کلهای پیش رس نوبهار بلا غت سلطان
 فصاحت را بنواورد و او کرد و ادای معنی بر کنش کلک صفت مانی خیا و نرا
 نقش نیز حیرت سازد هفتاد تصدق دارد که میرد هزار عالم در ز کلهای
 جلوه بکرد قضا در مقبت علی مرهی علیهم السلام دارد و در حدیث این صفت
 در خون شاه نعم الله نوری که در شاه تا کس طرشتی است و از سادات
 سارا لیه آن دیار است مولانا ابراهیم باغ امیر آباد فرمود که شهید نمودند

در حدیث مطهر است که سید الدین سلطان ابراهیم در تاریخ غیر خوار است
 اگر میکشش خرد ز اهل تقین سر را چون خراب غنی شیوه بود سال فوت او
 بولانا امیدی رازی نام آن پادشاه کشور بلاغت ایجا سبب است
 مولدش در آن ری است سخنانش که کلهای پیش رس نوبهار بلا غت سلطان
 فصاحت را بنواورد و او کرد و ادای معنی بر کنش کلک صفت مانی خیا و نرا
 نقش نیز حیرت سازد هفتاد تصدق دارد که میرد هزار عالم در ز کلهای
 جلوه بکرد قضا در مقبت علی مرهی علیهم السلام دارد و در حدیث این صفت
 در خون شاه نعم الله نوری که در شاه تا کس طرشتی است و از سادات
 سارا لیه آن دیار است مولانا ابراهیم باغ امیر آباد فرمود که شهید نمودند

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ای کز ده بنوک خامه انشا بی عظام	دی داده بملق نامه احیای کلام
هرگز نکند خامه ات اندیشه خام	هرگز نبرد نامت از یاران نام
یا بوی من از حسرت چو گشت بدو	در کف شوا نمش نکهداشت جلو
خود را بدو کام میرساند بفلک	در سنبله سپهر اگر بپسند جو
جز در دوای دل افزوده نیست	در دست دوای دل درد دست
ای حجب بوی پرانه ما خانه نسا	ترسم که تو هم با من دیوانه نسا
ای چو بگو نقیب سپاه که مسیرتی	دایمان ناز بر زده راه که مسیرتی
مستی و میروی بی آزار حلقه	خود را در کبر آتش آه که مسیرتی
چشم خسته کرده از ماده لاله	آتش بخان و سپاه که مسیرتی
ذلفت کند افکن و چپکین	باش که خردن سپاه که مسیرتی
سلطان حسن اوست امیر راه	زانوداد بر سر راه که مسیرتی
مانحاط باشد ای بد عهد چمان منت	بسته بر انگشت باید رشته جان
ای از تو بلند قدر کاشانه ما	آباد بدولت تو و پرانه ما
از سایه نخل دولت میخوام	همسایه آسمان شود خانه ما
رایار ببا کردان آن سمن بدن	گرشش دردی معاذ الله درسد من



ش
۱۵۱۵

۵۲

سو انا غیبات الدین امیر خواندگار خوانده شاه ^{الذی} صاحب برضه الصفا که
 صفای برضه روان با نور عبارتش چون شب یلداست و سرچشمه حیات با
 سیرابی الفاظش براب نام ^{موجود} مولوی ندرت مجموع اخلاق و دستور العمل
 سرخان آفاق است پس از آنکه ایام شباب و عهد جوانی را در کتب فضایل
 و جمیع اخبار و آثار بنی آدم برداخته بود و مقبول طبع مکتوبان عالم گشته
 منظور نظر تربیت و تزیین اوصاف نظر امیر علیه گردیده مکتوبات اختیار گماختن میسر
 و سلطان حسین میرزا در دست و مجموع کتب و تواریخ را بسطفا در آورده چنان کتابی
 تألیف نمود که اسرار عالم را مجموعاً در دو مستند متوان کرد و نزد هر طایفه
 بسند و مستند ^{تتمید} و امیر علیه در مجالس انقائس آورده که وی ^{تتمید}
 تقریب بود و در ایام جوانی تکمیل علوم کرد و حال با وجود کبر سن و علو نسب
 و کثرت حسب که مایه عجب و خود پسندیت چندان بی نقی و فانی صفت و خوش
 اخلاق که زیاده بران تصور نتوان کرد در حقیقت السیر آمد که در آن فرجیاست
 بجز کوشه گیری و از خلق کسبش نمود و هدایت یکسال در کازانه بهر آن گذرانید
 و در رمضان هفتاد و دو برضه سوره القنیه مبتلا شد بهر آمد و در دوم ^{القول}
 هفتاد و سه از مرتبه خواندگی بر حمت خداوندی پیوسته سخن ترغیب و توبیخ
 شست و رسد بود و مرتبش در جوار منار بهار الدین عمر است و او ترکیب
 نظم گفته شده این بیت از آن آینه دار صورت حقایق است
 هر که در آینه جوانی خیره شود هر که از ظلمات نفس آمد بروز کند

مولانا محمد امین ملخی وی از اهل قلم بود و لفظ دهرم را در بعضی معنیست
 برد کرده بقل مرزا بابو کز بر ایند خلعت تحسین پوشید فریت او در اشتهر آباد واقع شدن
 این پنج ازان حملات ای سیه چشم خطا سر مزع جازا با تو ^{نفس} در سینه دیگر همچو آهوه دهرم
 سید قطب الدین امیر حاج انسی از سادات صحیح النب هرات در قصیده میر حاج
 و در فرل انسی تخلص نموده با کمال از خود کند مشتکی پوشیده در گوشه بخورد نشستی
 و چشم سباز همت از صید هوای نفس در دخته معاشن خود بکتابت گذرا بینی وقتی
 چهل غزل میخورد و مراد و مجلس میعلیسه و ملا جگر طبع نموده بودند آنها را نیکو جواب
 گفته و آن غزلیات را از رعینیه نامید میعلیسه از ارباب بسیار پسندید و صلح سبایسته
 برداشته بیزل سید آمد و بفر گذرا بینی وی نظر قبول بجانب آن چنگند
 اگر در گوشه غم دور از ان سین بدن میم ۱ خلل در کار عشق افتد همان روزی که تن میم
 کشیدم نیز تحسین از رعیت اندوه میم ۲ که همچون شمع فانوسی درون پیرهن میم
 ز سینه هر نفسم آه جانکد از بر آید ۳ چو آتشی که نشنید می و باز بر آید
 انجان از تب سحران تو بکند آستم ۴ که مرا هر که به پسند شناسد که منم
 عینچه سان که در دم جابه نخواهد بود ۱ مسج چیزی بجز آتش ز تو در پیرهنم
 خواهد هم که شوم شسته رتیج نتم او ۲ شاید که به پینم سر خود در قدم او
 باز این دل شکسته خیال وصال کرد ۳ چیزی خیال کرد که توان خیال کرد
 هرگز اگر نه پینم آن شوخ پوفارا ۴ نادیده می پرستم چون مومنان خدا را
 ز عکس روی خود افروختی زلف پر ^{بشارت} ۱ کجا زین گونه اش میتوان زد کافر ستارا
 بگردم زان سببت باه آنزدی ^{سکورا} ۲ که میدانم درین معنی تفاوت مسکنید او را

دانی غم در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار
 سینه در میان سینه دار

جنوریت بر درود پوار صورتگانہ چہیت . ترا دیدن خوبان و نہی کردن قالیجا

۵۴

مولانا ابی هر دی از مستعدان زمان خود بوده و قریب به شصت سال رخسار آفت
 در کسرا کند بود و در همان مکان از فراموشان دوز زمان سندان بر سر گذران
 پستان فلز او اندا عرق نشسته ز شرم رخ نگوی ترا؟ ز من مرغ که میخواهم آبروی ترا
 مولانا ابی هر دی که روی در ساری کم بضاعت بود و لذات آهنت زده بدزدی
 شو مردم مید که چه میجوید و لم دایم وصال یار لک باز میجوید بر غم من دل اغیار
 مولانا ابی هر دی در محال آمد که در ماغس کال اسفندی دسه و سودا بر مزاج حسن
 غالب بوده که به حال بسیار خود آمده آری با وجود حکم انوری بدین مختصر غایت
 نمودن دلیل سودای او بست در حسب او آورده که انوری شاه ابدال و سن بود
 تا رخ فوت مولوی جامر را چند گفته جامر که بود و این جیست مقم گشت
 فی روضه غلظه از فله سما کلک قضاوت روان پرور بهشت ناریخه و من دخل کان آفتاب
 و زاد را ای زتاب می ترا صد گوید بر رخسار گل سبزه باغ حالت اندک و بسیار
 انوری حشک و ماغ او نیز خالی از سودای جنونی بود سلسله چنان خون او هم باطن حکم
 انوریت و لم پیواشد از از و جبریت ملی پیواشی همیشه چنین است
 انوری مرندگی مری میکند و علم بقدر داشته و مصاحبت با امیر احمد حاجی
 حاکم سر قند نموده هست کار با صبوری در هوایا را میتوان معلوم کردن از هوای کار
 انوری بخار صاحب ترجمه بحال التفایس آورده که روی مردی خوش طبع و پویا
 نویس بود و پیش از اوقات بسر کار سر علیسر کتابت محکمه و کا هر فرار اختیار نمود
 بگونه میخانه قرار کردی و ابی از سر چشمه قدح بر آتش سودا زد و اگر نبرد
 پر مغز که ریختی باطن سنگم انوری او را نیز بد را اسفا مودی اما شعر را خوب میکند

این سخن از آن ولایت است و در این کتاب در خدمت
 سلطان یعقوب بود و در این کتاب در خدمت
 پادشاه خرد و در این کتاب در خدمت
 در دست مردم اورا فتنه نظر از این کتاب
 در این کتاب از آن نگاه است
 آنچه مانع نشود افکندن سخن را
 چون بسبب بیانی است که چون را

را در است آتین زارم در آب دیدن چنانکه بازنگاه که نهان میشود در موج و پدید
ای که از دشنام شیرین میکنی کام مرا چون از دشنام میکوی بگو نام
ای تاج و تخت را بوجد تو افتخار تاج از تو شایسته است و تخت از تو پایدار
بگفت هر کس از خواب صبحی بر نمی خیزد مگر در دست و پای آن پرده افتد

تبع انصاری از او بود خواجه عبدالله انصاریست و کوشه نشین زاوین
تجد و بر میر کار کرده و لغت عالی کال قناعت خوش را عزیز الوجود میداشته
هر دم در علم زلف تو آشفتن شود چشم زان زمان در جوای تو تر نشود
بش تو سر نه چو پرویت نظر کنم بسیار می بود که بکاید صبر شود
من و دیوانگی و درد مندی کنج صبرم از خاطر بکندی
نی آید چشم خواب شبها مگر در دست چشمت خواب بندگی

سلا محمد شاه انسی قناری صاحب ادراک تمام و حسن کلام بود با طالع ارجمند
در تبه بلند در عهد همایون پادشاه از راه ماوراءالنهر می آمد و کارش خوب
دی از طرفان و عرفان قناریست نقشی که از قناری میسر شد بقره در آمد
خوبترین تیغ کبک چین بچین باش خویزروستم پیشه کن بر سر کن باش
بان لب شیرین سکرستان جهان شود باروی چنان ماه همه روی برین باش
پادشاه سر بر فقر و قناعت و ذوق
تفسیر این شعر از استاد کمالی
صد و بیست و یک بر این
ص

تبع انصاری از او بود خواجه عبدالله انصاریست و کوشه نشین زاوین
تجد و بر میر کار کرده و لغت عالی کال قناعت خوش را عزیز الوجود میداشته
هر دم در علم زلف تو آشفتن شود چشم زان زمان در جوای تو تر نشود
بش تو سر نه چو پرویت نظر کنم بسیار می بود که بکاید صبر شود
من و دیوانگی و درد مندی کنج صبرم از خاطر بکندی
نی آید چشم خواب شبها مگر در دست چشمت خواب بندگی
سلا محمد شاه انسی قناری صاحب ادراک تمام و حسن کلام بود با طالع ارجمند
در تبه بلند در عهد همایون پادشاه از راه ماوراءالنهر می آمد و کارش خوب
دی از طرفان و عرفان قناریست نقشی که از قناری میسر شد بقره در آمد
خوبترین تیغ کبک چین بچین باش خویزروستم پیشه کن بر سر کن باش
بان لب شیرین سکرستان جهان شود باروی چنان ماه همه روی برین باش
پادشاه سر بر فقر و قناعت و ذوق
تفسیر این شعر از استاد کمالی
صد و بیست و یک بر این
ص

خط ادب و صناعت بوده و خاندان رفیع ایسا ترا همه مستوفی می کنند
 بر جمیع رسوم و علوم دانا بوده خصوصاً علم طب و ریاضی و نجوم و تاریخ و سیاق و
 حساب و استیفا که خانه زاد طبع او بوده بطریق دانشمند فطری و علمی و شریقی و فقهی و کلامی
 همواره مستعدان آن شهر در منزل آن مجموعه اخلاق و جمع بوده اند و کتب فاضل
 می نموده اند آورده اند که با شرح اذری بکاملی تمام دانسته و ایام حیاتش در میان سلطان
 حسن میرزا که عمیده مدعی آن انبار دسناه جنب مکان بنام بوده چنانکه فرموده
 ای رکاز جالب چشم خازین و زین کشته بر هر کس هوادار کرمت فرض عین
 شاد باش ای دل که بر ما سایه رحمت کند آفتاب آسمان سلطنت سلطان حسن
 و نیز آورده اند که در هر جلد کتاب داشته که پیوسته از آنها در فیض بر روی در میگذرد
 تاریخ هشتصد و شصت و هشت که صندوق وجودش از نام پاشید بجز کتاب از او
 چیزی نماند است
 و خواجهر او جبر اخلاقی ملیح و شعری فصیح بوده این قصیده که در منقبت سلطان ابوالفضل علی بن موسی
 معروف است بر او کرده درون فراشته زای بیضی ایام و ز پرده ای دیده فرو شکست گل خواب
 صبح سخن غلام چو خوبان خوشه شمع چشم پرده ز رخ فکنده برون آمد ارجی
 بس طراز کشت چو مگانه خردوان برده سرای صوف که بد عنبرین طناب
 هر کوی نمونه صفت فی المشل حیران شده محاسب عمل اندرین حساب
 جوی مجرب اش جو بعد دوس جو شیر طفلان حرخ زوشده قانع بشیر
 ناچیده مبه ز گلشن نلو فری کلی ناکه سپر فکند چو نیلوفرشش بر آب
 کف الخشب را بت نصرت برشته بر لوح آسمان چو دعای بی سحاب

آینه نواز
 او فرمود

غیور از آن عربیت بر او چو با	کاندو طلوع مشرق با کرب
طفل مها چسبیده لب از بنا	کرده شهاب سلو بی سیران کبا
کرمانوب قرین نشود در اس دور	واجب بود در صحت ما جنتنا
کشته فلک ز خوشه پروین	بزرگدانه مقدره سلطنت زمین ما
خزل اصغیای مکررم که ذات او	ایزد رخاندان کرم کرده استجا
شاهنت کلام خلیل نطق	گمی ظالمی سیر با شمی خطاب
سلطان جعفری نسب موسوی	کو بود بر سران جهان مالک الرقا
علام علم دین علی موسی رضا	خضر سکندر آیین شاه فلک حنا
ز راه شریع قافله سالارین	در باب علم مسئله آموز شیخ و شا
بر باد داده خاکدشتش آبروی بحر	اتش فکنده خاکر هشت در دل سجا
یابد از ونسیم ولایت دماغ جان	آید بی هر آنینه بوی گل از کلاب
از تاب قهرش اطلس تو می خرخر	حاصل همان بود که قصب از ما همتا
ای قهرمان کشور عصمت لؤلؤ	وی والی جهان ولایت جد و با
ملک کمال و کشور قدر تو امین است	از دست برد حادثه و پا انقلا
در علم اپنا و در اسرار او	هم و از انصبیه و هم کامل انصا
نمود و ارشاد کین بوجم	بر سر ز غصه دست زانان ساحت
ریخ حسد هلاک کند حاسد ترا	آری پر عقاب بود آفت عقاب
باشیر مردی تو چو تاب آوردی	کز تم شیر برده شود ناتوان و تا
افلاک را مدار از آن شیرین که	یک مشت خاک در کت اول و بو ترا

گاه شدن جناب رسالت پناه بود آخرین سخن سخن عترت و کتاب
 او حد که یافت از همه عالم رخ امید . زین آستانه روی بنا بر هیچ باب
 و خواجہ را بدست ہستاد و یک سال عمر بودہ و اوقات بجزدی گذرانید جبر اورا بزین خواستن
 دلا کردہ اندازن قطوع فرود آمدی میکفت با او حد در آسای سخن

فن سخن از آسمان میگویم او از زبان

سلطان اویس بن سنج حسن زبانی خسرو مداین بخت و اقبال و ادب ^{نشین}
 حفظ حسن و جمال بودہ ظاہری چون باطن اویس قرن با صفا داشتہ و صفای ^{جمال}
 گویم تہ بودہ کہ ہر گاہ از کویہای بغداد سخنیم امید بر کلس مراد گذشتی مردمان
 تماشای او سخنمکان بگردیدہ حلقہ زدای و بہر گوشہ کہ رو کردی چشم تماشای
 بصورتش حیران شدی و زبان حال ہر یک بضمون این بیت کہ مؤلف گویند زرم
 بودی بجلوہ گاہ تو نظار کی شود پامال ز بس بجوم نظر ما کہ دوس بردوسند

در تواریخ مسطور است کہ بعد از جلالت سلطان ابو سعید سنج حسن زبانی بر سر
 سلطنت آذربایجان و عراق ^{عجم} تہ نزد ولایتی اورا جزا سمی نبود و ہمہ مملکت
 و بادشاہی دلشاد بانو بخت تدبیر و رای جمیل ہست ^{مستعد} چون سنج حسن

دولت سرای اجمالی حرامید سلطان کوکس لیلدا شاه لطیف بلع هنر و کوه
 منظر و صاحب کرم بود بر منند کامرانی نشب و او در انواع هنر و قوفی کامیاد است
 و بقلم واسطی صورت راجهان کسیدی که صورت مانی از سریش انگشتی کزیدی
 و حوام عبدالحی کرزین هنر سر آمد روزگار بوده است ^{پساکرد} ترغیب یافته سلطان اوریست
 و علم موسیقی و ادوار را نیکو داشتی و تصنیفات مسطر از شهرت در ^{عهد} دست و در
 شبان کصیت کرم و او از جمال و فضل و کمال او عالم کبر شد و از ری تاروم
 بقصد فرمان او درآمد منشی دیوان اجل منشور عزل او بنوشت و در وقت
 خزینه حیات تسلیم نمودن این عزل را انشاکرد ^{تن رفتم} ز دارالملک جان روز بهر ختان
 فریبی بودم اینجا چند روزی ما وطن ^{رفتیم} غلام خواجه بودم کز زبان کشته از خواجه
 را خرمش او مندر کباتیج و فن ^{رفتیم} ای شاه سماع در وقت ^{من} خود را بجهان ^{والی محمود}
 و سلطان در بر شهبان نهال باغ سلطنت جوانی از قصد کعبه از زامکر سید و میخواند
 در بنا که بر مرده شدن اکافی کل باغ دولت پرور جوانی
 در بنا سواری که بر صید دله نمیکرد بر تو سن کامرانی

باغ حضرت رسول صبح
 صبح از زمین کز زمین
 صبح از زمین کز زمین
 صبح از زمین کز زمین

Handwritten notes at the top of the page, including the name 'Sultan' and other illegible text.

سولانا اعلیٰ خراسانی از میان مجلس نیر انبوا البقا و سهروردی خراسانی است
 زبانی دلگشا و طبعی افراشته در فضل و کمال نریگانہ عمر بوده و مناجات او سهروردی
 شاه نرگه مومین میرزا مطلوب روی بود روزی بکشت باغی برفته بود و نگاهبان
 داشت که او را بخت نام ^{سلاطین} مسیباہ چهره و حیامرد و نمیکذاشت که باغی از میرزا
 نور با جلیبی نماید و میوه احمدی طرحینید مولوی این غزلها گفته برتخته نوشت
 و باب انداخت مطلوب ازها بر گرفت و بخواست و نهال طالع ملا بوسیدہ بختی
 سر سبز بود و در آن مجلس لایب این بر مسند ممکن نشست و آن غزل بخت ازضا
 اینست دو شیم فرشی ان منزل که سازی بگوگاه ^{انجا} ۱ بهر جا با پانی خواهم که با شیم خاکراه
 عجب بر بیت دلکش صحبت جانان چه ^{سوداها} ۲ که نتوان شد سبب از شومی ^{انجا} مسیباہ
 کی توان منع تو کردی از اشعار هر ^{انجا} ۱ کی توان خورد شیر از نفس که بر سر ^{تبار}
 تابوت من آهسته ز کوش گذرای ^۲ چون نیست امید ی که پایم در آنجا
 ترسم که چشم چون بکشم نیم به نیت ^۱ دیده زدم بحر بر سم نمیریم
 تمنا داشتم در دیده خاک آن کف ^۱ بجزرت مردم و در خاک بر دم این
 بجان آمد دلم بهر خود کاشکی هرگز ^۱ نیفتاد می گذر بر محنت آباد جهان
 کشته ساخت ماه چیت اوقات ^۱ در خون نشاند حال لبست مشک با
 از راه دیده در دل تنگم در آمد ^۱ از دل قرار بردی و از دید خواب
 حیران لطف ای بود با که که قدرش ^۱ بخشه لطافت اینچنین کعبه آب
 تعالی الله خط دلکشش ^۱ که عین ارجمالت در سیاهی آب حو انرا
 روزی که نه عین رخ آن ماه دل افروز ^۱ بر من تیر از روز قیامت بود آنروز

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, including the name 'Sultan' and other illegible text.

Handwritten notes in the right margin, including the name 'Sultan' and other illegible text.

Handwritten notes at the bottom left of the page, including the name 'Sultan' and other illegible text.

دوره زهره مکر از مهر تو بردارم دل
جنون افزون شود دیوانه را در هر
پرواز کرد می بهوای تو هر نفس
دارم کرد غم بر رخ از رهکدار عشق
خوش بود وقت عشق ولی چون
ره شد در دم صد آرزو از دست
رشت آن کمان آبرو نخواهم دیده
شبهای بجز آن مرا صبح طرب کمتر
ز تیر بجز آن غمت نبود عجب کربار ما
سینه را بعد روزن از بحر تو بخواهم
بده خواهم چشم خون نشان خوش
دو چون حلقه تسبیح در هیلوی هم
چشم شام عم چندان شرک لاله کون
بهر خاک گشاید دوستی از سوز دل
بهر کرم نسید انم که با من دل دگر کردی
ریش از خوشی رخسار و عالم از دیدی
یال غم همان که از از منی بشنو
ز آن که بر برده نهانست از تو
غم که کنم شرح فراق تو رسم

کونه دل بر توان داشت سبکبار از تو
مراسی روز دارد پیچر یارب چه
بودی اگر جو مرغ هوا بال و پر مرا
همراه درد آمده ایم از دیار عشق
هم روز من سیه شد و هم روز کار
که او از زخم سبکان مرد و من از تیرش
اگر از حلقهای چشم سازند ز بکیرش
این شب نکرد روز اگر صبح محشر شد
چون عجب کل از کلم سبکان من بر
تا کند نظاره روی تو از هر روز
تا نیشد بر رخ او چشم هر تر در من
بیار بیار اندر حلقه زلف دلاویز
که از در سیل چون برون شد از روزن
اخگر خیزی بجای نسج آن آید رو
ز عالم چشم پوشیدی ز من قطع نظر
گشتی همچو باد و اشم را تیر کردی
سرازل از دشمن سپای بشنو
چون دف همه گوش باش از روی بشنو
آگاه کنم ترا ازین محنت و غم

بچند نحو دانه ز درد دل من . در آتش من دو د بر او زد و مسلم
 ای یاد تو منس دل ناشادم . بی یاد تو چشم بر جهان نکشادم
 هر چند که یاد من نکردی سرگز . از روز مبادا که رویی از یادم
 بندم از بند جدا ساخت شمسیر فراق . کس جدا محو منی دل شده از یار مباد
 عمر رفت که یکبار نکردی یادم . کس بدین گونه فراموش یکبار مباد

مولانا اهل نیرازی ^{فخر کمال} و صاحب سحر معلولت هربت او بعد از کمانه ^{لغت}
 بر قدر طبع یگانه او هر معنی نازکش مجبوسیت در ایوان نظم عاشقانه او شایه
 دلیرانه اش هم بزور صنایع آراسته ^{نظم} و گوهر کلام سوز انگیزش هم او گمان
 ملاحظت غماسته و بر یکس خانه خاتم فصاحت نشسته مشنوی سحر حلال ^{همان} و کلام دور
 و ذوق فنی است مجمع البحرین فصاحت و بلاغت و خواهر ترصیع و تجنیس و دیگر
 صنایع و بدایع در و بسیار است و شهرت او سایر صدق این گفتار است و یکی
 دیگر از طلبه رات طبع حکمت نظام او که قوت بازوی در کشودن او عاجز است
 سه قصیده مصنوعه است که بعد از ^{یزدان} و النفاش شروانی و سلمان ساوجی آن
 از خزینه خاطر بر وی نظم بیان افشاند و صنعتها در و پرده خسته که دیده اعجاز
 بحسن ادای او نظر باخته و سحر سامری در میدان انشای او سپر انداخته نفست
 که چون قصیده اول را حله نظم پوشانید یوسف مدح سلطان یعقوب ^{داد} را در ^{جلوه}

هر وقت که دوست
 مکه طاب کجاده

و بنظر آن پادشاه در آورد ستواری زمان را که آن سکه مگر یکی از حکای قدیم انجمن
 و در سفته است و در پس پرده روزگار نهان بوده و اهل آن را پیدا ساخته خون قصید
 بهمان قانون انشا نمود همه با غجاز طبع او ایمان آوردند و قصید سیوم را در مع
 پادشاه فردوس مکان شاه اسمعیل فرموده و شنیدند سزه که چون سوزا با عبد الرحمن
 آن قصاید مصنوع را دید فرمود که بعد از عمر از انان صلوات امر علیه اگر سبزه ممکن بودی
 و اهل آن صنوع دعوات موت نمودی اول مرا و ایمان آورد دیگر از مسکلهایی که
 آن سال ساه بر صغیر گذارنده است که چون عقل حادی عمر غنای الدین منصور
 سیر از وی گفت و اطرا از نو تجسید مولانا اهل در یک شب فرود سسر یعنی موافق
 و در سیر او را و کجیفه گفت با آن خوبی که هر یک را در نو سوس روزی می توان
 که بر ورقه نوین به آنکه صورت داشته باشد باخته میشود و پاره از ایگار و کار
 او این است که از دیوان اچانی شده بخور باد نیوسندگان را که نیوسیدند آنها لذت
 نشینند که بگویند و مرد در مصلای شیراز در پهلوی مزار خواجه حافظ و سعد کل
 ای صفت صفات تو بند زبان ما ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 انی تجاظر صد غبار از رسک تو آنی را ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 باتن خون برک کل پشمینه پوشی کرده ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 مژده گل چه میدهی عاشق مستمند را ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 از آن شبی که چو گل در کنار من بودی ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 چون رنجه شود خوبی تو از همدی ما ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 یا من ناصبور را سوی خود از وفا طلب ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 یا تو که پاکدامنی صبر من از خدا طلب ۱ ۲ ۳ ۴ ۵

از میان اینها در نو سوس روزی می توان
 که بر ورقه نوین به آنکه صورت داشته باشد باخته میشود و پاره از ایگار و کار
 او این است که از دیوان اچانی شده بخور باد نیوسندگان را که نیوسیدند آنها لذت
 نشینند که بگویند و مرد در مصلای شیراز در پهلوی مزار خواجه حافظ و سعد کل
 ای صفت صفات تو بند زبان ما ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 انی تجاظر صد غبار از رسک تو آنی را ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 باتن خون برک کل پشمینه پوشی کرده ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 مژده گل چه میدهی عاشق مستمند را ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 از آن شبی که چو گل در کنار من بودی ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 چون رنجه شود خوبی تو از همدی ما ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 یا من ناصبور را سوی خود از وفا طلب ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
 یا تو که پاکدامنی صبر من از خدا طلب ۱ ۲ ۳ ۴ ۵

در تو میکشیدم بوی کرم بود بر لبش
 یا قدری زبون ازین تا نکند دو اطلب
 نیست آن در که ز کوشش اند تا دوش
 میگذرد آن لطافت ز بنا کوش ترا
 سخن چه حاجت کردل مقابل احوال
 زبان چکار کند کار بادل احوال
 دلا تغافل او الشقاب نهانت
 مگر که مایز حال تو غافل احوال
 من از محیط محبت همین نشان دیم
 که استخوان شهیدان ساحل احوال
 زمانه دشمن و من می زبان و بخت
 تو رحم گز نکنی کار مشکل احوال
 آزار دل ما کن ای کل که حرامست
 مرغ دل عشاق کم از صید حرمست
 بعد یوسف من فرشته افروست
 کسی حکایت لیلی کند که خون است
 اگر چه جامی آه از آن دل نازک
 که تا نفس زده ام خالرت در گو
 ماتم سوخته ز خویش بود که شمع
 ایقدر هست که پروانه ز خود چرخ است
 تندید کل و غنچه شکفت و چین ارا
 از کوی جعیم سوی گلزار محو رسید
 بکوی نظر مشاطه برق حسن کرد
 خونم به تنغ جور تو در کردن خود است
 هر کس که با تو دست بود من خود است
 ناروی تو دیدم دمی نیست که ماز
 زوشی بسوی قبله و دستی بد عایت
 حدیث شوق همین بس که سوختم بی تو
 سخن کلیت ذکر تا عبارت آراسی است
 جدا از یوسف خود تا شدم تقسیم شد
 که چشم بستن یعقوب عین بینای است
 رتا توانی از آن کعبه مرادم دور
 خوشست کعبه ولی شرط ره توانای است
 جو سوختم مبرای با و حاکم اردرد است
 که دشمنم کند ز زانش که هر جانی است

این کلام در وصف عشق است
 و در بیان حال دلجو
 که در کمال غم و اندوه
 در کوی جعیم سوی گلزار
 محو رسید بکوی نظر
 مشاطه برق حسن کرد
 خونم به تنغ جور تو در
 کردن خود است هر کس
 که با تو دست بود من
 خود است ناروی تو دیدم
 دمی نیست که ماز زوشی
 بسوی قبله و دستی بد
 عایت حدیث شوق همین
 بس که سوختم بی تو سخن
 کلیت ذکر تا عبارت
 آراسی است جدا از یوسف
 خود تا شدم تقسیم شد
 که چشم بستن یعقوب
 عین بینای است رتا
 توانی از آن کعبه مرادم
 دور جو سوختم مبرای با
 و حاکم اردرد است که
 دشمنم کند ز زانش که
 هر جانی است

شد نامزد از عشق تو ام محنت عالم
یکمی بکفر خوش است یکی بدن شادا
رنگم از کس نبود کرد و جهان حال او
گر بر کعبه از در او می روی مرو
تا گوشه چشمی من آن استن ادا
با دم ناید که شد در پوست سخن سوی
زا پدر کعبه رود کین ره دین است
جان دادن و کام ارب معشوق گرفتن
در عشق تا تو در غم خویشی طمانت است
نیت در صحرا پی اهو که مر جا زفته است
بچم ز گریه قدر بران خاک کو نم اند
آسوده نیتیم و می از سوختن چشم
خاری که راه در دلم جویش کرد
در میکرده ارجع کشه هیچ کمی نیت
ز شوق کعبه مقصود آنقدر رستم
نار من فلک از گریه زلزل کند چون
از مرگ رقیبان تو خورم توان بود
لی تو چو شمع کرده ام گریه و خنده کار
عشق تو نمیکند در جان و دل خورم

چون نروم می کشم
در این بین
راست بر زمین
خوش می رود اما
این رسم تناس
از خود چو بگذری
عاشق محنون
چندان کرستم
کو یارای سوختم
از بس که ماند در دل
سودای زیادت
که خار بادیه
که آرزوی دلم
خوشحال
گریه روز خود
هرس که ترا خواهد

بسیار است که در دنیا
بسیار است که در دنیا
بسیار است که در دنیا
بسیار است که در دنیا

باغبان پرورش گلین نو خیز کند	با دیدن ترادست ز یوسف برداشت
غافل که این کرشمه محبت فروین کند	خواهد بخشم و ناز شود کم محبستم
که عالمی کشد و خاطر ی ز بخا نند	لطیفه عجب از غمزه ز کست دانند
که عاقبت ببرد باد هر چه باد آرد	دل از تحت سلیمان کسی چه یاد آرد
که گز زیاده کنی درد سوز یاد آرد	به نیم جو عه عیشی که می کشی خوش باش
بهر که می وزد از خواب مست خیزد	سحر که آه من می پرست می خیزد
روزگار از همه دردش سلامت دارد	عشق را خاصیت است که با هر که بود
کز لب کشودنت لبین آرد آرزو	ای از دو دیده دور خیال منی ^{دزل}
بخت بدین کز اجل هم ناز می باید	منت قتل ازرقنیم بازمی باید کشید
سود از ده بر خیزد و مد هوس کشند	بهر کس که بان سر و قبا پوش نشیند
دستی که باسک بود آغوش کرده ایم	در کردن فرشته حامل نمیکنیم
که سنگ می شکنند شیشه که ما داریم	ز سنگ و شکنان دل جزین چه ادا کردیم
بغیر بویی و آن نیر از صبا داریم	ز گلستان گویان نیر سدا ما را
کزین من مردم و کز همه خندم	دیوانه عشقم دهن از حنده نه ^{سندم}
سودی بندد که کز خبر دمنند بگویم	در دو دیوانه بدیوانه توان گفت
تا کی سجده افتم و تا کی دعا کنم	ترمنده ز آسمان وز منیم که هر تو
مشتاق همان حسرت دیرینه حوا	تا یافته وصل تو در کینه حوشیم
عجب حکایت و حرفیست اینک ما داریم	سخن گفته بهم صلح و جنگها داریم
من و تو امیده پیکانکی چیرا داریم	دل من و تو هم آشنائی دارند

هر چه بد بختم و دور از رخ کفلام توام
اکسون که تنها دیدت لطف از آنه اراز
او در دل و چون باد صبا در بزم من
شکر بر طوطی فلکن و گل بر بلبل
از بس که بازگشت چو گل طبع و خوی تو
ز شرم ز خست و کمر خان حجاب زده
مشقت نکنم که به بد اندیش نشینم
دل سکت آن مه مراد ارزوی ناوی
خون دل نهی باشک هجر کون کند کسی
دوه که دل در سینه من سوخت داغ دلبری
من اگر و انا می همه عمر کارم است
گر به تجانه در آیی و موافق باشی
بصد گر شمه و محرم شکار خود کرد
تزار دسم از هر طرف بکین بزخا
نه صبر ماند نهوشت نه دین نه دل ایلی
گرت هو است که مقبول کاشای سوی
بهمج در مروای دوست بی طلب هرگز
کز خلق فرشته اند کردی و پری
با خلق معاش چون صبا کن بینی

شکر این بخت چکوم که در ایام توام
تلخی بکوسکی زن تویی کیش کاری کن
پرسم خبر اخلق و ز خود بخبر من
آتش من انداز که مرغ ذکر من
خورشید زره زره در آید بکمی تو
شکسته یک چو کلهای آفتاب زده
ترسم که بر غم من ارس پیش نشینم
صد هزارم از زود در دل شکسته ایتم
دریا بقطره قطره نهی چون کند کیس
هر نفس که دل بر آرم نیست بی گهر کی
تو جفا و جور میکنی بوفا چکار دار
به که در قبله کنی روی و منافی باشی
کنون بکناره رفتی که کار خود کرد
چر روز بود که ما را تو بار خود کرد
که این کند که تو بار روز کار خود کرد
کن دو کار اگر شاه اگر که ابا کی
زه چکس مطلب هیچ بر کجا باشی
باید همه را چشم نیکو نکرد
بزار جان گذر که بر گل گذر

کرم خواب بود ظاهر بی خواب زده

آراسته آمد چه آراستنی
 بنشست و شراب خورد و بر قامت
 دلخاست بچشوه و چه دلخوارستنی
 و دهه نشیبی چه پر خاستنی
 اهل چغای

سایت حسرت الحی مولانا اهی از شورای مشهور است بخورد نمود نظر دماغ جوان را

نه میباشسته و فغمه رود بگو مشع چون ناله صبحگاه محم اثر بل لها میکاشسته نغمه چند که

تو بار نمود فکرش بکوشش قبول باید شنید اس اینات اثر بخش است و این عمل نازک ادای

در مولف کتاب الکهر الحیز جوابی برداشته بود در پہلو هم مرقوم شد

ای صد خجالت از کل روی تو لاله را ۱ مانده آل چشم چشم غزاله را

چون برک لاله است تزلزل ز نازکی ۲ حالت نیامی که بود برک لاله را

تا کی درون پرین از پریم محبت ۳ پنهان کنم چو عنقه ز کس پانه را

آهی چو شسته ز زلفش چو یک ۴ چون تار عود راست کن مال را

در وقت نسیانم شکر سیر ناله را بر دوست سبز تره بین دقش تراله را

بیدارم که شمه دران چشم خواب ۱ شب زنده دارینم من کردنار را

بی سوز عشق فایده بادلع سینه نیت ورنه ازس متاع بسی هست ناله را

طو ما رد در سلند امی بهر عشق کردم سجل بجز طباتان آن قباله را

بسوی باوه مبر آن لب شکر خارا چه احتیاج آب خضر مسیچا را

زور بھرت گفت بنام غم جانسورا دارم امید یی که نماید خدا آنزورا را

سکت رایا کر غم ز ذکره ارختم ابرورا من سکین چه دانم آدمی پنداشتم او را

عمل تو جا گرفت بدل عارضت محشم بگرددل پر آتش چشم پر آب را

ای مست جام حسن از ان لب تلخی اگر چه عیب نباشد شراب را

شده از روی تو از خدا امیدوارا چو اشتیاق به عبید روزه دارا را

ش جان کره کنم بی تو که بسایه دست من گیرد و پرین کشارا را

ضمیمہ دل مجموع در بعضی
از اول انباشت کنیدی
روم هر که عاشق کرد او را اسکندر
ندم بسیار مجال و ارادین
سکین ولی و دین
که از این علمت کاشک
بسیار است که کاشک
که چون خوشی فوسل از سوزده ای
منی بیا بدست خدا کنی تو بندت
حوله از دل و روانه وی خود
مگر که بوده بنیزند کاشک
بجویش کز خطی بی کاشک
منه چای میدام کز کاشک
وار کجا است کس که راجح
با یکدیگر حساسیت در کاشک
بسی از جوانان او صد گونه تخت
چرا اصل جان خوشی و او را
از حال از ناله نسیم کس و از ناله
دو زندگی که به
نصرت جابلار فیه کن
در باره بگو که ما نشانه

من ترک دل گرفتہ و دل ترک جان کر
 کی عمر رفتہ را بد و بدین توان کر
 شود ستاره نمایان حواسا ب گرفت
 گریختیدم ترا دیگر نمیدیدی مرا
 دست من و دامان تو در اقیامت
 میان جام و صراحی ز رشک آن حو
 جمعی نشسته با هم حامی در آن میان
 خورده گوئی باک او از حشر بخور شید
 خان نام بر سری رفت مانند جناب
 سایه اش نیست که در دل در پی او
 هر گل که شود رسته در بوی تو باسد
 تا نیکه دست بردیوار تواند ستاد
 آری آری کاروان در شب زمستان نکند
 با یکدیگر حو سایه شدم بر شدم روم
 ز شیرینی مکر لبهای او بر یکدیگر
 مجلس کسی کجا در بد شد غوغای شود
 نه شدم که انجا صدم دیگر درون
 از بسوی بادہ بہتر ہرچ دست بزد
 زہر خواہد کشم حاجت من بہر نیست

عجبت چو جای بر دل پیمان گرفت
 ای اشک اگر چه پھر رفت از پیش رو
 شدم سرشک نشان چون از رخ نقاب
 خسته بودم لطف فرمودی و پر سید
 دستم زسد کرد چه بدامان تو امروز
 کہی کہ عدم جازم آن دو لعل ملبو
 خوش آنکہ پہلوی خم چون بر کهای
 روز عشقم روشنت از پر تو جام
 ای حریفان منزلم تا گوشہ میخانہ
 آن سہی سروکہ اورا قدر قرارگوست
 مردم زعم رویتو وار سہر خاکم
 صورت چنین بی رخت پیمارشدا زنا
 بروز مجرم چون رسیدل عم ازل
 وارستہ کیست کہ راه عدم روم
 بروئی من در گفت و شنودان سوچ
 از دو چہمت در دل صد فہم پد امیشود
 دل چو جہاک کردم تا غمش از دل بروقن
 چون ز می شوخ قہر نوش را بر بہتر
 چون بی شب ان کشیدم خمرہ را چہ مرد

باز این سہم ز یاد کسی تو برو
 یازدین روزم کہ راہ یکاہ سوی تو برو
 بی این رخ تو دل کہ بورد
 دراری باج طقت با خال خندوی بورد
 مہمان تو بہر کربھی بے غن
 مگر وقتیکہ از ضعف نتوانم
 آنا و کون از اہل ہرگز کلک
 عدا زنا میں او در میرد زان
 بی من با نیازہ در اعشہا
 مار اغما کہ بر بنی خون نہایت
 خود صد اعراضہ ہوں ہوش از دل
 نا ازل بنو ہرین ہوں ہوش از دل
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش

باز این سہم ز یاد کسی تو برو
 یازدین روزم کہ راہ یکاہ سوی تو برو
 بی این رخ تو دل کہ بورد
 دراری باج طقت با خال خندوی بورد
 مہمان تو بہر کربھی بے غن
 مگر وقتیکہ از ضعف نتوانم
 آنا و کون از اہل ہرگز کلک
 عدا زنا میں او در میرد زان
 بی من با نیازہ در اعشہا
 مار اغما کہ بر بنی خون نہایت
 خود صد اعراضہ ہوں ہوش از دل
 نا ازل بنو ہرین ہوں ہوش از دل
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش
 ہنرمند کی گیتی بود در ہوش

حدیثش مرده از خرها و پی . . . در کاش دره بر روی مور کشید
 بروج کوبش درهای ناپاب . . . ز آب زندگان کشته میرا
 زهم گیرند دندان لبش کام . . . که شکر خوش بود با معنر بادم
 ز بلش برک کل در عین ناز . . . ولی آن کل کور حبت شود باز
 میان یک حصه از ده بخشش . . . غلط گفتم که ناز که تر خوشش
 بهز انومی آن سرو کل چهر . . . اگر بایل شود آینه مهر
 ز عصمت هرگز آن لایق نه بیند . . . که با خورشید همز انوشیند
 محمد پیرام خان ملقب بجان خانان ابن سیف علی بیگ بن
 یاری بیگ بن پیر علی بیگ بن علی شکر قراقرمیلو است که او با قیاس
 از ترکان و کیلی خان مغفور نیربان شاه طهاسب صفوی ملوژم مرکاب
 همایون همایون پادشاه شده در ملازمت ابن پادشاه از خطه عراق
 بهندستان آمد بجهت مرده انکی و قوت فرزند انکی سپاه مخالف را کشته
 و عروس ملک بیا بزور تسخیر راسته کرده امیران مریدی و خان خانانی را
 متصرف شد و چون کوب کبرای اکبرشاهی از برع سلطنت طالع همچنان
 بر مسند و کالده کامکاری کورس شهر یاری میزد از وی شایبه خلوف
 و شیوه نافرمانی نسبت با کبر پادشاه بظهور پیوسته پادشاه فردوس استیلا
 حقوق خدمت او را درین دو دمان عالیشان رعایت از اراده کشتن او
 در گذشت و خصلت مع بوی ارزانی داشت چون بکرات رسید شیخ
 احمد که تومردی بزرگوار بوده و مزاری بارون دارد که خلوت بسیار اعطاء

بیانی بهتری بنفایح و جوی
 اوقات میکند از این مطلع از آن
 نقاشی ایوان حسن طالع
 نقاشی ایوان حسن طالع
 علس خاران بر سر و نادر است
 از خالک اب زرد را صراط
 بیانی استرادی بیالی استغاد
 این مطلع سکلی صرع بخلیست
 انجا ربع خیال او بر آمد
 زفت در خرم من مع دل حیران ماند
 بیع در فاقوس سرد روانه گردان ماند
 بیانی بحر ابادی از دلا
 این مطلع از آن خواص حیران
 بیچند سر روم از فراق در خور
 بهانه سجد کنم بر زمین نام سحر خور
 سع

تمام هر شب از روز طواف می نمایند. در قرب جوار او واقعت و محمد
 در کشتی مهنا شسه سیر روی او مرموده که یکی از افعان خیره سر سید علی
 که میان مغل و افغان در آن ایام فالود یکستی خان در امر و تصرف خیر آبدار
 خون آن خان سعید را در آب ریخته او را سلسله شهید مانند مرغ ساخت
 ولیکن خان شهید بسیار با کنه اعتقاد و پسند کلام و سعادت انجام
 بوده منقبی که در شان امیر مردان و شیر مردان نموده باعث نیکنامی
 دنیا و آخرت او بست آن جواهر منظوم که بسک تحریر در آمدن ایما
 شوی که بگذرد از نه پهنه افراوه اگر غلام علی شویت خاک بر سر او
 در مدینه علم که از کمال شرف داده اند سران همچو خاک بر او
 ز قید خسروی هر دو کون آزاد کس که از دل و جان شد غلام قنبر او
 بعد هیچ پیمبر نبود کس که بود برادر و شرد این عم پیمبر او
 ز تاب تشنگی حشر خلق را چه ضرر اگر نصیب بود در شعله ز کوثر او
 بزور فضل پد الله جو ز رشدش مع کار که سکه اسد اند زدند بر زر او
 شه سواره چشم آفتاب ماه علم که مهر کیه سواری بود ز شکر او
 سموم قهرش بر هر قتیله که گذشت زور عا د جنر و دو باد صر صر او
 محبت تو بود بر حسب افراد جوام بنزد آنکه شش بی است او را او
 درین حدیث یکی سفت که هر کس که با دوهر جانم نثار کوهر او
 محبت شه مردان مجوز لب پیر که دست غبار گرفته است پای مادر او
 حضور بی که جان آمده است نطق مسیح به پیش پیمبر لب ادا روح پرورد او

این جمله طبع در تاریخ خاندان و اولاد
 و در کتب تاریخ و کتب اخبار
 و در کتب تاریخ و کتب اخبار
 و در کتب تاریخ و کتب اخبار
 و در کتب تاریخ و کتب اخبار

بکوه قاف چو خنجر کشد بر روی مصباح	شوشکاف شکاف از زیند مضراد
نیامده ببطر مالکان ز ما وین را	سماه روی تراز دشمن بگذرد
خوش آن زمان که شود تو تیا دیده	غبار خاک ره مشهد مطهر اد
شها غلام تو پر م هم ابر عیال	که گشته سلطنت ظاهری میسر او
ولی بجاک جنابت چو روی شود	از آن چه سود که ریح سودا فراد
ز بهر خاکد رت حال اتری دارد	ز کردش فلک و اختر ستمگر او
اسدوار جانم که از کمال گرم	نظر در رخ نداری ز حال ابر او
ز کز غم بدستانی نداری	اگر خضر وقتی که جان نداری
نداری ز شیطانت نشانی	اگر میل ابر و حکمانی نداری
ای واقف اسرار نهان همه	وی در همه حال راز دان همه
ای دردلم از بهر خم رلفت بند	هر بندی را بجان من پیوند
دیگر چه نظر کنیم مانند تو نیست	مانند تو کس نیست تو پیمانند

باز کوه قاف
از زیند مضراد

مرفی ننوشتی دل باشد بگرد
 آباد شد از لطف تو صد خاطر
 مرزا پیر بدراق بین جهان شاهزاده دلیر و نوجوان صاحب
 شیر بوده چون پوسته در بزم سارکامی با جام مدام و سماع نغمه عسرت
 انجام نبود و هر صبح و سماع از کیفیت سرب جوی و باد معانی ترطیب دماغ

بهر

سر مست و لا ابالی میزیست و دیگر آنکه از تهنیز بغداد ایلغار نموده آن
 حصار کردن آثار را بهیبت مع خود بخوار در تصرف آورده و وجهی از او
 ضرب المثل شد یکی دماغ پر بوداتی و دوم ایلغار تهنیز بوداتی و چون پندرس
 و برادر این قلعه محاصره نموده بود این ابیات را گفته سرهون فرستاد
 اما برادرش محمدی و بر اخلاف لقبش رسانید در این ابیات تصدیق و دوست
 ای دل دولت بقای تو شا ^۱ باد ترا دولت و بخت و مراد
 تمنع مکش بر رخ فرزند خویش ^۲ رخنه مکن کوهر دل بسند خویش
 بختی یکی دم خامی مزن ^۳ من ز تو زادم نه تو زادی ز من
 شاخ کهن علت بستان بود ^۴ نخل جوان زیب گلستان بود
 خطه بغداد بمن شد تمام ^۵ کی دم از دست بود اینی خام
 چو شو طلب میکنی از من سریر ^۶ من تدبیرم که تو تو ایست بکیر ^۷
 این پیچودی اشرفی طالب علم و خوش طبع و نهم بوده این مطلع از و
 من بخار بکس میداد از خود زور من ^۸ در از من دید و من از چشم کور من
 پیچودی بلخی اشعار نیکو دهنه این مطلع این پیچود بزم سخن و رست
 کرا برو ترا شد ماه تو غلام ^۹ ایام هرگز کنش نهاد در هلال ام
 سوزانای باشی ^{۱۰} استر ابادی در زندگه سار آورده که اکثر اشعار او
 چو است و چون العاطر لیکه در عجاوب بسیار بوده آنها را لایق تجویز است
 این قطعه را که در بحر خواجه منطق بتلک گفته و لفظ رکب نداشته قابل بیاید
 شب بدای بخت را چه ^{۱۱} چه بود کردم صبوح دیده

این ابیات در کتاب
 تاریخ بغداد
 در باب
 حصار کردن
 آثار را
 بهیبت مع
 خود
 بخوار
 در تصرف
 آورده
 و وجهی
 از او
 ضرب
 المثل
 شد
 یکی
 دماغ
 پر
 بوداتی
 و دوم
 ایلغار
 تهنیز
 بوداتی
 و چون
 پندرس
 و برادر
 این
 قلعه
 محاصره
 نموده
 بود
 این
 ابیات
 را
 گفته
 سرهون
 فرستاد
 اما
 برادرش
 محمدی
 و بر
 اخلاف
 لقبش
 رسانید
 در
 این
 ابیات
 تصدیق
 و دوست

نغمان در اسمعیل
 حکام اسرا بود
 مع

یا مراد را امید و عده تو م صبر ایوب و عمر نوع دین
یا ترا از جنس کرم کردن م مرکب یا توبه و تسبیح و دعا

مولانا یایمی هر وی آورده اند که اکثر اوقات در ماوراء النهر صورت
قلندری میزند در آن حال با بر میزد او را ترمس نموده بر تپه صدارت سقا
ساخت سوری هموار و با مز پختن و فاد عده کردی جفا پینما و با عجب پوفا
چو پیکانگان گذرای که در چشم ما آید میباید. با پی چو لطف بنای مبتلا بر کم میباید

مولانا یکی ششتری مدت سی سال در مرات اوقات شریف را
بصحت مردم ^{دانا} اهدا کرد و حال مرگ را نیند و مولوی خوش طبع بوده اند
چنانچه در تری در هر روزی بدار کشیده بودند یکی با بیلا تیر همراه
رفته اند حمیر نظر بر آن دزد مراند از مذ یکی میگوید که روزی تیر سیاه
از این مرد تیر نبود چندیست از حلقه نکندیدندی تیر تیر میگوید که روی
یکی سیاه با بر که او را کسی بودی که در کلوی او مری بودی زمزم ^{صید}

فرالدین سعد میره مولانا یکی مری صاحب تیر و خوش طبع است و لکنی
مولوی تیار خوشی اعقاد و محب اهل اللت علیهم السلام بوده است عمار خوب دارد
جهان صحیفه گلشن بنود نوبت دیگر ۲ در آن صحیفه زهر سوزن نقش مصور
و دیو در چین لاله محو ساغر خلیه ۱۰ سواد لاله چو دردی که باند در سینه
بیر ساعری در چین به پس سوزن کس ۱۱ که مکتبه و کله از طرف پزده بر
ر با دگشته شود در چراغ و ساغر دور ۱۲ زیاد ساخته روشن چراغ لاله احمر
در سن بهار دلا پای ما و کشت گلستان ۱۳ بهار شرو لی دست ما و دامن حیدر
پر مدینه علم نبی علی شمه مردان ۱۴ که بر مباد کسی را که بر تابش از در

در ملازم طوفاان و ل
این خانسب

بزرگ در سخن کشت لب جان خود را سخن گوهر بود بشناس قدر گوهر خود را
 بحر خاکستم بستر نباشد کز شراب نشستی بنزد که خاکش نسازم بستر خود را
 به بنفش من چه طیب آمد و نهاد انگشت چه شمع دز سر انگشت او فداش
 پیاسانی بده جامی که ما را یک نفس مانده که دوران داغ حسرت بردل بسیار

حرف التاء

این تاج گیلانی مردی صاحب خلق و رسیده بمرتبه کمال بوده این مطلع از آن
 در محافل عیبک نهاده پر نکند ز آفتاب آ تا بر کل عذار جوانان کند نگاه اما
 عرفات العاصی باه الدین و روانی الدین جام روانی الدین جامی بود که
 هر سه قابل سواد نبود ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 همسره زاده ملا نرگسی بوده چندگاه طاوس و اد بهوای هندستان در پرواز
 آمد و ملا و همت اکبر بادشاه نموده ده نامه با هم خان اعظم گفت اسبای از آن
 تند و او را روزی که بیام آنکه روزی که دست او بهر جانب که نهر جانب است
 این سه اسم همگی اسم آستانه زاده در ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 چشم عقده و آن کلب آستانه بود در ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 سخنگان توام در خود زانم بیاید ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 تا لاهی هر دوئی تر خانی خراسانی این سه در ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 نموده چشم خندانند در عالم که نام ترخان مانند تند و زی تند
 آورد که ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ از آن نایب ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ از آن نایب ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~

سولانا علی توری بخار... در مجالس امرامه که طالب علم و جوهر طریقی
 این بیت از او با کتب میخانه سلف... بهار آمد و هر کس گرفته پای کلی
 مرادام بر نیب جز نبوی ملی... عرف الحسب
 ذکر جمیل مولانا عبد الرحمن جامع ^{نور الدین} آن کشنده جام
 تحقیق نوشته و عمل مدام تدقیق در مهران میرزا سلطان ^{بایقوالنصیر} ملک اسرار
 و مالک علم علای روزگار بود هر سوخته نیم نفیست از آن از بهارستان
 آتش بر روضه جانها... و نوایده نجات کمال انونهاک
 و لایسته ^{نولایت} شریسته... شرح فصوص حکم از نقد فصوص
 کلامش نهیت گرفته و اشوه طوعات فکرش بر سر کافیه یافته ^{صفا} هر نوایده

شواهد النبوة

در مکتب...
 از آن...
 در مکتب...
 در مکتب...
 در مکتب...

کشته لوا مع ادراکش را بیا
 فارضیه تا بیده شیره...
 و نهاد و شیره...
 به فتوریک...
 تحو او ارش...
 و هر که...
 باو گرفتار شد...
 او را اگر...
 سدی...
 جوانهای...
 و در کنه...
 در مکتب...

اما عدد تصانیف مولوی ~~بمختص~~ موافقت اسامی لصنیفات آنکه
 لغات از نسب الله الفصول شواهد النبوة تفسیر کلام در کمال نظر
 خواجگان اشعه اللغات شرح فصول الحکم لوا مع شرح آیات
 شرح آیات لواج شرح بیانی مشهور معنور شرح بیانی جزوه شرح
 حدیث انی ذریعتی شرح مخزن خواجہ پارسا ترجمہ از بعضی مناقب
 خاتب خواجہ عبدالمبارک رساله الحکون من ذریعتی و حکم و حکم رساله
 فی الوجود رساله سوال و جواب ہندستان رساله لا الہ الا اللہ رساله
 مناقب کبری رساله منکبات شرح کافیه رساله صرف و منطق رساله
 رساله قاری شہرہ تعارف منقح الغیب رساله العروة رساله لغت رساله
 منظوم درجہ اما منظوم ہائے ہندوستان مستزید ہفت کتاب
 سند الہدایہ سند الایمان حکم الہام از سوال برار کویت
 لغت محسوب خود او سند در دیوان اول و ثان و ثالث رساله
 و جناب مولوی دہم اسم جوانی با سارت تک اختری دست اراد
 شرح سعد الدکا سبزی داد و او یکی از حلقہ خوام بہار الزکی
 نقشبند است اما شب مولانا کلام محمد بن عبد البر طاوس
 بن ہمن شیبانی مرسلہ کہ احاطہ از صفیان بحار اشد حکم
 محکمہ قضا و مفتی سائل فتویٰ پیدا و پیدان و کی از محلہ در
 صحابان بودہ اند و ظهور ولادت مولانا در وہم خرم جام
 نباری فرمودہ مولد جام و شرح علم فرغ جام خالہ

ما عدد حمام موافقت
 تواریخ تصانیف و صفات
 جابری
 برہنہ

ذریعۃ النافذہ
 م

خلیۃ اللیل
 شرح تفسیر
 برہنہ منظوم
 م

از بیانی والد
 طرد
 بیانی بیوسوم سبحان
 تصدیق و ہفتاد
 م

لاجرم در جریده اشعار
 در سخن حکیمانه
 بخون غلطیم با آب او را اطفال خورد
 میروم که نه ای غم بر دل
 در باغ گل از تو می برد نوی
 پشمینه سیاه از سبب زلف تو
 ای مهر تو از روز ازل منفس ما
 از پیل ستمیم که دور از گل رویت
 طرف باغ لب جوی آب جام است آغا
 ساقی پیا و باوه او که کنون که فرقت است
 چشم بروی شاهد و گو شوم بیانک
 محض از شوق تو ام جانم در دو غم است
 در سخن تو در کمال بودید بیار که کم
 شو که نظری بیایان کمال است
 جوج را جامی در آن گرمی غم
 مرد جاهل جا به دنیا لقب دولت نهند
 از بقا کردن قبایم بر قد یکسند
 همین سعادت من پس که چون مرا
 جان تن فرسوده را با غم جوان گذشت

بدو می خلدیم جا نیست
 رقص و آه اضطراب باغ بسمل کرده را
 از درستی می برم گریهها
 بوی تو بر لب باغ ما را
 در خوه زلف تو سلسله ما
 کوتاه ز دامان تو است هو ما
 این کشتن نیوزی آمد نفس ما
 ساقیا باوه که هر سینه حرام است آغا
 مطرب بزیه ترانه که فرصت غنیمت است
 ای بند کوب پروانه جای نصیحت است
 ورنه زیر فلک سباب تنم چه کم است
 سبب غم من کلامی بودیم
 که لایبهای بلار زیست
 باوه از جام می بسن من است
 نهمان کا کاس بند طفل و گوید فری است
 خلعتی بس فاخر آمد عمر عیث که
 بجا طرب کند و کین کدا اسیر است
 طاقت میهمان نداشت خانه میهمان گذشت

این سیمه نو مبارکت باد	از یار کن بر سینه باد
ای عاقبت کناره که دیوانه گشت	دل با خیال آن لب میگون ز دست
بهر زطاعتی که عجب ریاضت	جمی که زشت با بحریم فنا گشت
آن نیست کلمه صغیر که خط خطا گشت	بر حرف بچک مننه انگشت اعتراف
چون رخ خوب تو بزم همه از یاد رود	بر منزه از حوی تو هر چند که پیدا رود
شادمان سوی درت آید و ناشاد رود	تا با یکی عاشق و آشته با امید وصال
صید را چون اجل آید سوی ضیا رود	دل بان غمزه اخگر بزرگش جامی را
چون موردانه یافت بر زیر زمین برود	جامی خیال خان تو با خود بخاک برود
کام هر حسته در آن حقه نهان ساخته اند	حقه لعل تو از جوهر جان ساخته اند
همه در صورت خوب تو عیان ساخته اند	هر لطافت که نهان بود پس برده غیب
پشته پشته گشته در کوی تو برآمده اند	پس که جثمان تو خلق تو عالم بخشند
از قبح خوردند و از جثمان ما بدم برآمد	لب میگویند و ستان مراب لعل را
رشته جانز ابرموی تو بر در در	ای ز مشکین طره ات بر هر دلی بند و کر
بر زمین نماید خولی چون تو فرزند در	کرید ز خورشید ماوراء باشد خلی المثل
سرود و بخودی آه عاشقانه خویش	منه و خیال تو شبها و کعبه خانه خویش
اگر کسی نکرده جو من رقص بر ترانه خویش	بچون همی طلم از ناله های خود همه شب
چنانکه دانه گشت مور سوی خانه خویش	خیال خال تو بر دم منه ضعیف بخاک
خواهی تو جدا شو ز منه و خواه قرین باشی	منه چون تو شدم پس که بدل نقش تو ام
ز قحط آب جمن خون شود چنان شده ام	ز فروت تو حکم چنانا توان شده ام

من فکر و چه چشم به خیال دیگران	هم خیال تو چه با به زوصال دیگران
غیر از ما تو خیالناست که کرد و هست	نمگذارم که درای خیال دیگران
نه غزالی که سرایم بخیاش غزالی	یا زخم از رخ خورشید مناش غزالی
نه گرمی که بنم فکر مدخیش جو رفتند	زافت دهر در ارکان معیشت خللی
نه فصیحی که بپیمان سخنهای لطیف	باشدش قوت بختی بحال جدلی
طی شد اسباب سخن ساقی کلچره کجاست	که می لعل بود آنچه بداند بدلی
می خورد روی نگویند که ملائک نکلند	بنت در نامه اعمال توبه زین علمی
نی گسیت آمدی شده از خوشین تپی	چون سالکان ز سیر مقامش آگهی
آرزوه که خاله جان سوز میکند	هر جا ز پای تا سرس انگشت می نهد
چشم منی بر آن کس روشن است	خانه تو خانه چشم من است
انگاه وصل تو ام امروز بود انداخت	دارم امید که امروز بفرود آید
سلنگی که زوی پای شکستم	خاصیت مویهای ام داد
بزمه آن روز تیغ زخمش می چسبید	که پیاز چرخ ز نارنج ترا زو میزد
چنان ز مهر تو پر شد و لم که می یابید	هلال نور زهر استخوان بهلویم
فنا و خاک کسب حیات من ای وای	اگر برشته وصل تو باش رفونگنم
ای خواجه چه چو ز شب قدر نشانی	هر شب شب قدر است اگر قدر بدانی
بچه ام شترش را اگر بود سروصل	کنم ز خار شتر چرخه را بر ز سوزن
لطیف خلق بهر چرخه که رانند شتر	توان باشتر از آن چرخه بردن
ای از تو بیایغ هر کلی را رنگی	هر مرغی را ز سبقت تو آهنگی

بالوه و اندوه تو خرمی کفتم	۲	بر ناست صدای ناله از هر سنگی
از شرب مدام و لاف مشرب توبه	۲	وز عشق نباشی سیم غیب چگونه
در دل هوس نگاه و بر لب توبه	۲	زین توجه ناصواب یارب توبه
نی ترک وجودم فرمایند کنی	۲	نی از روی عیب یا بنده کنی
آینده عمر خواهی از زلفه فرو	۲	در زلفه چه کردی که در آینده کنی
روزم به کمال هر سووه گشت	۲	شب در هوس بوده و نابوده گشت
عمری که دمی از آن بجای آرزو	۲	القصه بنگر مای سپه سووه گشت
افسوس که دلبر پسندیده برفت	۲	و امن ز کفتم جو عمر در چیده برفت
از دیده برفت دین از رسول آری	۲	از دل برو و هر آنچه از دیده برفت
کنجش ضعیف تو ام ای بایه گماند	۲	افاده بد ام تو بصد بجز و نیاز
هر چند بنا گذاریم رشته دراز	۲	چون رشته بدست نت می آیم باز
ای از تو مرا گوش برود دیده نهی	۲	خوش آنکه ز گوش بای در دیده نهی
تو مردم دیده نه آویزه گوش	۲	از گوش بدیده آله در دیده بهی
کل لجه کشد بر زش خار درشت	۲	رو با تو و با درخت خود وار درشت
باقد تو شاخ کل مگر دعوی زود	۲	کش کل بطباچه می زنده غنچه بمشت
خواجه که نهد چشم کس خواهش را	۲	نمکت بدندان طمع نانش را
در پیوزه گری خواست زوی مستی	۲	از آرد و بفریب مشت دیداش را
نه دفع عطفش ز تشنگان آب کند	۲	نه دفع کلال تشنگان خواب کند
خاشاکه کند غنچه بسبب کاری	۲	لیکن ز پس برده اسباب کند

از روی

مولانا محمد جانی عخلص برادر مولانا عبدالرحمن صاحب مکتب از
 لوهی نامی اندوهی خجسته کشنده مولود در مرثیه او ترکیبی فرموده
 و دو بیت شعر را القمه نمود
 ماکی زمانه دایع نوم رحر کنند یک دایع نیک نمانده دایع در کنند
 من بودم از جهان و کرامت در بر در سبک نظم جمع کرا نام کوه بر
 سبک شمه ارستایل او کربان کنم جمع آید از مکارم اخلاق و فخر
 این نکته کوشن کار که در کرا نبیا نظم برع اوس ولی عجب کار
 رفت و در دایع تو ام با و کار ماند صد حرف از بود دل امید و امان
 خاری بختی در بر دل از غمی آن کل نماند و هر دو ام آن خار ماند
 سید جعفر پسر سید محمد نور بخش در زمان میرزا سلطان حسن
 بهایت رفت مرا و صدور مصلح محمد از دنیا رفتگی چنانش نمودند و عبت
 جهان آن فرس با ما کس شریفه آمده مدت العمر ساکن شدند از عالم ظالم
 باطنی خوا میدانم ترک دست جو بر خیزید ابرو شده اب
 سید جلال عصفور ولد سید عصفور است که وزیر محمد مظفر بود
 و مولد او دایع العباد و پرده است
 بصیرت کشتی زان عبد الاحب صبا با طر ز مرد کشت دیگرم
 ندمت تازه مگر خون سال لاله و گل که است آب زرد پوش و خرد
 کت شام و سر بی عاشق و معوق سکود خیزد شربن و ابر کر زار
 جو خاطر نور اسراف غیب مطلق است چه حاجت که اخلاصی خودم

و در مرثیه در روی
 و قصه است بوده
 فلک است زود از دستار دل
 جهان خاشاک بود و دراز
 فضا لعل است خاکی
 در عالم کار و دین
 سبک شمه ارستایل
 آن کل نماند و هر دو
 در زمان میرزا سلطان
 چنانش نمودند و عبت
 در زمان میرزا سلطان
 چنانش نمودند و عبت
 در زمان میرزا سلطان
 چنانش نمودند و عبت

Handwritten text at the top of the page, including the number 10 and various phrases.

اسکھ حال مراد مور لو بکریست	عمرم هم در از زو زو بیکدست
افشش پلنت کبیر و پور پور	افشش بران نیک که بکد پور
رعان مع اسر پلنت نیت	۲ تکایک طی دور ان حسد
لعل و یا قوت شود سنگ بدن خا	جارجیز است که در سنگ ارجع شود
ترپت کردن مهر از فلک مینای	پانیت در اصل کرد استعداد
ترپت از تو خورشید چون آرای	بنده ای به سب است بولی می
بهر امت چه عجب کرنی رسد دستم	تو از پ بنزدی من چنین بستم
مرا پیاده چه حاجت که روز و شب	قدح بدت در میان باوه پها ده
آیه خوبی بر افتاب ناسد	می شنیدم که خط بر آب نوسد
عشق آمد و این بنیه ام از کوس بر او	در گوش گرفتیم که در عشق نوزم
که اهل دل پسندند مردم آزاری	بکوشش تا اول آزرده بپست آری
آنجان پر شد که جای پند خیک اندر نش	از نغان جنگ نوشا نوشستان کوش
که من بادل فراوان جنگ دارم	بدستی دل بدستی سنگ دارم
منه یان و امان که اندر جنگ دارم	از بر میرود ننگ دارم از دست
کردن کرنا زکی با در کربان بر نافت	خود چگونه بر تواند نافت خون عالمی
سر زشمگ امارا کم بکھنود می ندارد	سوزنده دل ما هر بهیو و ندارد
آری چه کنیم کوشش ما دود ندارد	از سوز من خسته کنی را خبری نیست
بود آنه هر دو جهان را کر خسته در خمار	در آستان جهان طایر نیست
خوش ماه خوشه چین باشد	تو خسته غلبت گزان

Handwritten text on the right side of the page, including a large vertical inscription and smaller notes.

Handwritten text at the bottom of the page, including the number ۸۷ and various phrases.

استین بر فسان که بسره ز ...
 چون حمایه منیم حقان و صیغین ...
 بار یکم و دروناک و سوزان ...
 تر خاک جلال را بسیر نند ...
 سوزانا جلال الدین طبیب مرد اهل فضل و کمال بود در زمان
 ال مظفر و در فارس از طبیبان حاذق بود و با وجود ...
 سوزان نیز سکه میفرمود و روزی قطعه در صفت مفعول و مخلص است
 نموده بگذراند و تحسین یافت اس دو بیت از آنجا است
 جلال صمد اسرار مفعول و طواه
 بدین قوی کند و طبع شاد و فکر خوب
 این چند بیت هم از قصیده ایست که در مطلع خواب غیثات اندر سر رشید الدین
 امدالی گفته زهی ز وصف و دانت زبان رسیده کشیده حسن تو بر تیر و ز شکر
 شکر ز شهد لب جاشنی گرفته بعض
 بصدر داور دوران بزم ز دست تو داد
 غیثات دین محمد پناه دولت و دین
 سپهر عطف خویش جواز ندهر صبح
 جلال بن جعفر فراری صاحب عرفا آورد که در صاحب سیر ابر
 دیوانه و متنور در بحر جان کند ما نیم و دای نیم نشسته روزان و شبان قنوم
 هر کسی بی شادی گرفتار ما و غیر او نیم نشسته

این چند بیت هم از قصیده ایست که در مطلع خواب غیثات اندر سر رشید الدین امدالی گفته

مولانا جلالت الدین طبیب در تذکرہ سمر اور ہمدانہ کوی
 در طب شاگرد نعت مولانا صدر الدین سیوانی صاحب طبیب
 حضرت صاحب قرانی مشرف و اس غیر حلال الدین طبیبی است
 کہ در زمان ال مظفر لودہ این مطلع از ان حاوی فصاحت
 و اہل ہمدان کثیر است و ہمدانہ ہمدانہ ہمدانہ ہمدانہ
 خواجہ علی الدین محمد تہذیبی در تذکرہ سمر اور ہمدانہ
 کہ در مجلس از او سخن طبعی نظر بود و انشا پروردگار بعد از
 قتل مرزا شاد حسنی و زار صاحب قران مغفور تا انوار ایام حیات
 ان حضرت باوقار گرفت بعد از ان حضرت نہ دخل در ان مہم نموده
 باغوار و ہمدان کہ و کمال ان حضرت لودہ اور اور ہمدانہ ہمدانہ

اس سب زاد در زمان وقت از و شنیدہ

کریم خانہ در کور ملا و میر کریم ۲ کریم خانہ در کور ملا کریم کریم
 مولانا جلالت الدین محمد دو الہی ولد مولانا سعد الدین
 اسعدہ و انیس علاوہ علمای آفاق و مشرق انوار حکمت مسالی
 و اشراق بود پس از انکہ بیس ریاضت بوسیدہ و اسرار مجاہدہ بر
 میان زد و درہ نورد و ادراک کتب طریقی عادات و رسوم را
 طریمودہ صدرت سنی سند فصاحت و علم شد و نگیدہ بر چار بابش حقائق
 و معارف نودہ فاضلان زبردست را زیر دست نموده مباحثات
 چست و میناطرات در بہت باقدوۃ السادات و العالی صاحب الطبع

میر صدر الدین محمد مشکلی سیرازی می نمود ^{مهر} لکواب و دلایل و منازعات
علم ^{توجه} و احوالات ^{بسیار} و نیز در دانش ارشادان در حجت
هر چه آن میگوید آن درست تا آنکه مرتبه مرتبه دستور افاضل و در آن
و منظور طبقات نفع انسان کشته ایام افادش بزمان جوهر نایبی
و تحت آرای نریده اولاد مسید بشر عقل جان ^{شیر} امیر عیانت الدین
منصور کشید ابن امیر صدر الدین محمد زبور کتبی و میان بر
دو تبرک اقلیم فضل و کمال نیز پیوسته معارضات و محادرات
حکمی و منطقی و تطبیق بر اهل عقلیه و نقلیه از طریق بود تا آنکه امیر عیانت
الدین محمد شادانی بدراجند خویش مناظر کای عظیم با مولوی نموده
خود را در استخفاف مولوی نیز معاف تا آنکه در تصنیفات خود چون
احوائی حکم تجرد و دیگر کتب چون اخلاق و مباحث و غیره اعراضاً
و کلمات و نسبت خصایر دینیه تا فاداب مولوی مر نمود از جمله
آنکه فرموده روزی علامه ^{دوانی} بازار و درآمد ^{حرف} طلال کبیرش
ز ^{حکیم} بزرگی را دیدن کرده چارمزد در پیش ریخته و متاع
نمای عام بر در دکان تکلیف او ریخته چارمزد فری می نماید
بندی از کف می پندار ^{دوانی} دوانی کف ای دارند دکان
بازرگ دکان ^{چندان} است صاحب کاف ^{صاحب} دکان ^{بزرگ} از این
ز دکان ^{در} هم بد ^{هر} مولوی دوانی کف یکی از آنها بچند
دکان را اظهار نمود که یکی ^{بسیار} دوانی دست و زبان کشود کف

باید عیانت در روز
فنون کلب زبانی در کتب
مشترکان ^{بسیار} ^{بسیار}

زردگان فرزند حسن کل
ابو اسد کشفی
در زندان زند

سر هزار ازین کرده نظر ایچون یک بده ولی بر طبع مکنه دانان بدنا
که ایچقد خست را در شان اهل فضل که کج هر کجست عجبی بکنند
اورده اثنته سیوه اورا کت لما اید غیبات الدین منصور ار تصرف
طبع ستم ظریفان لطیف ادا در کند شده هم لطیفه که طبایع خوش را اند
ازو بر زبانها مکنه الحق که هر سه فاضل مزبور در عزایب معلوم
سنت حقایق از اعظم استادان و محققان عالمند و حمد الله علیهم
اما اید غیبات الدین منصور معنور و مولانا جلوه الدین محمد در زمان
فرمان فرمائی نگاه طاهات حسنی در بهنگ فرمایان دعوت الهی
در آمده بهیا کل مجردات مستیند اما تصنیفات کامله مولوی
جلولیه اینست که شاید ذکر شان در هر زمان بهر حال و حال
حال از استادت و اکثوز علمای هر عصر از هر شهرهای حکمت این
را این خفایق و دقایق که هر کتبه از این زمون معارف ملکوت
و سرمایہ مناظره و مباحثه اهل حل و عقد بهر کجاست
اسانی تصنیفات الجرنه الجلیه الجاولیه شرح هیا کل
حاشیه قدم و جلد بدو اجتمه شرح مجرد مولانا علی قاسمی
و مثل این مذکور است شرح ~~مفصل~~ نیز تصنیف نموده دیگر
اثبات واجب دیگر رساله زور آورده اند که او را در حسنی
که طوف مشهد مقدس عرفیه فرموده اند این رساله را از قیومها
ان مزار فایز لا فوار تا لبقه نمود و دیگر حاشیه شمسه و حاشیه

انوار شافیه و اخلاق جلالی ابو حمزه از مشهور است
 بود که بعضی از اینها را در حوض بعضی اوقات بحسب
 قرض قلب مکتبه زای بانها و کلام موزون حقیقت سخن میزدند
 این را عیبات با تاریخ مقل سلطان ابو سعید که ایشان در
 سکت فخر درع نمودند و اندر خرج کبیر تحریر شد

انته بود یک الف و بی و دو لام
 از بنده الفی علی را بطلب
 خورشید کالت بنی ماه و سال
 کربینه برین سخن میطلبی

بدانکه در اصطلاح اهل صنعت هر حرف زبر هر حرفی عبارت از آنست که در
 هر حرفی که مکتوب میشود و بنده آنست که بعد از حرف مکتوب در نقطه بیان
 او رسود مثلا ز بر عین حرف اول اوست دو حرف آخر که در نقطه مرآت
 بنده ویست بانی حرف را ازین قیاس باید نمود و هم از تکرار کلمات
 ای مصحف ایات الهی رسد او یک سلسله اهل ولایت است و شش ز زندگی

اب نماز عارفان ابرو سلطان ابو سعید که در فرخ روی آ چشم سپهر
 الحق نمونه کشته بکشی کشته بود تاریخ سال مقل سلطان ابو سعید
 شد بجلاسه و روانی ضم
 جنتی بود مجلس در پیش
 اجتماعتن با و مسکن ما و
 اجرم کشت سال تاریخش
 نادر عصر و اعلم علما

خوانی جوانندید

این کتاب را در سال ۱۱۸۳ هجری قمری در شهر تبریز
 در روز پنجشنبه ۱۱ ذی القعدة ۱۱۸۳ هجری قمری
 در روز پنجشنبه ۱۱ ذی القعدة ۱۱۸۳ هجری قمری
 در روز پنجشنبه ۱۱ ذی القعدة ۱۱۸۳ هجری قمری

سو و ناصب لای هر عهد سلطان حسن میرزا نوده و تازمان شاه ایل
 رسیده نکرده تا فراموش آنچه گفتی در عهد اینها ^{بگفتی} تو می خواهی
 بلا این شهر حفظ کردی حال عارضش ^{تلاش} افتاده با هم بر سر یکدیگر نه مور ازنا
 صاحب عرفات العسوی مور ناصب لای ذکر نموده و این بیاید نسبت
 بوی داده چون مولد هیچ کدام معلوم نیست غالب آنست که مردی با شکر
 کوشی لطیف ^{سود} بر بینه ظاهر ^{از خوشی} دیگر ننگید و رقیب است
 نه اید برو که است مرزبانان شهر ^{آن حالتی که نیست} ترا با خدای خود
 کرخالم کز دیوسف کل ^{بوی پاره} یوسف شنوند از کفتم
 شیخ جلال هر وی از صوفیان صومعه خرید و بی نیازی بوده
 مدنی در هری ساکن بود او را تکلف تمام با جمعی اغزه بنجار آوردند و اجناس
 میرکلان و در مردم و ابا او نسبت ارادت حاصل شدند این وقت ^{کلیس}
 ما یوم عشق و سرکوی ^{کم کرده} ز پنج شینی راه سلامت
 هر کس که جو پند عزیزان ننگد ^{بسیار} بخاید سرانگشت نداشت
 جلالی حواجه عبدالقادر در مجال خود از غزلی آورده است از آنست
 یک زمان میرم زمانی خانه را روشن کنم ^{تایجان} کندن شینی یا روز کرد انم جو
 مولانا جلال ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ}
 حواجه در مجال آورده ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ}
 مولانا جلال ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ}
 زاهد ز جام باوه ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ} ^{مولانا جلال} ^{عند التاریخ}

تکریم
 کتب
 کتب
 کتب

هر دو دست میخواستی ز کام خونین ^{بگیر}
 به پیش چادر خود کامی خود را می چینی ^{باشد}
 سید جلال لغیب از بزرگان نجیب خورده دان بود ز همت محمد از پیش ^{است}
 حریف منکم با هفت دریا ۲ اگر زور یک شبنم ندارم
 حافظ جلال الدین محمد سیح خانقاه اخلاص صمد بوده و از خطابت موسی نادی ^{میر}
 سیح اگر شتو و یک تکلم از و هفتش ۱ و کز شرم نماید مجال دم زدش
 پیر جمالی اردستانی صاحب عرفات آورده که وی مرید پیر ^{میر}
 اردستانیست و در بابت حال با بر ساد خضر زمان بطلب کلیات
 حکم سنایی ساده از اردستان بغزین رفت و مدتها خدمت به زلی
 زده آن نسخه شریفه را که گویند بخط شریف حکیم بوده بدست آورده باز کش
 و میدان خود را برداشته پیاده بکوه مظهر بی نژاد و راجله رفته است
 بکعبه مقصود رسید و در آن سوزونی گرامات و حالات غریبه ظاهر
 اشعار بسیار گفته و قصه جمالی بوی منسوبت چه همیشه بدوق و سماع
 بوده با اتفاق مریدان دست از هستی موهوم باین روش ^{مراقب}
 و محروان تذکره الهی مبنی بر ذوق این طایفه گفته تحریر نمود
 تا بهست جان در این ^{تقصی} ^{میکنم}
 اما چند بیتي از آن هر سلسله ^{تحریر} ^{بندید}
 دو کز کعبه بر یا و بوستکی ۲ دلکی بیدد و دو دوستکی
 اینقدر بس بود جمالی را ۲ عاشق بنده ابابالی را
 اردستان ^{شمار} ^{جمالی} ^{ده} ^{مهر} ^{نرسیده} ^{داشته} ^{اند} ^و ^{پیر} ^{جمالی} ^{نیز} ^{بان} ^{را} ^{جمالی} ^{مرا} ^{شمار} ^{دارد} ^{عاشق} ^{که} ^{لا} ^{ابابالی} ^{را} ^{نمیدانم}

کز آنکه در دست
 دست
 اسعد بن موسی
 عاشق که لا ابابالی
 را
 نمیدانم

ولابی تو دم یکدم سنگانی ۲
 اگر رویت به بنم عم غانی
 اگر درو دل مست نمایند ۲
 دل پدید و خور عالم
 عصه خونی روی و بر اندیشه
 گفت پیغمبر که پیدا کن رفیق
 تا توانی رفت شاد اندر طریق

شیخ جمال پد دهلوی عارف ساک و تارک از خود گذشته بوده و مس
 وجود را در راه ریاضات که از داده سر و پای برهنه سیاحت نمودی
 از هندستان بخراسان آمده خدمت مولانا عبدالرحمن جعفری را در ایام مولانا
 این راه را بسیار بدیده مار از خاک کوپ بنام است آنهم زاب دیده صد کار آمد
 غیبی را طی که صد ساله ~~یا بیاید یک چشم زون~~
 زاهد بطعنه گفت که روی بتان ^{مبین} ای بی بصر و دیده پنا برای چیست
 و مولف این تذکره الیغنی از شرح جمالی دیده که در روحالات
 سفر عبرت اثر خود و کیفیت صحبت او با اکابر عصر خویش و کرامات
 و مقامات اولیای هند و غیره بیان نموده نقلهای غریب ^{ايراد کرده}

در این کتاب
 عصر و احوال
 و کرامات
 و غیره
 و کرامات
 و غیره
 و کرامات
 و غیره

شیخ جمال الدین بروجردی از جمیع کتب معتبره و خوش نویسی بوده
 و در آن کتاب در باب اول از کتب معتبره است چشم نویسه کرده بنی خانه مردم
 سوزانا جمالی و کلد سوزانا حاجی شاه جلاع کاشانیست بدستش نحو بسیار
 سکنه و بسیار بر عکس مدینه طالع علم و سلیم النفس بوده این مطلع مراد است
 عیب جبران او خزانة بنویس و نفس مارا بغیر از اشک دریا این کتاب محکم است
 سوزانا محمد سخم هر دی در نجوم مجرب بود و معتقد است بجایی رسانده
 بوده که جنونش در این مطلع او است هر کس که نیست زنده بعسقت هلاکت
 در هر سری که نیست هو این تو خاک است جوهری ذکر و بر آید در مجالس آورده
 این کانی این است بشینه پوش صابر سلطان هر دو کونست لیکن نخل
 امیر جهان شاه بن قرا یوسف قرا قینلوی ترکمان شهر باری
 بایسوک و صاحب قدرت بود و در امور مملکت داری و شهر باری و انا و لیس
 بدخو و نام معتدی واقع شده بآنکه بهانه سرانرا از پای میگذرد میرزا شاه
 سلطنت از دریا بجان را با او تفویض نمود و چون میرزا رحلت فرمود و سلطنت
 محمد بایسنقر بر اثر او ستانست امیر جهان شاه بر عراقی نبردست
 و اولاد امیر محمود صاحب قرا از یک قلعه از عراقین تصرف نمود و عزم قندهار
 دیگر ام دهب و در زمان او ترک که در است قوی پهلوانان سلطان حسین
 در استرا با و ظاهر شده از برای رخنه خراسان سدی عظیم پدید آمد در بین است
 و بوداع و لدا و در بغداد بجهان شاه خروج نموده وی مجامع بغداد
 گشت تا آنکه محمد و لدا و سر بوداع را بریده پس لدا و بغداد
 مغول

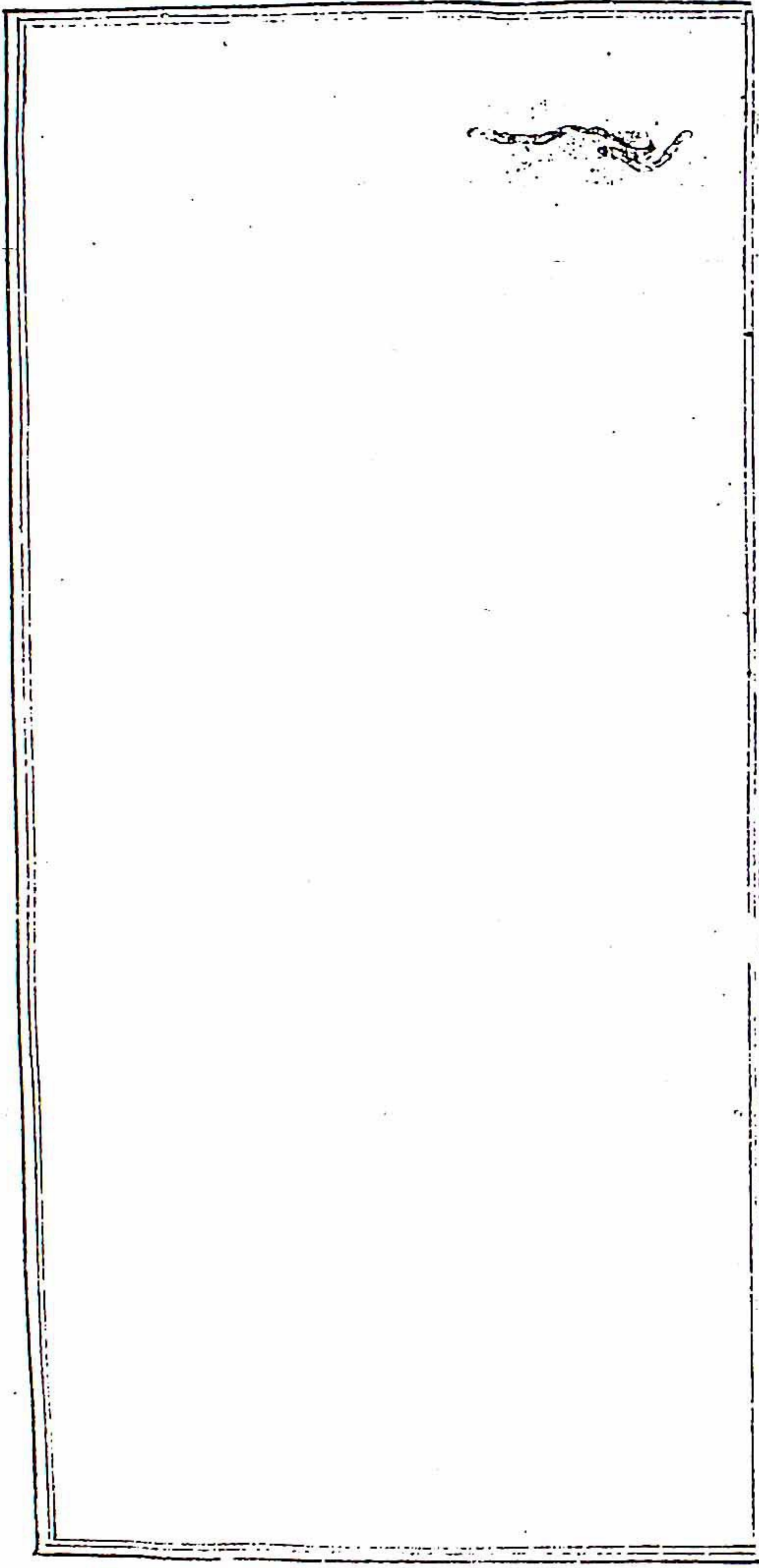
شیخ جمال الدین
 دوران او را در کتاب
 شیخ جمال الدین

شیخ جمال الدین
 دوران او را در کتاب
 شیخ جمال الدین

و لیکن گشای سر نیز بریدند و کوفتی نداستند ^م در همان سال از روی ^{حس}
 در حین مراجعت از بغداد او زون حسن در راه پروماخت و او را کشتند
 بر اثر سیرش روان سخت و در سال هشتصد و هفتاد و دو واپا امیر خیران شاه
 هفتاد سال عمر یافت سیزده سال بنیابت شاه ^{منگک} پادشاه کرد و بیست و دو
 سال بعد از وی بیست و چند که هنگام محاصره بغداد کشته شد خود فرستاد اینها
 و میر عیسی در مجالس آمد که روی حقیقی تخلص نمودی حکام گفته
 از لطف دوست نامبر صحر مراد در ^۱ با چند و چون طاعت و با منت ^{علم}
 ای خلف از راه مخالف بتاب ^۲ تیغ بپسکن که منم اما شاه منم ملک خلافت
 تو خلفی از تو خلافت خطاست ^۳
 حرف الحاء
 خواجہ شمس الدین محمد الحافظ الشیرازی

چندین بار بعد از تملوی
 خطی نیز نقل نمودند
 در تاریخ مایه فی امته که
 تمام عرا و عرب و عجم و فارس
 و آذربایجان و ترکمان
 بسواحل عمان را تا بحر
 ساحل عرب را در زیر کف
 در ^۱

نظر و اینست در این ما
 شمس الدین محمد الحافظ



۹۰

حافظ خاموش از میخانه وحدت مینوشد و از عین حال وحدت
 در پیش از موجدان عارف و از مقلدان ارباب بیان و معارف الهی و الهیست
 از عین کس که در توحید دروغ گفته *المنه لله که اگر ما از مناهر طبعی بریزه*
 در ایام فادستیم ظریف از ذکر اخصیو خاموش که یا جو مینار لب سینه خاموش
 از در راه جسم میراوش *المنه تدعا و تعالی*
 در صورت مگر حافظ خاموش *کس تو به سینه زدن کرد بر کس*
 موزون حاجی فوطه قندی فوطه فروشی کردی اما طبع سنگ آینه
 ای بیت که از مرقوم میشود بجای نرسوبت و سرتبه سخن هم بدین دلالت
 حافظ حکاک از کربانست و معصم دار الفیض عرات عز لواء
 وضع ماه رخت دیده را بر آب کنند *کسی ندیده که که در آفتاب کنند*

در این کتاب
 از حافظ
 در این کتاب
 از حافظ

قاضی میر حسین مسیری بسیار فاضل و استمد عارف بوده از فیض
 آنجا که کمالی بود و در هر کجا که میسر میسر بود و بر کمال میر
 اسامی مصنفانه شرح دیوان حضرت امیر عم و شرح در حکمت
 و شرح کافیه و طالع و شمس و حواسی دقیقه و غیره اما در قواعده
 دیوان انجمن استعدادی در فرموده که روه بر فتوح حضرت امیر
 سزاوار و لایحه سکه و با عیانت که در شرح دیوان ذکر نمود، تمام از
 سلطان بنز و حسن فرستد که بفرست از برای منی اساسی
 میر قاضی میر حسین را فرستم که باشد عین بازی با قضا
 آنجا که تو دیده زخم خون شدت
 روزی بهوای عشق سیری میکرد
 لیکن صفتی بدید همچون شد و رفت
 ما چند سیم خلق بر بندگی طرف
 و انگاه بغیر حق کنی آنرا صرف
 منجد که تو از حرام سازی باشد
 مانند فلان که سازگار از حرف
 و نیا که ندارد بحقیقت مایه
 در عین عدم جنود کند چون سایه
 گاهی جو بر آب می نماید بر زمین
 گاهی بفلک جو برق دارد و بار
 و آنکه برای دوستان در کار است
 بیوسه نشین بر خود دار است
 هر چند ترا نصرت دولت با راست
 صد دوست کم است و درسی بسیار
 ای داده مرا بر حق خویش تو بد
 خواهی که کنی نامه ام از زلف سفید
 هر چند که از بیم تو از زم چون بید
 در ملک بدن جو عقل قاضی باشد
 بر قسنت حق همیشه راضی باشد
 چون حال که گفته گفت بسیار بلو
 امید که آید و جو قاضی باشد

مولانا کمال الدین حسین الواعظ الکاشفی استاد دماهر صبح
 فضایل و صلوات قادر بوده و کم علم بوده، مگر در حدیث و کلام بسیار
 بنوده باشد از جمله جواهر التفسیر که شرح سوره البقره را در یک خط
 نوشته دیگر تفسیر حسنی که مشهور است دیگر مجاز الا نشا و مواهب علیه
 و اخلاق محسنی و سبعة کاسفیه در علم نجوم مستعمل بر احوال سبک ستاره
 که هر یک جدا تصنیف نمیشد این بنا بر علیه نماز کرده و افزاینده لواط
 القیاس است که اختیارات قرار در جمله فصول و احوال است و هر دو در حدیث
 و اسرار قاسم از روایت در کتب ما نیز ساله ترتیب داده و غیر اینها ذکر
 تصانیف دارد و موهوم و ماخوذ در لواط آورده که مولدش بیق سبز و از
 و مدت بیست و نوری ساکن بوده بسیار در هر کار و در فنون عالم
 گذر شده در زمان زندگانه سرشته نماز دست به حادثات کشیده
 این روایت از جمله تبرکات آنفاس مبارک است
 روز و دایع گریه نه در خورد دیده بود ۲ طوفان اشک تا بکرمان رسیده بود
 سوره نوح علی لوطی از خود کشیده و با کمال عقاد بوده و گفت که
 در حین غسل دادن وی برنگه بود با علی بر سینه او نقش بود و در او اینها جا
 مشهور است آنی با نواز از کتب چون که مستند فخر زین زمین که در دارد دنیا هر پنج کار
 براری که فضل خود ای رود کار یکی حاجتم را نماند یکس برارنده آن تو باشی پس
 دویم روز یکم از جای آن که منت نباید کشید از خندان سیوم چون بگریم اشارت
 را لا محاله شمارت رسد چهارم جنابم سپاری بنجاک از اول کشید با شیم
 پنجم خود را بسلانند گفتن رسانی تنم را با آن پنج تن

این روایت از کتب معتبره است

مولانا

مورانا حکیم محمد اسفندی صاحب عرفات این بیت را از ذکر نمود،
 با نیت کسب کمال است غذای روح علاج اول بر ایشان است
 سید حکیم نسبت از سوای زمان سلطنتی میر سید و غالباً هر دو حکیم یکی
 ما نیم پر سیکده کج و بر او ۲ دیگر کارویم که دارم غیر او صد بار پیش گشت در گذر زنده ام
 گو یا علیست یار و حکیمی یار و تنهانه همان دیشتم آن عهد شد با هر که دم از مهر زدم دشمن شد
 در و لیس حمید رتونیانی تونیان قریه از قرایای مراستب و پیر او از
 بر ایشان آن دیده بوده و حمید در رغابت حسن صورت و کمال صورت بود
 در صفهاست مجرد کشته بپروادی طریقت و کشت عالم افتاد در موسیقی
 صاحب تصنیفات مسکله با نزهت مشهور مدها در مبد بوده در او ایل
 دولت کبریا دستاه ملک المنجی را بجزور نمود که در زمان ارباب نعمت
 دار بود در خط خط نیز اسناد کرده چندتا بران ^{محلان} بجزو ^{بجزو}
 کشتی بهوای نفس در در بسی ^ب باراحت و آرام نکشتی نفسی
 عمر تو بجل رسید و تو کو ساله ^م کوساله جل ساله ندید است کسی
 لا اله الا الله که سمعت کوشید ^م با خیل منجان قرینت کوشید
 با آنکه نباشد از بخت خبری ^م خواهی ملک بخت کوشید
 یک چند بگرد هر معلم کشتی ^م بر کرد معلمان مغفله کشتی
 چند آنکه ستاره بر فلک تابان است ^م کمان داوی بعد از آن مجسم کشتی
 مورانا حمید رتونیانی هر وی ^م ساز در بند که خود آورد که در اول
 حال بکلی نری اوقات میکند مرا این بعد از آن مثل شاعران بر ^م

بسیار گفت و دیوانش قریب بدو آید و آن هر قسم سوخته و غل
 دارد لکن عمر و بی سواد بود تا آنکه در سن ۲۰ سالگی در کربلا
 کشته جان طوطی صحرایی را که در آن کوه بود که میگویم که ما نماندیم در آن
 کوه بود و قریب بود که با هر بخاری میماند و در او اول سلطنت شاه
 طهماسب قدم نهادی و در آن کوه کلبه چندی که در سنو طوطی نماند
 چوین در کار نمود، اینهاست
 ۱ دلاجنون صفت خود را خاص از قید عالم
 ۲ ره صحرائی محنت کیر و در وادی غم کن
 ۳ بر کس دوستی بر بندم آخر دشمن جانم
 ۴ بخود کز نیستی دشمن مردم دوستی کنم کن
 ۵ تویی عمر و از عمر هم بیوفاتر
 ۶ ندیدیم عمری بدین بیوفای
 ۷ ز وفا بغیر نامی شنیدیم و ندیدیم
 ۸ زبان هرا آنچه دیدم همه عمر بیوفای
 ۹ روزی آرزای اهل و فایا رکنند یار
 ۱۰ بسیار ما جوید و بسیار کندیار
 ۱۱ جو عیبه آمد سگش خواهم که پرسد خا
 ۱۲ که می باشد بهم رسم مبارک با دیار از
 ۱۳ آیین زهد کار من می پرست نیست
 ۱۴ کز همه هزار بار بگویم که هست نیست
 ۱۵ بجز زوال من جز بی عشق نخوا
 ۱۶ عشقت کسی را که بجز عشق نداند
 ۱۷ ز عمر خویش ندیدم و می که بی تو کند
 ۱۸ اگر زمانه ز عمر منش حساب کند
 ۱۹ شگفته شود خطت بر عذار پیدا شد
 ۲۰ که صبا در خم آن طسره پر خم کند
 ۲۱ کردست عزت من استغنی بود نکند از
 ۲۲ عزت من در پیوست می نماز
 ۲۳ من بجز از خویشم و او بی خبر از من
 ۲۴ دیوانه نیست جای تو برانه خسته

این بیت را
ضم

ایام که اعتبار
بهم رسانند
م

حبيب الله ولد مير سهرابنده در مجالس امده که گال قابليت دارد و
در سنه ۱۰۰۰ قمری در شهر تهران در روز پنجشنبه در کمال کرامت
در تمام عمر عالم بخشم شد و سواد کفر و از سر صراحت چرخ مبر و ماه
سید خری در مجالس النفايس امده که تا پیش امیر حسن قاضی و از سهراب
مدتی قائل برات بود و بعد از آن او را پیمانہ تشیع کشید و از سر او
خواجہ شیخ ابوالحسن دهلوی در زندان دولتی پراکنده که
او نیز از حکم پیمانہ نظام الدین الیاس و خواجہ نداد است
از شهر دهلوی در شهر متوجه شد و در این کلاوت و سحر و در میان
و بر حال افشاده وی نیز بر دوش امیر خرمی از استعداد دینی است
در قدم سنه ایشا بخوده و در ملاقات فقر سلوک مراد کرده و گفته اند که
خجاست پیری بوده و نظام الدین با جموع اصحاب بیلد کشید که او در
دستگاه خجاستی نشسته که در بارغی که در صومعه از تبرک جمال خود
چون بچشم بر حسن افکار و اله حسن منظور سخیل موزون او گوید
از کسوالی کرد و حواس لطیف شنید که آنکس محبت او در کانون سینه
بجوش آمده و چون در طلب هم گیرند در حلقه میدان سپرد آمد
لما نزلت محسن مشهور است خدی اوان لطایف طرایف مردم کلان
شیدم ساغوی از دست سستی که در کمالی
بسی چون تو چو او در پرده باسد در کمالی
از خدا امید مدارم که فار و زخم

و پسر میر سهرابنده است که خیدگار
وزیر سلطان حسن میرزا بود
اما او بر عکس پدر میدان زدند

جیبی انصاف است
امده که از جمله نادیده گویان
زبان و در آن از این
و طبع نقیضها
باز بیکه بیاید
و نظم زود و نکت
موسیقی و کلام
چه بلا ضیاع
او را بکار هم بکار
فایده براد بود
حجابی دختران
در تذکره النساء
که خوش طبع و لطیف
آورده اند که همکار
عبدالمال من بیت و انشاء
این قطره خون حسرت
کویا که دل از غصه
و اسرار است آری
بهاره سوز و گل خوش
و کز بر سر زین جا

از خدا امید مدارم که فار و زخم
در کمالی
بسی چون تو چو او در پرده باسد در کمالی
از خدا امید مدارم که فار و زخم

عشقمازان و یازند و عشق سوازان و
 بروز حسرت که زلفی ز دست غمزه نشو
 من بودم دلخیز و خونی و سرودی
 در عصمت همچنین روی کشاده اندر
 کس را خبری نیست ز سوز جگر ما
 رخس خوی کرده دیدم رفتیم از هوش
 بیدت حسن با درد خوگر و
 حین و نای تو مستجاب نیست مرغ
 از عید نای ما چه رنج
 گفتی که حسرت از ما جداست
 بروشت ز غم و است غمت پرده عصمت
 از تو بگری چه شکایت کنم
 من خطای نمی کرده ام لیکن
 ای بعبادت بار ساری بر سواسی بدل
 ای شهید نوشین لبیت بال از هم لودگی
 اغمم بر غم و شمنان آسایشی یا بزم تو
 ای خون خلق ریخته و انگه از آن خون
 عقل مگر کجاست از محله عشق
 امسال بی تو رونق کل انجان نبود
 می بوشم بقیه که بر زنده استم

آنچه در فرماوی نسیم در پرویز چو
 غم را نه نشان داد و بلا را که خبر کرد
 تا بدعا بنیل شود و عوی داد خواه تو
 آری جگنیم آتش ما دو و نذار
 عجب کیفیت بود این عرق را
 خوشا دردی که در مانس تو باشی
 تر از بان و کرد دل و کرد عاچه کند
 دیوانه بحال خویشتن نیست
 این از فلک است از چنین نیست
 دانست که این مرده سزاوار کفن
 ای از تو فریاد بفریاد رس
 خوی بد را بهانه بسیار است
 من یکی زان پارسیانم که رسوا کرده
 باز ای تا با باز ایستد چشم ز خون پاک
 استغفر الله زین سخن عسی بود
 نه دست تو دار و خبر نه تیغ تو الودگی
 شهر زنده است روستای ز
 کی تو بدیهه بلبل روان بنود
 رشک از کسی که خون و لیس در ایام نیست

اما خدمت مولوی بازن خود در خانه جنگی منزه از زین و اورا بخانه فخر نود
 طلوع منکبر و مولوی در آن باب میفرماید که چند ساله این
 در خانه جنگی بود و در دین بند را در پیش فاضل زین کبریا معجب
 تمام عزیز بخانه فخر در روز ناکند خدا سوزند عید عید و صد بار
 هر کس خدا بخانه فاضل در روز در یک زمان هم که در آن معجز
 دارم پسران حق اما گفتند که موم که در راهم بخود استیجاب
 عمر مولوی از صد گذشته بوده و در سال نهصد و شصت نوشته کس منزه اول
 در مجالس امده که مولوی بسیار مال بوده اند و در محو مطهر خود در گفته
 مطهرت هم با هم م بخش را که مطهر می توان گفت
 عرض جز به بد او زستاند م سر او را کید را جز توان
 دل دیوانه بنیان در خم زلف تو شست که بزنجیر بجای درش نتوان بست
 گفته با رخ ما حال تو جو نیست میرا آنچه شنیده اند و در دل خورشید است
 باوه صافی و جمن بر کل و دل بر ساقی توبه خود نیست در گهست بخوایم گفت
 از چه صد جان شد از به جفت و امن کل و من و وصل تو نگذشت خسته شاه از دست
 خلق گویند درین شهر مسلمانان نیست روی چون قبله نما تا همه گویند که هست
 پیش جنت دل ما زنگه نتوان داشت شیشه می شکند در نظر مردم
 در اسپست از اسپان که او جوع البقر دارد بخروج البقر با خویشین چندین هزار
 بی حال دستا میرو و هر جا که می بیند بیوی آن قدر گاهی که در پالان خود دارد
 هر که را مصلحت آن نیست که شبی با هم که محمول تمام نه بلوک از روی خطره بود

بن منصور

الد ماخذة من فروزه بيك حون
وجود فائز الجود آفرينند اقل الله
بروز کردید اور اباسم پدر خود
سلطان حسین که دختر زاده امیر
نیور کورگانست موسوم گردانند
چون میرزا با یقرا که جدا است
قد از قوت پدر او را لباس
زینت پوشید در سلطان
سینه با یقرا مشهور است
که حکم جهان را

کسی عمده اسب چنین بیرون نمی آید
و مان او ز گاه چو از کدیم سود خالی
غم زین انجام تنگ قسارش را با با
ذکر جمیل سردار حسنت ما و امیرزا ابوالعباس سلطان
با این امیرزا عمر شریف امیر تیمور صاحب قران و لکنان
در روزی غنیمت غنیمت و فضائل از جانب پادشاه
و هر دو ذکر مجمل از حالات و مقامات وی است که حمد حسن تشبیه
رسید و انوار بختیاری از حبابی نور سید قرینش بر مشرق دولت
و قاضی تافت در راه روز سید دوست و یک بعد از وفات
باب میرزا رایت هانزادی در مروست بجان پرافراست و بر تخت
سلطنت جلوس نمود و فتح اول که نمود نیز ملک استرا آباد بود که
با سلطان محمود میرزای بن سلطان ابوسعید در نوابی استرا آباد
مصافحه نموده و برات کس داد و سیوم مصاف ترینه است که
با امیر محمد علی سبب سالار سلطان ابوسعید جهان نمود با اندک مردی
بروهم نظریانف و محمد علی جانب هرات که رخ چهارم فتح ملک گراس
و جلوس بر تخت هرات در سال هشتصد و هفتاد و شصت و پنجم
مصاف میرزاده پادکار محمد بن سلطان محمد با یقرا نوبت اول
گشت نمودن و عنان فتح بر بچه اقبال در بود است و در کجانی

میرزا ابادگار هرات ^{بجای} ~~بجای~~ ^{مستحق} اوست بر سر میرزا ابادگار
 فریاد و کینه او در باغ و اغان و عمارت و او را از ملک برب برادر از
 آوردن هفت در موضع اند خود با سلطان محمود میرزا هرات گمان
 نمودن و سگ دادی میرزای او شتم مجامع با و فتح انجا
 تمام با شاهزاده ابوبکر بن سلطان ابوسعید مصاف نمودن
 و گرفتار ساختن و کشته و دیگر از غرایب حالات و صفات
 او چه توان که تا سلسله اهل در در بر پاست ضابط المکرر و برای
 هریار است اما ان پادشاه حمید خصال حمیر علی اهل فضل
 و کمال بود و اریات سخن را محو سخن غنی نزد دست تخم نیکو مر را
 چنان در زمر کمالیت گاشت که تا قیامت از او بر و منداست
 شنیدم که چون عبدالعزیز خان از یک هرات رانج نمود بزایرت مرار
 فیض از میرزا آمد و روی با بر او ارکان دولت خود کرد که کف که
 میرزا بزبان حال ^{بگوید} که هنوز مرده مر زنده ترا مار هفت
 و در باغ رحلت آن پادشاه فرود و سر مکان اس قطور اکلند که
 سشنشاه ^{بجای} سلطان ^{بجای} که نخل حیات وی از بیخ ^{بهر}
 جو جایس کلستان فرود ^{بود} کلستان فرود و سر باغ ^{بهر}
 لیکن آن پادشاه سر ملک و فضل نصایف نظم و نثر ^{بهر}
 ترکی و پارسی مترجم بنفحات اشعار نیز میشد اندک ^{بهر}
 سال او که ز نور کردن و کوشش عروس ^{بهر} تواند که بنفست ^{بهر}
 از زمین اغان او بر اهدا و
 واد بار اسان مکنش
 و واد و در ار طالب ^{بهر}

باغ ساکت مستعد و هفت
 کمالیت میرزا حسین مرزوف نو زنده و باغ
 اللزوم را با و دولت او غیر از عرص
 در دولت و اهل طبع از نرات انعام او در دولت
 در دولت و اهل طبع از نرات انعام او در دولت

در سال هفتصد و یازده آن طای
 باغ سلطنت و کیتی بناهی کل
 فرود و س را جلوه گاه ^{بهر}
 در موضع بابا الهی دعوت ^{بهر}
 اجابت نمود و نام نیکو بادگار
 حور نام خاوردان متصو ^{بهر}
 کسی که زنده کند نام جاود
 سی و هفت سال فرمان ^{بهر}
 خراسان بود و مشکلات
 از زمین اغان او بر اهدا و
 واد بار اسان مکنش
 و واد و در ار طالب ^{بهر}

و اینست که در هر کس که در این دنیا ای شده کل در عین آن خون او ترشده از شرم کل در
 فرق بستینه من می رسد ۲ سلسله بر سینه من می رسد
 اشک مار اینش روی خوش کلان ^{میکنی} ۲ روز روشن در میان مردمان خون ^{میکنی}
 با نایب برای وفا می کشیم ۲ ترک و فاکلن که جفا بکشیم ما
 کل در اچم غم که بر سر تخت بچل است ۲ هر با عنایت بر دل مجروح بچل است
 رویت که زباده لایمی روید از او ۲ از تاب شراب تراله می روید از او
 دست که بیار از دست تو گرفت ۲ کر خاک شود بیار می روید از او
 دو لایم خیرین مهالی در جنبه السیر آورده که مور ناد و تزکیه
 نفس نفیس و تصفیه باطن شریف نظر تراست و بسبب کمال مواضع و حسن
 خلق موسسه حکم مهر و محبت در فضای سینه هر صغیر و کبیر می گشت چندین
 سال در مدرسه شریفه اخلاصیه ساکن شده بطلب علم مستفول بود و اکثر
 متذرات متفقوله و منقوله را مطالعه فرمود و مهارتش در مها
 بجایی رسید که قلم نسخ بر کف آثار اهل این صنعت کشد و این قطره مارغ فوار
 مظهر خلق حسن میر حسین ۲ سید فاضل فرخنده و صفات
 در رحلت بسوی خلد برین ۲ یافت از عاوشه دهر نباتات
 نور رحمت چو بر و نازل شد ۲ نور رحمت شود شش سال و فاق
 شده چون در آن حور پری و شاد ۲ کس ندید از خاک آب با در آتش افرو

در بیان صفات
 بر صفت اکبر
 ص

سید حسن قسطنطنیه بشارت پوری بوده و ساگرد موزونا مطلق هر دو بیت
 ز اهل خاندان بوده در شایع شعر نسخه بنام ملک عنایت الدین کرت ساخته
 و از روی استعداد نوشته چند مثنوی که از آن آید بساطتین نام قابل قسطنطنیه
 مالموی که از نو شکبائی است یا در غمزه راطا قسطنطنیه است
 خواندیم بیدل رسوا و نگویم که نیم هر چه گوئی ز پریشان و رسوائی هست
 آمد بر من بحر که آن مایه روح زاده شدن نفس نباشش مجروح
 وی کرده عذر نمازکش ز آتش می چون زاله که بر لاله شینند بصبح
 ضواحه حسن قلندر چهار از اهل و اعیان آن دیار است و این رباعی از او است
 غم جلد نصیب جیح خم بایستی یا با غم من صبر بهم بایستی
 یا مایه غم جو عمر کم بایستی یا تر با اندازه غم بایستی
 سید حسن شهاب رومی اهل حال بود و هستی خود را بنام جوان قضا
 نه چنانچه جوان برود ای در خم جوان قضا همچون کوه جب میخوردت میرود هیچ
 کایکس که ترا فلند اندرتک پوی او داند او داند او داند او داند او
 مسماهی قلندر اصلش از خوارزم است اما در قراکول که از اعمال بخارا است
 شورنما یافته که قسطنطنیه شاعر ابدال و این بود و یکی از خلفای خواججه امر آن
 آورده اند که خواججه امر از نقطه طاقیه که گسوت آبی ایست بزرگتر ساخته بوده
 و از بر تصرف خود محطو انتعاشی داشته و در سرکار این کردمای که حدیث بخته
 هر روز بفرموده اند و زری حسام مکتوب که قبه کوه بزرگ کردن نزد

اینکه در این دیوان است
 مادل سید در نسخه ای از این
 نسخه در این نسخه است
 از نسخه ای که در این

خواججه حسن شاری آورد
 اصل او از شهر ختوت
 و قراود در قراکول

خردندان خورد و در آن کادی سهلیت هنراست که کردمان کوچک را
بزرگ سازی تراجه اورد را از آن خوش آمدند و هر که کرد این کار
خدمت میرزا آقچه از سعادت و بر او انهر که کسر رتبه و بیکار و سخن میگوید و مرا در آن
برو میکند از بس که نیاز است مرا نه غم روزه و نه فکر نماز است مرا
بد عاقبتی تو ای شیخ نحو اهم مردون زانسه از زلفه بان عمر در است مرا
خلق جمعند بنظاره چشم ترا برو ای اشک پیر معر که ترا از سر ترا
همچو خورشید که تابان شود از جوی کبود شعله مهر تو پند است ز خاک ترا
خوبان بسی شنیده و بسیار دیده ایم نه دیده ایم مثل تو و نه شنیده ایم
کوته جرات خلقت هستی بعد ما یعنی ز هر چه غیر تو در شنیده ایم
عالم ارب جوهریون برد از دن غم مرا غم نذاریم اگر آب برد عالم را
مولا حسن شاه هر روزی صاحب حال و اهل کمال بوده و بر کون
فضیله این بس که مولا ناصر محمد الرحمن جان فرموده اند که امر و ملک سعادت
محب استعداد هیچ کس غیر از مولا ناصر شاه لکن مولوی نبود از استعدادی
حال در ملازمت سلطان محمد باقر بود و در روزی سلطان محمد باقر
در خدمت سلطان خبث ملوک سر کرده عیوب آنها را میسوده سلطان
میفرمایند که در روز جمعه یک بگو مولا ناصر شاه میگوید که در توابع غیر
از کاهل سرب سلطان میفرمایند که بر کاهل نمودن از ملا میگوید زیرا که میتوانی
گفتی امر بر زده و بیچاره میگردند سلطان در خدمت و بیچاره
نیای بس اعجاب نمود مولا فرمود که در این میان هر که در دستش چند

موکونا چیرانی همداغی در تنگ و سام آورده که حیرانی اگر هم همداغ
 منسوب لغای صید وی از قفس سخنور سر بر آید و قوت حافظه آن
 بنام بود که صد هزار بیت بخاطر دهم از جمله ندیمان مجلس سلطان ^{تغویب}
 شد و در اقامت قدرت ^{کام داس} ^{خسوس} ^{منوی} که از جمله مشنویات او
 بدام و ناهید و مناظره آسمان و زمی و مناظره صبح و مرغ و مناظره ^{و پرواز}
 این مطلع اوست از حالت هواج هر خانه ^{شعر و صید} ^{را} ^{روان}
 بابت دوش ویدیم می شمر ^{کنکانت} ^{را} ^{گرفتم} ^{دانت} ^{بند} ^{شتم} ^{روز} ^{حسب} ^{این} ^{روز} ^{خود} ^{او}
 برم بر آنو آیت می نوز ^{مکنم} ^ز ^{کابنم}
 زمانم دیدم ^{بچ} ^{آب} ^{حرت} ^{بهر} ^{هند} ^{هر} ^{کی} ^{گشتند} ^{بهم} ^{کار} ^ز ^{هر} ^{در}

حیرتی مژدیهی سخن خانی از رهنه نبوده این مطلع از آن حیرت‌انگیز
سهل است

سوزنا حیرتی مژدی سامرا آورده که نسبت حیرتی ببرد مشهور است
ولیکن خود میگوید که مرا از تو غم در او آمد جوانی بسیار بد قید و لایق و مالی
مینه‌تد و مجرم‌ها بسیار می‌کند و مجرم که میانه آرزو و حیرتی فرود آید
شورت دارد و لکن مولود در محبت این است نبوت از مشهوران عالم است

سخن علی که سرخ بخون منافقت دارد در دوا چو صبح ولی هر دو صفا
قضا که صورت یوسف چنین لطیف کرد برای صورت خوب لوانتجان قلم کرد
خدا مراد جبار بود در باب استند هوای وصل بود در دم حدیث استند

از آن چو در رو سوی می‌خوشی که خود را هم بخوام همه خوشی
چه بسیار دارم بجزوید مر بایر ده روز عمر کونه خوشی

که در دار غمستان که جگرم بسوزد غم و غم بدایع که کم بسوزد
مجموعه روانه یعنی سر و کار هر که که اگر پس روی باله حرم بسوزد

حیرتی می‌خوشی که بر مرا می‌کند حکم آه و سازم جگرم بسوزد
خوبان که کرد لب خط مسأله بسوده اند منظر و حیات عاشق مسکن بسوده اند

فرماند عزیز و زنده در بر تو زنگار چندین هزار صورت سرس که بسوده اند

سوره جالدی مختصاری مدنی در هزاره بوضع قلند مران میر نسبت
 از صد خیت بر یک ز خود خناری و هشتم این دو سمت از ارکونه و خناری
 سیر ازین خالی بوقت کشتن من ۲ اگر به تیغ تو کردی رسد بگردن من
 در جوایم که بر گیرد صبا از کوی آورد جواد آن تو یار افکند در چشم میدرد
 مولانا خلیفه صوری بخاطر نوم و دلی بنوم در امر علیشیر و مولوی سعید و
 رشک خون که قدم بدفم ز چشم تر من شرار باست که افتد ز آتش جگر من
 قاصد که پیامی از و نیز در من ارد نه محمی که بان پنجر برد خبر من
 حسد و سمد کرد و خنر و ثانی تخلص ستری که مستحق نماید از هر دو بنظر من
 سوزنا خنری اول محکوب بوده آخر در شک از ادکان در آمده این است
 سوزنا سوزن خلوت کلی از خلوتیان گوشه ترک و بگرد بود
 سلطان خلیل بی میرانشاه بن امیر تیمور صاحب قران
 زنده اند که وی پادشاه زاده خوش خلق و بخشد طرف طبع بود
 بعد از شفقار شدن صاحب قرانی به تخت سمرقند پادشاه شد
 خزانة صاحب قرانی را از زهر و سیم محمودید بوا اوسان از کوه اسک
 فانی ساخت و مضمون این رباعی بر زبان حال گوش نزد عالمک
 ای شاه نه تخت نه کبلی مانند اخر تو بیکم ز زبانی مانند
 سدرن خود و کبیه رویشانرا خالی کن و بر کن که همی مر مانند
 مدت چهار سال این پادشاه در ایدل هر نقد و حسنی که از صرف
 در کار تصرف او در آمده بود صرفا فانه جمع نمود و صرفه نگذاشت

حکایتی است که در این کتاب است
 می زند که سبک است
 من که اثری است
 حکایتی است که در این کتاب است
 می زند که سبک است
 من که اثری است
 حکایتی است که در این کتاب است
 می زند که سبک است
 من که اثری است

حکایتی است که در این کتاب است
 می زند که سبک است
 من که اثری است

و انتقال اموال موروثی بر نحو تصرف مباح پنداشته در مصرف
 خود صرف نمود و لیکن چون گوهرشاد و کجا نام جمیل را از راه تقوی
 بجایگاه نکاح در آورده بود و آن زن از روی تسلط مصروف
 بجایگاه تصرف در طبع سلطان نموده بود در امور سلطنت نیز دخل
 مینمود اطاعت فرمان او بر امر و ارکان دولت بارگراں بلکه عار
 حادثا بود عاقبت خدای داد حسینی و خدای داد جتهد و تروی سبک
 و باقی امر چون زلف تیان آشفته شدند و چون سپاه مکران خوابان
 جمع آمدند سلطان را حبس نمودند و کوش و پنی آن جمیل را
 قطع نموده سلک جمال او را از هم پاشیدند و تن مملکت مرانی سر
 آلوده در آن امر غیر مستقل چند روز تسلط داشتند و در
 همان حالت که پادشاه زاده سلطان خلیل از آن امر خلیل مغرور
 شده بنزد خیر اقتدار ^{پادشاه} آن مخدولان مقید بود این را باجی بکف
 دیر و زحمان و صلابت جان افزودی ۲ امروز جناب فزاق عالم سوزی
 افسوس که در دفتر عمر ایام ۲ انرا روزی نوید اینرا در روز
 ماجر از شنیدن این قضیه ناخوش که عبرت هر خردمند باشد
 سلطان فرغ فانی میرزا شاه مرغ بر سر آن حرا محوران که خونشان
 حلال شده بود لشکر عظیم از همراه عزم سمرقند نمود و چون در
 ظفر بیکر شاه مرغی از جیحون چون شکر سگ عاشقان برگزیند
 کس از مکران قوت مقاومت در خود نیافته اموال و مواشی

در قلمرو شاه خیره

سرمقند و مضافا انرا بجايت بردند و محکام سرمقند را کذاشته
 بطرف کستان گزینید حکایت کنند که چون میرزا شایرع
 بجهت سرمقند بچورس در خانه سطح اراک گرفت روزی بیخراجه
 که از دست برد روزگار و محو کسب تبر و ستان خالی شد بپوش تا که اعضا
 آن حضرت بزدلر مسکو که خود را نزا برداشته بحیب انداختند فرمود
 که از کج بد بر همین قدر بجزو شدیم ولی مراد او از مار از خرابی
 براندگانگاه سلطنت سرمقند را بخلیف الصدیق خود میرزا الخ بیگ
 مقروض نموده امیرشاه ملک مراد در ملازمت او کذاشت در سال مستصد
 و یازده و پس از آن محو خورد که سر و حمل یکبار از سرمقند به راه نزول اجلا
 او کلاه سلطنت ولایت ری و قم و همدان را تا حدود بغداد بیادشاه
 براده با عدل داد سلطان خلیل ^{مشهور است} داشت و مدت دو سال
 و نیم آن سلطان کریم در آن ولایت بنیابت شاه مرخ اسب مراد
 تا خست کوس دولت بردوش چل فلک مینوخت تا آنکه در هرندوم حرب
 المرجب سال مستصد و چاره در رباط مملکت دی از فرزین اجل بازی
 شاه مات خورده با خیل خیل اسبان تازی پیاده ازین سرای مجازی
 بدار الملک حقیق بنیافت و سلطان خلیل ^{مشهور است} مستصد سال عمر یافت در وقت
 و حاکم خیز این بنیابت را از مستقد انرا خیال گشاد داد تیر روی ترکش
 اسفا خود خست و این بنیبت را ^{مشهور است} عرفان با کم سر بود انچه در پناه بنزدک
 لشکر محافظی بکشد کس کمان ما ۲ مرک آمد و کشته شد کمان ما

مقدم
 خطیب
 سلطان
 میرزا شایرع
 حکم خادای داد
 سر فرستاد
 خلق و حکم خدای داد

هموند حاصل
 کسب و جود
 کسب و جود
 کسب و جود

دلیلی که از خلیت

خلقی بخاری در مجالس آمده که وی بنیازی و تجارت نمودن مبلغ
 و کانس ازین قانس آسوخ مغز استخوانم از غم و آگه ننه کی شود و انست مغز نا سجد
 تا نیند از صبا و در از سر لوی توام ^{گاه} دیور تو متوجی اهم تن کاهیده را
 رویتونادیده صدره از ورت ^{آم} ۲ این بود حیات آری بحث برزیده
 پیش ازین خلق بمن لاف سخن ازین ^{این سخن لایق نباشد هر دم سخنیده را}
 میروی میرو و از پی دل بجاصل ^۲ آبخان روصه کز تو نماید دل من
 خلقی تیریزی شعری که بطبیعت آینه ندانست این بیت از خلق هر ^{سب}
 ای سرو ناز در دل نا جا نیکنی ^{جا میکنی ولی بدل ما نیکنی}
 سید خجراز چچکتو میبارت در هرات طلب علم خنول بوده ز جوهر خود
 درین بیت نموده جدا ز یاد نه هر دو ای ^{حورم استندارم} اجل سبکه در طافت وراق نزارم
 غیبت الدین خوانند امیرین هم الدین امیر خوانند اگر چه صاحب
 ترجمه مجالس انفایس در همیشه زاد کی ز شهری او نسبت با میخوانند توره
 نمود امانا علیه در مجالس آورده که وی پسر امیر خواند است اما خود
 در حدیث امیر ^{بیر چشمن در کرده} که بقال و حال نسبت با حضرت علاقه فرزند ی
 ثابت دارم و بزبان گستاخی خود مراد رسک ساگردش در مراد ورم
 سجان الله غلط کفتم انتساب قطره پیریا عین بی ادبیت و اقتباس
 ذره از خور محض بوالعجبی و نمودن معتر کفنه چه نسبت ذره را با مهر انوار
 نیتا جزوند و عقده کوه اگر خواهم که با سداک ویم امیکوم که مرز ساگردا ویم
 بیل مهارت غنات الدین خوانند میر در فن تاریخ از ان گذشته که در زمان

این بیت مال الدین است
 تمام میرزا آورده که او بیست و
 کاتب است و صاحب کلان است
 مانده و صاحب است
 باید دانست و غالب است
 نهان است و ششم آن عهد است
 با جبهه دولت است
 اگر کور بار و از چو
 مکهان در آن شود و درم
 رشت بار بار یکس است
 که هم نماند با هم
 رفت و خورد و خورد
 نفع خود است

صفت های سلطان
 از زبان پسر سلطان
 و صفت و عهده از روزگار

در معانی ما را برده
 م

اینده مثل او پیدا شود تراعی با چند تاریخ نظم از او بسکرم در مملکت تاریخ
 نوشتن پیشتر جناب امیر خدایت پناهم که ظاهر از وقت انارت شد از خار زار جهان
 که اینها شگفتی است کز ارادت جو نازل شد انوار رحمت بر تو آجوب سال نوشتن انوار رحمت
 و شرح قلم تو رنگ ظلم از دل شست مدح قاصر سبزه ناله عدل از خامه شست
 کتب و توشه تذکره دولت ما ای از وقت بجل اقبال در دست
 تاریخ و لادستی در صدر ما حاتق فروده رسان از سر لطف بنده را گفت بنابر ما
 که نمود ما خرم معبود طلوع منزلت بیج امارت با او بهر تاریخ و دعایش کفتم
 از حکم قضای حضرت بزرگانی چون میر محمد امین شد فانی
 از سال او منتهی واقع بر سید کسی کفتم که او ایل ربیع الثانی
 زیده الفصیحی خواجوی کرمانی آورده اند که از بزرگ نادمانی
 که بیانت اندیشه صافی و بیانی وافی دهشته فاش سخن بر کف دست
 و نفیس و جوهر نقش اکبار و سلیم در فنون سخنوری قدر است
 و مهارت بوده کلیاتش بیست هزار بیت است مدح سلطان ابو سعید
 بن الجایتو و خواج غیاث الدین بن خواج بریده بهرانی که وزیر
 سلطان بود بسیار نموده اما در مشنوبیت نیز منظومات خوب دارد
 مثل های مایه نوری که سام نامه نیز گویند و در فضل او برادر در مقابل محزون
 الا سرار و کوه نامه بهائیه در بحر حقیقه و کل و نورد در روز خورشید
 و در هر یک از آنها داد صنعت و قدرت شاعری داده و او پیشتر
 اوقات نقد حیات را در رشته سیاحت صرف نمودی تا در اثنای

در تاریخ صدرت با او

در معانی ما را برده
 م

در بغداد او را گفت

عاشق سوزان

این جهان کردی بصحبت شیخ عارف مکن الله والدین علماء الدین که کنایه
 رسیده در سبک اهل سلوک و تصوف در آمدن سالها با صوفیان مرقد
 و اسفار شیخ را جمع نمود این را معنی بر این در حوض معظم آورده
 هر کوبره علی عمرانی شد ۲ چون خضر بر خسته حیوانی شد
 از وسوسه غارت شیطانی است ۲ مانند علاء الدوله سمنانی شد
 در سال مقصد و چهل روز در الدقیق شیراز اجابت گوی دعوت
 شد و مرقدش در سبک الله اکبر شیراز است این غزل مشهور یاد کر نظر بهار
 دلگشای او را پیش صاحب نظران ملک سلیمان باور ۲ بلکه آنست سلیمان که ز طلب آزاد است
 آنکه گویند که بر آب نهاد است جهان ۲ بشوای خواجگه که ما در بیکر بر باد است
 دل درین پرزن عشوه کرده میند ۲ نوع و نیست که در عقد بسی و اما در است
 هر زمان مهر فلک بر دلی می افتد ۲ چه توان کرد که این سفله چنین افتاد است
 خاک قباد و چون خلفا میکرید ۲ در نه این شطروان چیست که در نقد است
 بر پر از لاله سیراب شود و امیزه ۲ نیست آن لاله که خون جگر فرماد است
 حاصل نیست جز غم بجهان خو اجورا ۲ خرم نمک که بکل جهان از او است
 خو اجوز با در آمد پیش است نیست ۲ جز او من امید که محکم گرفته است
 ای مهر و شن آرجان منی زود برای ۲ ای شب تیره اگر غم منی ویر میاید
 شنید که درین شب ۲ است معنی بی توان در حرم احمد
 بن بکینه این دل مجروح ناز کم ۲ هر چند بیشتر شکنند نیز تر شود
 که با کینم دل از رخ جانان که مهراو ۲ با شیر در دل آمد و با جان بدر شود

دل است یمن به خونم ز دیده میریزد	بر است کاف جان عقاب میزد
عجب نباشد اگر بشد سیاه شود ای	چنین که زلف تو در آفتاب میزد
می تلخ نباشد جز دست تو بیاید	کز دست تو زنده هر بود نوش توان کرد
کز دست دهد دولت وصل تو زمانی	غمهای جهان جمله فراموش توان کرد
دل کم گشته که بر خاک رست میجویم	گو یازلف تو دارو که بسی شفقت
باغبانرا اگر از غیرت بیل خبر است	کو در باد صبار الکلیستان مگذار
در جهان مردی نمی بینم که از دردی جدا	یک طربناک است بر کرده دن آن هم هست
بگو صحبت دیرین که حق صحبت دیرین	رو امدار که کرد وجود عدلای تو باطل
از عمر جوان یکدو نفس پیش نذاریم	بشین نفسی تا نفسی با تو براریم
جز غم جهان هیچ نذاریم و لیکن	کو هیچ نذاریم غم هیچ نذاریم
بوقت خنده ز لعل تو جان فروریزد	بگناه جلو ز سر تو روان فروریزد
بیا و لعل تو هر قطره خون ز مژگانم	چو دانه که از ریه مان فروریزد
جان پرورم کمی که تو جان من بشوی	جاوید زنده مانم اگر جان من بشوی
چشمم فدا و بر تو و آبم ز سر گذارم	اندیشه ام نبود که طوفان من بشوی
ایا سبب خبری کن مرا از آن که تو توانی	بدان زمین گذری کن بدان زمان که تو
بنوک خامه مکران چینی که نویسم	بهر درسان و بگویش چنان بجز آن که تو دانی
حکایت شب بجان خال در روز جدایی	ز جبین بگو شبان کن بهر زبان نه دانی
جواز تو دل طلبم گویم دولت چه نشان داد	منه این زمان چه نشان گویم آن نشان که
در داکه بار در غم دوردم با ندر رفت	مرا چو دو و دو بر سر آتش نشاند و رفت

چون بنده را سعادت و سبت نداد	تو سینه چنانه خدمت زمانه وقت
دو چشم ترا شب بخواب میدیم	ولی چه سود که آن چه خواب نهمان دید
رخ تو در شکن زلف پر شکن دیدم	اگر چه در شب تا اقیاب نتوان دید
ای معین دلت را عالمی در هر دمی	رمزدان راه عشقت هر دمی در عالمی
با کمال قدرت در عرصه ملک قدم	هر کف آتش خلیلی هر کف خاک آدمی
چند شوی ای دل سودا پرست	از می پوشین هوا نیم مست
خواب ز حد رفت تو مست خواب	وقت نیامد که در اسی ز خواب
راه دراز است تراناقه لنگ	عضه فراخت و ترا سینه تنگ
فندق عنابی این بوستان	است پر از خون دل و بوستان
ای که دم از جود و کرم میزنی	چون کرم نیست چه دم میزنی
آب رخ مروز دریا و کسیت	حاصل درویشی بیجا صلیبت
زندگی روح زمان داون است	روشنی شمع ز جان داون است
منم مسک شجر بی بر است	سرور مدخل به نابی سزا است
کرندهی باد برود ریخ تو	در نخوری خاک خورد کین تو
قاف کرم کیز که عنقا شوی	واجبه در بخشش که دریا شوی
گذر کن ز دل تا بد لب رسد سی	ز سرور گذر تا بسرور سی
کراهل دلی دل بد لب سپار	جو از دل برامی دم از دل برار
درین ره قدم بر سر خویش نه	وزان پس سر خویش را پیش نه
اگر در راهی ز خود دور گذر	بمنزله که بخودی بر گذر

مولانا خیالی بخاری کفنه از شاگردان خواجہ عصمت بخاری است
 صاحب عرفات و رده آید تو آن بر طریر رسیدن سخنان از شاگردان کسب
 دارد و این عرب را چنان با خاستنی و کمال کفنه که با آن مرز ساید بتوان
 ای تیر غمت را دل عشاق نشانه ۲ خلقی بنو مشغول تو غایت ز میانه
 که معترف دیرم و که ساکن مسجد ۲ یعنی که ترا می طلبم خانه بخانه
 ترسم که تو در آرزوی کسیم بمانی ۲ در بادیه سرشته حج بر در خانه
 هر کس بزبان صفت حسن تو گوید ۲ عاشق برود و غم و مطرب بر آنه
 نقیصه خیالی با امید کرم است ۲ یعنی که کنه را به ازین نیست بهانه
 ز خود پیش کوسن شامان این نداده بپوش ۲ کین سوا هر پادشاهی را بنوبت غیر
 خیالی هر وی آورد اندک بعد از احوالی اسامی و بیت کلیدها
 با بخت عشقی بازیم او در عین خوا ۲ بر خست حق نظر داریم وی پوشد نقاب
 چشم کرمان خیالی از رشک او خلل ۲ میشود آری ز باران خانه صدم خرا
 مولانا خیالی خجندی صاحب عرفات گوید که مرا سعاد که از هر
 خیالی من کور شهر نوسه ایتم بنا بود یک علیین نر مرقوم شد
 ناجان زوفای دهن تنگ تو دم زد ۲ از شهر بقایم بصرای عدم زد
 مازلف بهرن تو ز عنبر گنبد کرد ۲ مشاطه اش گرفت بد زوی بند کرد
 ما در طریق نظم خیالی کمال یافت ۲ نامش زمانه بلبل باغ خجند کرد
 نیسور بد شد فزون مهرش خسته گراه ۲ کم کرده ره و اندلی قدر شب کوتاه را
 حسن را نامیست در دماغ است ۲ ز شادی غنچه ز دل باغ باغ است

از صنایع

چو کیسوا باز کردی مرغ چو نشان ۲ که حسن شب بیدار خیر است
 سر و بالای ترا شیوه بلا انگیزیت ۳ ز چشم تو چار فلی بیخیزیت
 کفتم که دقت سرور و انت تو از باز ۴ سر عیسی اما سخن راست همین است
 ولی بل غم طلب کردم خسرو گفت . مجو چیزی که در عالم شب است

حرف الدائن

شاه داعی الله شیرازی ^{عالمی} فی منازل ^{طریق} مخصوصه و کائنات
 حجاب جمال تدقیق است سالک واصل و معرفت کامل بوده و پیوسته
 در خجاده معارف و کمالات روزگاری نموده از مردگان طریق رشاد
 بتناجح فواید بر سیده گویند مدتها با مرشد کامل شاه نعمت الله ولی
 سیر و لایات ظاهر و باطن نموده اند و قدم رفاقت در راه سیاحت
 شاده طالب عنایت صحبت هم مراد و بقعه رفیقه آن مطلوب اهل نیازی
 پروردگار محله در سر و شیراز است و هر نه سنه ماه چپ خصوصاً سنه
 اجتماع مردم بر سر مراد ایشان واقع و ^{ترویج} همگامی آن گوشه نشین
 صومعه فتوح انواع خیرات از صفار و کبار آن دیار ظهور مینمودند
 و صاحب این تذکره الکی در سال هزار و ده بطلب علم و کمال بسیار
 رفته مدت سه و نیم سال تحصیل معارف در آن خطه پاک نموده بطور
 مزارات ^{احاطه} متبرکه که خصوصاً مراد فی الا نوار ایشان رسید و در بیان
 وی را در همان بقعه انتخاب نموده بیکر ^{بسیار} منتخبات ^{بسیار} میراد و در آن
 از دست رفت زکاتیت زیرا از غریبات و غنیان و مسنوبات

شوق نک چهل هزار مت گفته اند یک غزل را بچند که بسک دم در آمده
 سزای نرسد هیچ ناز پرور زوی ۲ دوی دل ببرد حرکت آورد دردی
 زان که معرفتی نیست نیست لذت ۲ همی کشد المی بجز خوابی و خوروی
 برک نهنزت اگرست دست رس درو ۲ طریق نیست که پیش آوری رخ زردی
 بول عامه رمان بر از شر جامه ۲ بیا و فرد شو و عورتا شوی مردی
 و با د خاک تو خواهد بهر طرف بزود ۲ محال که از تو نشیند بخاطری کردی
 زیر اسکی و آهی بکش که مار زوی ۲ حکایت از تو کند دل بگری سردی
 ببرد و حشت دل انس صحبت دایمی ۲ آبره مجلس او بود دل چسب کردی
 می آید دایمی سرخسی امر عقیق را ورده که وی بر سر هزار شرح لغزان سخا
 عز باشد اما ایام حبائل تا زمان خروج شاه اسمعدان کند این بر زبان خوشه
 داع بحراب هر دم از ناخن فرشته سینه ^{فکار را} ۲ تا ز دل بیرون کنم غیر خیال مایه را
 نیست آن ششم بروی برک کل دور زرد ^{خفت} ۲ آب چشم می نشاند آن کس کل از را
 بسم دل دارنده دل از جبهانت بلی ۲ باشد از مستان خطر مردم هشیار
 داعی هر دی گوید که پوسته ساکن شهر بر کمر بود، این مطلع از آن کده
 داع شغف تا نمیکرد و درم در عاشقی با مال او ۲ بهی سبب بر نمیکیرم سراز و نبال او
 حویرا نادانچو - ترا بادی آن پری رویه ز کعبه قبا در بر او ^{اوست} ۲ هر طرف خط قبا نیست که بال بر
 سوزان نادانستی بخاری خوام حسن
 شاری آورد که وی بشکر گفت استغاث تمام دارد و شک فردی مستور است
 این مطلع از نغمات نافه خیار است تا کی از حال زار خوش غافل من محو شاه کل بسوز غم بایست

بام او خیرالن
خانوار است
و سده است
از اول است
نحو این است
ص

دختر قاضی سر قند و در مجالس التفاسیر و تفسیره المناسک آمده که آن
پردگی حرم عصمت بزبور او را که ابراسته بوده این است هنوز از ابا و زینب در آید
طور سوای عشق از مردم عالم غیبی در ۲ که عاشق گشتن رسوا شدن هم عالمی
دختر یار کار آورده اند که او ساکن دوع آباد بوده این مطلع حرب بود
مسکه ایست که از دوع فکر او هم بر سیده بعالم هر که را بنم بدل در دوعی دارد
ز دست غم منال ای دل که غم هم عالمی دارد در ویش دهکی قر وینی
دهک مجله ایست در قرین و در ویش در او ایل حال بصنعت بافندگی
استغال داشت و از حلیه دانش و سواد عاری بود و در سری جز سواد
الوجه فی الدارین در ویش سخاوته لیکن چون از جامه خلعتی بر تن بر آید
بر قامت شاهد طبعش لباس موزونیت را بریده بودند بچم از کوشه جان
برون تراود که در پوست ابر خاطرش بر شرح کلام موزون در آمد و کلهای
شهرت از هزار نظرش دیدن گرفتار آوازه سخن طرازیش بهر سوز
تا آنکه در مجلس سلطان یعقوب نیز صحبت حسن یوسف کلامش را آنحضرت
نمودند و آن پادشاه عالی منزلت از روی خواهش تمام با احتضار در ویش
امر فرموده در ویش را حاضر ساختند بدین برای بر او سخن که در طالع
خدمت پادشاه سوره حضور داشت این بیت را چه کف و در نظر
پادشاه و حاضران مجلس بزرگشته روز بروز نصیت شهرش
بلند کردید برای کاکل او بس بود بر جان امانه نیز ز سر میکند پر شام
آورده اند که مولوی جامی بعزم سفر حجاز رفت و درین رسید در ویش

بنامی
س و شین مقصد در تیر که خواج
اوضاع که او از اده بی تعیین بود و در
چند نقیض معنی بود و در
صنعت تیرگری شغولت طبعش
بلند بر و انشا است و با لطیفه بدین
مزی میگفت که با سخن خویش بر
را به علی گفته بودم بعد از آنکه ضیافت
دند که در وقت آنکه از آنجا می
را جامه کوتاه داده بودند امدم
یا ابوی طبعه بودند در
نمودند جامه از آنجا که
غم جامه شما را بپوشید و از
نقد تکبوس چشم بخندند و از
و در سید از عالم در کرد و اشعار
سماعی از شهرت است

محمد صمد مولوی آمد و مولوی با آنکه مہربانی بسیار با او نمود و ملائمت میکرد
 وی از شوخی ملبس کہ داشت مولوی را نشانہ ناوک بجا ساخت و بکر بچہ
 ایسا نمود مزار آن شاہ سر سرفروز مسکنت در جوار مرقد شاہ زادہ حسین
 بقرون واقف در نسخہ کہ وصف لب بیان کنم آجان در میان ہم کہ ورق را نشان
 بزرگت سلاطین جامی از اشعار می لا م جو دروش اربچولای فندہ ہم چہ می با فد
 ای باد صبا بگو بجای می م کای در و سخنوران نامی
 بروی اشعار کہتہ و نو م از سودی انوری و خسرو
 اکنون کہ سر حجاز داری م احنک حجاز ساز داری
 دیوان ظہیر فارابی م در مکہ بند و اگر بیابی
 بقلم صورت آن تذکرہ بان نتوان ساخت م ورتوان ساخت ز تکلیفش زبان نتوان ساخت
 گوہکن در کوه شیرین گوید کرد و جموش م تار سد یکبار دیگر نام شیرینش بگوش
 بغیر ناقہ لیلی کہ می کند خاری م و کر را غمی از رہکندار مجنون است
 پیش ماہ عارضنت در جوخ کردن افتاب م حسرت ناری کہ سرگردان بود بروی
 ہر روز اختیار جهان پیش و گیرست م دولت مگر کہ است نہ ہر روز برودت
 بمستی چاک کردی پیرہن در بزم منجور م درنی بکشود از فردوس بروی کہ نہ کار
 ز بس کہ جاہ گنم خاک برتن از علم او م زہر طرف کہ گنم سر برون رسیان است
 ای خوش آن دم کہ رسد ناقہ لیلی بر م اشیانمانہ کند جانب مجنون نکلی
 موافق در ریش رود غنکر امیر علیہ رحمہ اللہ او را کہ وی مرد
 بد زبانہ بود و بخور گنک بر از در ایسا نمود و بعضی قطعہ بچو جامہ را

در مکہ بند و اگر بیابی
 ورتوان ساخت ز تکلیفش زبان نتوان ساخت
 تار سد یکبار دیگر نام شیرینش بگوش
 و کر را غمی از رہکندار مجنون است
 حسرت ناری کہ سرگردان بود بروی
 دولت مگر کہ است نہ ہر روز برودت
 درنی بکشود از فردوس بروی کہ نہ کار
 زہر طرف کہ گنم سر برون رسیان است
 اشیانمانہ کند جانب مجنون نکلی

با و نسبت داده اند مومنان در پیش سرسی ند مالی می کرده ولیکن
 اطللس سرس خوش فاشرا فاده کشم بدیده دل نقش ابروان ترا
 چو بین چشم که چون میکشیم کمان ترا مومنان در پیش تربیتی بقدر طالب
 علیی دشته و تخلصش با طوارش نزدیک بوده این مصلح از دروش
 خانقاه نظم است تا از رخ چو ماه کشیدی نقابت تابی مانند پیش خست آفتاب
 مومنان دعای سولد و منشا و وی شهید مقدس رضویر ^{علی افضل النعمه}
 و در زمان از مقدس داعی حق در اجواب گفته در سافرا کرده که در هر دو دیوانه و بجا بوده
 چو موجود حو این فریاد کرد که کجاست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست
 سرور کند که مریدش شاعرانم ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست
 میرزا بود از آنجا که نخته خدمت سلطان حسین میرزا آمد رعایت و دلدار ^{بزرگوار} خست
 بنا بر عادت بد اصلی خوش فریدون حسین میرزا را از پدر بزرگوار با غنی ساخت
 لشکر عظیم رفته او را گرفتند و بسیار رسانند زاین ببت از آن ترک کرده
 واوی ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست ^{بزرگوار} خست
 میرد و ری خوش نویس گفته اند که از هر بیت و از هر جان ها لول تا ایام
 دولت کبر شاه مرد رهند بوده و بخطاب کاتب الملکی شرف یافته این برای آورد
 باز نظر آن یار پسندیده برفت ۱ خون دلم از دیده غم دیده برفت
 رفت از نظر زول برفت این غلط است ۲ کز دل برود هر آنچه از دیده برفت
 سوزاناد دوست محمد حافی از سبزه از خراسانست و در لباس فقر و مسکن
 نعم سلطنت فرموده و اما هیچکس طمع نمیکرده و اگر کسی برای او چیزی بردی قبول
 نکردی از وی فریاد چنداگر مرگت در دادن درناستند هزار چند لغت

خواججه در کتب ...
 خواججه مظفر ولد خواججه محمد ...
 سلطان حسن میرزا ...
 نسبت با و مظالم ...
 سکنید که تو ...
 با و تمام خصلت ...
 گفتند که از ...
 از مطلع بود ...
 بان ضعف شد ...
 بیاییم تو ...
 جانان که ...
 این گفت ...
 او در بلاد ...
 بود و در ...
 حالی از ...
 بیعت خواندی ...
 را بهل مجلس ...
 نشست و ...
 ز کسی بر ...
 پس حق ...

زبیر در ...
 از جاور ...
 ۱۲۵۵

و او بصفای ذہن و استقامت طبع از سایر شعرا یاران امتیاز داشته و این قصده را
در مدح خواجه حبیب الله گفته و در تذکره مرمره که در مدح عبات الدین مشهور است

- ۱ محمد لیسوی ایام جوانی در عشق و شوق
- ۲ وی ز رفت استانت مشتمت است
- ۳ خواجه اعظم حبیب الله که از بس وجود
- ۴ سافت باطل و استخوان حاتم و شیردان
- ۵ سم اگر بودی نهادن نقطه در پامان
- ۶ قاف قدرش را بجای نقطه بودی فرمود
- ۷ و نه هیچا که برای کرمی بازار حرب
- ۸ بر فرزند هشتاد و نین عتاب از هر گران
- ۹ ز کم گشتان تیغ کین بر کف با صفا
- ۱۰ چون نشانه رو نکرد اند از پشت کمان
- ۱۱ بسته کرد و بر فلک راه و کاظمیوم
- ۱۲ بس که کرد تیره بر کردون رود همچون
- ۱۳ چنین روزی بغرم جرم چون گولای
- ۱۴ مژده در با خن از سایه خود چند میل
- ۱۵ کر برای امتحان هسته تر کبری عنان
- ۱۶ رند از هر طرف پیش تو از هر صفا
- ۱۷ چون گمان کرد گشتان را طوق در کردن

و در تذکره استقاری گمان غالب است که هان دوست محمد مذکور است این مطلع مراد است

فت کل آمد و اسباب طلبت مرا
 با ده نایاب ز کس روی طلبت مرا
 میر دوست حسن ملازم و تربیت یافته محمدخان شیبانی بوده بدست
 من نگره میلفه اندک بید مشک از جرات بدش آواز کون کرده سپهرش
 در چمن تاش رخساره کل در گرفت
 خست چندانی که بیل رنگت خاکستر گرفت
 دوستی نقاش از جمله خوش طبعان و لوندان شهر بزرگ بوده صفا فرزندش ازین
 میگوید بعد از وفات همام سخوان ما اسرینه نامه ایست ز در دهان
 میر دوست طاری از امر ازادای چغتا روده و خود نیز در خدمت

بابر میرزا رتبه عالی داشته شی امیر المومنین علیه السلام را در خواب دیدمان
 حضرت امیر تبرک دنیا اشارت فرمود او نیز تبرک امارت نموده روی در نگاه
 شاه اسمعیل آورده و ده سال اینجا اوقات بگشت مرزبانی نمود و معاش از و حکیمان
 مکتوب را ایند تا بشرف خدمت استانه امام الحسن و الامام شرف گشته در سکه خراج
 آن روضه مقدمه مندرج بوده و در علم اعداد و مهارت و اشیاء خوش صحبت
 و شهرت کلامی این مطلع امان سر محمد ان عالم حکامانی که جدایی در کریمان
 هر طرفی راهیست که جان سوز جانان بیند

دوست محمد سلطان بن نوزو ز احمد خان بن سیونج خواجگان بن
 ابو الحیر خان پادشاه زاده شجاع سکر خصال بود و میل تمام صحبت علمای
 در آن مجلس ازین طبقه خالی نبوده از لطایف طبع است و آهوی حسن آن خال سکن
 از مخالفت پوست پوشید و ره صحرای گرفت موزن سلطان علی دوانی برادر
 سوزام بود که هر وقت این مطلع اردو کار با شد پیرشان بجز زلفیار با
 بچکس بیرون نمی آرد سوزی از کارها در دولت شاه این علو و اندو
 سنجید شاه الغازی السمرقندیست از مورخان برهان و موافقان
 سلطان حسین میرزای باغیر است و تذکره الشعراء او که بر هفت طبقه
 و خاتم ترتیب یافته و سمل بر ذکر احوال یکصد و هشتاد شاعر است
 تمام دارد و اگر چه شعر بلند کم آورده اما حاوی است شعرا و پادشاهان را
 عارفانه و استادانه بیان نموده و مجموع احوال را خوب نموده و امیر
 در مجالس آنها را آورده که او عم زاده امیر فرزند شاه بن علی الدائم استوار
 بیند

و بزرگی نشان و رفعت مکان امیر فرزند شاه اظهر من الشمس و امیر علاء الدین
 سرک منصب ابای خویش نموده بدین مصلحتی قناعت نمودی اما در لشاه علاء
 مر نموده زبانش در مثنوی خوب بوده چندیتی در اول تذکره مدح سلطان
 حسن میرزا نموده و غزل و قصیده نیز میفرموده بر سبیل استشهاده از همه
 قابل دولت غمهای تو ایادل کسیت ۲ نیست مقبول تو باری دل نا قابل
 یکشی خنجر و خون میخورم از خست ۲ که شود با بچه دم تیغ تو از بس عمل
 فزنده نامه سروری ۲ فروزنده ماه نیک اختر
 سپهر از کمر بستگان درش ۲ ظفر نیک سپاهیت از لشکرش
 ز یک سوزی ظلم ز یک سوا مان ۲ چو سدایت کشمیر او در میان
 سرفقدان پاکیه تحت است ۲ بلند آسمان سایه تحت است
 نکیست خورشید بر افست ۲ جبابیت با عهد بر ساعت
 درین عالم از هر چه با استنیت ۲ نکوتر ز فرزند شایه همه نیست
 کسی را که بالست در سر غرور ۲ کلاهش ز سر سر زتن باد دور
 در غمهای از ولایت ری بوده و مکتب داری می نمود علت جوع بر نما
 استبلاده ^{چنانکه گندم} کف در سفری چیزی خوردنی نداشته جامه خود را خورده
 اس نقل از و بمنزله یکدیگر توانست و اس مطلع نیز از دهقان منزه عمر جو عست

نه یوانه نیشیا بوزک او کرده اند که از شعاع ان معتبر و خوش طبعان
 معقول بود یکی از چهار ملا و غلی مر طلبید که بر قند سجده برد از غزلک الطرف

هر شکی را که خوناب جگر مرده است پیش صرا و خرد نیست اما سوره
 از لباس در خون دیوانه باستانی که هوای صوفی داری دل بنه چندی
 دیوانه عشق از بزرگی نقل کرده اند که روزی به چهارستان بغداد رفتم
 جوانی دیدم لقبش دیوانه عشق بی خوب و جامهای فاخر بود ^{روی} بر خصر ^{کنده}
 و مروحه در دست و نخچری بر پای قومی بر سرش جمع آمده این بیت میخواند
 در عشق تو انکسای زرد مردم هر لحظه فرزندت ز سودای تو دردم
 پس آن جوان ز فیه کفم به حاجتی داری که بتقدیم رسانم کفم دارم کفتم
 جیت کفم اگر توانی بمحله حجاج زفته اینجا که در سنای احمد در مقامت
 سرای ترنایمت زو قبیلته مقدم بر سرای آن ترساید ^{جام} اندر زه هوای آن ترساید
 از زبان من این را می بخوان در عشق تو ام طاقت چمنای نیست
 در بحر بواج روی شکستنی نیست تا وسیع و تو را بود تحمل کردن
 دیگر حکم هیچ و توانایی نیست ^{ان} مگر حسب الفرموده او بدی سرای رفیقا و از
 دارم چیزی بر آمد حکایت بوی کفم چون بدرون رفت ناگاه آوازی
 بر آمد گوش کردن و ختری بود که بدیده این را می سر خواند
 در عشق کسرا که توانایی نیست در بحر محمد و شکستنی نیست
 مکتب علاج او و سرو از مرکب هر مصلحت دگر که فرمان نیست
 باز آمده پس آن جوان انچه شنید کفم در درام نغمه بزیر جهان نیکم بود
 چون محله دفتر باز آمد فریاد رخسار که دختر نیز در گذشت
 دوس بود و کس در دیار بریاز خوشتر ازین در جهان دگر چه بود کار

حرف الدال مولانا ذاتی مدخل در مجالس خوش اورد
 کردی از خوش طبعان تازه بهره آمدند و حقیقتش را بیان ننموده و این است از ذکر آن
 فی کرم دم زرمه شش و کم زنده ۲ در پیش ناام نتواند که دم زنده
 اما در تذکره سار ذاتی زوری مذکور ساخته که در شهر تبریز یعنی فی اوقاف
 میگذرانند و او را هر طرف سو فرود هر گوشه بلا انگیزست تا شادمانی که عجب تبریز است
 و بجز این ذاتی کبابی هم آورده و شعر قابل مدائش مولانا ذهنی است
 در این شهر سیلاب بزی فرموده ذهنی کاغذ فروش ذهنی ابرو حانی
 این همه ذهنی مخدوم چون شعر قابل مدائشند ایداد نشد حرف الراء
 امیر بر این حرف هردی از سادات صحیح النسب هراتست و با کامران
 میرزا لؤلؤ اثر امرای چغنیای مصاحب بوده استحضار اکثر العلماء داشته
 و موسیقی را اینکو میدانست و سطرینج غایبان را خوب میباختند این و بیست
 شوق دیدار تو کرد از دو جهان فرود ما ۱ روی دل از همه عالم تو آورد مرا
 و درم از عشق تو بگذشت ز درمان و ۲ فارغ از درد منی میکشد این درد ما
 مولانا را زری سینه شیرازی قماش نظر از دیبای ششری رنگین تر بوده
 و جلالت بیان از سکر مصری شیرینتر از بیات اراک کسانند قفل کنیزان
 تصور کتک نشتر آن است چمن ۲ توان بصورت او داد جان شیرین ما
 نشان خون شمعیدن عشق مطلبند ۲ حذر کن ای گل و منهای دست رنگین ما
 خوش آنکه شب کشی فرود آیم بر سر ۲ که آملین چه کس است که گشته است این
 رازی که بعد از دی امیر علیه است را از نوشته آمد و بخون و اسیرم غم شاد

مولانا حاجت خواجگان
 در حقیقت خانقاه مجلس
 و دوستان ندیم تقی بود و او
 ملوک اعتباری با فکری است و این
 جان و دل تو منو اینند چه
 سر بنبارسان هر دو خواجگان
 زلف حیدر است از آن کجا از
 بهر حیدر
 مولانا شمس الدین شازاوی
 کلا

انوار شمس الدین راه کلا اسلام گناه بود از سار زنده روی در شیراز طفل طبعش در راه

ان مقطع معلوم کرد که اس حال دل سخته دراز در هر بر کسی از حلقه ها رسیده بود از او بین
مولانا شمس الدین راحی تبریزی در زمان شاه منصور شیرازی
ملک الشعراء مرا بود و فضلی و انقی داشت و حدایق الحقایق رساله در
مقابل طرایق البحر شد و طوطا در عروض و قافیه تصنیف نموده و بساط صنایع
سحر علی در بریز بود قایم را سخته در سال ۱۰۰۰ هجری و نو و پنج از این عالم هیچ
استقامت در کار بحر کابل پیش از ملا جبار قسیده بنام فخر الدین محمد الکاسری
که در زمان او ^{خط} ~~موت~~ کرده و در سن ۱۰۰۰ هجری از آن ^{خط} است ^{خط} پس از آن دی اگر بزنده شود
من زمان خودم ^{خط} او ز بی صبا جو غبار ۲ که بخار من بند کسی بهوای او بخار از ^{صفا}
زگر چنین که میان او ز زر و کبر کنند هم ^{عطا} چه عجب اگر کمری کنند ز دو ساعه ^{عطا} که کان
و کر او نظر به مانند فلکی شود که ز به او ^{سها} نظر فلک همه آن بود که نظر کنند بفلک
بجهت مدد و ز حصار تو که به پیش تو ^{چین} نمانند سری ز کنند تو که ز تیغ تو خورد ^{قفا}
ر حایط هر ^{اورا} مو بر و ن احسن علی ^{در عین} از عین که اند ^{در عین} و در علم موسیقی ^{در عین}
تمام دست منوی او در بیان اسامی مقام ^{دوازده} و سب و چهار شعبه موسیقی ^{دوازده}
دارد در آن تذکره مرقوم شد و این بهت نیز از آن ز خوار کلنار ^{دوازده}
هر یک کشتن گویت نشد ششیم ما نیافتیم در ربع اعتبار خار و نسیمی
مقام اندر عدد و پشت آمد و چار ^{دوازده} دو شعبه هر مقامی رکت ناجار
سینتی از مقامات بهت بر تر ^{دوازده} درگاه آمد و نسیف من با مشیه
مقام راست کنج رنج کا بهت ^{دوازده} مبرقع لازم مش با پنج گاه است
جواز آمد یکی نخل شمر و ار ^{دوازده} سه گاه است دهنار آن نخل را بار

را و با خواص عبدالقادر مراغی
و بهمان ساوجبی معاصی بوده

در ذمه
در هزار ساله
عست و ربع
تفام
نیز و نسیف
نسیف و نسیف
نسیف و نسیف
نسیف و نسیف

عشق اول را است مطاب
 کوی روی عواقب که مغلوب
 ذار اگر روی افتد در جهان شور
 بود نور و زخا از فرغ و ماهور
 جو سازی پرده عشاق را ساز
 نغم در زابل و عهد اوج ببلد از
 بزرگ آمد چون چنگ ساز کرده
 همانون بهفت از روی دو پرده
 نژای بوسلیک از پرده ساز
 عیشین و صبارا و اوده آواز
 ز اصفا مان کسی گو کرد آگاه
 به نیرینوت شاد بوزک بر در راه
 بس از زنگوله خود از نغمه قوال
 نماید چارگاه آنگاه عزال
 ز ما وی شد بنور و زعب رام
 در فرج از بهر اصلی بیان یافت
 در فرج از بهر اصلی بیان یافت
 حصیضت باهر اصل او جی
 حصیضش فرج اول را بود جا
 بر آتی خود کسی بر عیش را اند
 چو خوانند در حینی اول روز
 بر و بر آسمان چون زهره راهی
 بوقت استوار است خوانی
 صفایا بد ز کویک آن سازش
 گماند نماز و پیکر شش هوش
 بچو آن عشاق را در کرمی ز روی خو
 از زنگوله را خوانی تو در شام
 شود شام تو چون روز و لا آرام

کوی روی عواقب که مغلوب
 بود نور و زخا از فرغ و ماهور
 نغم در زابل و عهد اوج ببلد از
 همانون بهفت از روی دو پرده
 عیشین و صبارا و اوده آواز
 به نیرینوت شاد بوزک بر در راه
 نماید چارگاه آنگاه عزال
 بنور و زعب رام
 کنون باید بر تپش عنان یافت
 جو در یاکش بود قهری موجی
 بود فرج دویم را اوج ماوا
 که روان در رماوی صبح خواند
 جهانگیر و جوهر عالم افروز
 از خوانند عواقب او جانشنگای
 ترا از راستی باشد نشانی
 که خوانند در میان دو نمازش
 کسی را بوسلیک آید جو در کوشش
 که بیانی عشق است بهت در خور
 شود شام تو چون روز و لا آرام

و کلام که کار و عرقان مخالف
 و رسد بهمن در صحن ما و خوراند
 مخالف در حصیض و اوج معلوم
 حصیضت باهر اصل او جی
 مقام کویک اردانی
 که در کرب و بیانی یافت

امتیاز تمام در
ص

حراجہ سیف الدین محمود درجائی از اعیان معتبره صفائے و کوشید
کاروان رسید بود و در علم سیاق ازار با باین فن ^{در حدیث} بود
از حدیث معنی زبانش ^{در حدیث} در هر اس و از راستی زبان قلمش
کج اندیشانی و در سوا سوس بوده اند شاعری با دست گذشته وزیر
صفای تراجمی نموده که پورهای جامه ز اداع کرده چه بود و صفای
بیک بحر کفنه اندو کو هر ^{ای} رتبه را بنقش مها جات سفته اند و بنام مریزا
فرموده که ادار کلانش در نه اس شیر نر اس و م او را خوش لب کفنه ام هر که خوش کفنی
اوستند م هر د اند که اسر با سگس و او از فرزند ان کال لدر ل معدل مشهور است
سخن دروغ مگو از زبان بسته فروش که نیست جای سخن در دمان پسته فروش
بجای بسته خندان همه دل پاره فتاده بر سر هم در دکان بسته فروش
هزار جان معدس نکر که از هر سو شسته بچاکس کرد خوان بسته فروش
دلا چون فریخت کزان لب نمکین فکنده شور عالم جوان بسته فروش
چه خوش بود که رجای بکام دل منید جو مغز بسته زبان در دمان بسته فروش
شاهی طلبی بر بود ای همه باش بیکانه از خویش و آشنای همه باش
خواهی که ترا جو تاج بر سر کنسیرند دست همه بوس خاک پای همه باش
الحذر الحذر ز ایر فلان که بود جفت افغنی سیران
مدرازی فرون زود آرنج گیر خچار با سجد او و بیج
سر او زمان جاوردار تک لکانند بر فرار غنار
پیکر ان کاتبان محکم راست رکها و رو بجای سلم

۱ سمنو بر فتنه کشید که بازش بود بر
 ۲ که هر چند کلین بر افروزد آید
 زهای رتبه عشق آینه اکبر
 خون کرد و جانانکسند نه اند چون کرد
 چون شاخ کلی که غنچه پروان کرد
 بکار برده بسی عود و عنبر و لادن
 میان خار و خسی نازکی فرستادن
 چرا تو میل نداری بروی افتادان
 رهیم هر دو من از مردن و تو از زادن
 زن اکابر قزوین توان ز کین
 زخم دشمن با رزو کیر و
 خویش را در حدید زرد کیر و
 چون زن آینه پیش رو کیر و
 روزیش هرگز نباد او هر که محنت دور
 گفت میدانم عمت حاجت اظهارت
 جان گفت کیت گفت برون ای کل
 هر آهوی که سبزه خاک منش جرات

ست

میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر

میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر

شرح فارسی بر صورت
لکمه
نوشته

میرزا محمد باقر حائقی خراسانی خالی از کوشه نام برادی نبوده این معنی را از انفسا
عالم نیست هر کس کند کوشش با میرود از هوش ۴ خاصیت انصاف بود این را ما را
کشید الدین احمد کاجوری فاضل صوفی مشرب صافی طیب
بوده گویند مولانا جامر جوگنفر حجازیه نیت صفات حمیده او را شنید
بصفت او رسید و او در تصدیق و غزل انداز با بقیه نیت و تکلیف آورده
صافی دلی جوشک نیاید بسوی ما ۲ کز چشمش افکنیم و خود آید بروی ما
جای رسیده حال دل بست بر ما ۲ کین زاهدان بتوبه نگیرند دست ما
از عفران خورده در خنده فرورفته از ۲ دیده بر ناخن خود دوخته عذر کسی
میرزا محمد باقر شنید می از با بر این مکان محفل شد و کمال بود این برای زاد

شکر و حاجت مطلوب از بیماری گفته

صد شکر که از غم بدلت بار نماند و ندرت از تاب تب آزار نماند
آمار شکر و بیماری تو جز در سر زلف و چشم بیمار نماند
رضای سب واری از اکابر و سادات آن بلده طلبت و پیران او
در عهد سیدالان از وزیران بوده اند در زمان پادشاه مرغ مقدم و سوای
انجا بود در حکومت ما با حسن تو چون کشته شد سینه مستعد و سماه و سوسن
ما بنده مستی سز و پاران شناسیم خود را شناسیم و خدارا شناسیم
رضای زار حزین

امیر رضای

میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر
میرزا محمد باقر

سرور را که بود منت غیری همراه
 کور باد آنکه کند چشم بدان سر سپاه
 سوز و نا جلاول فتنی از فضل او در آن بوده و نزد سلطان اعشاری که در
 این امر کما کرای کشته از سر کویت بجلا^{مت} یارب که ازین ره ببرم سر سلا^{مت}
 و سر علی دوست و فتنی هم بوده که بسیار نزرک است اما پست خوبی از فتنی نامند
 خواجه بر کن صابن سمنانی بعضی گفته اند که وی پسر خواجه صاب^ن
 و خواجه با سید حسینی و شاه نعمت الله همراه و مسفر گشته اند و از طبقه
 قضات ترک صفایانست و مرکن الدین مرد فاضل بوده در مدینه و محمد
 مظفر و شاه شجاع و شاه محمود برادر او اشعار پذیرد از که باره مرقوم
 خواهد شد در وقت که کورده که در روزگار طغایان و خاها نقرنی از
 وصف سزیدن یافت و منصب پس نازی با و تعلق داشت خاها عامر بود
 و نزد او درسی میخواند اما ذوقی از خواندن نداشت و کم ادراک مرمود
 یکی از کن پرسید که خاها هیچ امری گفت آری خاها از چیزی از پیش
 اساتراست که این خاها از خان از پس هر گاه از حکایت شنیده او را
 بنده فرمود و بر اعی کفته خلاص شد صاحب عرفات او کرده که در بعضی
 تو او خ دید ام که شاه شجاع حوچ چشم بد پر خود کند و شاه محمود برادر او
 به بغداد که بخت رکن را از غمی زند و پس از مدتی در سفر بزرگ وی در
 خدمت پادشاه کمال اعتبار داشت روزی پادشاه یاد آن زعم زد و کرد
 اتفاقا رکن صابن جان تسلیم نمود
 در کما که سرور در جلا رسیدیم م
 درم بر او در وقت و من همراه او

رکن فتنی و خواجه صابن
 در کور و کما کرای کشته از سر کویت بجلا
 و سر علی دوست و فتنی هم بوده که بسیار نزرک است اما پست خوبی از فتنی نامند
 خواجه بر کن صابن سمنانی بعضی گفته اند که وی پسر خواجه صاب
 و خواجه با سید حسینی و شاه نعمت الله همراه و مسفر گشته اند و از طبقه
 قضات ترک صفایانست و مرکن الدین مرد فاضل بوده در مدینه و محمد
 مظفر و شاه شجاع و شاه محمود برادر او اشعار پذیرد از که باره مرقوم
 خواهد شد در وقت که کورده که در روزگار طغایان و خاها نقرنی از
 وصف سزیدن یافت و منصب پس نازی با و تعلق داشت خاها عامر بود
 و نزد او درسی میخواند اما ذوقی از خواندن نداشت و کم ادراک مرمود
 یکی از کن پرسید که خاها هیچ امری گفت آری خاها از چیزی از پیش
 اساتراست که این خاها از خان از پس هر گاه از حکایت شنیده او را
 بنده فرمود و بر اعی کفته خلاص شد صاحب عرفات او کرده که در بعضی
 تو او خ دید ام که شاه شجاع حوچ چشم بد پر خود کند و شاه محمود برادر او
 به بغداد که بخت رکن را از غمی زند و پس از مدتی در سفر بزرگ وی در
 خدمت پادشاه کمال اعتبار داشت روزی پادشاه یاد آن زعم زد و کرد
 اتفاقا رکن صابن جان تسلیم نمود
 در کما که سرور در جلا رسیدیم م
 درم بر او در وقت و من همراه او

هنگام که بخند و نری در صحت
 که نعمتهای خوشه های او بود
 شاه محمود را گمان ناخوشی از
 رکن صابن در خطبه ای داشت
 اندیش جا کرده زخمی شکر
 بران شاه عراخه با نرزه دوست
 به خطبه در روان شد

از سحر غمزه که جادوی مطلق است	۴	اشکم جلبیده همچو شراب مروق است
اتش فناده در جگر بسجده حیات	۴	از رشک غیب تو که آب معنی است
کردی به بند زلف مقید دل مرا	۴	در عهد عدل شاه که دارای مطلق است
درای دهر شاه شجاع آفتاب ملک	۴	کورا ز مهر سیرق و از ماه سخن است
ز فیض کلک تو شد دیده ابل روشن	۴	که دید دیده که روشن شود باب سیاه
ای که جز در خم زلف تو دل جانکند	۴	دیده جز دیدن روی تو گمانکند
ز عشق لعل تو بر نیستوانم داشت	۴	که هست لعل تو چون خلق شاه جان ترا
مدارم کز اقبال قطب دین محسوس	۴	که آسمان نوال است آفتاب عطا
منگ تیغ ترا بر آب نقش کنند	۴	شود زینت او آب زهره دریا
همه خیال رخ لاله رنگ خودیابی	۴	سرسنگ دیده مارا اگر بیالاسی
جز نسیم با کراست مجال	۴	که ز رخسار تو نقاب کشد
آرزو میرسد روی تو که خطت	۴	پیش آن آرزو حجاب کشد
از آن بروی تو مردم کنم نگاه در	۴	که تا بقتلم پیدا کنی گناه در
بر کجا که دل و من بهم دو جا بشدیم	۴	ولم براه در رفت و حسن براه در
چنان بنا نام و ز قرب ده سال است	۴	که در هوای مدح تو می بزم هوای
درین دیار که بی التماس نتوان بود	۴	اگر چه هر کرم از کس نبوده ملتسی
خدای خشمم آرد دیده ام لقطه آب	۴	بیرون ز مردمک دیده مردمی زکی
زهی زلف تو سرشته سروستانی	۴	شکنج زلف تو مجموعی پیرستانی
کنون که موعده بسنان جور و ضمه ارم	۴	بیا و جام طلب نوش کن چه جای غم است

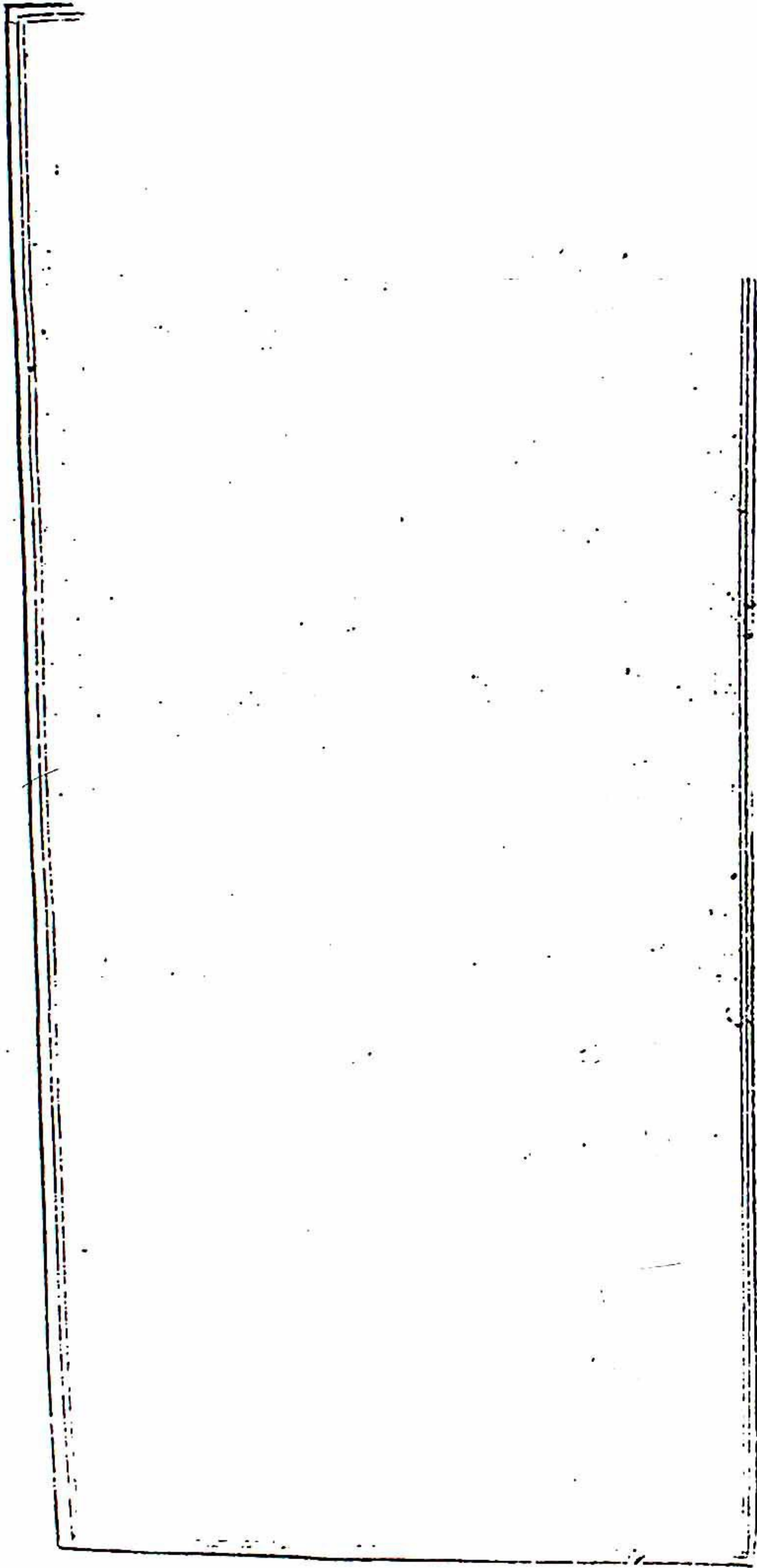
ز موسم گل و عهد شباب خطی کبر
 ز خاک مرده اگر بوی زندگی یابی
 ز طن بلبل و صوت هزار نیت
 ز پشت گرمی مهر است آنکه گلشن را
 طراوت گل رعنا چشم من امروز
 جو قد سرو و ام کار بوستان شده است
 در نقشه نگیر و هیچ رو آرام
 نیست در کام هوا از لعلت آبی
 زهی زلف افتاده عالمی از راه
 روحی سقندی دور و جی تخلص در کم بوده اند یکی ساوچی و دیگری برادر
 شعر خجلا از آنها بنظر نیاید و صاحب عرفات او کرده که لایق روحی
 صاحب دیوانست و روحی هر صوفی نام ذکر کرده و این تصویر را آورده
 معلوم است که از کلام درویش که در چهره نوی تو یابیم زکمهها چون آب و نمونه را بر
 با من سخت نیست ولی بهر تسلی ۲ گویم بدل خود ز زبان تو سخنها
 روحانی او نیز در ساعیها بر تیره در کلام
 روحی سقندی در زینت کلام

روحی سقندی مدتها در کابل ملازمت میرزا کامران برادر رحمان
 پادشاه بوده کارم رسیده است بجای که فارغم ۲ از انتقام دشمن از امتحان دوست
 ریاضی محواتی در مجالس انجمن است که او را وی است و قاضی آن

بمیزان

حدود بود و تمام میرزا نیز در تذکره خویش آورده که سر یا صنی زرافعی
 است و در زمان میرزا سلطان حسین بعضی اوقات بقصای آنجا
 اشتغال داشت و بواسطه اختلاف سرعرازان هم عزلت زنجی
 بادشاه مذکور تاریخ وقایع اورا مسلک نظم کشید و آن مثنوی میزانی
 چست هزار بیت است و در تاریخ فتح خراسان ^{در جنگ} شاه اشعبد
 از تاریخ گفت بود تاریخ جزا و جزا و فتح خراسان امیرالمؤمنین حمید علی ابن ابی طالب
 بعد از آن بفرموده شاه اکمید وقایع زمان او را نیز بنظم آورد اما تا آن
 از چند بیت از آن مثنوی زبردست گوهر که میزد بتیغ مژده عوزندما بر لبهاک میخ
 عقابش زجه فلک برده کام م پلنگش ز خون شفق رده شام
 مسافر در مهن از پی زاده راه م ضح کرده در قرص خورشید و ماه
 کند سینه دیده پیرامش م شفق و شتی از لاله دروا منش
 اما این تاریخ را می خوانند که ایرا بیات از آنجا است و سن بر آن
 از آنجا است که در آنجا بوده در شهر سال نهصد و پست و یک بر یا فرزند

بمیزان شاه



Handwritten marginal notes at the top of the page, including the title 'شرح منظوم وادخوای نمود مسیح ای را با حق کفنه نزد ملک فرستاد'.

اور در خدمت شیخ نظام و دادخواهی نمود مسیح ای را با حق کفنه نزد ملک فرستاد
 بر وجه قیام بنفاد شیخ در حق او نفرین کرد و ملک از او بصاحبقرانی منتقل گردید
 اقرار از مغرب نشینی است بر سر در هر دو لکنی از لونی بهلی است بر سر
 باطلی ستمگری کنی مندی بی در هر ستمی با حق ستمی است
 شیخ عزیز الدین خوانی در حبیب البیرو آورده که وی از مردان
 شیخ نورالدین عبدالرحمن مصری بود مدت ها بر سجاده امرتاد و بر هر
 نشسته گراما ترا هدایت فرمود در شب یکشنبه دوم شوال سال شصت و سی
 و سه ازین سرای برفسون بجلت طاعون در گذشت نخت در قریه بالیس
 میزدند شد آنگاه بدو پیش آبادش نقل نمودند از آنجا بعد گاه مری بودند
 و خواجہ سراج احمد خوانی بر پیش منازش عمارتی ساخته این اشعار حکیم سوز از آن
 درین مجلس آویش ^{چون کن} تو سبده نواز سپهاسانی ^{چون کن} جوانی حاجت نبود جان کفشت ^{چون کن} کز چه و
 آتش من اندر زن سوز و لم افزون کن ^{چون کن} این دو بود وجودم را از دو کوزه پیر ^{چون کن}
 نفسی دارم که هر زمان مه کرد ^{چون کن} کفتم که ریاضت و همش به کرد
 چندان که بچید لاغزش کرد انم ^{چون کن} از یک سخن فضول فریب کرد
 حور و ناز سیرگی در محال آمد که او را چیزی بهتر از آنست ^{چون کن} این مطلع آید
 در راه عسک خفا نوشته منست ^{چون کن} در کوه و کشت لا را جگر گوشه منست

از خوش طبعانند و لیکن

۱۲۱

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, including the title 'شرح منظوم وادخوای نمود مسیح ای را با حق کفنه نزد ملک فرستاد' and other commentary.

حضرت السید ابوالمکارم حسام میرزای بن شاه اسماعیل
 سلطان
 بن محمد علی قزوینی پادشاه زاده مستعد بنامند بوده سیاهند
 طبع مضمین طرازش بجلیه مکارم اخلاق آراسته و جوهر کلام دلنوازش
 از معدن فصاحت و ملاححت خاصه از تذکره الشعراء که تالیف نموده
 پیدا است که چه کتبها از آستان انشا بر افشاند و چه کتب کاویها در منبع لحوال
 شعر کرده و نام نامی خود را با ترکیب سامی بلند و آوازه ساخته چون های طبع
 اوج پروازش سایه توبه بر انشا و اشعار میسر انداخته چند مینی از ان شاه سیر
 معارف بزبان گوهر افشون قلم در سلک بر م کشید شد تا شاهد استعداد او با
 ای میجو پری از سن دیوانه زید ۲
 ای قوای بران عاشق محروم که هرگز ۲
 از رده شد از چشم مرا مشت کفایت ۲
 مرغ دایم از هوای سر لوبیت ۲
 خون در حکرم ز لعل جان پروریت ۲
 هر بار ز کاکلت جدا افتد کزیت ۲
 صد بار مرا دیده و گویا که نزدیکه ۲
 نه با تو سخن گفته و نه از تو شنیده ۲
 درد اگر کف پای ترا چشم رسیده ۲
 درد ام بلا مانده و یک دانه چیده ۲
 سگی دلم ز حق که کوه رست ۲
 القصه تمام قشورها در رست ۲

میرزا حسین سائقی اصفهانی در تذکره ساخر آورده که پدر او میوه
 فروش بود و در میدان شکاری و شکر که کبری علم تفوق را فراموش اگر کتب را
 مطالعه نموده فصلتشان چندان بنود اما کیفیت سخی حاصل نموده بود که در میان
 دخل نموده در اقسام شعری داشته و در مجموع هندی که از او یاد
 شاه نعمت الله بوده مشنوی و قطعه چندگانه که در خم زده کلک بیان میشود
 در شهر نهند و در هر یک در حوالی دامغان بر سر چشمه علی مهال اما لسن
 میوه حیات بر خاک فلک است

زمین خواب آرام نگر خفته ستاره چشم نمک ریخته
 زوایه گزای برشته بخت سر مملکت دارد و تاج و تخت
 دو خسر و خیل دامان دهند سر و سرور و سیاهان دهند
 یکی کینه یا بوست نکبت تراود که از صورتش مرکب آید بیاد
 رونده جو عمر و رسنده جو مرکب مهیا از مرکب را زاد تو برک
 فصل نوروز که ستونی دیوان ازل طبع او راق گل از فز و سار و عمل
 صبحدم هر صبوحست که آورده برون گلبن از غنچه و گل جام و صراحی ز نعل
 نیک را ضعف دلی است که باران بهار از بی آن بهم آمیخت کلاب و صندل
 با چون محمل سبز است بر او از هر سو غنچه چون تکه یا قوت بود بر محمل
 سالی قوشی شهباز طبعش هر چه پرواز بوده در سرخه فکرش در کفش مغنی چون حکل
 این مطلع از ایهام و مجاز است نه در هر دم دل بکار آن ابروگان دارد که بهر زخم دیگر آب حیرت در دهان
 هر که نا سایل عهدانی سام میرزا آورده که وی از موضع آه دماندا

میرزا حسین سائقی
 اصفهانی
 در تذکره ساخر
 آورده که پدر او
 میوه فروش بود
 و در میدان شکاری
 و شکر که کبری
 علم تفوق را
 فراموش اگر کتب
 را مطالعه نموده
 فصلتشان چندان
 بنود اما کیفیت
 سخی حاصل نموده
 بود که در میان
 دخل نموده در
 اقسام شعری
 داشته و در مجموع
 هندی که از او
 یاد شاه نعمت
 الله بوده مشنوی
 و قطعه چندگانه
 که در خم زده
 کلک بیان میشود
 در شهر نهند و
 در هر یک در حوالی
 دامغان بر سر
 چشمه علی مهال
 اما لسن میوه
 حیات بر خاک
 فلک است



در جوی از وطن خود چلو شده بهمدان رفت و آنجا ساکن شد در وقت
 فضایل وجودت فهمی مثل بود و طبع کوانشا را بر وجه کالایه است در آخر عمر
 دماغش حلی بد کرد و با لیل و لیا انجامید و در تصدیق چهل مزاج پرسود او را
 عباس السفای روحانی برد چیزی را با او عداوتی بود این قطعه بحسب او گفت
 سایل آن گفته کید برمدان . کوشش ز بغض و کین باشد
 خوشتر با خود از دشمنی . سبک از من اگر چنان باشد

قطعه که او برای حیرت گفته است
 شده چیزی را در روز داری
 امساک باعث نه پای و ذیل
 هر شب غلامش در سرمه داشت
 چون میفرستد میل از سر عقل
 القصه هر دو صاحب سلوک کند
 آن صایم الدهر این قائم ایام
 توئی که در دل تنگم در آمدی و شنستی
 درآمدند چشمه زار خوب کشند
 آنکس ز غم خاطر شیخرا
 تا در دست است با صفا کراست
 چون شکستی از وحذر میکن
 که از وزه ذره بیشتر است

این قطعه در کتاب
 شرح غزلی است

ک

مخولانها طری از ولایت ساغر است و با مولوی جبار اختلاط داشته
 مولوی این قطعه را برای او فرموده
 سانوی میگفت در دوران معانی برده اند
 هر که در شومن یک معنی خوش دیده اند
 دیدم اکثر شعرا این کلمه را در شومن
 راست میگفتند معنیهاش را فرمودند
 وی آمد پیش مولوی کلر کرد و مولوی فرمودند
 که من ساعری نگفتم شاعری گفتم این از آن جوهرش ساعرانام و در شومن

این سخن را در قطعه

تأشیدم که او ایضا ترا جان گفتی ۱ انشی در دلم افتاد که شوق گفتی

سوزنا سا حرامی علیه کفتم که روی از دامنانت بسیار تحصیل کرده بود
بر متداولات کشت در سلک علمایان داخل شد بعلم طب مستغول گشت اینجا

هم شفا حاصل نکرده و بیمار علت کم فطرتی بود از بار بار با مکان مجلس میرزا
سلطان حسین بود و پس از آن شرمه نهاد در عصر وجود سیر میکرد هنوز نماید

ایا دولت بی موجهی از عاشقان آزار ما ۲ رختند از بیم و سست از آنه این مقدار
و دیده را کفتم که در رویش بکتابی مبین گفت کتابی نباشد عین مشتاقیت

سوزنا سا گنی سرتیژی طالب علم بقدری دسترس از آن ساکنی کوه
عزم درین خیال سر آمد که ده جا روز وصال چون شب بجزان دراز است

سوزنا شاه حسین از بخون سپاهی تخلص در مجالس امیر آورده که او سپر
شاه یک این امیر ذوالنونست بسیار قابل و فاضل بوده و در قانور عدالت

و این شجاعت مرتبه کمال داشته چون در میدان فضا حمله نمیکند مازی و نموده اند
بناز و بعبه تحریر در آمد

چو روز و شب بخیال تو بوده ام نزدیک ۱ اگر تو نیز کنی یاد من نباشد دور

سپاسیست و هوای گرم سینه کنون ۲ چه جای باد و انگور و جامهای سحر

نه من کاکل مشکین بروی خود پریشان کن ۳ برای چشم بد خویشید را در بر نهان کن

مسجد که در دو عالم در راه دلبر خویش ۴ بهانه سبده کنم بر زمین زخم سر خویش

چرا او خوشتر از جان کلانست
بسیار از او خوشتر از جان کلانست
بسیار از او خوشتر از جان کلانست

بسیار از او خوشتر از جان کلانست

حافظ سروبی از بریار نیکا هست چون قامت بلندی و ^{این است} همه از مجلس نموده و مقرر است
 هم بیان حال میکند من که در کو طرامت پارگی کرده ام. قامت خود را استون خایه هم کرده ام
 سو لانا سرودی ولد حافظ میراثی است مدتی واقع نویسن عبدالقادر خان بوده
 و خطوط کتابه را بنویسند شسته بزبان ترکی نیز شعر میگویند این مطلع را در ^{صفحه} خوان
 گوید در فصل خوان که جز کل نام و نشان ۲ خوش رنگی اورا خوان هم کم از آن
 سو زبان سرور و جی از سخنای شهر عهد خود بوده است از آن کلدسته بند چشم زیبا
 نادر کل ^{حال} حیران گرفتیم ۲ کلمه شکر گلشن دوران گرفتیم
 سراج الدین قمری گلستان لطایف را قمری خوش الحان و نویستان
 ظریف را ببلبله اردستان ^{بر کبر از} دیگر نشینان اهل معنی فاخته ضرب اصول
 نظم ارشیدی مری اساج خوش آمدی و کبوتر وار در هوای خنیش
 معلوم زدی و شاه پداس صفت همین رباعی او بست که مرغ را در ^{مهر} چار
^{چنگ} نامورده ای در ^{چنگ} چو باز و در کینه عفا ^{عنا} غنابتهوری و طوطی بقطاب
 از باوه بطی فرست مرقی را ۲ چون چشم خروس در شب میچرخد
 اگر چه بعضی او را شیرازی گفته اند اما دولت شاه در تذکره خود آورده
 که اصلش از قزوینست و همواره ندیم مجلس سلاطین و حکام بودی و او
 خوش طبع و لطیفه گوی بود او کرده اند که در زمان سلطان ابوسعید ^{ضعیف} خان
 صفتیه نام بود و بزهد و عبادت مشغول خوانین و عوام الناس را
 ارادت می عظیم بان نراه پلده دست داده بود فنقرات خاتون که خواهر ^{ضاعفه}
 سلطان بود بزبان او رفت و قمری در آن مجلس حاضر بود چون مطلع

دو خط از سر بندید و شکر مطلع در آنجا بنیاد دارد که در

وصف عارف آورده
 که در هر ایام
 و با بلای حبیب
 تمام داشته
 ام

طلب است
 گلشن گلشن
 گلشن گلشن
 گلشن گلشن

خوردند فنقوات کف که قدری طعام بخوردند بی بی من دیدم که بفرم
 سراغ الدین کفای خاتون اگر شمار غبت کمید من تمام خوردن بی بی دارم
 فنقوات از من سخن هم برآمد و فرمود تا سینه چندی بر سر او الدین زدند و سراغ
 الدین با روی کبود مجلس ~~خاتون~~ در آمد خان بر سید که مولانا چه رسیده
 کف ای خداوند لطیف از طرف هزار دنیا مخزند فنقوات خاتون لطیف از
 من بد و سینه هر چه نمی نقد و اصل ساخت و کسیت لطیف بسیار ~~تقریر~~
 نمود سلطان سکفندل و هرگاه فنقوات خاتون را دیدی خندان شدی
 و کفنی لطیف را از ساعرات زمان مخریده و سراغ الدین را با عبیدزکائی و
 ساجی ساعرات واقع میشد و از آنجمله ساعره ایست که میان سراغ الدین
 و سلمان درین رباعی واقع شده ^{مضمون} ای آب روان سر بر آورده نشسته
 و ای سرو چمان چون سرا برده است ای غنچه عروس سراغ در پرده بسته
 ای باد صبا این هم آورده نشسته سلمان بیدای ابر بهار خار پرورده نشسته
 وی خار درون غنچه خون کرده نشسته کل سرخوش و کاله مست و نرگ محسوس
 ای باد صبا اگر آورده نشسته صاحب عرفات آورده که قمری و قمری تمام
 از قدمها بوده اند چنانچه رسید و طوطا در حدائق الشجر سخنان آنها را
 آورده و نظام الدین محمود قمری صفائی معاصر کمال اسمعیل بوده در پیش
 نزدیک بدون زاریت نزد منت و سراغ الدین قمری مدایع سلطان سعید
 بود و بعضی نسبت سیادت با او نموده و بهمان بیت او سند چنانند
 دارند جهان که نسبت قائم ~~سراسر~~ نو باوه وجود من از باغ حمیدر ~~نشسته~~

بسم الله الرحمن الرحیم
 در این کتاب که در دسترس است
 از کتابخانه کتبخانه کتبخانه
 در شهر تبریز
 در روز دوشنبه ۱۳۰۲
 در ماه شعبان
 در سال ۱۳۰۲
 در شهر تبریز
 در روز دوشنبه ۱۳۰۲
 در ماه شعبان
 در سال ۱۳۰۲
 در شهر تبریز

ای خادم سبیل تو عنبر م	ساد حاز لب تو خورد و بشک
حندرم لب تو جان با دو م	روشن برخ تو چشم بیاض
قصه حکیم که اشتیاق تو چه کرد	با سنبل دل بر زلف تو خنجر کرد
چون زلف در ز تو نشی می باید م	تا با تو بگویم که فراق تو چه روز
کدام جان که جانش خورد خون جگر م	بجان تو که به و جان خویش سپاری
شده زین جان جان تو ز کین م	اگر دست خود این ناک را پیش از روی
را آنچه در زمین کرباب باز دهد م	ز خون عقیق به و چشمهای کساری
سرای خلد ز بهر تو در کناوه و تو	بهد مانند میان جبار و یواری
جانم از غم این آسیای به حاصل م	که خندان به و چون سینه بگرداند
سرخ خود ای چه غوغای کف کباب کانی	در عزم شمشیر غنیمت روی بوده
بیشتر آنچه پیشتر در بار رویه آنرا دیدم	زمان رفتن است آن قدر قمار ارزو
بوی ویدار ارزو بگرم سرد جهان ره روی که خورده است	گله زارش
حماقها سعد گل شیرازی صاحب ترجمه مجالس النقایس آورده که او میرد	
شاه قاسم الوار بود لیک چندان در پهنای را بر روی خود کشود که شاه	
فرمود حج ده او را خرابه آهنگند و خاک او را تمام هرون ریختند و غریب مینا	
حال خود رفت از دنیا بیست	
وزور علم روی برسد با علم کردی	ولم بروی بانم راندیم حمد ندیم کردی
خوش کن پیشی دل بیمار سعید را	زان پیشتر که پرسی و گویند در گذشت
غم ساقی می خون دل زنده معنی	چشم ز منم بگویی تو کم نیست

تغییر اوج

باز در این
روایت

و ایسی از کودکی که هرگز در آید
و ایسی از کودکی که هرگز در آید

بر سعدمان جز فلمستی و زندگی
خواجه سعد کل شیرازی از کیفیت حال و حقیقت زمانش ما هیتی
معلوم نیست جز آنکه شاعر باره کوی شیرین کلام بود و خوابگاهش در
شیراز پهلوی مرقد خواجه حافظ و اهلی شیراز است این غزل او خسر وانه
و آتش بر که کل نیست که افتاده بطون ^{جمنست} م
پنبه داغ و ای پل خونین کفن است
شتم از ضعف جان شده اجل حبت و ^ف م
نال هر خید نشان واد که در پیران است
به دست پنبه و اغم بجای نسرین است م
کلی که از جن عشق حیده ام این است

سوزنا سبیزی غلامی زند از خود گذشتند بوده ذکرش در تذکره میر
غلام خوشنغم خواند ماه رخساری م سیاه روی منکر و عاقبت کاری
ابوالفتح سلطان سعید خان خواجه حسن شاری آورد

در ویشی به تقالی جغتای مولدش بخار است و از بزرگان آن طاق است از آنکس بزرگی کمورت در مدتی و بگرد در راه در راه و همدگر
بسیار است علی الظهور در او اول دولت هان با او شاه صاحب عرفات آرزو که در شاکش نزد یک بکار از اربابیت نظرمی در آنجا در آنجا
تاریکی در راه عمر سوختن عظیم در ویدل شده به نغمه ها سر آمدن سب و کز دست و رفتی او روانیت کرده که در رهحالی که روی نوری است
سخنی بر او حاضر شد و آنست که در حضرت رسالت از او جواب دیدم که من مو د که البته بر جانها و دست ما در ملا و جی حاضر شو در حال
که بعد از آن از آن سخن از نظر غایب کن م و در کارهای از دو داده ما یارب کسی ما بر بر و کسبها ما شاک ای است بهار و روش بر سید و شایسته کن ای

حافظ سلطان علی اویسی

سلطان حسن و زائق لیلہ و ناز بہجان

سلطان سلیم و سلطان باہرین

میرانا

۱۵۰

مولانا سلطان علی مشریدی خوش نویس با دست بوده و نسبت
 خود را از تاجیکان که هر خطش بیت ^{منموده} استخوانه آورده اند که حسن خلقش
 بر حسن خط زیادتی نموده و او از شاگردان مولانا اظہار است و اظہار
 شاگرد مولانا جعفر و جعفر شاگرد مولانا میر علی که واضع نسخ تعلیق است
 اما شاگردان رشید مولانا سلطان علی مولانا علاء الدین ^{محمد} است
 و سلطان محمد خندان و سلطان محمد نور و سلطان محمد ابریشمی
 بقلمند کاتب و مولانا شمس الدین محمد که استاد مولانا میر علی تالیف است
 و مولانا سلطان علی در زمان سلطان حسین میرزای بایقرا و امیر علی شیرازی ^{بود}
 تبار یافتند اگر چه بلند نیست اما کلا خوش خالی از مزه هم نیست چنانچه از بیانات
 بود که کل در بهار از آن رخ گلگون ^{نموده} ۲ چون اشک منہ که از دل پر خون نموده است
 این به پچا صلی و بوالهوس ۳ در مانده پچا صلی و چپکس
 در اویم نشان یکج معصود ترا ۴ ماکر نرسیدیم تو نشاید برسی
 در جوانی بخت بدی مسلم عشق خطر اندک از مزه ^{سلم} ۵ نیت روزه علی کردم فتم شوق را چلی کردم
 شوق را چون فکرم گریستم پس انوی خوش ^{شستم} ۶ هر که گوید دردی ز روی عاقبت میشود بر روی
 بنده سلطان علی غلام ^{علت} ۷ شهرت نام او ز نام ^{علت} ۸ اولاً میگویم بان مسلم بشنوی این حرف از زبان
 در فام رنگ می باید نه بسختی جو سنگ می ^{نیاز} ۹ نه سیاه نه کوه نه دراز یا دلیلی جوان ز روی
 حد در سطر نه باریک و اندر خوش سفینه تا یک ^{نیاز} ۱۰ نه درو بیج و نه درو تابی ملک خطر آنکوست آبی
 تا غدی بهتر از خطای نیست که چه چند آنکه آزمای نیست چندا که غم سر قندی
 طغش رو اگر خرد مندی ^{نیاز} ۱۱ بیج رنگی به از خنای نیست حاجت آنکه آزمای نیست

سر آمد تمغ خود را

دل
 در کس که بر سر جان
 از آن که روی سحر و جادو
 از لطف او اسرار بودی دارم
 کس را از لطف او جویم کس را از

در تذکرہ سار اور ہر دہ کہ سن او با اللہ ار شست گذشتہ بود در قدر است
 خطس فتوری نرفتمہ بود و ہنوز خوش عز نوشت و خود بیان این سبب درین وقت
 مرا عرضت و نہ تیرم کم ہنوزم جو کس یکم تو ام ہنوز از خود طاعتش کہ العبد سلطان
 سلطان محمود میرزا اولد سلطان ابو سعید میرزا سب او زاد در ماوراء النہر
 محمود غازی کہندی لوای تفرش بر اکثر بدخشانات و ماوراء النہر
 سایہ افکنندہ بود و عوارہ تربت اہد فضل نمود و طلبی تخلص نمودہ
 در کوف بلا پای نہاد م سلامت ۲ بر شیشہ ناموس زوم سنگ طلا
 سلطان محمود میرزا امیر سلطان محمود میرزای مزبور و برادر نامہ سنیق
 میرزا است بعد از آنکہ میرزا شہ از تخت سلطنت رفت او بر جای پدر
 نشست و بسبب انقلاب روزگار بلا مرت سلطان حسین میرزا شہ
 قامت قابلیتس خلفتہ دامادی ار استہ شد و باز اندیشہ در برای
 خاطر شہ دروازہ نمودہ شاہ مال رحمت بجانب مملکت خرد کشور
 و انجا امیر شہ و شاہ ویرا گرفتہ از باب میل انشا کہ اب کوہر حشم
 جہان بین اورا تیرہ ساخت این رباعی را در سنگ جوہر منظوم خویش
 گشتند نندہ ہمار دیدہ روشن بود چشمہ باہم ز چشمہ بر بود
 فریاد کہ فریاد بجای نہ رسید ۱ افسوس کہ افسوس ہمچو نیکو بود
 بعد از ان در بارہ عازم ملازمت سلطان حسین میرزا شدہ میرزا ازین
 مسکاتانہ فنا مدار ملک بقا رفتہ بود و محمد خان سیدیانی خراسان را بدست
 آوردہ بود سلطان محمود از تخت سعید نومید گشتہ تنبع اورا بکاشد

و آورد و در انوار آن که در فارس غازی تخلص کرده
 خواجه سلطان محمد ولد کمال الدین بتکلی خواجه منصور قراوقا
 خورشید در نور عالم خرم برآمد آن فن درسی که نموده است
 خواجه سلطان ساوچی لقب او جمال الدین محضرت و از خواجه علاء
 الدین محمد ساوچی ایشان بدر بر پدر مردم بیخون و اهل سیاق
 بوده اند و خواجه سلمان نیز و قوف تمام درین فن دانسته و مرد معبر
 بوده و در شاعری سرآمد و بر کار خود است قصاید انوری و طبرانی
 تتبع میگویند و از اینها که قصیده طبرانی جواب گفته و تخلص کرده
 خاتون کرده و مطلع ضایعاً بر وجهی قصصی یا خردتین رفته و زهرا که
 همچنین کرده مطلع نیز مرد سقفیه دم که شدیم مجرم سرای سرد
 شنیدم آیت تو بوالی الله ارب حوا شنیدم که سر ز خود کرده
 ظهیر برده است نمیده چو در میگفت سقفیه دم که شدیم مجرم سرای سرد
 مراد که ز در تو نامیم گفتن شنیدم آیت تو بوالی الله ارب حوا
 در تذکره دولتشاه بر سبیل حکایت آورده که سلمان از ساوه عمریت
 بغداد نمود و جمال بخشش بنویس چون توفیق آراسته بنو زینت شیخ حسن نویان
 کرد و زوی شیخ حسن مستری وارد در خانه کان فتره ترا اندازی سکرد
 سعادت نام علوی ترقی آورد سلمان این چند بیت منشور فرمود
 جو در بار چای کان شاه م ترکفتی که در ربع تو شاه

فصل

دوزاخ کان با عقاب سپید
 نهاد سر سردوش شاه
 بدیدم بیک گوشه آورده
 نهاده چه گفتند در کوشه شاه
 حواز شست بشاد خسرو کره
 زهر گوشه بر خاست او از ره
 شما تر در بند سرت
 سعادت و ان از بی سرت
 عهدت ز کس نامه برجات
 بغیر از کان کونا برداش
 که در عهدت صاحب قران
 نکرد کسی زور بر کان

چون استقامت ذہن و سلامت طبع سلمان بوشخ حسن فریان ظاهر گشت
 منظور نظر تربیت آن پادشاه شد و شخ اویس که پسر بزرگ شخ حسن بود
 علم ستوار از خواجہ سلمان تعلیم گرفت و مرتبہ خواجہ سلمان در عهد گوکیہ
 دولت شخ اویس و دشتاد خاتون از طبقہ کردون گذشت و رعایہما
 گوناگون از آن درویشان امارت نشان مرید و قصاید لطیف در مدح
 دشتاد و پندہای خواہراوردند و در کہ صف جمال و صورت آنها را در لباس
 نوع و نشان فکر خوش جلوه داد و ملاوفای صفایاتی بیجا مناسب حال
 اهل طمع و ارباب دولت ای روزگار خوب گفته چون حال نسبت معلوم
 سخن و زبان زمانہ نہ کم ز مسلمانند سخن خزان جهان لیک کم زد شنا
 اما سلمان را در آفر عمر از ناتوانی پرمی ضعف با صرہ ہم رسیدہ ام
 بر جماع ارزها بر افشاندہ در وحشت آبادت عت خانہ ساخت
 و سلطان و پسر در ولایت ری دودہ پیسوی غالی لوی دادہ بانہا
 مانع بود مادر سال مقصد و سنت و نہ نقد خنانش از کیہ بدر کار

این کتاب در وصف امیر کبیر علی قلی خان است که در عهد گوکیه و در زمان سلطنت امیر کبیر علی قلی خان در دولت شخ اویس و دشتاد خاتون از طبقه کردون گذشت و رعایه ما گوناگون از آن درویشان امارت نشان مرید و قصاید لطیف در مدح دشتاد و پندهای خواهر آوردند و در که صف جمال و صورت آنها را در لباس نوع و نشان فکر خوش جلوه داد و ملاوفای صفایاتی بیجا مناسب حال اهل طمع و ارباب دولت ای روزگار خوب گفته چون حال نسبت معلوم سخن و زبان زمانه نه کم ز مسلمانند سخن خزان جهان لیک کم زد شنا اما سلمان را در آفر عمر از ناتوانی پرمی ضعف با صرہ ہم رسیدہ ام بر جماع ارزها بر افشاندہ در وحشت آبادت عت خانہ ساخت و سلطان و پسر در ولایت ری دودہ پیسوی غالی لوی دادہ بانہا مانع بود مادر سال مقصد و سنت و نہ نقد خنانش از کیہ بدر کار

روز قباد پاره از خوابها ابدار او که فریبند که هر یان مرسته محسوس	ایستاد ز غم غبار اگر چه بر خست در دو
بگردی نه آتش مرسا و از غبار را	ساقی نجس بده باوه که خولیم رفت
بهبوای لبش بر سر می چون حساب	بند در هم تو چه ز روی تو نیست روی
بچش ز خشم و ز روی تو چیست	این بر دل نادان جوهر ک کاهی نیست
ولیکن بر همه دان همجو کوه الوند است	دراز خست جانان که بر تواند کند
کمر کسی که دن جان خویش بر کند هست	شان سپاری چشم تو و پنجوا بی مشه
دانه ابروی تو کان بر سر ما زبان است	لبش چون گل بر از خون باد کام و غم
کرب من خنده زو یاد است منزه ساز گرفت	منه که در زمره عشاق برندی علم
طلبل نهان چه ز منم طشت منزه از بام افساد	بدر عکس فتاد اینده و سید را
آینه لیلی لیلی همگی مجنون گشت	رگوی خواباتم اگر گشته بیایی
رو خون من زنده ساز و چانه طبل تن	زل اگر بار کشد بار نگاری باری
ور کسی باید که زیند چو تو یار می با ای	بچه ام که تو چه چشم شماری مشمار
منه که باشم که در ایلم شماری باری	آمد بچی نداد ز میخانه را ما
کلای رند خراب با آ دیوانه ما	بر خیز که پر کنیم چانه ز می
ندان پیش که بر کشد چانه ما	ترکی که مشن پیش ز انومی زو
باماه فلک حسن بهلومی زو	دل مستقیم من برابر و پیش دل
می بستم او که برابر می زو	سرایه دین دول عبارت و دم
سوز و دوجا ز انجارت و دم	سیند زمی هزار بی خوردم و دم
می خوردم ایمان ک عبارت و دم	

سوز تو بگر کباب میکردند ۲ اندوه تو دل خواب میکردند
 از حشر مجلس تو ساقی شب و روز ۲ در چشم پاره آب میکردند
 خواستم که مرا دام آماده بود ۲ جام می و شاهدی که از آوده بود
 چندان بخورم با ده که چون خاک ششم ۲ این کاسه سرهنوز پرباوه بود
 خواهی که چنانکه بود ان و من ۲ بز می که در ان بزم تو و ما می
 من بر زبانت بخواه با نام تو ۲ ان کس که دست را بخواه با می و من ۲
 از بس که شکسته باز بستم توبه ۲ فریاد می کنند ز دستم توبه
 دی روز توبه شکسته سازم ۲ امروز بسیار می شکستم توبه
 من ماکه تو در میان کردم دست ۲ پنداشتم سر که در میان چیزی
 پنداشتم از ایمان چه پرست گم ۲ تا من در میان چه طرف خواهم بر
 نبود می نیستی از جستی من ۲ بقدر آنچه منت هست بودی
 مرا است بلند دست کوی ماه ۲ چه بودی جای هست دست بودی

ساجده حسن ادا را در اینگونه از اول برده است می خواند که بر طاقان بود
 خواب شکسته چنانکه بود ان و من
 دور از که در دم
 کن بر زبانت بخواه با نام تو
 از غایت تاز
 دره
 ان کس که دست را بخواه با می و من
 بقدر آنچه منت هست بودی
 چه بودی جای هست دست بودی

۱۵۴
 در ان کس که دست را بخواه با می و من
 بقدر آنچه منت هست بودی
 چه بودی جای هست دست بودی

مولانا حسن علی صاحب طبع سلیم و ذم مسقط بوده گویند اصولی از بود
 و در سنه و در قوطن داشته و چنانچه بر وجه جهان بر بسته او کرده اند که در زمان
 نجرالدین وزیر عامل بود از آن شغل خطیر دامن فرام کشیده مدت العریض
 قناعت راضی شده در منقبت آل طیبین علیهم السلام بیسفت این بنا جارت از
 ابی ناصر بن علی بن حسن آل سی باغ از آن چنین است که استند فخر زمین و زمین
 که در دین و دنیا این کار بر او بفضیل خود کار کرد
 بمن حاجتم را نمائی بکس برارنده آن تو باشی و بس دویم روزیم را بر ایامی رسان
 عزت نباید کشید از خان سیوم بمرگم اشارت رسد بان تا فواشارت بسد
 چهارم جنابم سپاری بنام که از اول گشته باشم بار به چشم خورشید بکسلان کفن
 رسان تنم را بان چنین است سلیمی بنام شهرت که هم در زمان شاه طاهر سلجوقی
 مولانا صلاحی تخلص مولانا شاه محمد ولد مولانا حسن شاه هر ویست
 و در زمان بابر میرزا بوده امیر علیه گفته که او بصنعت ابریشم کاری اشتغال داشته
 این هو مطلع آموخته می شد و طلبی روی پر میرم خورشید راز کسی که گوید دیدم
 در میر عیسی آورده که سلیم صاحب این مطلع مدتها در مسجد جامع اهرات خدمت کنند مکنان محمود
 این بس از اشک عکرم کون بخت حاصل است که بهر قظه کشاید که مر از دل من
 یا ما مسودالی اصل او از اسیور است مرد طرف باهل طبع بوده و بعضی
 هنر باو مکان و مویبت داشته اند اول خاوری تخلص نموده آخر حال او را
 بنده بر سینه و خورشید را رسو با برهنه در دشت خاوران میباش بعد
 از آن بسود لیس شهرت یافت و بر روزگار خود سر خیل سوار بود و حکما و سلاطین

و در این شهرت و بختان و جاز
 نقل که وقت
 با علی برنگر کرده

و در سقا، انیم، زبذره سکر مذکور

اورا محترم داشتند اندر حیا بچه حکایت کنند که الهی اینوزاد از مردم جانی قریبا
 رحمت بسیار داشتند و بارها شکایت بدو کاوشا هرچی برده سودمند نبود
 یا با سودلی بنکان نام دهمی داشت که لعل مدینه او را نخواست و با اولاد او
 تعلق نداشتند از پامال آن جماعه خراب شد با پدران مابص قصید کفیه تخلص
 مبدع بشاه رخ میرزا و شکایت آن مردم را در آخر درج نمود انتر تمام داد و میرزا
 شاه رخ آن شکایت ترا چون بیای بی برکنده ساخت جمع را برود و محمود کرد
 بطوریکه که در چندینتی از آن قصیده ملک ایران شود از جامع جانی
 ذی القلی بر میر محمد طوغان نایب دست چپ ارنیب بگو سعد الملک
 بر دم اسپ کرده از چه زندگیا تن هست دانید و دلیل همه ملاقاسم
 خوش دلست اذاکان غریبا برخوا بادشا که بر این قوم مخالف را دور
 یا بکن کوه کلات چون ملک او بران نیکو کاران ترا دولت بر لاسی باد
 بد سکا لایق ترا دولت جانی قربان اما با با سودالی ستاد سال طی مرحله زندگانی
 نمود در سال ستمصد و پنجاه و سه ازین سرای دو در پیشست دست در گراشد
 وارد در مدع میرزا اباسینقر بنو قصاب در دو نعت و منقبت از و بسیار نبرد
 میر محمد علی حقیقت دانسته شد شاری از وی این مطلع داد که نموده
 و در میان غنچه بریده چون غنچه بر آب بود در نهنده در آید کل سرخ شود بیشتر نمره بر آید
 ابیر نظام الدین شیخ سپیلی از سلسله بزرگان چغتایست و کالت
 سلطان حسین میرزا بوی تعلق داشت و او مرد عالیقدر بود اکثر نوا
 قساید در مدح او برود اخته اند و مورانا حسین کاتبی نیز انوار سهیلی را بنام

خواجه حسن م

او ساخته با امیر علی شریف منسوب و هم صحبت بوده و در دیوان فارسی و ترکی و
 نظر بر زبان بیست و پنج هزار و سه ستمای تخلصی هم بود که ملازمست سلطان ابو سعید هزاره
 ۱ ^{بخیال} داشت مشرب مع من نعل زیدین ، بهر آن ساق ملک غنچه مرهم ز بلبل
 ۲ ^{بخیال} ندانم خانه چشم ز آب دیده خراب است ، خراب چون نشور خانه که بر سر آب است
 ۱ ^{بخیال} کینج کینج خرسایه حسنیست یار ، دی آنایم نذار و طاق شیرای
 ۲ ^{بخیال} پندروین که پنه عقلت کند خیال ، مشت ننگ که تازه مرار جرات است
 ۲ ^{بخیال} عاشق و سالان جوی شیر کلهچ پستون ، خنده بر باز بچه و ما و می آید خرا
 ۱ ^{بخیال} گویند روز چشمه پیمان نمیرسد ، روز از آن یک شب بهر آن نمیرسد
 جوینت مهر و فاد در زمانه کاش سبیلی ، نه این دو نام هم از روی روزگار بر آفت

مولانا سید علی سیم کلوش بیکه روانی آراسته بوده و شاهد حال
 بزبور استعداد پیراسته دولتشاه ذکر نموده که سیم مرد مستعد و
 بود اول در دنیا بوز بودی بعد از آن در مشهد مقدس مشرب علیه فضل
 ساکن شد و بادی بی و مکتب داری مشغول و اولاد اکابر در مکتب و تعلیم
 میگزفته اند و بحسب تجربه مکتب او را بر خود مبارک میدانسته اند و او
 خوش مینوشت و در علم کتابت و هنر شعر و معانی نظر داشت و در علم سبایل
 و تالیف و انشا و ترسل و غیره که صاحب فن بود و مولانا عبدالملک که از
 دینان مشهور و در خط تعلیق سرآمد بود از ساگردان و بیت و کاتبی نیز
 بعضی از صنایع کتابت را در خدمت او و زریه و گویند در عهد شاهزاده

از جمله این عیال از هر یک
 مختلف از و استخرا میشو
 بر لب بام آمد آن که گفت باید
 کاغذاب عمر اینک بر لب بام

سلطان الدوله در يكشنبه نوزدهم هزاره پست كتاب نوشت كه مردم بر سر او جمع بودند
و طعام بخوردند و بعد نهار ميخوردند و او خواب كرد و بقاء پست نخواست بجهت آنكه پست نوزدهم

ديگر در ازدهم طعام و ميوه خورده بود كه بر طبقه او نتيه سدران و انرا
همه كرد مولف اين تذكره الهی الهی الخنی بر اعيان در سفت استه با گفته بود
مخبر شده است تا در راقم او را در هر گوشه كه اشتهاي سويان زده است
در کشور معده توجع آمده است از بس كه نخاييده بر ريكه فرو هر لقمه در دست دل خوش شده است

او كه اندك است را نقش بكني خود ساخته بود بگيرد و بدمد شاه با كيزه سر
سیر و هزار بگفت و نوشت و نيكيزه ز شاد و غم در پست چه سیر بگفتش ما آن گه
و در تاريخي معتبر ذكر نمود

با كيزه سر و سیر و هزار بگفت و نوشت و نيكيزه ز شاد و غم در پست چه سیر بگفتش ما آن گه

که ملا سيمي با مير شاهي معاصر بوده و در فن شعر مهارتي تمام داشته
و در علم موسيقي و ادوازي نيكبانه روزگار بود و غزلهاي خود را قوافيل
بستي و فصل خود ظاهر کردی از ان جمله در چهار گاه عملي دارد که در مجلس

ميرزا محمد جرکي که پسر ميرزا شاد رخ بود و غم ميرزا ابوالقاسم با بر بود
غیر ان عمل نيكبانه است و ان غزل نيكبانه که بگفت مطلع است

مخبر صبح از مهر و روي مينامد و بهاي تار سرد روزي گويت دل بسي بگيرد
و در جراب قصيده مصنوع سلمان قصيده دارد که مطلعش اينست

ز قامت تو چگونم قيامتي برخاست قيامت قدرت که بود قيامت را
و هم انجا آورده که آن دو هزاره پست را در صبح صيرت لبا بگفت که بود

نگین خود کند بود و در صبح صيرت لبا بگفت و او در سلك ندماي ان شهر بار

نرسد و ندره

Handwritten notes and signatures at the bottom of the page, including the name 'حکیم طریقه' and other illegible text.

امیرزاده گیاره بیست و سی از جمله امیرزادگان تهر است و جد او امیر جهانگیر
 از امیری نامدار امیر صاحبقران بود و در روزگار امیرزادگان تهر منسوب
 اما تشر در دست نشسته بود پس امیرزاده یادگار خلعت مستعار امیرت
 بکسوت فقر و مسکنت بدل کرده خود را از دردمندی و سختی دینی باز فریاد
 براحت در پیشی و نامرادی رسید ^{که کوه} ^{مکه} ^{اللحینه} در قور اگر هیچ مرادنی ندید
 اسایش خواند شب در ویس کفایت ^{از سلاله انگار خوش} که بیادگار گذارنده
 است ^{آمدن ای شمع} ^{بجس را} ^{جو گلشن} پای چشم نهادی دید در روشن سافتی
 آن پری روی که دیوانه خویشم خوانند ^{کاش} ^{باز آید} ^{و دیوانه} ^{ترم} ^{کرد} ^{اند}
 وقت آن شد که ز لیلیای جهانرا از نو ^{دوات} ^{یوسف} ^{نور} ^{وز} ^{جوان} ^{زد} ^{انام}
 از شکوفه درم افشانند چمن بر سر کل ^{عیش} ^{را} ^{با} ^{صبا} ^{سلسله} ^{می} ^{چنانند}
 اسرار کل خطر یگان پیرون ^{آورد} ^{جانم} ^{از} ^{تن} ^{عم} ^{عجرا} ^ن ^{بویرون} ^{بام} ^{بیری} ^{شکاف} ^{بنوا} ^{بست} ^{صبا}
 ری از نلف پریان تو پیرون ^{آورد} ^{بوی} ^{پیرن} ^{یوسف} ^ز ^{بها} ^{کم} ^{شده} ^{عاقبت} ^ز ^{ریان} ^{تو} ^{پیرون}
 سبقتی چسباری از هر علی بهر داشته خصوص در علم عروض و قافیة که
 درین صنف متبعی نیکو نموده و تصنیفی نخلوصه درین باب پرداخته و او را
 سرزری جامی مکالمات و مباحثات اتفاق مرافاد، و امیرعلیر آورده که
 یعنی از بخارا بهرات آمدن ساکن شد و در شای تحصیل مله و لعب مشغول گشت
 بی جا و ادبی داشت و در سستی علم رسوائی میفراشت و در جلیب ^{ارامده}
 تی با ستادی با سنیق میرزا مشرف بود چون میرزا بدست خسر ^{شاد}
 اوی در بخارا گوشه گرفت تا بحق پوینست جوهری چند کار سنیف ^{شاد}

چنانچه مولفان تذکره ^{کا}
 م

بعضی او را هر وی داشته اند
 از حسن کرد و در هر یک ساکن شده بود

بیان او در خید ازین ^{شاد}

۱	بلاک سبز طبعه انده مهربان من است	۲	ز بس که در دو در جان ناتوان من است
۳	بسیار ازین بلا نشوید چنان	۴	گر چه بلای عشق را مرکب بود نهایش
۵	بزرگ کسب سینه نشانند ما	۶	زین کرد بلا که زلفت اینک سخت

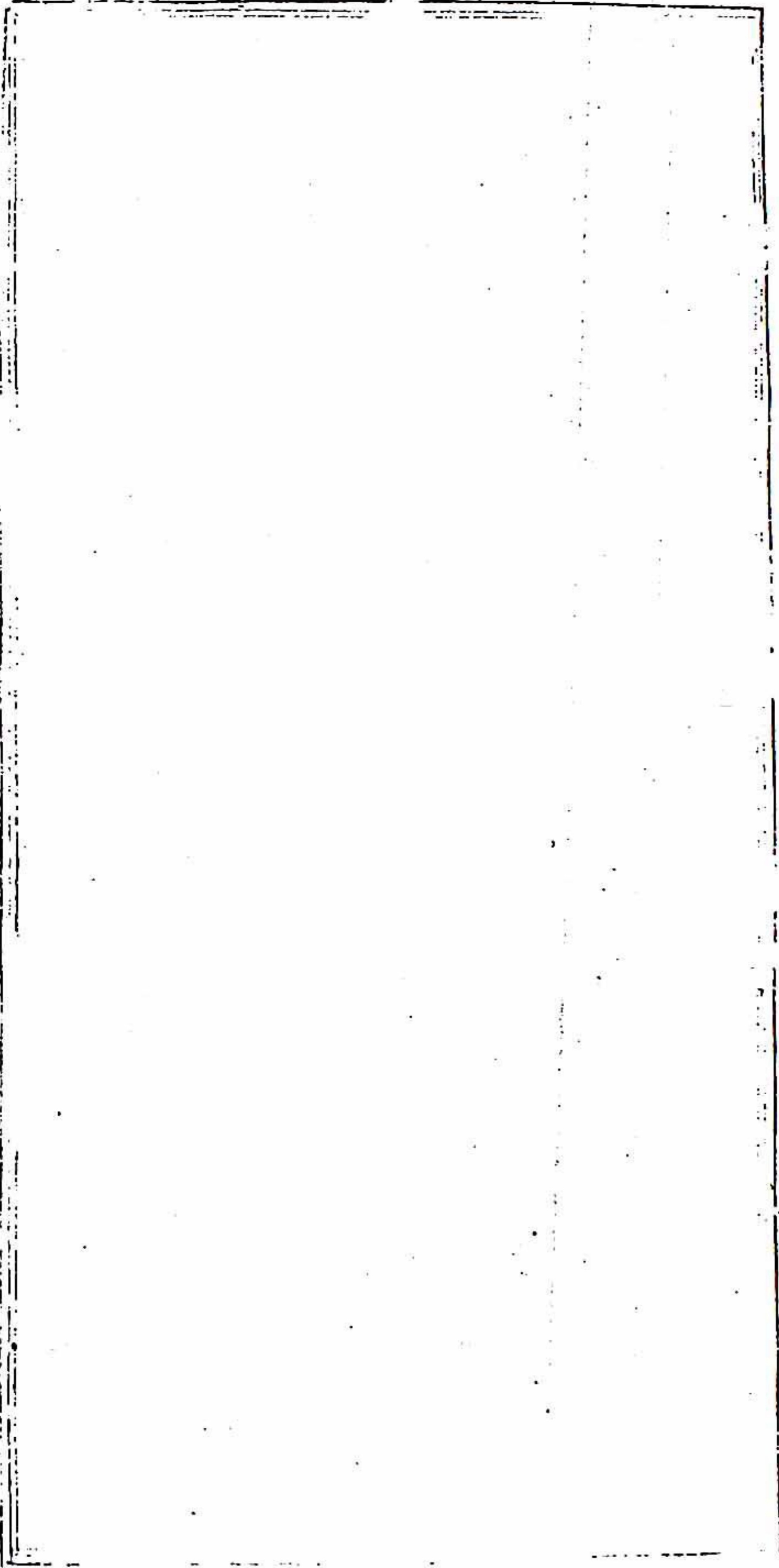
۷	خود را به بر لب بند پاییه	۸	که نرند بنای و ندانی
۹	آن هر دو غلام جار خایه	۱۰	تا جندگن خود فروشی

بسیار ازین بلا نشوید چنان
 بزرگ کسب سینه نشانند ما
 زین کرد بلا که زلفت اینک سخت
 خود را به بر لب بند پاییه
 آن هر دو غلام جار خایه
 تا جندگن خود فروشی
 که نرند بنای و ندانی

در تمام او در بسی شهن کرد لاله هم خون دیده در تمام کل خیر قیامی در جوان بدیده
 قری نمدینا در کردن کرد و شیخ آذری و خواجہ محمد الدین مستوفی
 و مولانا حسن و غیرم با او معاصر بودند در تاریخ معبر آورده که حضرت مولانا عبد
 جامی اولی تخلص می نمود و روز اول که بخدمت امیرشاهی رسید
 امیرشاهی از او شعر طلب کرد جناب مولوی این بیت بر خواند که ز خاکم چون
 کیامی براید ز تر شاخ برک وفایی براید امیر فرمودند که در شعر چه
 مقدار زین کاری بری بخدی کفند که اندک و هر چه بشود امیر نصیحت
 نمود که تو در سر روز یک بیت بنویس و خوب بگو چون از مجلس امیرشاهی
 برآمد بعد از سر روز باز آمده این غزل را نزد امیر بگذرانید
 حق لعل تا زان ز جان خستند بلکه جان از لب لعل تا بان خستند
 امیرشاهی بر لطف طبع مولوی آفرین گفته دعای خیر در حق ایشان کرد
 و اما امیرشاهی مصوری دلبزیر و صنعت نگاری بی نظیر بود
 و میرزا ابوالقاسم بابر در وقتی که استرآباد را مقرر سلطنت نموده در
 باغ زرافشان کوشکی ساخت و امیرشاهی را بجهت صورت سازی
 آن قصر مینوژاد با آنکه ~~بسیار~~ بسیار سپید بود و کبریا بود
 از سبز و از استرآباد طلب نمودند و با آنکه پاید عمرش نهند رسید
 و بنیاد قوتهای جوانی از دست انداز پیری شکستها دیده بخراطلت
 چاره ندید و بیمار المومنین استرآباد آمده شرف طرازمین استرآباد
 بادل شاد در یافت و غزلی بر سر زه آورده که مناسب حال بود

طبع م

تحفه خفیه از نمود و حسن قبولش بر وجه احسن صورتیست و آن
 اینست که در بار چهارم از یزید شهر توایم و وطن گذارشته بخانه دمان توایم
 ز لطف بر باد سه به جزیرت رسید که پایمال جوادش زینت به قرین توایم
 و آن در لی نزد تو نشینم چو ما را که نماز پرور پناههای زهر توایم
 چو لاله حمزه کج از بهار عارم تو و نینجی خاک دل از لعل تو نشینم
 شد از وفای تو شاد در عالم بس است شهرت ما از مکان شهر توایم



۱۸۹

نیز ایشان را حسین صفایانی آورده اند که در اوایل حال بنای مرغود
 چون بقدر صورت خطی داشت تا بعضی شهر شد بعد از چند روز و نیز در غن
 آنجا که ملوژم در مرغوس خان شامل بود. شد و بنا بر آنکه در قرأت برومیه
 خدمت نمایانی از و صادر گشت حضرت صاحب قرآن شاه اسمعیل شاه و بر
 بشرف وزارت سرفراز نمود کارش بحالی رسید که در یک روز هزار
 تومان بچید اما بسیار نازک ^{بر عینا منشی} بود و در حوش طبعی زرافت ^{علیه} تعلید
 میفرمود. اندر نسبت بمقربان در کار و امرای عالیجاه رعایت مهمت بخان او
 و ازین رهگذر چون خاطر ارکان دولت از او بچیده بودیم در فی غرابی
 بنای مستیس بودند تا آنکه مهتر شاه قلی که اول مهتر مکتاب درازان و آخر توجی
 شد بود باره از اموال که تحریکوی بوده باقی دشته و میرزا شاه حسین

نادر پال نصر و پنه

سخنان درشت باو گفته بلکه تمدید قلمس نیز کرده سببی میرزا در باغ دوس
از مجلس شاه پروان ^۱ که مقرر شده قلی فرصت را غنیمت سروده به بسیاری
جنجور و مردم در یکدم کار او ساخت و در ~~ساخت~~ ^{ساخت} و ~~ساخت~~ ^{ساخت} و ~~ساخت~~ ^{ساخت} از دو سینه
قابل ماند میرزا اسمعیل و میرزا ابراهیم صاحب فرهنگ و از آثار بزرگی میرزا
شاه حسین که در صفات آن مانده بعضی از میدان صفات آن و عمارت مارون
ولایت و مدرس قاریه و غیره است زبان هرگز از آنکس بوده ان ایست
از ولایت زبان قاریه ^{بازند} ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

شاه بیگ خان بن براق خان بن ابوالخیر خان

بر اعی که در مرتبه برادر خود شاه محمود زنده است
 خود برادرم شه شیر کین م میگرد خصومت از پی تاج و کین
 کردیم دو بخش تا بساید خلق م اوزیر زنده زنده بر روی زمین
 خواجه عبدالقادر مراغه در مجالس سخن دگر قطع با که شاه ساج سلطان
 دم ارسا داشته صبارت بن شیر از نوبی دیگر قدم برهن نزد یکدیگر خطه بغداد
 مبارک شاه شریف خلیفه عالم م پناه جلالش این اویس بادشاه
 سلام من برسان بگویند عظیم م که چشم بد جمال جلال تو مراد
 مرا بظنه زنی کرده در او ان شب م جویم بخفا یا با خست زلفاد

اگر تو بکسی بجز از وطنه زنی م بقادری که مرا تحت قیام شاه داد
 که بچینا که بجام زین پر را بنظر م اگر بسته من افنی را بنظر ایام

سیف الملوک در ماوندی سنجای تخلص کمال حذاق در زیلابت در آشفه
 وقتی مرید محمد جامه باف بهار بود، قطعه بجهت او گفته میفرستادی تیرای
 رباعی را با او می گفته ای میر برای دل چمار شما استیم حسرت و اجل گرفتار شما
 نه بنده غلام تو توانده اجل خیران شده ایم هر دو در کار شما

سوزانا شرف خیابانی مرد روز نشتر بند لوس بود، و حمله را متبع نموده اس
 از انجا که بنزد کسی کوز دانش است ۲ زجرم کشتی بزم نجیب است

مورانا شرف الدین علی یزدی جامع جمیع علوم ارسطوی و کلام و منطق
 و مساب و نجوم بود در اقسام سخن خصوصاً قصیده نازکیها کار میفرموده
 و در علم معما و تاریخ از استادان مسلم اللبوس است و تاریخ ظفر نامه شاید
 حال و ناطق بکمال اوست دیوان او چهار هزار بیت در عرصه هنر از انجا که آنها

بوی و فای عجب بد از کعبین جهان ۲ رنگ صفا مجوی درین تیره خاکدان
 انجا که هست خضر لقای چه خط دوست ۲ بر روی آتش شبت ز بی آبی جهان
 سر و سر نیب که امه اک نامه سا ۲ هست ایمن از جنای دی بچور مهرگان
 کل ز گرم قواضی خود هم میان نهاد ۲ هم در بهار بود که دید آفت خزان
 بر چرخ برده باد هوا خاک معرکه ۲ بر باد داده آب حیات آتش سنان
 برشتگان معرکه بر رسم تعزیت ۲ چشم زده جو دیده عشاق خون نشان
 ماه سپهر لاله شود در چه هست ۲ با آفتاب سعت ارافندش قران

بن قطع است که در کمال
 قاطع بنظر کمال
 بعضی در علم و در علم
 ظاهر است که در علم
 با نظر در علم

شاید که در زمان تو چون من بخوری
 باشد ز جور جبرخ پریشان ناتوان
 در دین زود همه را تیر و از بند
 زانکه زده ندید دام بخراز رخ بزه کمان
 در هیاتم میر که کلام
 بس نکته بدیع معانی کنم بیان
 در علم از ان امام فکشم نه چشم
 چون ابر در ترود و چون رخ با فغان
 دار و صدف بسی که و دم نمیزند
 فریضه خوش کنان است با کمان
 با دی که از شمایل زلفت نشان دهد
 بزاده قوروش چون پادشاهان دهد
 مانند بوم شوم شود کرمای را
 عشق بر هر که نظر میکنی مجنون است
 در آنکه می بایستی خوی برت از دنیا نیند
 تو میدانی که به فغفغ خوش است
 شب و روز گشت نشاب و خوش
 ز بهار شرف ز روی آواز و هل شنیدن از دور خوش
 امروز در آن گوش که بیاباشی
 حیران جانان و آرا باشی
 شربت بهون جو کو و کمان در شب عید
 ما جنب در انتظار فرود باشی
 ز خطوم فل بر خب جوی آید دست بر بند ز جگر
 موی ما شرف الدین علی با فنی
 در زبان شاه شهاب حسنی کمال قدر
 و نهایت حالت داشت تفرش
 در ملازمت آن شاه جنت مکان زیاد
 از قریب خورشید با سمان بود
 در بند و در بند و داغ
 او قصاید بلند رتبه داد نمود
 در طهر غزلش از قصیده تازه تراست
 مولانا وحشی باغی از پیشاگردان و
 دیوان او بیخ هزار بیت نزدیکست
 و فکرهای دور نزد پاره ازار نشان کردار
 که صحرای طراوت او رسک مرغزار میشود اینهاست
 دل خون شد زدم از ان غم ولی در بیخ
 زان و اینها که در وای از ویکار بود

کوند فری شاه آگاه بیل او میگانه
 با او از برای گوش
 اس طوره در حدیثان گفت
 از برای صدق زنت
 قول که بود در غم
 قول که بود از برای گوش
 جای آن بود ز کزانی گوش
 مایه ناسرود

نمیخواهد که بر من شکلی آسان کند و در نه	نملک اسباب قتل جوینی آسان بر آنکس نرسد
جفای گرگنی بس کن و صفت غنیمت و آن	که همچون من ز بونی بی زبانی گناه بافتد
از آن بای تا سر در آتش شستم	که او آتش است و من آتش پرستم
در زمین چون عکس کل را جلوه کردیم در آ	آن من نازک زیر پرده بنده شستم
بعد از طوبی جان کر زمین بندد عرض	ترا هنوز نکست از برای عرض سپاه
ظفر برون برود از شمار شکر تو	بدان صفت که شش از شصت پنج از پنجاه
ز بس که خاک نشینان آسان ترا	بلند ساخته زردان آسان مستد بجا
بزرگش عالمی عالی اساس چرخ برین	کمی که است نشینند گنهند کلاه
جای آن بود که زلال کوش	قول شد که بود در زمین
نحو اهم مکند بسوی جن با د از سر کوش	که ناکم ابدی او کل کسیر و غیره کند بوش
با د قناداده ام خاک خود را	که خود ز من هیچکس را اعتباری
گر شود در یک بیابان حوادث همه کوه	تو سخن قیام تو آسوده رود صر و ار
آسمان راجه تفاوت کند از حرکت	کز زمین باشد از اندازه برون ناموزار
ز ضعف تن من پروا نم از درون پیداست	جولاله داغ درون جز از برون پیداست
همیشه کینه از درون بود و در پیل	هنفقه بود ازین پشه کنون پیداست
آن کسان ز خانه موصوفه چون میکنند	آنچه او عمری کشید از دروغ نم چون میکنند
هم ز تاثیر محبت و آن جذب عاشقی	هموت یلی که هم در کوه و چون میکنند
خوش از کن بهر که بجا سانی گدستم	جو صورت عمری از حیرت بماند جام دارد

عشق تکیوم و جان میدهم ای وای که
قبول خلق نفتم که مگر نکو نهادم
بم آن غبار ضایع که زلف غلاب دوران
دوست پنجوی عوض مانده خوشدلی
بنین که رشده جان دست هیچ غره است
لجام طرب بسدجم زده ایم
پیدا شده عالمی و پنهان گشته

میرزا شرف ابن قاضی جهان فروز قاضی جهان در ایام سلطنت
شاه جنت مکان شاه طهاسب صفوی صدر عالیشان و فاضل کیوان
نشان بود خلف الصدق او میرزا شرف نیز بمضمون الولد سراپا به پند سر
از نمره اشراف زمان امتیاز داشت در سخن بر زبان عاشقی و در مندی
غزل سراپا مرموده لیکن در میان روی با لادست بوده شاهد قول همین اشعار
بست اندیشش من در دم فرود رفت
صبری که منزند اشتم آن هم بود رفت
آخر شرف براه سکان توجان سپرد
رسم و فایردم عالم محمود و رفت
از بس که بهجران تو دشوار دهم جان
در بار عزای تو چکار گرفتند
من از ادای تو حکام وعده داشتم
که دل برنده وصل تو نشاند ستوان کرد
میخواستم نظاره آن دلربا کنم
رضت نداد که که من چشمه و انتم
هر کجا بود محنتی و غمی
همه بر نام خود در فر زده ایم

حساب السبلجی المور و فی شرحه
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع
حسب الیوم و اصول و فروع

نام خود را اگر قلم زود نام	بی تنائیم ای شرف جبیب
شکوفه بی تو بود پنبه گامی داغ مرا	بهار شد نگشود دل بخت باغ مرا
شمع سان آرنده پیرون کشته زان محفل مرا	تیت پای رفتیم از بزم و محل او مگر
از شوق جان سپرد اجل را بهانه ساخت	عاشق جان بران استانه ساخت
عمد کاکه بسته ایم در کون نمی شود	مار از سینه با تو پیرون نمی شود
شد دیده خاک و نقش تو از چشم تر شد	سرفت آرزوی تو از مریدر شد
آتش فکلی حال پریشان چه نویسیم	چون موی بمو حال مرا زلف تو بزم
بهران که نویسیم غم بهران چه نویسیم	ور نامه بجانان من حیران چه نویسیم
نگوید با من پیدل سخن تا زود بر خیزم	روم هر که بیزم بایر ناخشنود بر خیزم

امیر سید شریف علامه جرجانی

بد در شطرنج کبیر و صغیر و حاضر و غایب با هر یکله تانی این دایره آمده در ملازمت
 بر علیش عماره شطرنج احتلاط مراخت و نقش منسوب به عزت خویش مردید
 بر از حدس میر بار و عکاکت با نجانها یون اورا قی عمر میسر و در مرتبه در میر گفته
 از نیک مصعب تاریخ ولادت او و از ذکر مصراع تاریخ وفات او بر می آید حسب
 عرفات این خدیو در صفت تنع باسم مولا صاحبی دیگر و فصیح الدین صاحب
 باشد آن ذکر نموده اگر چه مولف جامع حیدر کلوغ نرسیده بهر حال ابیات ابدار اینها
 آن چیست که سران جهان بر سر آمده ۱ آنرا که بر سر آمده از یاد آورده
 لاروت و آرد رفته کمی سرنگون بچاه ۲ گاهی ز چه جو یوسف مصری بر آمده
 بحسبیت هولناک ولی این عجب که او ۳ در جوت همجو یونس پیغمبر آمده
 از کوه حاصل آمده و جانش بر کر ۴ همچون کرکیم و درو گوهر آمده
 از مرغ روح خصم از درم کند چه عیب ۵ چون بر جناح باز ظفر شهر آمده
 چون آب زندگیت ولی شربت اجل ۶ پیوسته در طبیعت او مضمرا آمده
 صوفی مثال گشته سر انداز گاه رقص ۷ وانکه جوشخ شهر بخوت در آمده
 بسته دو جایمان و برای جواب خصم ۸ چون جا کران باد نشه چله آمده
 سلطان حسین خسرو غازی که ذات او ۹ در فتح ملک ثانی اسکندر آمده
 موکذ ناصار و جلوانی سمرقندی از نایب شمس الایمه حلوانی بوده است
 و باین اعتبار این نام بر و مانده در نهاد در لاهور با فادت و استفاوت
 اشتغال داشت چون میرزا محمد حکیم پادشاه بن همالون پادشاه از کابل

که در مدح سلطان حسین
 گفته ۳

معزم سخن هندستان به هور رفت و بمطلب خویش کامران نگشته برکش
 اخوند را با خویش کابل آورد و باره از متداورات در خدمت مولوی منز کو
 گذرانید و هنگام علم در دارالفیض کابل بسیار کرم بود و شاکردان
 خوب در ملازمت مولوی صاحب حال شدند چون اکبر پادشاه باراده
 انتقام بر سر کابل با سپاه کران آمد و میرزا محمد حکیم بجانب هزارجات فرار
 نمود و مولوی طاق نازن مانند بجانب ماوراءالنهر گریخت و اینجا
 پس از چند کامر کام خود را از حلقای زندگانی نجات یافت و حفظ فنا نوشتید
 و او را تصنیف است یکی رساله آداب محبت که سرچشمی بر آن نوشته

دل کم شد نمیدهد کسی نشان از تو که در خنده گشت لعل تو دارم کمان از تو
 بی جاشنی درو کسی فرد نباشد نام بود هر که درو درو نباشد
 پنهان غم عشق تو تصد رنگ توان داشت کراشک جگر کون و رخ زرد نباشد
 سید حسن صادقی تخلص برادر شاه قاسم بن سید محمد نور بخش است
 ترک نزد دست جو بر خنجر پیدا برد تشنه را آب زلال خضر از یاد برد
 میر محمد صالح هردی از امرای کامکار سلطان حسین میرزا بوده امیر
 علی سردار کرده که او امیر نور سعید است که حمد الملک و صاحب اختیار

سلطان ابو سعید بوده اما بسیار بد فعل و بد خوئی بود و محمد صالح در اندیشه
 اطوار پذیر مناسبت ندارد و وقت طبع و قدرت خط و قابلیت دارد
 و صاحب ترجمه الحاکم گفته که میر علی لطف نموده اگر چه در اوایل خوبی بود اما
 ذراتی که در پیش گرفت و دیوانش متعارفست از ابیات از آنجا است
 در مثنوی که سیر عالم دل میکنند ۲ هر کجا ویرانه دیدند نزل میکنند
 صورت ظلم ز بعد مرگ ویران خوشتر است ۲ در مثنوی همچو من با جان یکسان خوشتر است
 هر چه داری شب تو روزی ساز کرو ۲ غم فردا چه خوری روز تو خودی نو
 زدم چشم خود که جمال تو دیده است ۲ اقامت بیای خود که مگویت رسیده است
 مردم هزار بوسه زدم دست خویش را ۲ کودامت گرفته بسویم کشیده است
 مولانا صالح بد خشی از جمله متوسطان کنن شده خواججه کمال الدین
 حسین صبوری از اهل سیاق و ارباب حساب بعمل داری و فضیلت
 امتیاز داشته و او اخراج در ملازمت اکبر بادشاه کسب مراتب جاه نموده
 در عهد زمین هر که چهل روز بنبرد ۲ ایینه صاف دل او رنگ بر آرد
 هر یک باین قوم سیه دل شود ۲ آلودگی با او نگر و رنگ بر آرد
 آینه امین بصیقل روز تمام ۲ از بس که رنگ کیر و بارش جلا کنند
 بعد از اسلام از اهل استعداد لایم بود این موطوع که با هم نزد هم آید
 بوی نینوب شده بهشت ایجا کارها ۲ کسی با کسی کاری نباشد
 رضای دوست بخوای جان با من ۲ که باری بر دل ماری نباشد

کتاب صالح معنی اصطلاح بوده
 مثنوی زین آمده و یک قطعه از ابیات
 مثنوی و ناما میکنند
 در مثنوی یک کجاست
 پس از آنکه این مثنوی بر همان ظاهر
 شده بر و ملاست نمودند از قطعه
 بهیچ خست با دین صالح و امام
 در مثنوی که بر برای
 حاصل بسیاری

مصلحتی بود و او
 قند و نقیصه
 این صفتان را
 که صفات
 مطهر است
 صفتی است
 والد خود نموده
 جهت ایستادگی
 حواظ از دنیا
 بعضی در عمر اندک
 بجهت از خود
 بگفتن از خوش
 ملا جمال حسینی
 او را شایسته
 مجلسان شاه طاجات
 روزی قطعه در مدح
 شاه کلمه و منظر
 و در کلمه رده بود
 بر وی کلمه سکرم
 کرد در کتب
 مکتوب و منور
 جامع مکتوب و
 غرق در کتب
 روز یکشنبه
 در کتب
 در کتب
 در کتب

مولانا صدیق هر وی بعد تحصیل علم نموده بود اما خالی از نشانه جنونی نبود
 ۲۰ شصت و نه سالگی که او را از حرم مریم که خواهر ابروی ترا
 مولانا سلطان محمد صدیق استرآبادی سام پیرزاد در تذکره خود
 آورده که وی نکته دانی کامل و شاعری فاضل است اکثر علوم خصوصاً فقه و کلام
 خوب در زبده و در کتب علم و فصاحت لسان بی نظیر است اما بسیار با طالع بود
 و گویند بخش همواره در پیج پریشانی میگردید که با سیوه فلک دیدن چنان
 نیست که هر سوره با اهل بگین باشد و با هر که نامراد می پندارد زود تر بر سر می آید
 بلکه آینه حال هر دانا و نازان صورت نمای کینه و خندان و ست خاتم صلی
 نموده تا آنکه تا دور فلک گرد زمین خواهد بود ۱ با اهل دلش همیشه کین خواهد بود
 با تشبیه بیداد فرس خواهد بود ۲ تا بود جنس بود و صبر خواهد بود
 مولد او اگر چه استرآبادی است اما مدت مدید در کاشان ساکن شده در کاشان خود
 تا بقاوت علوم مرید اخت و در سال نهصد و پنجاه و دو و یکبارگی و دعای دلبرانه
 دنیا نموده در کاشان مدفونست و از اقسام شریفه کوی صرافات شریفه
 و گوهر کرمی ساداب در لغت و منقبت مرسته از انجمن این ایست فصاحت
 خطیب بگفت به این دیر در ۱۲ کاسوده زبیت هر که رضاداد بگفت
 غنیت در دم از در کار سفره لواز ۲ که شرح شمه آن قصه سید دوره دراز

و گویند که بیچین در نیت حقیقت بجز زهسل دل روزی نیست
 عیب مصلحتی که بر او غیر خوبست تو طالب آن باش که او طالب نیست
 مولانا طایقی بخاری آورده اند که در امور معارف و فنون بنانی و مقبول
 کاری و کائنات تماشایی و کتابه نویسی جعفری در زیر طاق و قنداق این است اما طالب علمانه
 اما خوب گفتند مگر که بیم دمان تو نون نیست که در حدیث درآید و لیک پیدا
 مولانا طایقی در بحال آئینه که از شعری زمان سلطان سی میرزا است
 خوشم بعتق اگر دور روز کاری نیست مرا به نیک و بد روز کار کاری نیست
 ترا ببرد و وفا اعتبار نتوان کرد چرا که عمری و بر عمر اعتباری نیست
 طایقی ذکر صاحب عرفات ذکر نموده و حقیقتش بیان نکرده ظاهرا طایر اسم هر
 از گلشن نیک سبزه را ز کرده در دیده ام خیار خوش خانه خسته منزل صیان مردم بیگانه ساخته
 عاشقان یار و ترا موس جان ساخته اند وصل خون نیست میسر زمان ساخته اند
 طالعی مداعه و فصد و مدح اما الحن والامن و الا انک کلمه که این مطلع او مشهور است
 بهر آن خست ز راند و دکانه بر اوج سما بهر فروش روضه سلطان علی موسی رضاست
 استاد طاهر کانداز تیر تعلیم را بر هلف قبول نیکم فرکنده این غزل او در
 ما بر نشان نشان کرده شان را م یا شان را به تیر زده یا شان را
 خواهی که تیرت از دل کند ان گذر کند اندک میان بابت بزن هر دو شان را
 از قبضه تابی نکی دور شت خویش م مشکل بر آورد سر تیرت شان را
 شاه ظاهر دکنی آورده اند که از نسل خواجگان است و اصل او آملو
 دانند ان در دهی است در حوالی قم چون بدکن و کید نظام شاه دکنی

در این کتاب در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره
 و در بیان سحر و جادو و کلمات سحر و کلمات غیره

و آن بادشاه را نیز شیعه ساخت و سبب این بود که شاه ظاهر با برادرش
 خود از وطن دور افتاده بدکن رفت و چون اعتقاد ایشان بر نظام شاه
 ظاهر گشت فرمود که هر دو برادر را مقید نمودند بر بادشاه سماز بودید و هر
 دو رئیس حضرت ولایت ماب مرتضوی را در خواب دیدند که ایشان را
 آنحضرت بخلوص این سرفرد دریافت بادشاه بعد از سیدار
 این ترا حاضر نموده معذرت خواست و اعتقاد خود را بدلیل دیگر
 که از شاه ظاهر در مدت صحبت شنیده درست نمود و رایت ترقی
 او را برافراشت چندانکه پیایه و کالشن رسانید و روح پاک شاه ظاهر
 در نهد و بچاه و دو پرواز نموده در اعلیٰ علیین بریار و ادعای ائمه
 ظاهر علیهم السلام رسید و او در شب منقبت قصاید نیکو دارد و در
 سر فرموده در شکر عشق از دنیا شاد رفت آنوقت کردم چند آن که عمر از یافت
 پروان میا که شهره ایچ پی شور ۲ کاشته میوم و تو بدنام میسور
 در هر کسی که عشق را شنیدیت ۲ یاری که از دلی برآیدیت
 صد گونه محبت که نمی بایدیت ۲ یک لطف فراغت که می بایدیت
 جو غنچه لب در آید سحر بنا له زار ۲ ز خواب ناز کند طفل غنچه را بیدار
 ز شیر آب شود غنچه سیر خنده زنده ۲ بروی مادر استبان جو طفل پستان خوابار
 صبا نهد لب غنچه لب ز غایت شوق ۲ شمال دست زنده از طرب بدست خنجر
 ووش با دروی کشان صاف دل در پای خم ۲ باده میخوردیم کما و از آمد از بالای خم
 کای حرفان چون تمام نیز زنده ان بوده ایم ۲ خاک کشیم و کنون خشمیم بر باران

افکنند بر سر ایوان چمن گل تو شک	۲	بازو تکت که بر طبع نقاضای فلک	۲
حرف برف از ورق روی زمین سازد	۱	بر زبسان جسر خنجر نوداد برق	۱
تنگ جبهان شکوفه چو سپاه از تک	۲	بر سر لشکر دی صبح بیخون آرند	۲
ظل محو طرز مین غنچه و کل هر فلک	۲	هیات غنچه و کل بر فلک شاخ نکر	۲
کشته بیل عکلی شاخ گل و غنچه غنک	۲	مجلس دلکش کل تا بنودی مطرب	۲
بر سر ویل سحاب از زودی برق گلک	۲	ساختی خانه معمور فلک اویران	۲
زیر لب خنده زنده غنچه و زکس خشک	۲	تر شود لاله چو برداغ دل پر خوش	۲
در بغل صیرفی لاله نهان کرده محن	۱	مانگیر نذر ناسره در دست سمن	۱
جا بجا بر سر آن مایده پاشیده تک	۲	باغ شد مایده عیسی و در روی شبنم	۲
باشد اندر نظر اتمت و انا اندک	۲	هر کمالی که نه این بود از نقص زوال	۲
گر گشتی زوی این حسن جوانی	۲	شاهد باغ جمیل است ولی خوش بودی	۲
میزند بر در دروازه کاشن چوبک	۲	عذریب است که چو بگذران ایام خراب	۲
شده باشد پیل تاراج گلستان شیرین	۲	آه از آن دم که بیغای هو الشکر دی	۲
برک پشمرده کند با کل صد برک جنگ	۱	زاغ کیر دهم از بیل شوریده کلاغ	۱
سازد از شمشیر شیشه کردی	۲	پهر سران کستم دیده ایام خزان	۲
که در آن جان تو آن برد خزان از ابلنگ	۲	عاقل آن به که کند طوف هوای حمی	۲
گر فلک بهر طواف درش آیند ملک	۲	آن چمن گلشن صبح نشه عالیقدر است	۲
منشأ در رابطه صورت معنی بی شک	۲	فرخنده باد و نشه صورت معنی که بود	۲
از شریک بکف آورده نمکدان و تک	۲	تو تمار فلک از پهر سر سفره او	۲

سند بره عودوی حبیب ل ^۱ دود عودیت کران مکره کرده
 از پس کشه صرخ باین قضا ^۱ هر چه او گفت قضا گفتم همانی که هر طک
 ذوالفقار شش و زبان در این ^۱ بود بر خصم دغل تجت قاطع هر یک
 عدل تقدیر و تقدیر عبدالعزیز ^۱ ز آنکه معلوم شد این مستدر در باب مذکر

طاهری رازی پسر مولانا امید سید امداد رنجور از رتبه اوانا امید است
 طاهری بخاری در زمان سلطان بابر شرای هر ات غزلبا را و طبع در نمود این
 منعم من که هیچ بجای نرسید سعی در تصدیق نمود کسی گفتی که طاهر ازین جوان مرو و دیوانه را
 طاهر هر وی اول کفش و وزی مر نمود، و آخر بکتاب مشغول شد از جمله افکار
 آنهم به ازین فکر من بی دل و دین کن در خنده شد و گفت که فکری به ازین کن
 حکیم طغرائی در صنعت اکبر و بیان حقیقت حجر قصید گفته و لیکن
 در ایراد آن چون چو طبعان ز زبان ایرادی میگرفتند زبان قلم را از درم
 آن باز گرفته طوطی ترشتری در خدمت پابو میرزا ملازم بوده
 و نهایت حسن دهن و معانی بی باج فوت آن طوطی که سنار فصاحت را
 نموده یافته بوده این قطعه از آن طوطی ظاهر است هر چه از او صادر شود
 دسی ساغری بودم گفته بودند هر دو نشان لیکن از راه هر دو و اما مانند این زبان
 سفر کشته بودند هر دو نشان

و نیز در بعضی کتب نوشته شده است
 در اوقات مشغول بود این و مشغول بود
 در این کتب آمده است
 در این کتب آمده است
 در این کتب آمده است

مورانا طوسی در تذکره دولتشاه آمده که از جمله شعرای خراسان چون
او کسی در مثل کوی سبقت از امثال واقران نر بوده و او مردی
خوش طبع و معاشر بوده در عهد سلطان بابر شهری عظیم یافت و در مدح
سلطان قصیده ردیف سر و کف کاین مطلع او ای که باشد بنده آن قدوس
در حمه کز بر بر ما همه لزداد سر و مولا با بعد از واقعه شهادت با ذریع
و عراق افتاد و امیر جهان شاه و پیر بدیع او را تربیت نمودند و مدتها در آن
دیار بسر برد و در خطه شیراز نیز بود در ایام سلطان حسین میرزا بجا بالابل
و در عزل سرایی و قصیده کوبی و لطفه سخنی زبان بلع که چند هم از قصیده
از بس خواهم اندر تو کنم ای بت پاکیزه خصال
و که درشت تو افتاده و جنبان چه خوش است
چندالم بدرت چند کشم چند ز تم
تاوسی بدیل اگر بر تو نهدیب مکن
اندر بروی جوم زلف دو تپای آرد
عالمی را سخن سوخت ندانم کان شمع
بوسیم خم ابروی آن تازه جو ابر
بجانی باو ده کلگون و خاک پای قدح
بدندان میکزی لب چه بنخو لهی زجان

حرف العین

وصف ترجمی المراسل گفته
که عمر این بر صکر نرسد بود
از لعلی
مملکت خراسانی
از کمال طبع و ابداع
که در کمال
مجلس الفاضل
از کمال طبع و ابداع
که در کمال
مجلس الفاضل

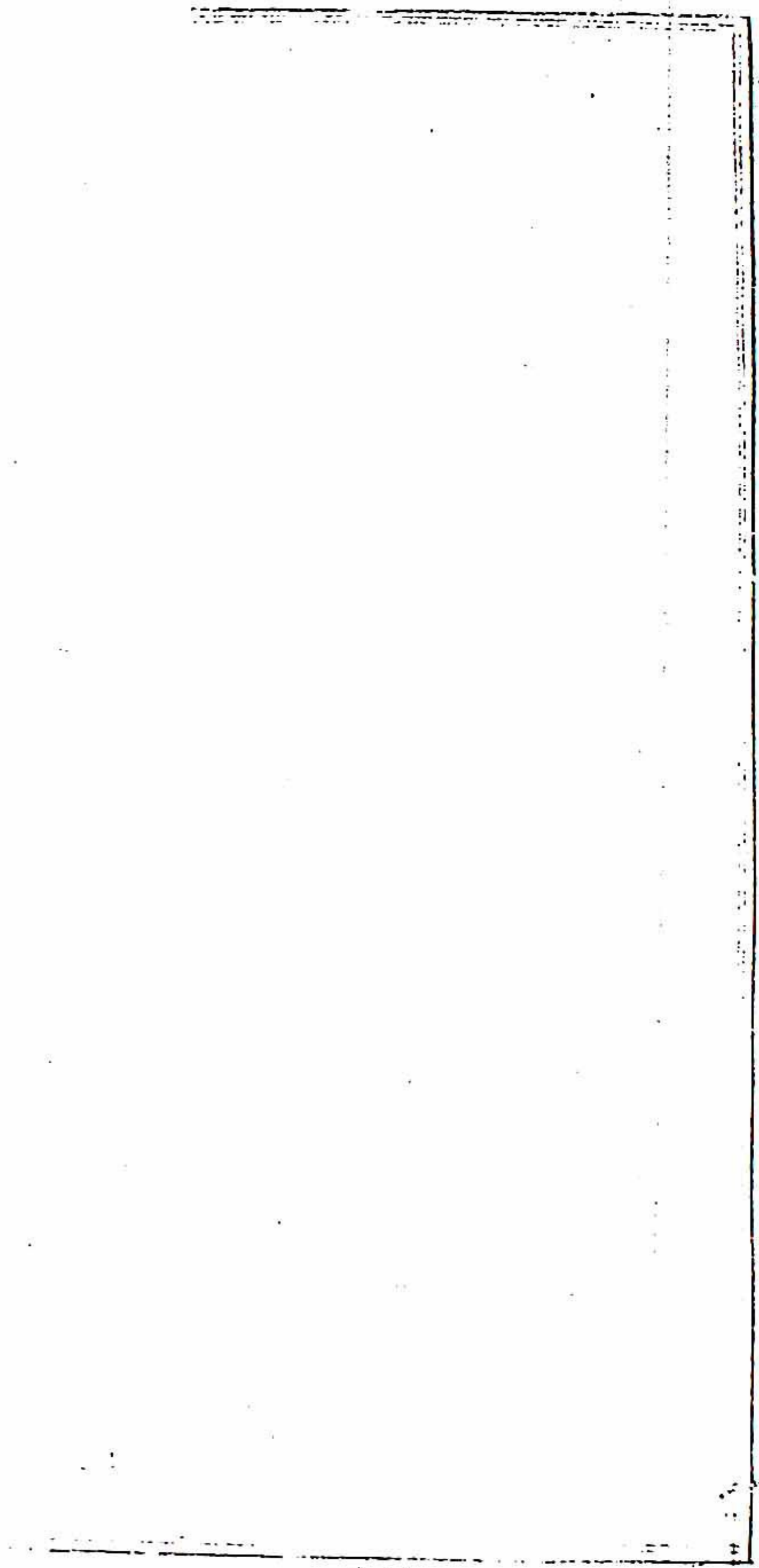
نمود عارفی مباح ملوک و اکابر بوده و ضرورتاً نفع حنفی را بنظم آورده
 و در نامه بیستم شهابی را حمدین استحقاق کرده و بر اقسام سخن قدرتی که هر است
 مرا و راس از غمزه جادوی تو چون ^{اشارت} دید . نفع دل و دین چشم تو بر بود و نجات
 مولانا عارف هروی صاحب ترجمه المجالسل آورده که او را سلمان ثانی
 لقب کرده بودند و او صاحب کوی و چوکانک در دو هفته یافتند و در پست
 بنظم آورده و بطرز گفته و کان پستراکس که همان محمود عارفی باشد چند می اران
 کوی و چوکان اینهاست روزی که زمزمس بهاران بود ابروی نمودن باران
 خورشید ز ابر برده ^{بسته} و در که غنچه گل نشسته و از آن صبا با طرشت ^{شکوفه} سوی شکوفه
 نه نشسته در دم ^{کشت} رفتم جو صبا بوم ^{کلکشت} هر سو منی یا سیمنی چون گلشن آسمان ز سینی
 زبون جو نظر بران ^{ببیند} از مهر کشت ^{تصدین} کردید کی بود بس ^{شفقت} و ز غایت که در نماز ^{بصفت}
 کای آمده در برابر من ^{بشین} که نه از تو ^{خورد} تو بسی و من بلند پایه بر فرق تو ازین ^{سایه}
 هر جا که خدای و است ^{کفایت} و از ارض به بین که در ^{کفایت} آباد تو سر بر خراب است ^{بسته} خلد تو در ^{است}
 اینها برین جو آسمان ^{کفایت} لرزید زمین و در زمان ^{کفایت} از تو کب از زمین تو یا از کجا مهر و شستی
 من نیز در لاله و گل ^{دارم} ز تو پیشتر ^{تجمل} گر گوئید تو از بلند ^{در پستی} من صد احمده
 هر چند تراست ^{خود غای} باری که کرد خسته برای ^{من} بر من چشم مهر و ماهم ^{زان} روی که کنار راه ^{شاهم}
 جوکان شده که در کجا ^{بوی} از تو سخن ^{خرج می} بردی ^{در} حشمتش از نه ^{بشیدی} بر کوی سپهر ^{بردی}
 چون کوی سپهر کردی ^{میدان} میدان ^{جو کوی} هر بار که در ^{عرق} شد ^{باران} بودی در میان ^{برق}
 بلرخته آواز نسیم او ^{او} بخت ^{صرا} از دم او ^{از} که ^{جوش} در ^{گشته} ^{بزرگ} ^{چو} ^{باد} ^{بگشت}
 آن کوه نورد روز ناورد ^{هر} که ^{بست} ^{با} ^{آورد} ^{دید} ^{فلک} ^{از} ^{کنار} ^{میدان} ^{یک} ^{کوی} ^{میان} ^{چار} ^{چو} ^{مان}

مولانا عارفی غالباً کہ اس عارفی زبان ہر دو کیست و این دو بیت ملاحظہ
 بروی تو چون کمان کند فریاد ز گوشہا براید بیعت ز کجای چو آب بگند نکلد بہشت کہ دم ز غبار آید
 مولانا عارف استرآبادی در زمان خود از سعوی معروف و فوہودہ این اران حکم
 عرفانہ تا خاکیت از نظر اہل دور ۲ جہان گریست دیدہ کہ دریا بگرد
 مولانا عابدی کہ اندک خراسانیست و از باقی ماندگان سعوی زمان سلطان
 حسین میرزا فوہودہ و بر سر ۱۰۰ بیت و پرہیزکاری استقامت دانستہ از سماع
 افکار آمو دہ کہ میسوزد ز شہت
 ہر کسو تر گاہ و دسوی تو سوزد وبال او
 کہ شود یکدم خیال آن مہ از چشم برد
 تا صدہ اشکم دو دہر گوشہ از دنبال او
 مولانا عالم سہمی مردی دانشمند و با قدر را چند بودہ اسن دو مطلع از ان
 عالم کاہست نیست کل کارش کتاب می ۲ مہرین خلقی بر دین چشم چون دخت بہشت
 نامہ قانون چون از غنچہ باروی او است ۱ جون تاملہ زین ہمہ بچکان کہ در بہادی او
 و بغیر از محمد عالم سہندی و مولانا عالم سہمی نیز بودہ اند اما اس مرتبہ سہمی
 شہناہ عادل لاری عم ابراہیم خان پادشاہ ملا رہ کہ تباریح ہزار بود
 اللہ و برہی خان والی شیرازت کہ بر سر لار کشیدہ او را بہت آوردہ و عملا بہت
 پادشاہ کرد و اس سہمی عباکس فرستاد و چند گاہ ہر دو لباس حیات بود
 و گویند کہ ز ہر جا نگرانی در کار او کردہ کارش را ساحتند و آن فتح را
 بنا بر پور سناخ نام خلف الصدق خود نام فتح خان نمود و مولف اس تذکرہ
 چہر ان یاد تر سہمی بہ تحصیل علم فرمودہ و کہ کبہ اسقبال و اجتماع کہ در ان روز

بوز و میساید کرده اما شاه عادل

یار جفا کار مگر چه وفای نبرد
چون جوسری زبان بیج صدالی شد
ب تو هر نفس سماع حکمت و نبی کردند
شاه عادل برت بیج تفاوت نکرد
میر نظام الدین طبر املک از جمله فضلا و اکابر عهد خویش بوده از مطلع اردو
سنگی شود کام من از وصل تو حاصل
بیا عید الله پیشه مالان قلندر دار میر بسته و مردم را با او ارادتی بوده
لاورا یارب چه خوش است بی درمان خندید
بشبن و سفر کن که بلایه است
بی منت پاک در جهان کادید

ظواهر عید زاکانی



۱۹۸

مبارک باد عید آن درد میکش و کورا	۲	که نه کس را مبارک باد گوید نه کسی اورا
مردم بپیش خوش دل و مینه بنامی قرض		هر کس پیش قاضی و من در بلای قرض
قرض خدای قرض خلایق بگردم		آیا ای قرض کنم یا ادای قرض
ای عید این کل صد برک باطراف جمن		بیچ دانی که سحرگاه بجای خند
چون شتاب فلک دور جهان می بند		بر بقای خود و بر غفلت می خند
عید پیش کسانی که عشق می ورزند		شب و صبح کم از روز زیاده شایست
چون کینه همیشه سر نکوت چاه		چون خایه زهر دردی بر و سب
چون کس که حیض عرق خوست		آکنده و مان بکه جو کوست چاه
وزیر جهان قبه بهو فاست	۲	ترا از جنین قبه سنگ است
بروکس فراخ دگر را بجوای	۲	خدای جهان را جمان سنگ است
مرا قرض هست که هیچ نیست	۲	قروان مرا خرج و در هیچ نیست
هنر خود ندارم و گر نیز هست		جو طالع نباشد هنر نیست
پیش ازین از ملک بر سالی مرا	۲	خزده گاهی از کناری آمدی
در و تا قومان خشک و تره	۲	در میان بودی چو نیای آمدی
که کبی هم باده حاضر شدی	۱	گرندی تر نشانی امدی
نیست در دستم کنون از خشک	۱	ز آنچه وقت در شمار آمدی
غیر چیزی در خانه ام چیزی ماند	۲	سه اندک کار بکاری آمدی
چون درین دنیا عزیزم داشتی بارب		وز بسی نعمت نهادی بر من مسکین
اندران دنیا عزیزم دار زیرا گفته اند		خوش نباشد جامه نمی اطلبند

خواجہ عبدالقادر مرغانہ صاحب کمالوت و جامع استعداد ادب و فنی
 بوده و در علم موسیقی علم زیادی بر استادانہ تعالیٰ برافراشته و میرسد
 محمد قزوینی در رساله خود که در علم موسیقی تالیف کرده آورده که خواجہ
 در یکماه رمضان سی شربند تصنیف نمود و هر شربند مشتمل است بر شش
 و عمل و کابل و نقش و غیره و روز عید آنها را گذرانید و بنام کار و عمل
 و تصنیفات در آن خود موسیقی مهور است که دستور العمل صاحبان این فن
 لطیف است و خواجہ کمالوت خود در کتاب مجالس و جامع الاحکام
 مذکور ساخته و مدت حیات او تا زمان سلطنت سلطان خلیل
 میرانشاه بن امیر تیمور و میرانشاه کبیر کسیدہ بود این باب از نعمات
 قانون خیال آن امیر به دور است

چون روح دلپذیری چون جود زخوری ۱ نه نه بجاک پای تو گزید و برتری
 ای آفتاب از من گشته رخ شتاب ۲ کاین آفتاب بود ز پروری
 اگر من از تو امید وصال میدارم ۱ بجز مدار که در هر سرای خیالی است
 عبدالعلی سخاوی مشرعی بسیار شریف کلام و سوزانکنز بوده و زبان
 عجیب خوشخویر زانماده و مسئولی در بحر سخن الاسرار افشا کرده در انجاسوهای
 مطرز نمکین گفته این رباعی را در منزل بسیار خوب فرموده
 آن خواجہ که عمر تو فروز از شست ۱ بر خوان تو هرگز مکتب شسته است
 نماند تو که لشکر جنگیر جهان است ۲ کا ز اجمه عمر کسی نشسته است
 بیک چشمه نگوشت نظر جانب ماهی ۱ گاهی سر راهی سدی لنگای

خواجہ مرغانہ صاحب کمالوت
 در رساله خود که در علم موسیقی
 تالیف کرده آورده که خواجہ
 در یکماه رمضان سی شربند
 تصنیف نمود و هر شربند
 مشتمل است بر شش و عمل
 و کابل و نقش و غیره
 و روز عید آنها را گذرانید
 و بنام کار و عمل و تصنیفات
 در آن خود موسیقی مهور است
 که دستور العمل صاحبان این فن
 لطیف است و خواجہ کمالوت
 خود در کتاب مجالس و جامع
 الاحکام مذکور ساخته و مدت
 حیات او تا زمان سلطنت
 سلطان خلیل میرانشاه بن
 امیر تیمور و میرانشاه
 کبیر کسیدہ بود این باب
 از نعمات قانون خیال آن
 امیر به دور است

آورده اند که والد خواجه در بلخ مراغه هواریه مصاحبت بشایخ
 و علما و فقهایی انجامی کرده و مقبول این طوائفی بود. خصوصاً
 جناب بزرگوار دین و قدوه محققین سلطان ارباب الطریق برهان
 اصحاب الحقیقه شمس اللہ واللہ والدین خواجه محمد المرغوبی و شیخ
 الشیخ فی العالم قطب العارفین زایر بیت الله الحرام بحج المله و اللہ شیخ
 عبدالقادر الزینی المرغوبی نور الله مرقد احتصاص تمام داشته و آرد و
 عزیز کرات و مراتب بوالد خواجه میفرموده اند که انشاء الله تعالی
 عز و علا و تیرگی کرامت کند و او را عبدالقادر نام باشد و لقب او کمال
 الدین و کنیت او ابوالفضایل چون سارخ عشرين شهر ذی القعدة سنه
 اربع و خمسين و سبعمائه خواجه عبدالقادر در مراغه متولد شدند و والد
 خواجه آن مولود عاقبت محمود داد در سن چهار سالگی بکتابت داد و در
 هفت سالگی حافظ قرآن شد چنانکه بیکروز بروایت حفص بیغمت
 طیبه و ترتیل و تجوید باصحت بخارج حروف و ریاضت مواضع و قوف
 بی خطا ختم قرآن میکرد و روز دیگر بروایت ابو بکر در آن سن از صورت
 خطش قابلیت تکمیل بیترتیب است معلوم میشد و چون بسنه ده سالگی
 رسید مقدمات صرف و نحو و منظوم معانی بیان خوانده بود و دانسته
 چنانچه در آن علوم اگر خواستی ناید رساندی و چون او را اتمام
 طبعی و اشتهاهای غریزی در تحصیل علوم ربانی حضور ما بعلم موسیقی که کنی از

عملی ساخت المذنبه که جهان باز جبران شد شاهنشده او پس از آنکه عذارای جهان
 بخت آمد و صد مژده فتح و ظفر آوردگان شاه جهان بخش جاندار زمان
 و سلطان از پس رادین دولت و کامرانی داعیه خراستی دختر سلطان
 ملک صالح در ضمیر سرباه یافت که بادشاه ^{مردین} بود و او نیز این مرتبه را
 افتخار و سرافرازی خود دانسته دختر را فرستاد و تیر را این بسند و اهل
 طرب از مردوزن حاضر گشتند در حین صحبت و خوشحالی سلطان ^{مخولج} او این
 این سده بیت کف ساقهای ده که دور کامرانی ^{مشیت} مار در بازار جوانان
 ماه مرغ یک ^{مشیت} بر آما و ^{مشیت} کامرانی راهوای مهرانی ^{مشیت}
 ای دل از خلوت سران ^{مشیت} بیرون ^{مشیت} زانکه جاز اخلوتی ^{مشیت} بیار جانی ^{مشیت}
 و فرمود که این ابیات را تصنیف سازند و در آن زمان خواجه عبدالقادر
 در سن ده سالگی بوده است این ابیات را بچگی ^{مشیت} در عشاق و نوا
 و بوسلیک بدور ^{مشیت} بر او ازده ^{مشیت} نغمه ^{مشیت} چنانکه خود میفرموده است که در کبر
 سن چون بنظر احتیاط بران گردیدم احتیاج با صلوح و تعبیر داشت زیرا
 که از فیض فاضل نیوانده بود و از خواجه عبدالقادر نقلست که سلطان ^{مشیت}
 در شب جمعه بران شاد و بیاباد را که در دو فرسخی ^{مشیت} بر زده بود امس کوهی
 مرقد او واقع خواب دید که گفت یا شیخ او پس مدت نوزده
 سال دولت دنیا را دیدی وقتیکه دیگر ^{مشیت} و اما با شی ^{مشیت}
 بندار شد بعد از ادای نماز خواب خود را گفت ^{مشیت} نمان از ارکان
 دولت بر آمد بعد از آن سوار شده ^{مشیت} زیارت ^{مشیت} بران شاد ^{مشیت} آباد

رفت و در پیش بر قبر خود را فرمود کتند و خورد و خورد و خورد و آمد و سخت
 و بعد خود راست کرد و بر آمد و نزل خود رفت و اسباب بجزئی و گفتن
 خود را در خانه نهاد و خورد بر در خانه سجاده انداخته و نشست و مصحفی
 و تسبیح در پیش خود نهاد و بطاعت و عبادت مشغول شد و سلطان
 حسین را و طی عهد خود ساخت و او را بر تخت نشاند و گفت چنانکه
 مامورین بودید مامور او بایستد امر گفتند شاه زاده شیخ حسن بند
 مزاج است اگر مانع شود خروج کند چه چاره کنیم گفت آن کینده که
 مصلحت یابد و گویند که از شاه زاده شیخ حسن امرای پدر در زمان
 پدر بسیار از رده بودند و از خوف داشتند و سلطان او را
 صورتخانه بود صورت او را با امرای او انجا کشید بودند شیخ حسن
 یکباری در آنخانه درآمد در کلوی یکی از امرای معتبر خطی کشید که او را
 خواهم برید و دیگری را خطی بر مگر کشید که از میان دو نیم خواهم کرد و نیم
 یک صورت را گوید یعنی چشم او را از چشمخانه برخواهم آورد و علی هذا
 العیاش چون سلطان بیمار شد و حال بد و تنگ گشت سوره بسین بنیاد
 کرده بدت حیاتش بدان ختم کردید و همان شب امر شاه زاده شیخ
 حسن را شهید ساختند و بعد از دفن سلطان فرزندش سلطان حسین را
 پادشاه کردند و از خوارب سلطان ^{او بسید} نامرک او چهار ماه گذشت و خواج
 عبدالقادر مقبول او گشت و تمام ارکان دولت و اعیان حضرت او
 در هر وقت گوش بر او از عود و نغمه دلنویب او داشتند بعد از سلطان ^{حسین}

برادرش سلطان احمد خواجه را در ظل تربیت و عنایت گرفت نسبت
 سال در بغداد و تبریز داد عیسی و دولت داد و مقرب بود و درین وقت
 سال در پیش او از خواجه عبدالقادر کسی منظور ترکلمی نبود و دیگر منظور
 نظر لطف شاه شجاع شد چنانچه شاید و باید بعد از آن در ملازمت
 سلطان بایزید تقرب داشت بعد از آن شرف تربیت سلطان
 احمد جلایر رسید و با او نسبت اختصاص درست کرد تا آنکه سلطان احمد
 از خوف عساکر فیروزی ماثر صاحب قران کتبی ستان فرار اختیار کرد
 و در مشهد امیر المومنان حسین عم زین و فرزند و مال و ضال او را
 گرفتند و او با مصدر و دی چند بدر رفت و خواجه عبدالقادر با اهل
 و عیال و اطفال خود با او بود در آن زمان که مردم امیر تیمور در وازه مشهد
 گزیده بودند و مردم سلطان احمد را میکشند و می بستند خواجه عبدالقادر
 پیش رفت و بر امرای تیمور سلام کرد و در چین هزیمت سلطان احمد
 خواجه عبدالقادر سروریش و نسبت و ابر و پاک تراشیده بود و خرقه
 بایزیدی در بر کرده امرای امیر تیمور جواب سلام خواجه دادند و گفتند
 تو مکر مجاور این روضه شرفی گفت بنده عبدالقادریم حافظ خوش خور
 و استاد و مصنف در علم و عمل و علم موسیقی و جمیع سازها خصوصاً عود و با
 برنده رسانیدن ام که بعد از استماع آن معلوم میشود ایشان اظهار شوق
 و سادی کردند و گفتند صاحب قران ترا در تبریز و بغداد بسیار رحمت
 و نیافت و حکم است که ما ترا با صاحب قران رسانیم و امیرزاده ^{شاه} ^{محمد}

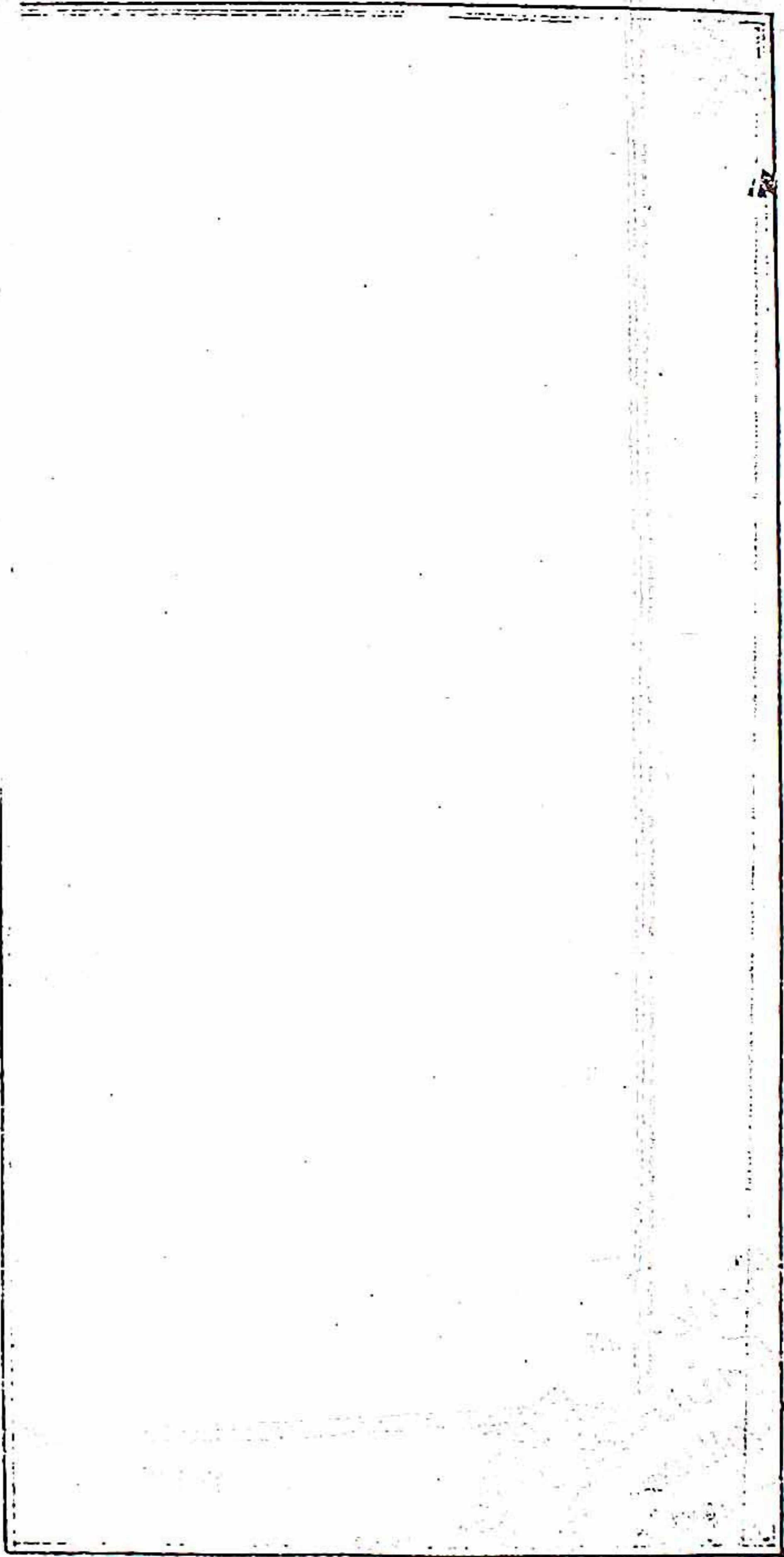
بنایت خواجهان و متناق صحبت و استماع او از و تصانیف نشت و امیر
 زاده میر محمد سلطان بچمن فی الحال در حله خبر با میرزاده میرانشاه نشت
 که خواجه عبدالقادر را یافتیم کسان امیرزاده میرانشاه نشت بدند نشت
 مطهر از فک العبا و بی توقف خواجه را بردند و امیرزاده میرانشاه عنایت
 پدید در باره خواجه کرد و در کشتی که آراسته سیر دریا میکرد با او صحبت نشت
 و خواجه بنامز عود مینواخت و تصانیف خود را میکند را ایند بعد از دور
 ایلچی از شش امیر بجز و بر در رسید که خواجه عبدالقادر باز و در بفرست خواجه
 بود چون بغداد رسید و ملاقات شد صاحب قران فرمود که عبدالقادر
 تویی خواجه گفت بلی امیر تمود گفت با توست سخن دارم اول آنکه ریش ترا
 که پیش ما رسم نیست دوم آنکه پیش فرزندان میرانشاه مرو که او شوخست با تو
 مشغول میشود و از سمیر زدن می ماند سیوم آنکه او از تو بسیار شنیده ام
 پیش من معتدل گوی تا او از ترا بشنوم خواجه معتدل گفت آغاز کردید
 ابیات مشرق و مغرب مسخر دور سا سکا دولت و نصرت مقدر دور
 فتح و نصرت دایما بلیکنده دو دولتین حقدین مقدر دور سکا
 و چنان تصرف در مزاج صامقران کرد که اگر آن شهر را با یک کس
 صحبت داشتی خواجه بودی و بعد از فوت امیر تمود در خدمت سلطان
 خلل نریمان نصبت داشت و بعد از و مخصوص و مقرب و معتد منیر
 سامرغ سزود در انریمان بعبادت قرین بدولت انابت مرشد
 الواصلین شیخ زین العابدین خوافی مشرف شد گویند که حضرت شیخ

باز که از دور بر او آرد و در هر سوی جزایب و تجلیات مکنونی که از
 مهتاب لطف او سیم عینانی بوزد و جذبه من جزایب الحق یوازنی عمل انقلی
 او را از کونین و عالمین دور براید و مبارکاه وصال رساند حادی عشاق
 چون در آهند حجاز نوار است کند ز نغمه راز نهفت که ناچشم نزهان
 درازل در میان بوده اسکار کردن کیر ندای اشتیاق از جان موحیان حرم
 وصال و قاصدان کعبه جمال براید تا از قیود مقتضات طبیعت و مستهبات
 بنبره بجلی تجرید کنند و از لباس خود پرستی بر آید باب انابت غلی بر او
 احرام ابرام عهد ابدی در پوشند و روی دل و جان بکعبه جمال جانان آورده
 سعی در مابین صفای صنوت طوبیت و مروه جود و مروت نمایند چون
 از نغمه تلقین لا اله الا الله انار غبار اغیار از حجاز الاسود قلبش فرو شسته
 بانوار ادرعیه و اذکار العشیق الا بکار منورس طواف خانهای دلهای سکنه
 ریس مرد ویش در وقت خوش سازند تر جان این مقال و تفصیل این
 اجمال استعدا دبا کمال یاد در العصر و الزمان و اعجوبه الدهر و الدوران
 عند لیب خوش نوای بستان القرآن منلی لغات و الله مبدع العجایب
 فی الود و انمختر الغرایب فی الاوتار ذی الفضل البالغ و الجود السابغ
 و العقل الكامل و الارب الشامل و اللطائف الذاتیه و اطرافه الجبلیه بحسب
 تلویب سلفین دنیا و الدین عقدا لجمعه لا رب الا حوال و التکلیف مومن
 الاتکام و المعاطه کمال دنیا و الملة و الدین عبدالقادر ارام الله تعالی
 انظار العنایه الیه و علیه و مستعد بالشیاب علی مزید من یدیه که چون آواز

المیات للذین آمنوا ان یخسح قلوبهم لذكر الله شجرة کثر الثمرة حسن مقدار
 فطرت اصلی او که از دستجات اطوار انوار تم روشن علیهم خوره بغایه قال
 بود پیرایه کند عنایه ازلی در کردن جاننش افکنده ذکر شمه حال الم برلی
 دل بپل او را شفقت و شیدای خود کرد انید بجلوه که سز زلف بار برهمز
 مه ولایت صبر و قرار برهمز بیک گشته که کرد از کرانه برقع
 مه نهان و لا اسکار برهمز که صدای ندای غیرت از قیاب جنا
 عزت بگوش هوس او رسانیدند که عمر است که تا از ان غیر چون وقت
 اندازان ما باس و جسم سها زهت بلند پرواز او را که عیال الدواعی منظور
 سلو طین و حکام بود بحال سلطنت و کبرای عظمت خود بنا کرد انید
 تا یکبارگی از حسیض اسفل السافلین مخالفت و معصیت باط
 علیین انابت و طاعت پرواز کرد و دامگاه برای فریب و غرور و
 کمن جای سرور و سرور را باز گذاشت ذکر بروی کسم دید بر غراند
 خلل ماهه بهای اذری شکست بر خواند و بدست و فامواستو
 عهد ساز آنجا و چنگ و بریط و عود در هم شکست و بساطیم وزیر
 و رعایه نشاط مزاج هر امیر و وزیر در هم نوردید و چون از حیمانه
 شراب طهور از دست ساقی ترفیق رب غفور تعالی شان به جای
 بگام مراد خورد در کشید و ترک شراب بر رخاورد بناگفت و در مقابل او
 از کار و استغفار و زرد خورد ساخت و زبان بنغمه این متعلق بر کشاد
 کردم بطوع و رغبت از دور حجام توبه مردم بگریه گویم از هر حرام توبه

کفتم مگر ز زندی بد است نام و تنگی فی فی خطاست با الله زان نکر و نام تو
 آری چون اول مشور و نما و عنفوان شباب انوار کلام کتاب و الایمان
 سایه وجود او را منور گردانیده و بهم اکابر اولیاء الله که اکبر صفت قلب اعیان
 کنند در همه اطلاق ممالک عراق و آذربایجان و خراسان و ماوراء النهر
 و ترکستان که صحبت با رفعت و نظر که میا اثر ایشان در یافته و جواز ب همه
 مضاطب اسرار کبیر کانی که در هر اقالیم جهان بجز وقتنه کمال و پسند
 بسخس عاقل و جمال و بند همراه وقت و حال و موید تربیت و اسکال اوتدیه است
 او را در عبار عارضه نکذاسته اند و علم دولت ابدی و سعادت بر مری
 او را بر افراشته اند دست از طلب مدار کت پای این پادشاه کا نرا که راه
 توشه بفقراست پنهانست فی فقر صورتی که بود معنائ کفر بل فقر معنی
 که با و مخزانیاست این پروردگاران کار خواجه عبدالقادر مراغی رحمه الله
 که این قلیل البقا عه از کتب معتبره تخمین نموده بسک تحمیر و باور و حق
 جل و علا و توفیق انابت اهل الله را روزی گردانند و بطلیل مشروان وادی
 هدایت پروان عرصه تقلید با بنزل تحقق رساند و غزیری نام کمی از
 شعرای آن زمان غری در مدح آن یکانه دو مران گفته که
 این گویت از انجمله است
 هزار شکر که از کوی غفلت آمد باز یکانه خواجه در پیش تو نشیند
 تراند و عمل و صوت دلچنان بگذشت که جز بخواندن در پیش نشوند او را
 کتون ز تر سر خدا همچو عود مسوزد که سلسله بهر زیم عود کردی سازد

چون آن اجموع بر زمان ساز خوش نوای طبع موزون را نیز
بنواز شد روی آوی د این ابیات روح افزا از قانوق خیال
بنغمات بیان آرا نموده آهنگ تحریر را برابند و آفرین
حس



P. 4

سید خان بن محمود سلطان بن شاه بدایع سلطان بن ابوالخیر خان مراد
در محمد خان شیبانی

۱۱۳۶
مولا صالح منفرد
بنازغ خان اور اخان صاحب
بابتہ بودہ تصدیق و صل

۲۶
مولا ماغزب الملک
وارد است که وی از اولاد
جلال الدین تاجی است
بوده و در سنه و منها و قوت
در اسب است نام او ان
فلس جلال است

۲۰۳
سید محمد خان شیبانی
بنازغ خان صاحب
بابتہ بودہ تصدیق و صل

امیر عبدالباقی اصفہانی

عبدی بنک مغزہ شیراز کونڈری تخلص

۲۰۶۷

مولانا عبدی بن ساجوری عم شایه محمود زرین قلم است

مولانا عزیز کج در ایام میرزا شایه رخ بوده چندینی از وکر درین و خواج
عبدالقادر عودی گفته در ضمن ذکر خواج مذکور مرقوم شد مولانا غلام
حسینی از طایفه معتبر قزوینیست و اکثر علوم معقول و منقول را جامع بوده
سببی نوشتن در جواب و راهم کج دیدم مکر در جواب منم بار دیگر کج فرمودیم
سید الفارسی عبدالعزیز خان عزیز می تخلص

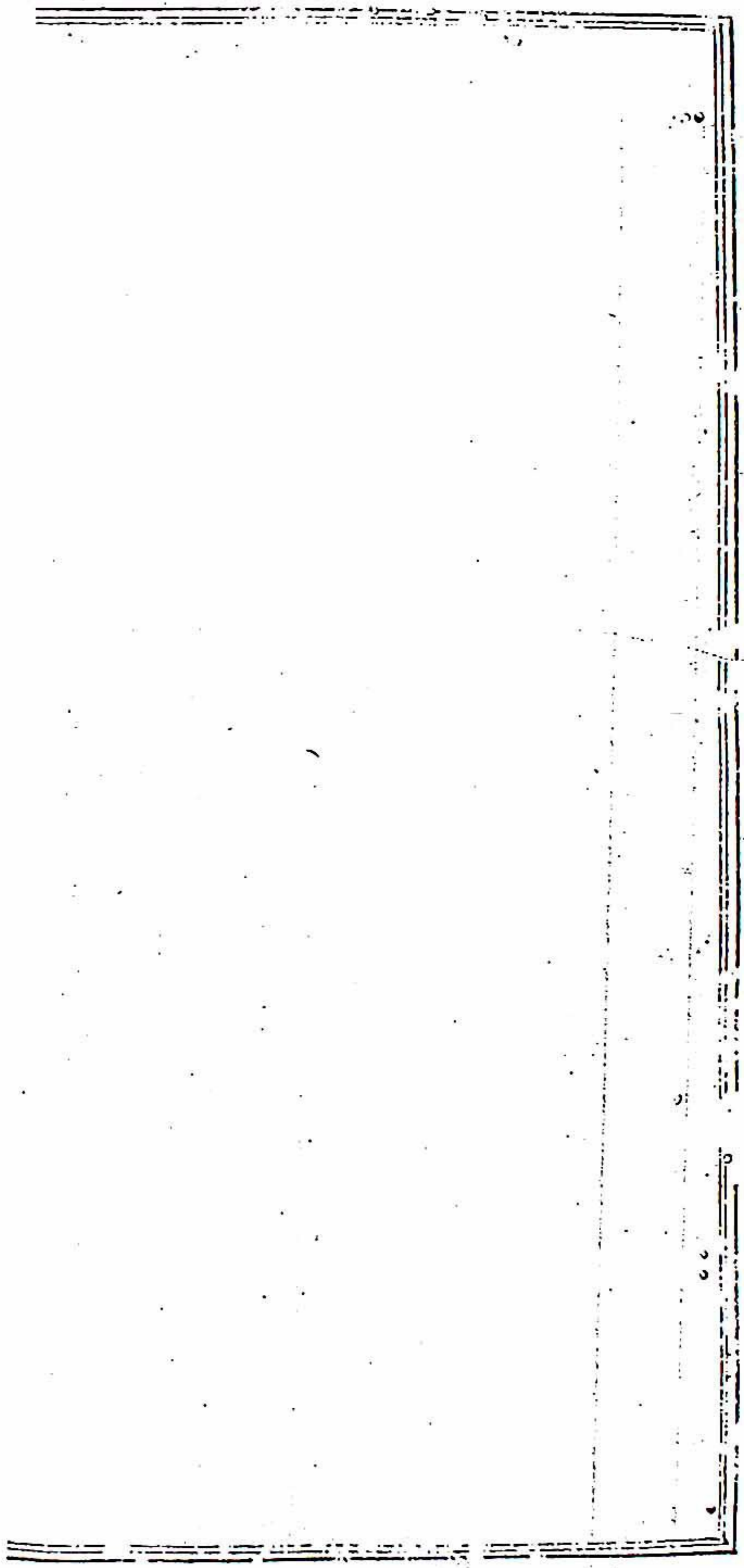
میرزا محمد سگری بن طاهر الدین محمد باقر پادشاه اولاد ایجاد با بر
پادشاه مبارک کس بودند محمد مایون پادشاه و دوم محمد کامران پادشاه
و سوم محمد سگری میرزا اسحاق محمد عبدالعزیز اما محمد کامران و میرزا
سگری بیکدیگر میان شده مخالفها با مایون پادشاه و وزیرینند

در تمام نواح و قسطنطنیه ای بودند از جمله در همکار که هاپون پادشاه و داع
 هندستان نمودند و بعد از آن بکرا انداخت و از آن راه متوجه عراق کشف
 قند بار در تصرف عسکر مریز بود مگری اندیشید و میخواست که تمامی دولت هاپون
 از سایه دولت آنها از دست میافت و چون هاپون پادشاه با سپاه طغرل
 از عراق برکشید محاصره قند بار نموده مریز اعسکری آب سماورد و قلع و داری
 گرفته بخانه جارد را یابی بوده است ۲ بی تحلف آرسه منی از جای آورده است
 ارک را رحمت در امیر و پیشکش ۲ در معتقد با دیده و جان خوششان
 کندی بخانه آب نباشد ۲ او ۲ با باریک بنویس در این مختار تو پیشکش
 خواجه عبدالملک عصا

خواجه عصمت الله بخاری از آکا برزاده های بخارا بوده است و از
 اولاد خواجه حافظ کلون سیلانی است که او بر نشیند آرد است
 بر طریق خواجه محمد پارسا آید سر امیر و در نظر سلاطین
 زمان خود تقرب تمام یافته بنابر آنکه بنشین محضت امیر آلومانی

نیامده قدم علیه خواجه میسر
 و آنکه زینار و سر کشتند او
 خواجه عسکر مریز
 از حاکم او محضتا و او را
 عنایان در آن دین
 خواجه عیال و جوان
 ما خود رفت و متوجه دیار
 سکن میزای مذکور از میان
 در کشته میماند است او را
 و قتل اختیار نمودند در
 پادشاه او را بکشتند
 این معزای منید مقید
 بی از امان و صب انان
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز
 خواجه عسکر مریز

ابن ابی طالب و جعفر طیار درست میشود و از یک جانب
 قبیل انصار نیز منسوبست و ازین چند بیت قصه که در اثبات
 نسب خود فرموده و نقل به عبار کرده این نسبتها بشوئ میهنند و
 عطفش اینست ای زاری قیوم کلش جان جز مرا عقل کل در باغ علمت بسیرت
 کردیم که نامت کنی از روی
 زمره زهر اچونش بود جعفر مغزاش
 از نصیر زهر اچونش بود جعفر مغزاش
 زان علی زوی شد کوهست از نسل ما
 شبسیر با زمره انصار دارد و آنها
 لایق از نام باد و دامن مطعی
 ز انساب جنکان کی عار دارد و باد
 و در مدح زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست
 و در مدح زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست
 اگر بودی زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست
 زان علی زوی شد کوهست از نسل ما
 شبسیر با زمره انصار دارد و آنها
 لایق از نام باد و دامن مطعی
 ز انساب جنکان کی عار دارد و باد
 و در مدح زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست
 اگر بودی زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست
 زان علی زوی شد کوهست از نسل ما
 شبسیر با زمره انصار دارد و آنها
 لایق از نام باد و دامن مطعی
 ز انساب جنکان کی عار دارد و باد
 و در مدح زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست
 اگر بودی زین رو بیک قصیدین چهار دیوار دارد که ای نبی اکبر و چه بیت
 ای نبی اکبر که در کشته شدی زین رو بیا بمت سیاه دول خنایست



MI

۲۱۴

در تذکره النساء آورده که او مشهور بود با حاکمی مشهور است اما او را

زینکستان طلب کعبه شکل است ۲ آن کعبه دست در کعبه بود
اشکی که بر او نم از غمت غاشیده است ۳ در گوش کشیده که در دیده است
از گوش بگریخته که در بینی است ۴ کانها در همه تمام عالم ریخته است
امیر جهان الدین عطار الله از سادات بزرگ زینبش تورا است جامع
فضایل بوده و رساله در علم سحر و صنایع آن بسیار خوب تالیف نموده اگر کتوب
باصره اس غاطل شد از میرات محمد مودک در شهر استخوان نمود در سال ۸۸۷ هجری
بروضه بنویسند نقل نمود

طایفه بجم
ابن شکر شده در تذکره النساء آمده که او از خیل خادمان ساج ازین بوده آن منافع در
نامت سرود در آب نمودار شده ۲ کوفه و عوی شد با مردم نکون ساز شده
امیر عقین شیرازی
نادر کشته در امان
وقت شکر کشته
بر و آمد در زمان
شیخ زکریا الدین عابد والد و اولاد که در اسم و اجرت بن محمد
بنیابانگی است آورده از آن که در سن پانزده سالگی اختیه میرزا زمت اغون
نموده در یکی از جنگها جذبیه الهی جنگ در کربلا در حان آن کشتار
مجاهد سلوک کوفه عزت کشید و سر او را در قناعت با نهند برین

در تذکره النساء آورده که او مشهور بود با حاکمی مشهور است اما او را
زینکستان طلب کعبه شکل است ۲ آن کعبه دست در کعبه بود
اشکی که بر او نم از غمت غاشیده است ۳ در گوش کشیده که در دیده است
از گوش بگریخته که در بینی است ۴ کانها در همه تمام عالم ریخته است
امیر جهان الدین عطار الله از سادات بزرگ زینبش تورا است جامع
فضایل بوده و رساله در علم سحر و صنایع آن بسیار خوب تالیف نموده اگر کتوب
باصره اس غاطل شد از میرات محمد مودک در شهر استخوان نمود در سال ۸۸۷ هجری
بروضه بنویسند نقل نمود
طایفه بجم
ابن شکر شده در تذکره النساء آمده که او از خیل خادمان ساج ازین بوده آن منافع در
نامت سرود در آب نمودار شده ۲ کوفه و عوی شد با مردم نکون ساز شده
امیر عقین شیرازی
نادر کشته در امان
وقت شکر کشته
بر و آمد در زمان
شیخ زکریا الدین عابد والد و اولاد که در اسم و اجرت بن محمد
بنیابانگی است آورده از آن که در سن پانزده سالگی اختیه میرزا زمت اغون
نموده در یکی از جنگها جذبیه الهی جنگ در کربلا در حان آن کشتار
مجاهد سلوک کوفه عزت کشید و سر او را در قناعت با نهند برین

نشد و متاد و

تا در سال ۱۱۷۶ در دارالامان بغداد خدمت شیخ عبدالرحمن اسفندیاری
مراتبه ارشاد یافت و مدت شانزده سال در مدرسه سکاکیه یکصد و
چهل چله بر آورد و یکصد و سی چله دیگر متفرق بر آورد و در سن هجرت
سالک سماع سینه جو سید دو ارجح در بیج اعرار صوفی آباد و در سن
از قید بدن آزاد شد و در حیطه قطب زمان عماد الدین عبدالوکیل
مدفونست و میان او و مولانا عبدالرزاق کاشی در اثبات وجود
مکاتبات و مراسلات واقع شد مولانا عبدالرحمن حاجی رتقی
این را در آن سینه ضبط کرده از سماع ائمه کبیر قطب رور کارانه فرمود

توزدونه که شود حاصل این است
دوران اصلاح کمال این است
این ذوق سماع ما مجازی نبود ۲
دین رقص که میکنیم بازی نبود
با پیچیدگان بگو که ای پارسردان ۲
پسوده سخن بدین درازی نبود
گفتم که قصه مشکلی بنویسم
وز چو مشهور حاصل بتو رسیم
نودان که بدان حال دلی سخن
کو دست کز و در دلی بنویسم
عید و عشق و جوانی و بهار می نابیه ۲
چمن و صبح و گل و صوت بی و بانگ ربانیه
نغمه خنک و همزی و ف و کلانانک هزار
بود و عبیر و گل صد برگ و سمن
موسم عید و زمان طرب و عهد شباب ۲
سر و در خلوت کل و در کف و بلبل بخروشی
شکر و شمع و شراب شب شادی و شهاب
منزوب خوش نفس فصل گل و دور ترنای
باد و در جاذب من و در دل و عشق و بخوا
ره همان رفته و عید است بیار کن عدا ۲
در سخاوت اشاد و نرسارت شتاب

از آن زمان که در سن هجرت
ران می کرد و در سن هجرت
عناکم و در سن هجرت
چونشاد و امیدوار و در سن هجرت
ساز
نیز در سن هجرت

شیخ علی کلاه سیرازی در تذکره المشایخ مسمی بحال الابرار آمده
 که قطب اولیا و اصفیا واقف درگاه شدت زین الحود الدین شیخ علی کلاه
 از طلبه و مترادین و ارباب عنوا حقیقی سمرقند و الدین عبدالعزیز سیرازی بود
 و تا افکار زمانه شیخ جابر مجاهد، ارساد دهر و اخبار حافظ
 تباحثات و مکالمات نمودند و در هر مصدر و مفاد و دو که شیخ عبدالعزیز
 وصل نمود، بود، هرگز برابر او گفته و این مطلع عنده که ما و مشهور است
 از عشق بخبری حال ما میرسد ما عتیق کشته نیم و دوریا ندید
 چو در ناعلی در دزد استر ابادی اگر چه عامر بود، ولی ذهنی عارفانه
 داشت در مرتبه زن خود که در ظاهر از استر اباد ساری چشمه بود و بیجا
 چار فوسد این را می گفت زین واقعه چون دل بدو نیم است مرا
 از مردن خوشتر است چه نیم است مرا کم شد صدی چنین بر روزی صبح
 مولانا میر علی شمس الدین کاتب تخاص
 در زمان سلطان حسن میرزا بطور آشنی در آن گردان مولانا شمس الدین
 علی شمس الدین ضرب المثل اهل این شهر در زیاد خود گفته که در وقت
 عمر خود یکبار قطعه دویتی نوشتم که ترا که بود در دست و بنویس
 سرافق خاطر افتاد، بود و از مولانا سلطان علی شمس الدین بیت
 خون کفایت بسیار دیده و طبعی خصوصاً اس و او در مقام ملندی
 و پستی به امانت بران بیجا حاضر قلم و خط ملک او بود در خط شمس الدین
 قابلت و کاتبان منور و چنانچه ازین قطعه بطور فراخجا که از تمام اهل

بجهت ابرار
 از این کلام از ابرار
 نعمت او بخور از او شکر
 با کعبه ابرار
 هر دو از آن رسد هم

۲
 در روزی که شیخ علی کلاه
 در دیوان بود
 و اصل مشهور بود
 می برانگانا کاتب است
 او
 بیجا شمس الدین ابرار
 از آنکه وی مجذوب بود
 گذشته و عارفان از او
 در دست خود چنانچه در روزی
 از ادکی دانستند و آشنی
 در سنه که آشنی بر سر
 کوفت در دست و شمس الدین
 در ایام اعیان آخرت

بشود این نکته چون منتهی قانع
 ای که در شیوه خط سعی نمایی شد و
 بهت خطاط شدن نزد خود امر محال
 پنج چیز است که مانع نگرود با هم
 طاقت بخت در اسباب کتابت بکمال
 قوت دست و قوتی ز حفظ وقت طبع
 هست خطاط شدن نزد خود امر محال
 مگر ازین پنج یکی رات قصوری بمنزل
 کز خون دلش بی پر همت رنگ گرفته
 ای کل که جنین در بغلت تنگ گرفته
 شاهین صفقتش عشق تو در جنب گرفته
 چون جان بر دوازده دست تو مرغ دل کا

بشود این نکته چون منتهی قانع
 ای که در شیوه خط سعی نمایی شد و
 بهت خطاط شدن نزد خود امر محال
 پنج چیز است که مانع نگرود با هم
 طاقت بخت در اسباب کتابت بکمال
 قوت دست و قوتی ز حفظ وقت طبع
 هست خطاط شدن نزد خود امر محال
 مگر ازین پنج یکی رات قصوری بمنزل
 کز خون دلش بی پر همت رنگ گرفته
 ای کل که جنین در بغلت تنگ گرفته
 شاهین صفقتش عشق تو در جنب گرفته
 چون جان بر دوازده دست تو مرغ دل کا

استاد علی کارمال از موسی دانان و مصفاان مهور است این مطلع از او
 کاکت را که بگذرد سر او جان کرد
 مولانا خواجه علی شهاب ترشیز شفا حاصل دوران و شاعر عربستان
 بوده و او را با ازری محمد آفتاب و مناظرات با هم مینمودند اند
 و خواجه علی شهاب از تربیت بافتگان محمد جوکی بهادر بن میرزا شاه
 و در خدمت سلطان محمد باسنقر نیز کمال تقرب و شرف این حد
 قصیده است که مخلص بنام شاه داده مذکور بخود

بشود این نکته چون منتهی قانع
 ای که در شیوه خط سعی نمایی شد و
 بهت خطاط شدن نزد خود امر محال
 پنج چیز است که مانع نگرود با هم
 طاقت بخت در اسباب کتابت بکمال
 قوت دست و قوتی ز حفظ وقت طبع
 هست خطاط شدن نزد خود امر محال
 مگر ازین پنج یکی رات قصوری بمنزل
 کز خون دلش بی پر همت رنگ گرفته
 ای کل که جنین در بغلت تنگ گرفته
 شاهین صفقتش عشق تو در جنب گرفته
 چون جان بر دوازده دست تو مرغ دل کا

جو پرده از این چون آفتاب بر روزگار
 بجان و دل کندت مشتری خریدار
 کند زلف جو بام آسمان فکنه
 ستاره را برین بوس خورشید آینه
 فرو نشان خرم آن زلف را که توبه کند
 سحر ز ناله کنشای صبا ز عطاری
 اگر حضرت خسرو رسد شکایت من
 تو این جفا که کنون میکنی کجا یاری
 خدیو ملک محمد ستوده جوکی شاه
 که خدمت گشت بر و سر روزی ساری
 مولانا علی شفا از استادان فن معاست و مقامی عالی است پیش ازین

حال حل شده مراد بر یک حساب پرده از زلف آن که تا بانگش در حسی پایانی
پایان نمود و این را بر یک با یک پدر گفته نوی که از شیخ ملک بگریزید
در حلقه زلف و آویزند چون خال خوش چشم سدا شود یکیک در اشک غم چدریزند
این را بر یک با یک امیر گفته هم شب بارما که خواهد بود بزنا را از رما که خواهد بود
هر دل شده را دلشده یار شود اول شده یار ما که خواهد بود
میر علی اصغر در نجاس میر آمده که در از ساد در بزرگ سر قدیم و سوار
مردم اهل فضل در مجلس مروده اند و طبع می شود که از این بیت مراد است
فارغ ز آب چشمه خفیم عریاست بام شراب چشمه آب است است
سید علاء الدین او ده اصل او از فراسانت ز در او ده پند و وطن
ساخته بود و در طریق مکاشفه و سلوک از گروه و اصحاب بود و او را
با منسوب است اند زمان آن کل خود روجه رنگ بود که مرغ هر چینی گفتگوی او م
شاه با ده پستان با نهار رسید
نجات جوی نیاید کسی مراد ولی کسی مراد و یا بدنه پیچو درود
شاه ولی تکلف دبیری سپار علا که این معانی کران مایه را نگه درود
خواججه عماد الدین نقیبه کرمانی بلبلان فصل که کل مرحد و اصل صوفی
کار است بهر ریخته صاحب سلسله مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد
و بی دولت او با خواججه شمس الدین محمد حافظ تبریزی مشهور است و مراد
و بنده شیرینی جمله مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد
متفق بوده با خواججه مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد

علی اصغر قدس سره
میر علی اصغر
مردم اهل فضل
فارغ ز آب چشمه
سید علاء الدین
ساخته بود
با منسوب است
شاه با ده پستان
نجات جوی نیاید
شاه ولی تکلف
خواججه عماد الدین
کار است بهر ریخته
و بی دولت او
و بنده شیرینی
متفق بوده

میر علی اصغر
مردم اهل فضل
فارغ ز آب چشمه
سید علاء الدین
ساخته بود
با منسوب است
شاه با ده پستان
نجات جوی نیاید
شاه ولی تکلف
خواججه عماد الدین
کار است بهر ریخته
و بی دولت او
و بنده شیرینی
متفق بوده

توان نه ز توان داشت از تو چشم درنا	که از تو ترک ستم غایت کرم نشد
باوت تا اسما می کردیم	از همه عالم حسد انجی کردیم
بج وانی دولت من از کی است	از در دوسای که اشک کردیم
ای ز رخسار فطرت دایره افتاب	در زکوه نسبت غالب در بهج و تاب
مانند اینیم پیش نقش تو خرد و جلال	مانند اینیم دیر و نیوالا خواب
که با حق دل است مذهب حق است	که حق صحبت باران صبران منشناک
تو بر سینه چو باوی و مبروی همه عمر	در ربع عمر غم ز بیم که مسرور در بر باد
چه حاجت نوشتن حدیث سخن	که هر چه در دل عشق کلمه رود
مرب جانان خوب بود بعد مکانی سلس	دل چو باد تو کسینه ذکر زبانی
دل صاحب نظران جمع کن و ملک بر	لنگر از جمع بود ملک زمان
بی باده حسنه که بدار الشافی دین	قاروره صبر و بکبکبان ره نشین
بر لوح جان نوشتن ام از نونه بر	روز ازل که تربیت او با و غیرین
کهای طفل اگر صحبت افتاد در	سوحی مکن بچشم حقارت و در
که در میان دلی از تو خرم نمیشود	باری چنان مکن که شود با طری زین
بزرگواران شدند بزرگان دین	کاهسته نرزمور که نشسته
کاری جز خداستوان خوانستن عباد	پسندان نرنگ ایام استعین
ای درج سپرد دهن مانند کن	سرایه عظمم نفسم غالبه نش
جان من و یادوی که ز کوی تو بر آید	روی من و خالی که رسیده با
با و عشق ترا فغانی باشد	در طه سخن ترا کنت از با

دلیلب تو با دوه خوشگوار نباشد	دل رخ تو عیش دلپذیر نباید
واگنه نیالدر یار بار نباشد	هر که بر بگذرد دست محو انش
روشن افزوده از بوضعت دلاری	ای بر انداخته این وفاداری
سالها پا و کند عهد گرفتار پرا	مرغ هر دل که ز بندت از آوند
انش در خرمن کندم نمای جو فروش	ساختی مار و پیکر هم شراب نیم جوش
دوش دیدم که ز در بخانه بر دوش	آنکه در مسجد سنی دوش ^{خطیب} و دوش
عاقبت دیدی که بر دوش صورت بهما	آنکه صورت مینر اشید از دور و
همچو گل مسکین نفس شویم چه بدین	رنگ و بونسی که طمع ذاری ز دور و
چرا او هست سلامت اگر به نیست	مرا بیا رست و در کرم نیست
که آمدند در در بهج نیست	سیرا و یک اسنان و در دو کون
ولی زان میان در کرم نیست	نقش کعبه از میان نشانی میدهد
که جان دست در نظر به نیست	سرو صحنه نماند و ارس عماد
پر دین شدن ز دلیره بر نقطه مشکل	نقش رخ تو دایره نقطه است
تا منزل که سیل بانی رسد کل	اینجا که من نشسته ام از ابد
اه از خزان که رونق ستان بهما	با بوی بر آمد آب گلستان با بد
شب هلاک کرد آنچه روز بجان کرد	ولم زمرک ندر آنچه از حد استی بد
خبر از دور و نه از دور و او می طلبند	همه کس مرتبه عالی با مطربند
مه را دیده دل کور و بقای طلبند	همه رانبع زبان کنند سخن میزنند
روی در تکیه آورده خدای طلبند	مت در مصطفی افتاده در رخ ^{طلبند} و ز رید

کس درین کوی نداند که کرمی طلبند	کس درین خانه نداند که چرا بچوبند
در پیمانت شود زنده مشوس با	هر که امر و زبیر زبان سر زلف نویست
هر کجا پای منی بر سرش باشد	در دل کرم من سوخته کرم بر کدر
در ابا لثقات نومرود میکند	جست ز لب کس بر شش رنجور میکند
بانه که عاشق رنجور نمیکند	سج ساکنان صوامع برابر است
انکه سوز و جگرش در دل ^{خوبند}	حلال دل سوخته سوخته و امن دانند
دانه خال ترا سوخته خرمن دانند	وصف آن نقطه مشکس هم ازین ^{دانه}
ان به که عمر در سر این جستجو رود	و ملکش بچو ستوان بافتن و
مروی که ساله ز جغام و تو باشد	وروی که بدرمان نرسد در تو باشد
نوست دوانی که به از در تو باشد	رفتم به طبعی که ملامت بنویسد
عمرم آفرشد و این راه بیابان ^{شد}	دلم از دست برد رفت چنان برسد
مه افق شنیدند و بزندان رسید	این بشارت که سیران جهان ارادند
دیده ام اشکیا رخواستند	کرد دستم نگار خواهد شد
راکنه در هر دیار خواهد شدند	هیست بد نام هم مگر با دست
هر جور کرد اید بر ما سستی نبود	بید او خداوندان بر بنده خود داد
تا بر ورق هستی از مار نمی نبود	بنیاد وجود ما که محو شود از عالم
که سرف ای تو کرد دست و جان ^{نوداد}	سر بر سلطنت جادوان گدی بود
اگر خیال تو نبود کربابی تو دار	دلم بجای تو بود پادشاه نده ^{بیت}
کز در روی بستن کاری ^{بیت}	بر خیز تا جویم از هر دری مراد

طایعت نافرمان موجب غم آن بشود	کافر هم کرده و علت عیب آن بشود
تا نزد هم از خاک هوا خانه دل	کوشه خلوت مانند جابان بشود
کار محمود غمش بر دور بختیانه کن	شسته ایجه جانی که زمین بانه کشاند
چو آب چشمه چشم اجل نخواست	زمین مرقد من تا بجز غم نباشد
کسی زدم و صلس که هیچ در زیند	کسی خورد غم عشقش که هیچ غم خورد
مرا ولایت که بر این زدم کرده	بهر همیشه چو پر کار کردیم کرده
مقیم در کوش این شاد از جفای فلک	زیر سبت هر آهو که در صدم باشد
مشکن حظ مارفت و خطای نوز	صد نامه نوشتیم و جوابی نداشتیم
رخبور فتادیم و کس حال برسد	محمور نشستم و شرابی نداشتیم
از لفظ شکر جایشی در شکر زخامه	ان دل شده راقمه و کلای نداشتیم
کر با بوشی دست در اعون تو ان کرد	بیدار تو سست فراموش تو ان کرد
عناست کز رز تو با یک کف آورد	تا جاده خون کاهمه در خوش تو ان کرد
ساقی به ان جام و کلو عذر که تیر است	کز دست تو کز زهر بود و نوش تو ان کرد
بر کز منی زمیان عهد و وفا نداشتیم	کر ز ما شرم نداری ز خدا نداشتیم
و درین خنده زنی با همه مرغان اکل	که ما درم غم بلبل ز خدا نداشتیم
از دیار تو پیا مدحی یک صبا	که کبوش دل نموده بیامی بر سپید
جان که رفت از بی ادباز سنا بیدان	کران روز که هر جان بین خوش آمد
دوش ز جاک خوشش کذر کرد و جواد	خشک آن نشسته که بی برهش سس آمد
ان شب که بر برفت قفا شمع جانت	پر دانه رسانید که پر دانه در آید

اوراق حسن حور و پری جمع کرده	کلمه بر از قضا به باغ جمال است
نشان شیفه طاق بردیت است	که هرگز نش نبود روی دل بجز با
نیاید از من مخلص بجز محبت خالص	هزار بار جو زر کرد آتش غمخیزی
و در آن فلک راه امانم گرفت	دین حور زمانه در زمانم گرفت
ارزود دوستان شد مبینی	کوشی که دعای و شمشیرم گرفت
باستان مملکت که گمب کاشت	که روی دل نبود ارم خدا کرد
نظر بروی میان گر کند بود بار	نظر بسوی تو لغارت کنه منست
از آن شبی که چو گل در کنارش بود	هوز خرقه پیش مشکبوست مرا
گر ز من یاد کند و ره کند محذوم است	محتشم را به لغارت که که محذوم است
طلب یار و فادار کن در عالم	ز غمت حورده ابدل که ذفا محذوم است
در کائنات طلبین ز وجودش	نقطه هست بقیق ولی محذوم است
یا عم مشر ز یار باستی	یا عم را کنار باستی
ایکه من شرمسار از مردم	و ششم شرمسار باستی
تا بدانیستی ز دشمن دوست	زندگان و دو بار باستی
شاید ام که بجز غم نوشته محض	مکن مکن که نکو محض از چنین نکلند
الطاف تو با این دل غمخیزه است	باطل و علم کج بود بر آنه مساید
باشم فتاده ز نامه چینی بیان ایند	گر چشم رحمت نکند بکین طامرا
مرغ هر دل که ز قید غمت آزاد شود	سایه باد کند عهد کربت روی
کسی که بخت او ره برد و تنایب	جد انکت زمان ز ما و با ما نیست

جلال و دست که خورشید عکس تو	حالتیست که پنهان نیست و پندار
چو بر آنک مرادیه گفت با چون	که در مقابل این فطره هیچ دریا
عجز نمی آید از پراهنش	کو تشع دارد از سپهر تنش
آنکه بر مایه نشاند آستین	روز مجتهد دست تا و او آستین
در راه طلب تا قدمی هست سیم	یا سر برود با کشش تنگ در
بگوش جان بشنوم از صبا رسات	که احتیاج نیفتد رسول را به سواد
چو صبح مهرد مد کو بپیر شمع خرد	چو آفتاب آمد چه حاجتم بکبر و اع
ز دست در پاره نیارم حدیث شوق تو	که با پی صید فرود میرود بخون تاناف
ای خط غمگین تو سر مه عیار مشک	در پافتاده از سر زلف تو کار مشک
پنهان میان خلقت مویست فروغ مهر	بید از آتش گل رویت بخار مشک
بارک خیزد تو بر پشت ابروی کل	با بوی طرد تو من اند اعتبار مند
تا زلف غمگین تو ز لاف ازان	بر دانه غدار جو ما همت غار مشک
ماشته ایم خاک و راد با اشک	بر ربه کار او زده هر دم کلابک
گر آبر آسمان و بخار زمین بود	از دو دو دل شود مترالم کس اشک
گر در پاره من نظر کن با بروی عزیز	بوشیاده با و هر دلتش در نقاب مشک
اگر چه بی سببی بگرفتی از ماول	هنوز وصل رحمت میکند نند اول
اگر تو با زنیاست بر او از تن	و اگر تو دست گیری در اید از باول
شود ذاب و کلم در زمانه نام و نشان	که داشت آتش مهر تو در سوید اول
ای دست سببه خندان	لعل جو خندت مشک سندان اول

طر و بریح و همت مریمو	شرح و در حال بنیان دل
تا زود و این جانم ز کف	دست ندارم ز کربان دل
پریشان غیب شود از آن دل	که بندد بر سر زلف جان دل
چو دل در زلف او او یکت کفتم	که در چاه او فتنه زین ریسان دل
ز آن هم بوی عشق بر آید از دم	که از دماغ زلفش بر زبان دل
سلامی با جواسی از زود آخر	زوان تشنه ای از زود آخر
بنیان من از شش می نبرد	فروغ ماهی است ای از زود آخر
خیال او در چشمم می رود خواب	خیال دوست خوابی از زود آخر
بلک عالمش از زان عزیزم	که در بای سیر ای از زود آخر
ای کجای حسن بادل و وزندان ما	دی سر و ما را بمن جان ما
منو حدیث بگر که موج خطر در	بار و بار چشم در فراق ما
در ظلمت چشمه خضری کل ای	بافطه های اشک چو باران ما
تا مرادیده شد بر ویش باز	کرده ام در بر روی غیر فرار
میخ جانم چو زین نفس برود	بوی کوی او کند پرواز
رنگ لوباکست و ماده شرب	بوی او با عیب و مشک ایاز
وزد طاعت هر وقت ارغند	جرعه نباده و هزار ایاز
دل کرم حسد در زلف نیست	شال بر شمع و دندان کار
تو در چشم و چشم ز روی تو دور	نور و بابت در اهدت پیام دراز
تا اگر چه صامت و ملن ز انان	هنوز در جور حسنت کی گفته ای

من و کوششیم چه توانی بسجم	لله یغفرکم انما فی دینکم جم ای چو
ای رزق شک لب نومی در جوش	وز نسیم تو کل عیبر فرودش
قدسیان کشکان عشق ترا	برده تاساق عرش دوش بدوش
ریح تو راحت و جور نودی	زهر تو شکرست و پیش تو نوش
در قیامت مگر شود بهش پار	هر که از جام عشق شده مهوش
دارم ز زلفش نعلی در آتش	بختی بر ایشان دهالی مشوش
بختی ز زلفش نعلی در آتش	از روی دوشش روز و شب خوش
دل خسته	که نسیم ز روح بخشد دل خسته بسوش
بجای	ز جنت بود میرا مطلب بهیچ سوش
صوفی زرقم زندی بر دل طمع کش	ابرین می صافی ورز بر مرفع کش
چون جام طرب نوشی در کباب بهیچ	نیز یک ناموشی بر عمر مضیع کش
لب بر لب سانه درخ بر رخ دلبر	که شمع مغبر نه که جام مرصع کش
کره جام مولنیت دغم محرم	نالام مردم است و عصبه فریم
از سر کوی تو نخوانم رفت	چون که ایان ز راستان کریم
اسپین بر دو عالم افتاد	هر که برستان دست منیم
سکزه دردی کرد تو می بود هموش	کمان تو که محبت بود و ایوش
شپیده م ز لب درازل حدیبی چند	همسوز لذت آواز است در گوش
جهان و بر چه در دست پیش من کج	اگر غمت بدو عالم خرد نردوش
جو خالی از تو نیم عالم از تو پنهان	تو در درون دلی آراز تو چون بوش

و منی که میان من تو نفس من
نم در کلام بدان دو چشم نام
کردل شود ز یاد تو غافل و می گو
تو نفس رفتی آه و شد قطع منازل
تا جرعه ز جام محبت حشیده ام
دل در بهای بار عمر زرم زدست
مایی که خور از مهر رخسار گاسته بود
چون خواسته ام نبود از من برود
بیر خط زغم لطیفی از اهل هنر
هر گاه که اندی لغلس لب
چون ساعد عجبوت ساقی دارم
هر خط ز تو دور و فراتی دارم
بر درودن نامه گواد تو بست
گفتی که نازده ام کن سی بهبات
مارا سر جاد و خویشتن دار بست
کو پند که بازای زاری آری
هر دم بزود بگری نمی باید رفت
چون آب بر زمین نمی باشد
ز سر دانه مالش کسی بود وقت

نم که تو زان من در منزلان تو با
نیکن ز کرب و مبدیش سرگون کنم
تا در زمان ز ملک درونش بروم کنم
کوسی که ازین باوید در خواب کشتم
خون در پاله کرده و دم در کشیدم
قلب یاده داده و یوسف هر دم
مشاطه صنع رویش را بسته بود
آری چه توان کرد خدا خواسته بود
ابر نوشت بر خاتم از
خاتم مینویش که این نقش نکر
چون حوصله نبه و شاقی دارم
العصه بر کشتبانی دارم
دین چشم بر آب عذر خواه تو بست
طاعت که تو کرده کنه تو بست
و اندیشه تو بر سر کای بست
عاشق نبود کسی که بازاری بست
جز پیش هنروری نمی باید رفت
چون باو بروری نمی باید رفت
که مرغ سرت او در هوای عشق برد

<p> که پوست بر تن آمو جو پیر من برد که در آن دیار که او روی سحر ماه مبارک و آنکه او را خردی بهای رسید در وقت که هرگز بدو ای رسید و آنکه بر خم تو میزد در جانش بود و در حسن تو نصیبی که ز کوشش بود که فخر شد مثل آب حیاتش بود سایه عشق از سر ما کم مباد هیچ دل را ز خم بمرسم مباد هنوز نقش تو در خیال خواهد بود بوی مشک از دهنم چه آید عمر غریب است که بر باد میرود بر سر آمد که در امارت زین بر خیزد که بخت زور اهل نظر قدم که قصه نسوزد ولم کنه تیر باشم از مست عشاق بسی بی تر تا زمان تر بود غمگین تر در دیده مجاور سیه از چو ن بصر میوزم که شمع غم و دودم رو و سحر </p>	<p> صبا هم سر زلف نباشد سپرد چه افواج بخور نشید باشد اهل نظر را هر که رفت از سر کوی تو کجا می رسید بر کاسی فرجی وارد بر عم فرست پیر که در بند تو افتاد کجا نشیند هیچ و پیر تو نقد بیت که صفت نکند هر که در طاعت راه تو نشی روز کند هر که عاشق است در عالم مباد می ندانم در دودل امری در آن زمان که خیالم ز سر رو و پیر با بر چنان شکستم چه آید و این بران منند خرامان سوار است آن بر آمد که در آمد زور اهل نظر از دل ما چو پستی توان بر خیزد عجب مدایک و دوش سپرد بیان تو که میان غیب من نبود مرهم اینی جو با نازده دوست دارم وصال ما و تو ظاهر چو جان خالم چو بی ز غصه و با دم بود در </p>
--	---

رفتی و جست جوئی تو سر نشسته بر دم
 که سوی من بر نرسنی غریب
 نومنی که ایان کرم در بیغ مدار
 قدم پرشش این خسته رنج که گیتی
 نشانه ز تو بیا که خستگان بر
 تو خضر و تنی و من را که بگم کرم
 جمال که میر نشود بی کسی
 که از مجرول دور و برابر و عجب
 ماله زار باشد عجب از مرغ و ما
 که خدمت هر تنی کنی جان با کسی
 سهان ساری تو اگر باشد دور
 تاریخ ولادت شهر فرخ پے
 مخدوم جهان نظام دین میر علی
 ای عارض زیبای تو داغ دل من
 جانم زود زین و لیکن نرود

چون آب گو گویم و چون باد در
 آری به بجز نرسند کسی خبر
 تو ابر رحمتی از گشتنم در بیغ مدار
 نوازشی بزبان تسلیم در بیغ مدار
 اگر شفا نبردستی الم در بیغ مدار
 زره فادت نشان حرم در بیغ مدار
 بسر بروی این ره قدم در بیغ مدار
 که جو عود دست برانش ز هوای سحر
 که بچینند بفراض بلا بال و پرش
 در جان باشی در خور جانان باشد
 زان بد که تو همان سسپان با
 کاتب کندی ز آتش امین کی
 القوه و الجمال بعد سطح
 باو غم تو گشته جریغ دل من
 بوی سزای لغت ز داغ دل من

در کتاب محبت نامه دست خطاب بالسان

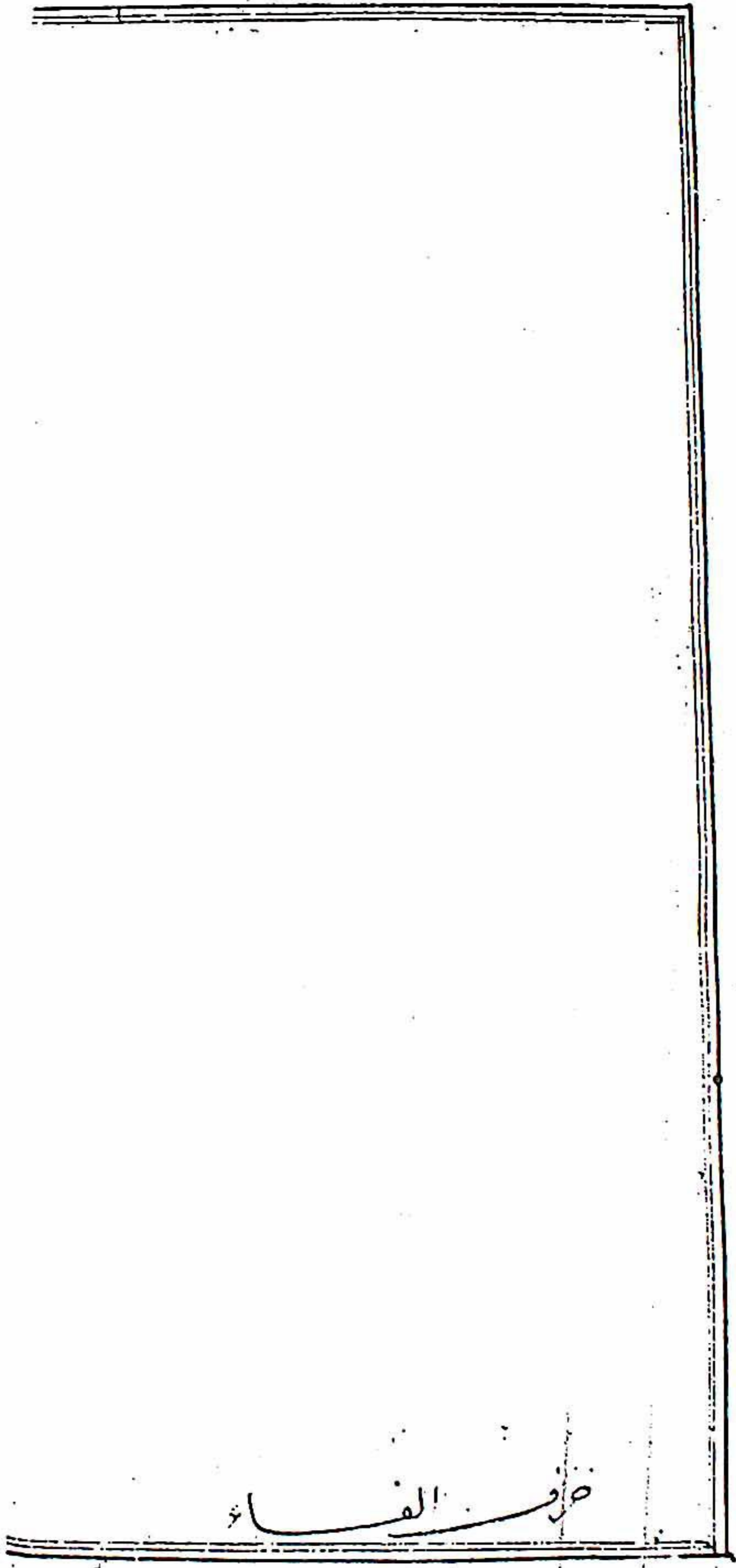
الاهی کوهر کان طبیب بیغ
 لب شکرش زده در تبسم
 ندی ز قعر این در بای بر نور
 نهال سبز بنان طبایع
 کرده بر باد بسته در ترغم
 کنی دامان بر از لولوی مستنور

که نبود پنداره کار عشق	مشو غافل ز اسرار عشق
تو مشو این سخن کو از غرض گفت	که افلاطون محبت را مفضل گفت
که مردم خویش را بر کار خواهند	طلبان خلق را بیمار خواهند
عم غدر را بجز وامق ندانند	حدیث عشق جز عاشق ندانند
چو دل نبود کسی چون توان کرد	همای عشق در دل اشقیان کرد
جز از قامت سرو سهی نیست	کسی که کلستان اکی نیست
که احوال بهشت از حور پرستند	شان عشق از مغز پرستند
باب دیده پر خون نویسد	حدیث عشق اگر مجنون نویسد
وز آن مختاشانی در کشیدم	بیان عشق از هر کس شنیدم
بود لولوی سفینه باز سفتن	روایات بزرگان باز گفتن
ازین عالم با لقان نور رسیده	ز خود گفتن نباید مسم کز دیده
دل دالم که همچون جان مغز است	بمحققش نباید مگر به صبر است
که کشید از لب او مهربانی	ندیدم در جهان سنگ و کیمی
چو او عاشقان بر آسمان رفت	حدیثی که محبت بر زبان رفت
که این کلمه است از زبان عشق	سخنهای خوش از دیوان عشق است
سخن باران و دل بر بطریقت	سخن لولوی دریای ضمیر است
سخن نو با دیده کز ار عشق	سخن که را پیش باز از عشق
سخن باغ دل و آب روان	سخن جسم جانرا همچو بهشت

حرف اللام مولانا غباری هرزی در مجالس
 مذکور در غبار در آن خط و در علم موسیقی مهارت تمام داشته
 و مصنف خوب بوده اما کتب جنون کامل نداشتند و او را است
 از مصنف خوش خط ریگان برآمده
 اگر باسکان دوست غنایست
 عینش مکن بصورت انسان برآمده
 مولانا غریب از ما و داد الهی صاحب معرفت او را که سر دیوان
 در هزار است از خود را بگیر دیدن ما و صندلی بی بازرگان و مطلع از او
 کان بار بر من دوش همزی گفت نهها
 که در چشمه آب حیاتم هیچ میدانی
 در عشق تو هرگز نترسیدم
 که درو عشق ترا بیشتر رسیده ندیدم
 غریب سزواری از شعرای زمان سلطان حسین میرزا است و غریب سز
 غریب مردم و از من نگر و یاد کسی
 به یکسی و نویسی جوهر میباید کسی
 خوشم غریب اندوه یکسی مردن
 که نه عین شود از مردنم نه شاد کسی
 بی زنده امیدت به مراد از خوشی
 چه نماند پی و نامراد کسی
 شاه غریب میرزا از اولاد سلطان حسین میرزا است و در مجالس
 مدعا که او نجابت سوغ طبع نازک خیال زیورک بوده و در نظم و نثر و
 حافظه نظر نداشت و غریب شخص مرخوده از جمله لطایف طبع است
 شمع خراب شیفته خود ممالکی
 قدش نهالکی چه نازک نهالکی
 بزینگی شکر لکی شوخ جسمی
 مه زویکی برویش از مشک خالکی
 قاصی نیدی از شعرای مشهور است و مدافع ایامی است و علم السلام

و قدری تمام بوسن دگر از هزار قصید ^{که گفته ایام حساس}
 تا رخسار فرمان فرمائی ساه طهاسب کشید ^{کوهری چند که از عوارض}
 بخوبی دیده است ^{یافته} کرده مردم ز سر کوی تو ام شک برد ^{عاشقها کنیم تا چاکه فنک}
 کربالی بی فکر هزارت باشد ^{دنیایم او بخت یارت باشد}
 و ملک جهان با خیارت باشد ^{آخر بدل خاک قرارت باشد}
 پیش از ستاره دارم بر سینه داغ بجزا ^{افلاک بر نماید داغ طلال مازا}
 جوز زودجا برد لمن تیر کشش بیکازا ^{زانکه بودند به پیکان تو کروم جانرا}
 شیرین نماند دست زانده او هنوز ^{در راه و ناله کوه جدا کوه بسکن جدا}
 ای روی و لفره ز ترا بنده آفتاب ^{در زیر زلف تست پراکنده آفتاب}
 هر کجا آن کل رعناست دل حزین آنجا ^{بیل آنجا طلبه خانه که گلشن آنجا}
 شد بر رخ خیز بهر تماشای تو چشمی ^{هر قطره خون کز دل صد باره فوریت}
 شب بخورون از فردا چندیش ^{که این شب عجب روزیست در پیش}
 غمخواری کابلی در اوایل حال ملازم میرزا محمد حکیم بوده پس از آن
 ملازمیت اکبر بادشاه سنا قد صورت حالش برقی یافته ^{طیغ}
 تازه و حیالی نازک دهنز
 شقی چون ده بران در اندازد ^{رسم باز آمدن بر انظار او}
 و دست و پا جهان پرستی چه شدی ^{بس طرف عالم و جاهستی چه شدی}
 از صحبت خلق رو به تنهایی کن ^{عمری بجهان نماند شستی چه شدی}
 نهان سخن دارم آن غمزه خاموش ^{هر لحظه بحر فی نه زبان محرم و نه گوش}

خواجہ عیاش الدین محمد بن مرتضیٰ و بعضی ہر او را خواجہ عیاش
 الدین مہر خاں نامند بسیار عالیمان و صاحب کمال بود از غزل و اشعارات
 نثر او سب بیابا و جدائی با اختیار ^{میکند} _{بہ پس کہ عمر جبلی اختیار}
 ریح عمر کہ بی روی یار میکند _{اگر چه در جمن لاله زار میکند}
 اکوغم کدرانی و کربشادی _{درین زمانہ ناپایدار میکند}
 بعینش مکی زان روز کار غصہ _{کہ روز کار و غم روز کار میکند}
 غمی کہ بی تو جهان بود عیاش _{نیشارم از ان ز شوق میکند}
 و لانا عیاش ^{بلخی صاحب کمال آورد کہ او فخر خوب بود و نعم کلش کند}
 سر وجودت رفقا رش کو _{و غنچه جو لعلت کفارش کو}
 ہم سبز لعل دیماند سبیل _{دلہای پریشان کرفقارش کو}
 رو ہر کسی کہ ہمزبانی دارد _{وز بہرشت آشنائی دارد}
 خادم کس بود نہ مخدوم کسی _{ا کوشاد بزی کہ خوش جانی دارد}
 و لانا عیاش الدین محمد بن مرتضیٰ ^{برادرم مولانا اصبلی است}
 و بان کہ ز جام حسن مستند ہم _{ہر عہد کہ بستند شلستند ہم}
 عاشق خویش آشنائی نکلند _{پیکانہ پیکانہ پرستند ہم}
 و لانا عیاش الدین محمد ^{صنعی خلدند دانستند بود علم نجوم و درل و معادرا}
 و انستہ این معما باسم علی مراد _{قلم را اول ز ہر سورت بر او}
 جو زوم نامہ را و عشق مینا



مرفق الفاء

۲۳

امیر علیشیر در دیوان فارسی خود فانی تخلص نموده اند و احوال او که
 مولانا فانی هندی این مطلع را در است و ده که در وقت کلام آن کل ز خسار جدا
 کل جدا آتش نیز کند خارجا مولانا با دشت شاه تری فانی تخلص
 این مطلع اوست ترا در دیده جا کردم که از مردم نهان ^{باشی} جدا شدم که آنچه میان مردمان ^{باشی}
 فانی ولد در بوس احمد پراچی در مجالس احوال او مذکور است این مطلع از او
 این داغها که برین اهل محبت است بر توه در در حقیقت باران محبت است
 فتاحی نیشابوری دانشمند صاحب حال بوده و در معرکه نظم و شعر فتوحات
 مرموده صاحب ترجمه بحال النفایس آورده که ویرا چند تخلص بوده یکی فتاحی دوم
 خاری و سوم اسراری در سانس و سصد و پنجاه و دو از عالم شهادت بعالم
 رفت در ترجیح آذری بر سایر از سوالی مینمایند این سخن را مسکنند

ای که کفنی صفت آذری شاهن کن . حل این نکته پروست ز اکاهی ما
 آذری مجمع آثار کلام از لیبست . در نیار و سر اندیشه بهمراهی ما
 لیک خود بر سر میدان سخن مکنوید . جرخ بر دوش کش غاشیه شامی ما
 بجام مهر جو صبح این موت که دست ^{کسی} . وی بعیش بر آورده زندگی نفسی است
 بیارمی که جو دل رخنه رخنه شد از درد . هوای توبه در و بگو باد در نفسی است
 خاک درویم خود را کل کنیم از آب چشم . رخنه های خود نمایی را کلی محکم ز نیم
 پس از مردن مننه تا بوی مننه در گوشه . بپیر این همیشه را در کار تشکاه کبریا
 او تیغ زند بر دل آتش زده و مننه . در گریه که شمشیر وی از آب منقید

سلطان محمود امیر مخماری
 مراد فاضل خوش طبیعت بوده و تا امام
 سلطنت شاه طهماسب مغایرت بعطیة زندگانی مرغوده و بحال سالف فارس
 امیر علی سرداوی از زبان ترکی بفارسی ترجمه کرده و بعضی دراز شعری مستطین
 او ملحوظه فخته و بیستان الحیا کتابی در کالیف نموده که عمرهای ^{خطای} طریحی شعری ^{عصر}
 جمع ساخته و در حدیث شاه

این کتاب در
 لیبین بنامه شیراز

فخری پیر روی در صحبت امیر علی سرداوی شناس بوده و گفته اند که این همان فخری پیر روی است
 بخش تیغ و فلز در دستان زاری و بیون هم که در یکدم تو فارغ میشوی از درد و مزاج
 اگر در گلشن از خوبی برویت گل کند و عو
 حوالا تا فخر الدین علی ابن سورا ناحبس کاشف کلمه صغی ^{منقوله} مختصر منموده
 او نیز بچویدن و عفا آرای و مبرای سنی میگردد وی صاحب کتاب بحال است
 و محمود و ابازی بر وزن کملی مخموز بنظم آورده از مطلع ^{منقوله} برای ابی اریانی
 ارباب صفا کوخت که بکده مهبت ^{منقوله} زلف که نوبت برت در
 لغتم که چه حال است بدین شیرینی ^{منقوله} گفته که غیب ساوده و سکنی
 بر آینه اعذار ما حالی نیست ^{منقوله} تو مردم چشم خود در روی بینی
 پیر فدالی در بحال آورد که وی سید زاده بود با صفای تمام و در
 خدمت پدر خود بر باریت مکه معظله مشرف گردید و طبع خوب داشت ^{منقوله}

فدا طبعها و در التهمی ملازم شیبک خاورد در روزی خان مذکور سان لشکر خود میدید
 وی از مصراع گفت که لشکری دارد که از مور و بلخ کم نیستند موزاناً ثانیاً ابی ارمصرع
 تخم یا جو چند و ما جو چند آدم نیستند شیبک خاورد در خنده سله مله را جایزه داد

شیخ زاده لاهیجی ^{عربی} قرآنی مجلس خلف الصدق شیخ محمد اسیری تخلص است و از جمله
 تالیفات او شرح گلشن راز است که مشتمل بر اسرار حقیق و مجاز است که مذاهب صوفیه
 و حکما درود در حبت و باغ دلکشای ساکنان گوشه تجرید و توحید واقع است و در جمیع شرحهای
 در کتب ممتاز آمده اما اسیری و فدایی هر دو صاحب حالات و مکاشفات و جامع علوم
 ظاهر و باطن اند خائفان ایشان در محله در هر و شیراز است دیوان فدایی از
 غزل و رباعی نزدیک بدو هزار بیت است بیشتر آن در عین حندی لذت در سکر و کینند

در موسم نوروز زبان شده بید ۱ - و ز آمدت بگلستان داد توید
 گشتند در خان ز شکوفه به چشم ۱ - و اندر ره انتظار کردند سفید
 فصل گل و گل نوای مرغان بهار ۲ - تا به حاضر به و تو غایب ای زیبار
 آنجا که تو غایب از اینها چه سود ۱ - و آنجا که تو حاضر با بهام چه کار
 از باغ جهان قنار و در دام عذاب ۲ - آدم ز پی گندم و من بهر شراب
 مرغان بهشتیم عجب بنود اگر ۱ - او از بی دانند رفت من از بی است
 نقش و صور جهان فدای سیج است ۱ - او ای و تو ای منی و مای سیج است
 ترا مینه جهان نمایی ای اول ۱ - خود سیجی و هر چه می نمایی سیج است
 راه تو هر قدم که بویند خوش است ۲ - وصل تو هر صفت که بویند خوش است

روی تو به چشم که بینند نکوست وصف تو به زبان که گویند خوشتر
 حال صد پروانه از یک شمع دیگر کون بود کار یک پروانه با صد شمع افتد چون بود
 زینک آنکه جوادید به خیال تو بیند هزار پاره شود دل بر آه دیده نشیند
 منم که تشنه بر خانه کزین کردم زنگ صوفی با ذوق ترک دین کردم
 کافرم باز نکوی که مسلمان شده ام کرده ام توبه از توبه پشیمان شده ام
 فریدون حسین میرزا این سلطان حسین پسر پادشاه زاد و شجاع
 و کاندازی ز در آرمای بود طبع نازک و خاطر صافی داشته این چند بیت از وارد
 حمزه سید نظیر و شوخی که دیاد او مایل حفا عمر عزیز است چه حاصل که پوفا
 تنهانه هنر خیال لبش مبتلا شدم بر هر که بگری بهمین داغ مبتلا است
 از ضعف دل منال فریدون زینکسی میدارد دل قوی که کس کس پستان خدا
 از برای بوسه هر دم و لم خون میکنی کر تو روزی همچو من عاشق شوی چون میکنی
 خواجه ابوالبرکه فرزند فراقی متخلص در عهد دولت هانوی پادشاه بهند اما
 و مدتی آن پادشاه را اختیار نموده مداعبه بود از چند بیت از جمله اشعار
 اوست چون دم صبح مرا آه سحر بردجا که زهرت همه شب سینه مرا آتش دارم
 بزنام دشمنان زده و زعه قبول بر حرف دوستان رقم زد کشته بد
 از غم کلبش تیغچه تری ز قیامت مار بر مان از خود و خود را بر طامت
 خراب بود ابوالبرکه از بسکه او نزد عهد هانوی صاحب اعتبار گشته
 ترنگازی میکنند آن چشم است او از آن هندوی چشم می پر مولانا فضل زبانی
 لیلیه استاد است این دوست از لطایف کلمات او در

قوت لغتار هر کای که دارم یار نیست
بار را هر که دیدم قوت لغتار نیست
بگفتن دور از تو کار منم برون میکشد
گفت مردن در طریق عشق دور از کار نیست

با باغانی

۱	ای سر نامه نام تو عقل زه کنشاد را	۱	ذکر تو مطلع بانی طبع سخن برای را
۲	نسخه سخن نامی کاغذ تو بیا شود	۲	گر بگرشم سر دمی ز کس سرمه ایزد را
۳	از بخت شود تلخی عمرم خبرنداشت	۳	ان که خدای خو است بصدار زود مرا
۴	درستان زدم تا حال اشیا را نشود	۴	نهفتم قدر خود تا قیمت یاران شود
۵	فلک خواهم که بردار دوزر کی کار ما پر	۵	که نقد ز اهدان از جنس منجوران شود
۶	هوای کاغذ پر و رون نذا در اقباب	۶	که استعدا هر کس زین هوا داران شود
۷	تانی باوه پنهان خور که یار از غایت	۷	نیخواهد که کردار کنه کاران شود پیدا
۸	موزن سوز و عاشق ز تقصیر عمل سوزد	۸	و بال عمر تالی نغزه یا حی شود ما را
۹	زخم دل شکسته با کس بسته ایم	۹	بر د اغهای کسینه تک سوده ایم ما
۱۰	خود را بنایجه است بگردم نموده ایم	۱۰	بر خود هزار پایه نیز نموده ایم ما
۱۱	روم ما شهر باطل و ز جفای این کسینه	۱۱	غم دل در میان مردم جاود نهم انجا
۱۲	برون بخوام و قدم نه رکاب ز زمین را	۱۲	نگارخانه چنین ساز خانه ز زمین را
۱۳	رهین دید شب زنده دار خویشتم	۱۳	که تلخ کرد برای تو خواب شیرین را
۱۴	عجب اگر زوم از میان کج خون دوش	۱۴	نخواهم آمد بگرفت در کنار مرا
۱۵	پروا نمیکنی و بهر کس که دل دهم	۱۵	چون بپندم بداع تو سر میدهم مرا
۱۶	هوای منقسم بود جوان کستم دیدم	۱۶	کنون ز سایه خود میشود هر اس مرا
۱۷	همین قدر که تک بر جوا هم ترزند	۱۷	بود مردم آسوده التماس مرا
۱۸	گر بشم شیر جفا باره کنی سینه ما	۱۸	همچنان مه تو و زرد دل بکسینه ما
۱۹	در صف طاعت اگر تیغ کشد عمره دوست	۱۹	خون بچگون رسد از مسجد اینه ما

۳
 نه سخن نمانده در کس
 و با کس سر در کس
 که هر دو دیدم در کس

آه کاشبدمه ام خوابی که میسوزد
 تشنه بودم بر لب آب نخوردم جرعه
~~بسیار در جهان و حجت تماشای تو مارا~~
 اگر عکس تو افتد ای صدم در باد به است از
 دل از نظاره آن کله دارم کلشبت
 وصالم است اما زهره بوسه تنم نیست
 هر کام ره عشق زد نیست یعقوبی
 من از تو مثل کشتم یعقوب زیو
 میکندم از حیاتا از تو میجویم مراد
 مرد صاحب دل مانند فیض در موت و
 می مجوز بسیار از حد با شدت ساقی خنجر
 یک شتریت برد این خانه افتاد
 در عاشقی همه زش من نیست عند
 چون شمع تانست فغانی نیافت و صل
 تشکیده ای که در او منزل تو نیست
 خواهی مبر باش با خواه کینه ورز
 خون در میان گرم روان سرد آورد
 ز خاک گشته زهر فراق سبزه بید
 جندان بزرگ تو نظر با چشم که باز

خورده ام بامی می نابی که میسوزد
 دارم اکنون در تابی که میسوزد
 کرد از همه پسران تمنای تو مارا
 صراحی لعبت جینی نمایدت بر تاز
 چراغ از ره غم بادام چشمم رو
 کل اندر خوابگاه خار در پیرا نیست
 این با دیده را منزل دورشنگ نبود
 در هیچ زمان مهر و فائنگ نبود
 در نهاد و پیدلان عرض نمائیش
 خوب کار جوان خشک کرد در وقت سرما
 کانه مشب حیوانست فردا آتش
 مارانه گرمی تو جدا کردم داشت
 هنگامه را بصوت زنده دارم در
 مجلس از آن اوست که جا کردم در
 بتخانه کعبه که در او محفل تو نیست
 خود دانی خدای کسی در دل تو نیست
 پروانه که سوخته محفل تو نیست
 هنوزنگ سرمویت در انبیین
 چشمه و لم بعشوه مسما نه پر شد است

صدراع بل ماندیم جا بود
 دست سربازان
 در وقت سحر

در وقت سحر
 در وقت سحر
 در وقت سحر

از بس که جادوان تو بردند عقل و دین	رویا زمین ز مردم دیوانه پر شد
ساقی مدام با ده باننداره میدید	این بخودی گناه دل ز دوست گشت
فعال عشق نمید لایق و زنده نمید اند	میخ تیز کردن نه که خویر نیست قصاصت
این به نقش خوشدلش که در کفزار است	خار در چشم اگر ز آنها یکی چون یار است
طاق تری کل شد تاج مرصع خاک خورد	نام عاشق همچنان بر هر در و دیوار است
میروم صد بار در کفزار می ایتم برون	وز پریشانی نمید ام کلی در بار است
کل گرفت ز دیده نمک حشر شکفت	کل از حسنت از نظر پاک حشر شکفت
خون سگد زوایع دل لاله در جبین	کویا همین دم از بکر خاک حشر شکفت
بر زور کار گشته بجز تو خون گریست	هر لاله که صبحدم از خاک حشر شکفت
قد تو نهالیت که آتش شمر اوست	دیوانه آن بادیه ام کین شجر اوست
آلی که گسده اند بگره لادمان تست	نقدی که آن بدست نیاید میان تست
بزرگد روز کار با لاس پاره ما	آن زخمها که بر حکرم از سنگان تست
قبول کرد فغانی که مقلبت خواندی	تو طعنه کردی و آن ساده افرین داد
وقت حکم تمام ماه و فغان گذشت	چون بگردم و خزان که بهارم خزان گذشت
مجنون راد عشقم و دل لادی منست	منشور عاشقی خط ازادی منست
مجنون گیامت تا کله کل گنم که او	همه رو گسسته عدم آبادی منست
من خود چنین خرابم دشمن کمان برد	کین بخودی ز غایت استادی منست
تو بید ترک تاج کین دور و سرکش	جایی که ترک سر بنود ترک تاج نیست
کلاکت از بغا اثری دخل عشق هست	تن در ده و مثال که ده بی خراج نیست

از هر چه که قطع نظر خیر در آن است	انرا که قدم در ره صاحب نظران است
چون رفت خطای همه را چشم بر آن است	صد نقش در دست اندکس را نظری نیست
کومی تلخ میباش شربت دیدار است	مستم اگر باوه نیست لعل لب یار است
در نه کل سرخ و زرد در همه کلزار است	آنچه مراد من است خارج رنگت بوی
چندان بیدیده سود که رنگ خاک رفت	در خواب عاشق آمدی پای نازک است
این خاک من که مرتبه تو نیا گرفت	کردم ز آستان تو بردند عاشقان
نشان باده ات از لعل آتشین میداست	شبان می زوده ماه حسن چنین میداست
که دایع تازه ات از جاک استین میداست	بگو که بر دل کرم که دست داشته است
غم دل است فراوان دل غمخوار کجا است	یار باید که غم یار خورد یار کجا است
همه یارند درین دایره اختیار کجا است	نیست در حلقه آستان تو پیکان کسی
همچون جواغ گوشه اجواب روشن است	شمع مراد من ز تماشای ابرویت
بسیار شیوه هست بناز که نام نیست	خوبی همین کرشمه ناز و خوام نیست
از بخت بد درون و بروم گره شد است	بگشاید هم از دل و رویم گشوده هم
در دل هزار قطره خونم گره شد است	هر جام می که قطره فشان داد و بغیر
درین شراب نظر کن که در ایام نیست	حریف جور نه کون نده بسا قی دور
چه تیر نیست درین انجن چراغ کجا است	شب است ماهم جو یای می ایام کجا است
مردن در زمین مردم بی باک نیست	ما جو از خویش که نشیم چه بجزان چه وصال
کار همه بلند می پستی که خسته است	خواهی بلند ساز مرا خواه پست کن
آه ازین رفته زمار که ز بخیر شد است	نکسند هریشان بیکرموی از دل حس

کل خانه بر سر خاکم چینی ساخته اند
همی بر سر زخم کفنی ساخته اند

تا نیست جذبه نتوان کرد جبار شمار
نیست بیرون درونم ذره خالی زدوست
آنجان بادوست یکسانم که چون مجنون
حسن مهر افروز یار عشق خورم سوز حنا
اختلافی است در دوست ولی معنی یکیت
رقم بمغیب و نادیم کشیده قضا
بس که در آتش سو دای تو سوزم همه شب
اشتیاق با ده جندان شد که حنکام صبح
جو باشم بر زانو مانده شب در فکر یار خود
یک جواخت درین خانه و از پر تو آن
عشق خنایم کند رخ عزیزان بشنو
در حقیقت نسیب عاشق و معشوق یکیت
وقت ای حرف که می در سبب کنند
ما چو کای شیر و قصر ز بر جبه کذا شتم
می خور که وضع میکرده بی مصلحت نشد
قتلت نگر که گشته شمشیر عشق یافت
مشکل حکایتیست که هر ذره عین او است
الوده شراب فغانی بجا ک رفت
آن زده روان که روبره دل نهاده اند

رفتن بیای خود بسرو دارش مثل است
صورت تم آینه معنی و معنی عین او است
هیچ غیر دوست نبود که بر روی ایچم ز پو
همچو کای در غنچه سیراب جونی در سبب است
آنچه در هر لاله رنگ است در هر نافه پو است
که بار خاطر حنیه کوه پستون حنیه است
روزن خانه کردون سید از دو و حنیه است
غنچه سیراب نتواند لب از خمیازه است
زود چشم بچو آب ماه پنم در کنار خود
هر کجای نگریم انجمنی ساخته اند
که چهار در صفت کو بکنی ساخته اند
بوالفضولان صنم و برهمنی ساخته اند
در وی نشان بمنزل مقصود و رو کنند
ساقی بلوکه میکرده را رفت رو کنند
کاری که می کنند چندان نگو کنند
هر کی که زندگان بدعا آرزو کنند
اما نمیتوان که اشارت با و کنند
آه از ملایکش کفن ماره بو کنند
بی رنج راه رخت بمنزل نهاده زند

در ساره آه میکند بسمل نهادند	بسم الله ای سبوح که جنبین تن عزیز
کاخنامه آراسته وز کل نهادند	از گوشه های میکند جویم صفای وقت
کین خانه را بکعبه مقابل نهادند	تا میسوان شکست دل در دستان نحو
نور شهر حسن تو در طور کنجند	سودای تو ام در دل پر نور کنجند
جون بوم که در منزل معسور کنجند	مرغ دلم از کعبه زند فال خوابت
در پهلوی ما عنبر با طور کنجند	ما زخم تب خورده میدانه عشقم
عنبر از شوریده منصور کنجند	بر کنگره وحدت بردار حقیقت
بخانگی که توئی دیگران فراموشند	مفیدان تو از یاد عنبر خاموشند
ازین جزیر قباان که دوش بردوشند	بهر از سوزن الماس بر دل است مرا
روی بدویار تو آرد پشت بر کردون دهد	ودجه نیکه مجلسی داری که هر روز افتاد
یک شراب است این ولیکن نشاء بگیر کن	عشق در هر شربلی کیمی دارد ^{عجب} عظیم
کین شعله ضعیف بگردون نیرود	اهم قبول نیست و گرنه کدام روز
مندر از کجش همه حیوان وضو کند	بی نیت درست نمازش درست نیست
در زمان شربت از جام محبت خستند	دوست دارم منظور میخوانم که گردنم رسد
خونی که مرده بود کنون بوش میزند	آسود بودم آه که انگ سگاه کرم
گردید اشک حسرت در چشم خانه ماند	جان رفت دیده بر تماشای روی تو
صد نیزه در خوالی ما نور شد بلند	ما تم نشنت زمزمه آسور شد بلند
پنداشتی که زمزمه صور شد بلند	کلبانک میفروش بدوی کنان رسید
این غلغل از نظاره منظور شد بلند	تا روی بسته بودم خلق بسته بود

کل خانه بر سر خاک جانی ساخته اند
جانی بر سر خورشید گشای ساخته اند

تأییدت جذب نتوان کرد جان نثار
میت پیرون درونم ذره خالی زدوست
آنجان بادوست یکسانم که چون بگون زار
حسن مهر افروز یار عشق خورشید سوز جان
اختلافی است در صورت ولی معنی یکیت
رقم بمغیب فرمادیم کشیده قضا
بس که در آتش سودای تو سوزم آتش
اشتیاق با ده جندان شد که هنگام صبح
جو باشم بر زانو مانده شب در فکر یار خود
یک جو اغت درین خانه و از پر توان
عشق هجای کند ریخ غریزان بشنو
در حقیقت نسبت عشق و معشوق یکیت
وقت ای عزیز که می در سبجو کنند
ماجوی شیر و قصر ز بر جد گذاشتیم
می خور که وضع بیکده بی مصلحت نشد
قسمت نکر که گشته شمشیر عشق یافت
مشکل حکایتیت که هر ذره عین اوست
الوده شراب قحالی بنجاک رفت
آن زده روان که رو بره دل نهاده اند

رفتن پایی خود بسردار مشکل است
صورت تم آینه معنی و معنی عین اوست
هیچ غیر دوست نبود که بر روی آیم ز پو
همچو کادو عجب سیراب چون می در سبجو
آنچه در هر لاله رنگ است در هر نافه پو
که بار خاطر من کوه پستون من است
روزن خانه کردون سید از دو دونه است
عجب سیراب نتواند لب از خمیازه است
رو چشم خواب ماه پشم در کنار خود
هر کجای نگریم آنجانی ساخته اند
که چهار صفت کو همگی ساخته اند
بوالفضولان صنم و برهمنی ساخته اند
در دیگشان بمنزل مقصود رو کنند
ساقی بکوله یکیده را رفت رو کنند
کاری که میکنند خدیمان نکو کنند
هر کی که زندگان بد عا آرزو کنند
اما نمیتوان که اشارت با و کنند
آه از ملایکش کفن ماره بو کنند
بی ریخ راه رخت بمنزل نهاده اند

در ساه راه میکند بسمل نهادند	بسم الله می کشد که جنبین تن عزیز
کاجانه از آینه در کل نهادند	از گوشه های میکند جویم صفای وقت
کین خانه را بکعبه مقابل نهادند	تا میتوان شکست دل دوستان بخورد
نور شجر حسن تو در طور نکند	سودای تو ام در دل بر نور نکند
جون بوم که در منزل معسور نکند	مرغ و لم از کعبه زند فال خراب است
در پهلوهای ما غیر با طور نکند	ما زخم تبر خورده میداند عشقم
غیر از شوریده منصور نکند	بر کنگره وحدت بر دار حقیقت
بخانگی که تو سی دیگران فراموشند	مفیدان تو از یاد غنیر خاموشند
ازین جزیر قبا بان که دوش بردوشند	هزار سوزن الماس در دل است مرا
بدوی بدوی تو آرد ایش بر گردون دهر	و وجه نیکو مجلسی داری که هر روز آفتاب
یک شربت این ولیکن نشاد دیگرگون	عشق در هر شربتی کنی دار و ^{عجب} عجب ^{عجب}
کین شعله ضعیف بگردون میرود	اها هم قبول نیست و گرنه کدام روز
منکر از کجسته حیوان وضو کند	بی نیت درست نمازش درست نیست
در باالت شربت از جام محبت خستند	دوست دارم طور میخوانم که گردنم ز ^{سید}
خونی که مرده بود کنون بوش میزند	آسود بودم آه که گنگ نگاه کرم
گردید اشک حسرت در چشم خانه ماند	جان رفت دیده بر تماشای روی تو
صد نیزه در حوالی ما نور شد بلند	ما تم نشیت ز مزنه سور شد بلند
پنداشتی که ز مزنه صور شد بلند	کلبانک میفروشد بدوی کسان رسید
این غلغل از نظاره منظور شد بلند	تا روی بسته بودم خلق بسته بود

معتوق در کنار و بدرستی بدل	زان اسم چه سوو که از دور شد
در بر سری زباده تو حیدت است	زین اعتبار دعوی منصور شد بلند
آن روز نقدستی با صرف باده شد	کز طرف باغ طارم انگور شد بلند
منکر مشو که در که دیوار دیده اند	آن روشنی که از شجر طرز شد بلند
با دایمائی سر که از فیض جام او	افسانه فغانی محور شد بلند
دست نمی از همه تقوید دوستیت	در کردن مراد حایل نمیشود
نماه رده عشق خبان رسان تبصام	که دوست کردید و از جان دشمن آه برید
خنان پناه در می گشتان لبالب شد	که خاک زهوس آب در روان کردید
صد سال اگر و مهال بود آرزو بچاشت	این درد جانستان بدوا کم نمیشود
یارب چه خیر میکنی ای بادشاه حسن	کز کرد خسر که تو کدا کم نمیشود
عاشق از روی مکر در نظر فهم کند	اینچه معلوم بعد شرح مطالع نشود
اصل بنیاد در ششم همه از جور شد است	هم بدان اصل حال است که راجع نشود
شد لاله که ناله فریاد است شد	وز پستون هنوز صدای توان شنید
طاعت بین که هر سنگی که جفت از شیشه فر	هوای کیر و دم بر سر فریادی آید
بدام انتظار او جز آن صید کرفارم	که جانم می رود تا بر سرم صیاد می آید
خزان آمد کز سانی برندی جاک خواهم	بمن دهی که سرافش از خون تان خواهم
بنان شهر که ترکانه باج میطلبند	مراد سر بود از هر که تاج میطلبند
مانند در حکرم آب این سیه حشمان	هنوز از دوه ویران خراج میطلبند
منم که روی دلم در شکست کار خود است	و کز نه کبر و مسلمان رواج میطلبند

فردی که در این کتاب
 در او باطل است تا کمال
 و در او باطل است تا کمال

بهر کتاره جوی که بر کشم هوی
 بدلفس روزی شمع جبال او نرسد
 مدام از کشت امیدم خوش نشانک میرید
 فغان پاک شو تا مهر زرد و کینه دشمن
 بست در حشر فغان را کلید باغ خلد
 مجاوران سر کوی یار سر بخشند
 اگر چه یک هنرم هست صد هزاران ^{عس}
 نشان لاله درین باغ که از که می بری
 امید است که از باغ وصل گل جنیم
 نشان دامن پاکت روز افزون است
 نه قرار دل بر چینه نه بزل ف یار گیرد
 یکی درت نسازد زمانه نامرد
 محوز فریب که پس مانده هزار جسم است
 نیستم هیچکس در بزم شمع خود جو پر دانه
 فغانی دل منه بر مهر کردون کین ^{ستم} پیشه
 الودد نتوان رسیدن بهر حیات جاودان
 ز سپر حمی جوان کل سپهرین دوز از برهنه ^{شد}
 بیا که سانی ما با دوه ظهور و حد
 قدم براه نه ای دل که آب نزدیک است

چه جای مرغ که ماهی در آب بکند از و
 هزار سال اگر آفتاب بکند از و
 عجب کر بر مرز و کلی از خاک میر و بد
 که داروی محبت از زمین پاک میر و بد
 یک یک سگان که در عشق از دل کشیدند
 خوردند ز هر و جلوت خدا شکر بخشند
 امید است که عظیم بدان هنر بخشند
 برو که آنچه تو دیدی بجز خیال ^{نماند}
 هنوز دیده خونین دوران نمی درود
 و گرنه خوبی ده روزه این مقدار کی ماند
 بکجا روم ندانم که دلم سترار گیرد
 ز صد شکست که در کار حرد می آید
 می گزین قدح لاجورد می آید
 که کس دستم نگیرد ز درم بیرون ^{بندازد}
 نیفزارد سری تا دیگری در خون بندازد
 اینته اسکندری از آب حیوان پیر شد
 بن از حقه کشینه ام هر تار بسوزن
 ندیم بزم نه ای هو العفور دهد
 اگر چه خضر هست و عدای دور دهد

یاران رفته را بچنان نام نازدند	هر شاخ گل ز کج کلهی امید حدشان
چندان که سبزه ام بلب بام نازدند	مرغ هوا بچانه خرابی غم کر سیت
که گز گزشته شود غیر در نمی گنجند	میان ما حبیب انجان معامله است
گر گویت گزان رخ زینا چه دیده اند	ترسیم که خود پرست شوی آفتاب من
اگر نین سلیمان بدست موز دهند	بیای که گیر که دست سپهر نتوان فتن
هزار شکر گزین پشته نمیدانند	بعیب دوستی ام دشمنند کم خردان
ولی زهر سر موصد انتقام کشید	فلک ندادم ادم خبانده دل میجو است
شکایتی که از او داشتم تمام شنید	سحر فغان غم آن به بطرف بام شنید
عیان نکشت که خود را ای غم کشید	زبان دشمنی و نفع دوستی کفتم
دلسوز مرا حاجت مکتوب نباش	هر ناله میان مرزا و قاصد در دست
یکدوره نیابند که مجذوب نباش	هر جا که شکافتند دل مهر پرستان
ببین خوفه بر آینه ام زنگ بر آورد	دو دوازده من باوه نو کلنگ بر آورد
وانگاه سران بکل و سنگ بر آورد	عشق آمد و در راه فراموشیم انداخت
گر دلمیت درین دل که بصداب بخیزد	هر چند کشم با ده زغم پاک نکردم
که رانان که ز جایی نظری یافته اند	پشتی اوی تو بیاورد کسی تاب نظر
صبا خاک هم را که بطرف کاشانند	پس از غم بلبی پیدا شود از پای هر ^{کلین}
در خزانه اهل نظر کلید نذار و	بیای که بر تو تار است دید ما بس راه
گرم نسیم عنایت ز خاک بر گیر و	کفی غبارم و جامی رسم بدولت عشق
آهی دشمن جان مرا این روز پیش آید	مرزا روز پیش او غم جانسوز پیش آید

سوز

<p> کردی از مقدم تو بروی و کردی برد لرزد و دم جاد و بسوی و کردی برد ز رشک آنکه ناله بوی آن کلپهر من کردی مردیم درین کهنه سرا چند تو آن بود پدیدت که دیگر چه فرستند تو آن بود حیرتش کیر و ده ناز و غمزه او چون شب دختر ز طبلید کاهوس جور گذار وادی ما عفاست ره طور گذار صفای خاطر گستان سینه جاک نگر پاره خاک سرم در رهگذار باد ریز میت چون کردی کلابی بر کل فرادیز آنکه میگویند غفار همین نام است و بسما نمی از تو بظلم سخن شب گشت مهتابش بدین بهانه مکرمت بخانه خویش جای روم که خود بزم ره بسوی جوی همت از دلهای آله جوی بر او رنگ باش وادی معصود کو هر کام صد و سنگ باش چون نام دیگریت نشان نمین چه باک مسلمان اگر اینست عزیز نار می بند </p>	<p> آشفته ام ز باو که هر دم بر غم حسرت جانزایدت با و جو سویت کنم روان نسیم که روز و در کوی او لرزم خیزد ناخیزد با مسون جهان مید توان بود ماییم و همین ز مرز مه عشق قفا سینه هر مصور کان جمال و صورت موزون کند چون بنیانه رسید کاس سخن دور گذار سایه خلجرم جوی که انجاست شمر جواب آینه با خلق صاف و یک رویم ذره لطف نامه ام در آتش کلکن فلن ای که با شیرین لبالب گلشنی جام شراب بی معصود بر که بنودی مسما هیچ اسم دل از غیش جهان کندیم ذوق با ده ناپیش بستر افتم و مردن کنم بهانه خویش تا چند در دهر گشتم از گفتگوی خویش پادشاهی مانع فقر و تقیض عشق نیست خضر اگر همه بود از دوری منزل چه باک کبرم که احرمم بود آنکس شریک زبان در زور و دل نقش زلف یاری بندم </p>
---	--

ما سینه را ز جور تو عاقل شکافتم
پلیلی نمی نمود رخ از غایت غم
روزی شود بیا به نخل خرم دست
ابی بر آتش دل ما هیچکس نرسد
چنین که پیش نظر صورت نکوی دارم
دل صد باره اش تو در هر باره دارم
بجوی صبحدم کرمان بگلگشت چمن رفتیم
ولی می باید صبر کا که آرد تاب دیدارش
ما سر تاب خنجر قصاب شسته ایم
دل گشت خون داد بگریه سزای چشم
از چشم خویش بی تو جان آدم بیا
از کوی تو چون ما بوبر آشفتم و ز فتم
خاز آمده زان کوی بیا دارم و سوزم
خالی نگذاری سر با بویست خالی
هرگز بصلت ای کل رعنا نمیرسم
خوارم که دورم از برف یا بپوس تو
سحر میکده کرمان دور دناک شدم
ز راه دختر ز بر نخاستم چندان
چنان در مجلس می عشوه ساقی کند مستم

ای زویم و ابله دل شکافتم
مجنون شدیم و امن مجمل شکافتم
این خرقه ز عوارت منزل شکافتم
چندان که پیش محرم و بیگانه سوختیم
بهر طرف که گنم سجده رو برو میو دارم
ز جاک سینه در هر باره نظاره دارم
نهادم روی بروی کوی گل از خوشنین رفتم
فغان کردی اداری تو باش اینجا که من رفتم
دست از مراد خویش بصداب شسته ایم
چشم نلای دل شد و دل شد بلای چشم
چشم از سرم بروی کوی و چشم کای چشم
کردی ز دل مدعیان رفتم و رفتم
ان بند نکو خواه که نشنغتم و رفتم
ای نخل خرامان سخنی گفتیم و رفتم
جای رسیده که من از اینجا نمی رسم
کردم که سالها بته بانمی رسم
براه دوسته فنادم چنانکه خاک شدم
که با مال حوادث جو برک تاک شدم
که چو دانستم ماند جو صورت جام دردم

بته رسید قدح ساقیا شراب رسان
 بود زه از سر این خاکدان چون بر خیز
 ز کرد راه خوبان می نشاندم دامن تقوی
 بر غم من کشید بر دیگران شمشیر می ترسم
 خوبی جنبانکه از تو صبور می نمی توان
 دارم دلی هوای بسی خوب رود رو
 نخل قدرت که از جن جان بر آمده
 بان داده ام که گشته میسر وصال دوست
 هر جا که هستی از دل ما نیستی پره ن
 فریضه من مداح عبدالعزیز بخار بن عبید الله خاں بود، و معیار اینک
 لعل از آن حال از مرز نیست
 ل فیر در بروی محترم دار
 که او پرورده صاحب ولی بود
 محابکم مسعود دوش از شبنم لبس خویش را تر ساخت کل رخ کشادای سپهرین بر اعیان کل
 حسام ای حسن بچد تو ای نازنین شمایل عاقل شد است بخون خون شد است

این شعر در کتاب...
 در کتاب...
 در کتاب...

قاضی حاج
 ذرا در الفرد
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...
 که در کتاب...

عرف القاف سراج الدین بنیامین بنیامین بنیامین
 در تذکره شای آمده که او از سادات بزرگ خاندان است بلکه از
 اکثر سادات و اهالی خراسان بزرگ علم و عبادت و فهم و فراست
 ممتاز و مستثنی است و در شعر و عرف و معانی سرآمدش ^{بوده} و والد او امیر
 جناب دین که پیش او مقتدای آن ولایت بود حال او را در ^{آن}
 امیر ابو الفتح در شهر خود بان کار مسئول است اما سرزند کوریا وجود
 علویان بمصون بلوغت مستحسن الفقه فخری عمل ^{که} طریق ائمه کرام علیهم
 السلام اوقات منکذ را ندور در ویسی و فقا از زیاد از تعریف است
 و هر صفتی را آسته تاریخ دان فاضل و اهل تتبع نوده و صاحب عرفان
 او که که او را در مجلس میرزا النعمانیک با مولانا علی قوشچی مباحثات

و حاشیه کتابت زیاد در دستوری
با کمال کمال

واقع شد و او مدتی میرزای مذکور نموده و متبع گفته کرده در حین
 شاهنامه سهند نامه گفته مستند بر سه کتاب اول درستان میرزا
 شاه رخ و محاربات او تا آخر احوال و پادشاهان ^{صاحب} قرآن
 شاه اسماعیل و قایم حاکمات او تا افزود دیگر وقایع سلطنت
 شاه طهماسب است و فتوحات و حالات او و جمل مستویات او در ضمن
 چهار کتاب اینجا یافته اول سهند نامه ذکر لیلی مجنون بنام
 شاه اسماعیل تمام کرده دیگری کتاب کارنامه در وصف کوربار
 صاحب قرآن مذکور که حسب حکم این در سلک نظم کبیده در خطاب
 نامه لیلی گوید کلار جهان تهرکی از خار کان غیرت صد هزار کلزار
 روزی که شود ز بوی گل مست ^{لاغر} ز زنده اشک مسرت
 لیلی گفته شد تا عدیم نازیش چون زال الفب در آستینش
 گدازه پست آن عنبر چون رشته در زبانی تانر

خارا شمار را با یاد کرد

۲۵۴

ذکر شریف حضرت سیدنا اسماعیل انوار نور اللہ علیہ السلام

ولادت موفور العادة حضرت سید قدس سر در سال بمقصد

وینچاه و هفت بود و سلسله نسب ایشان بهفده واسطه بایر

المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه میرسد و ایشان خرقه

از شیخ صدر الدین یعنی گرفته اند و او از اصحاب عالجناب

شیخ اوحد الدین کرمانی بود، و اهل سروزکار در قبول و انبار

دی دو فرقه اند و از واد و اثر مانده یکی دیوان اشعارش شامل

بر حقایق اسرار که انوار کشف و عرفان و آثار ذوق و وجدان

از و تاباست و دیگر جماعتی که خود را با و منسوب میدانند

و از میدان و می شمارند که اکثر ایشان از رتبه اسلام برآمدند

اند و در این اباحت و تهاون بشرع و سنت در آمده و منشا

ابتدای ایشان این تواند بود که مشرب توحید و خدمت سید

غالب بود و در جمیع امور نظر بر مبداء داشته و بساط اعراض

و اعراض را با کلیه طی کرده و بمقتضای کرم ذاتی که داشته اند

غفوحات و ندوری که میرسید همه طرف لشکر میداد و از باب

نفس و هواری انجام مقصود حاصل میبشند و مانعی نبوده جماعتی

از اهل طبع جمع آمدند از معارف ارسنجان میسند اند و از

بیر نفس و هواری در آن میگذرد از آن مقدمه استفان میسند

نفس و اعراض از مخالقات هوا میساخته و در وادی باجست
و تهاوی بیع و سنت می افتاده اند و این علتها سرایت کرده
قوی درین ضلالت مانده و او از همه پاک و منزّه است و مؤمنان
عبدالرحمن حای رقع الله روحه میفرموده اند که من یکی از
درویشان سیدم دیدم که فطایف طاعات را بجا می آورد
و او پری بود درویش و دوام ذکر و اگاهی داشت حال وی پرسیدم
گفت دو بار خدمت سید رسیدم ام یکبار در هرات و یکبار
در بلخ در بار چند روز در خدمت وی میبودم مرا فرمود که بگو
خود باز کرد و در میان ایشان مباش که صحبت ایشان ترا ضرر
میکند و هم از ایشان منقولست که خدمت خواجہ ناصر الدین
عبداللہ قدس سرہ الغر میفرمودند که در آن وقت که خدمت سید
در سمرقند بود با وی ملاقات کردم در آشنای معارفی که منکبت
از صدق اکبر صلی اللہ عنہ نقل بسیار میکرد و برابر که صدق اکبر
میگفت رقت میکرد و قطرات اشک بر روی سقیند از چشم او
فرورفت و در میان میگفتند سید ای نرمان در مقام بودی
یعنی صدیقیت و در مقامات قطب الاولیا خواجہ بہار الحق
والدین قدس سرہ روح نقل کرده از سلطان الطایفہ ابو یزید
بطائی کہ میفرموده اند اخذ نهایت صدیقان اول احوال ایشان
و از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ بہار الحق والدین ~~مستتر است~~

که نهایت علمه بومنان بدایت مقام او ایست و نهایت
 مقام شهیدان بدایت مقام صدیقانست و نهایت مقامات ایشان
 بدایت مقام انبیا و نهایت مقام انبیا بدایت مقام رسل است
 و نهایت مقام رسل بدایت مقام او العزم و فرق میان نبی و رسل
 و الوالعزم آنست که نبی عبارت از کسی است عبارت از کسی است
 که بر و شرعی فرود آمد باشد که طریق وحی مستقیم انشعابت
 و چون مامور شود که آن شریعت را بغير خود رساند او را رسالت
 گویند و الوالعزم آنست که بعد از تبلیغ رسالت مامور شوند
 بقتال و جهاد با آنها که ایمان نیاورند چنانکه در اوایل بعثت رسول
 ص خطاب آمد که وما علیک الا البیوع و وقتی چنین که و قل الحق
 من ربکم فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر و اما در آخر مامور
 گشت بقتال و جهاد بقوله عزوجل اقتلوا المشرکین کافه و املوم
 حیث یقتلوه منکم بحسب ما عبد الرحمن جای در شواهد
 النبوة و نهایت مقام الوالعزم بدایت مقام انسرفراسد ص
 اما جز حق سبحانه و تعالی نهایت مقام او ندانند زیرا که نهایتش
 بدانست و در آنکه مقام ارواح است و روز مشیاق و قیام
 هر برین مراتب است و اما حضرت سید قاسم قاسم در مقام
 صدیقین بود و آخر کار در غرگرد جام توطن نمود و در سال
 پنجاه و سی و هفت در همان موضع رحلت نمود، مضمون

همانجا است و آن قره لنگرام دارد و از برکات انعام او اینها
 که سمت تحریر خواهد یافت و در زنگر، دولتتاهی مرآورده که اصل سید
 مانی از اذربایجانست و مولد بهار کس و ولایت سر استهرز و از اکار
 سادات و اشراف انداز بوده در او آن جوانی مرید شیخ السیوطی صلی الله
 علیه و آله و سلم و مدتی در قدم آن بزرگوار ساوکی مشغول بوده و
 بیاضت کلی در فقر و فقر بکند، و بعد از آن با جازت شیخ فریبت کلبی
 نموده مدتی در آن دیار بسر برد و از آنجا قصد خراسان نمود و یکسره در
 شاکر بوسه ها کن شد و از آنجا میل در السلطنه مرآت کرد احوالی هرگاه
 حضرت سید را در آنجا دید و او را آوردی جاذب بود بحدی که اگر
 شکری شراوردی معتقد مزی تا شری از اکار بر او میرزا کار مرآت
 مرآت و سید اصحاب غیر ضری نزد پادشاه عهد میرزا شاه دفع رسانیدند که
 بود سید در سنه هجری ۱۰۰۰ که اگر احوال او سید او سید سید را از
 حالت فادری بر خیزد پادشاه با فراغ میدرخ نمود و ایشان سید
 که ماریت، مراحم جریم از دیار مسلمانان افراجه میکنند کار در اینجا
 که سید با بزرگواران گفتند مع افزمن برین بوات نم نمود سلطان زمان
 سید میرزا با اینتر کنت من یطایف و ظرایف سید با زواران
 که احتیاج بخونت نباشد و زاریت سید سید و صحبت مرغ
 دهند به ترتیب فریبت سید در مبارامک سید فرمود که میرزا شاه
 مسلمانان مراحمه دید افراجه میکنند با اینتر فرمود که

ای خدایوند شما هر بسختی خود عمل نمیکند سید گفت آن سخن که راست
ست هزاره گفت تا اسم سخن کوتاه کن برین فرمودم در آن سخن که بر طوطی
مزار پس هر که سید شایسته را محبت نمود و در کار او بی حال
سوار بر قافله نمود و او کار بر او نمودند و بطرف بلخ و سرخند روانه شدند
چندگاه مرصع خواهر و عوام بود و پسرهای بیغ همکام در سبک
مریدان سلطان یافت اما بر لطف طبع و صفای عقیدت پسران پسر
جای تامل و آفوشیت که با آنکه از حضرت سید کرد و در آن است
کنند آنکه شک خفت بلکه کوه حضرت آن سید صاحب محبت بود
و چهل از میان این نکته غریب است که در روز جمعه است و سیم و پنج
منتهی تشریف و نامایه در محلی که آن شاه هزاره ظفر قرین از ادای صلوات
جمعه فارغ کرد از مسجد جامع بهرات بیرون و آمد مخفی نزد پسر که احمد
نام داشت کافزی در دست بطریق داد خواهان پس روی دوید و کاری
ببینان باد شایسته صاحب طلاق زد و ما نام سلطان کوچی
حاکم رخصت سید کرده همسر با انجام رسانید و احکام
بسی در آمد امیر علیکرو امیر فرزند را طلب نمود و از وقوع آن
حالت در حیرت افتاد و داعیه داشت که در محفل سید مصلحت
ندیدند بر حسب سوار شدند بیایع از اغان امدت پیمان و جوانان
عجالم برداختند و بسی مردان مدوشی احمد را متهم شدند بقتل و زنی
ار رسیدند و بزبان هم از عاری شدند که احمد را که بر ملازم سید

برفته و منظور رعایت ایسان میگردد ^{نما} ملازمان هر سر سواد	
بموافقت احدی از آن جهت کرده بودند و ازین راه غبار	
که در وقت بر اینه خاطر آن بادمانه ^{نست} بود و ایسان ^{خس} لطیف	
که کمال حسنی را بجهت رعایت کرد خاطر مبارک آن ^{تندر} وجود را	
خسود نمود و از جمله غزلیات آن قاسم انوار جام اینست که ملاحظه	
ایا کرد. سر بلند می کرد ایام در برم سودا را ^{تقد} کس تقدیرت و الارا ^{تقد}	
بن ترانی میرسد از طور مور را ^{این} هم فریاد مسافان ^{سخت} آرزو	
ار و لاند راه عسی از خودن غم ^{باید} در عالم دولت ^{غبار} آرزو	
عقد اگر در زحمتان لاف ^{بوجود} هم ^{مکن} کس ^{کوار} آرزو	
که بیار و مرغ ^{در} قبا ^{تسلیم} سو ^{کانه} هم ^{زجر} آرزو	
لند تو تنها ماند ^{کام} کز ^{تو} تنها ^{کس} ^{مهاد}	
نه از خطاست که در ^{بر} و ^{دو} ^{فک}	
سفسه که ملاحظه ^ش ^{رما} ^{جیب}	
فاسک آن ^{ربع} ^{لغز} ^{اما}	
سور و رور ^{لوصوفی} ^{زوان} ^{بزان}	
بگر و نظر ^{قاسم} ^{حال} ^{لودید}	
از حد که ^{سفسه} ^{در} ^{دندان} ^{ما}	
نی حکمت ^{بید} ^و ^{بیر} ^{عجبت} ^{نبرد}	
کنم که ^{قاسم} ^{کس} ^{از} ^{ادب} ^{حال}	
گفتا که ^{رند} ^{زند} ^{دل} ^{کس} ^{میان}	

ارباب سخن را عقدا و اصحاب قلوب را مقدری از راسته مجلیه
عرفان و خوبی و وارسته از وصف نیکی و بدی سراج الدین
میرزا قاسم جنابدی

درویش قاسمی صفایابی مرد صحبت دیدہ بحال سرسیدہ بودہ و بحضرت
 نجم زانی باوراء النہر رفتہ در آن موکدہ ہلاک شدن اس وقت را باو انب دادند
 شب بخوردن از فردا بندیش کہ این شب را عجب وزبیت در پیش درویش
 قاسم تونی ہم غیر از و کزستہ مولانا قانعی کرد و نزد
 یارم ز غمہ تیر و زابرو کمان کشید از روی خوب ہر جہ رسد حیوان
 قاسم خان موچی بدخستانی در ملازمت ہمایون پادشاہ مچو کوہر
 بدیراوموعہ برجامہ خارا میزیستہ و او در اقسام شعرا صاحب سخنست
 زباز و سیم را ساعد شکستہ ز ساعد از سخن کلد بستہ
 میانش برتر از حد بیان است کہ اینجا نازکیہا در میان است

مولانا قالیقالب تراش فرخرف بسیار بر قالب میزدہ اینہا از اہل
 و علم کاش بودی مبرتر آرام جان کہ کوشش دید می گاہی کہ رسیدی برومان
 مولانا قبولی ہروی میرعلی شہر کفنتہ کہ در زمان ماد و قبولی تخلص بودند
 یکی مرد درویشی بود در بازار چہ پرون در ب ملک دکان شیشاں فروشی
 داشت صبحی از آن گذر می نمودند کہ شب گذشتہ مولانا قبولی مارا طلب
 کردہ وصیت نمود کہ امشب از عالم سفر میکنم و بجهت بچہز و نگہانی حمزی
 تدارم دیوان مرا پس میرعلی شہر بردہ دعا برسانند و التماس نمایند کہ مرا
 در کورستان سادات مصرعہ دفن کنند اتفاقا چنان شد و چون قبولی
 عمل نمودہ دیوان او را بر کسودند اس وقت کہ اگر قبولی یام قبولی در رشتہ
 ہر دو کون چومز نا قبول نتوان یافت قبولی تندر ہم گذشتہ سوس قابل براد ہنود

سولانا قدیمی نفاست کیلانی از زمانی صدقان کارگاه سخنوری بودند

اورب کویند کار منفعت بسیار است . بیکارزد دست مفلسی افکار است .

ایز طرفه که مازطالع بد شب و روز . بیکارنه ایم مفلسی در کار است .

شاه قدسی از جمله سامان زینار خود بوده و حضرت علی دیوان او ملایه و نیز لایحه ^{دلرد}

از درد و دم حذر ندارد . کز درد و دم خبر ندارد .

ناوک نرند بصید لاغر . یاغره او جگر ندارد .

ان کل باکیاشینا پسند که با که ما شنید . آن نرگس تر که چشم غمبت آن به که چشم ما شنید

قدسی تخلصی ذکر در مری بود که آنی از دیوان او میرفت پس در زینار خود گفته

با وجود لب و دهن که مر است . شعر گویم که آب از آن بکشد

قدسی مجلسی در کم مقصیده شرحی که ابی را جواب گفته و ظاهر است که همی قدسی مر است

شتر شتر غم زمین بچه بچه است . بچه بچه نیکبند شتر شتر غم زمین

بین شتر شتر و جره جره ام شتر چین . شتر شتر و بند جره جره مشک خشن

شتر شتر طربت با و جره جره شرح . که شتر شتر و جره جره در عدل

ستای از جمله ملایان شاه و لایحه است اس دوست در منقبت مر است

بر که از مدح علی فصلی بخواند در کتاب . یابد از باب علی و باها صد فتح باب

ز خیال باطل و خواب شقاوت این است . چشم آن پیدار بجز آن که علی پسند بجز اب

قطب الدین خسرو شاه از بقیه ملایان ال مظهر است و ساکن در حجاز و دار

عباده یزد است این رباعی در او داده اند چون دایره آن ماه و شوم ^{شمارد}

ماه بطایحه سرخوشم مدارد . فریاد کنم بر رخ افشانند اب خاموش شوم بر شوم ^{شمارد}

زلعل یاردندان کرتم خیتانی یا فتم جانی کرتم

قوام الملّه والدرین ابواسحق بن ابیطاهر بن ابوالمعالی البجری در مقام
الابراهم که وی پسر عم شمس الدین عبدالله بود که حالش مذکور شد

اما قوام الدین صاحب فضل کثیر و عارف است از سیرت نبوی و در مرتبه سخن
وری تزیینت بود که او را امیر الکلیج مرنو ستمد حواجه حافظ از جمله ساگردان

اوست و طرز غزل را از روی او آموختند و او را سادگفته و نصف کت و مراد در مدح
وی گذرانید و مدح او گفتند از جمله اشعار او این غزلست که خواهم مدح او فرمودم

ای دل برو، حشمت کوی معان باش می پریش خاک ره رندان جهان باش

بی رطل کران عمر سبک می رود از دست بر خیز و سبک در طلب رطل کران باش

چندین زبی زهد جو انام فوشی بفرماید بشید بی خرقه و بی نام نشان باش

در جنگ بلا چون نی ز بهار مکن ناله از دست که می نالی تقدیر خدا این است

یکه وقت که اینجای خوش دارد خود را در کوش کل منوری پیغام صبا این است

ش جو فلند باد در خسر من کل بز خاک فلند باد پیراهن کل

ان سانی می ورت سز و دانه کل وی د خسر ز خون تو در کردن کل

شاه قوام الدین محمد بن شمس الدین محمد بن شاه قاسم رازی که قائم میرانان

والی انظر

نیز که بوده و شاه قوام الدین بعد از جد خود بر مسند بزرگی و ارشاد نشسته
مغز فتنه صاحب مردان بسیار کرد تا گرفتار شدن
زخم بکنند فلک هر دو بد گیش است عاقبت کار بجام دل درویش است

عرف الکافی

ابو یوسف کاتبی نیشابوری در ترک زخارف و نیای برآفات
و خبرها از اسباب تعلقات مریب قوی و بیست عالی داشته بود و مبادی جاگو
از حرفه پالان دوزری وجه معاش حاصل می نموده و آنرا نزد رخدست طرفا
و شعرا و درویشان صرف می کرده و گفته که صاحب دوازده هزار مضمون خاص
و این مقطع که فرموده کاتبی سودگنی کر بودت معنی خاص خواجهر است که با جری
خود باشد ایمانی بدستی این قولی دارد و اما قدرت او در فن شاعری
بمرتبه بود که او را با میرزا ابراهیم بن میرزا علاء الدوله در زمان دولت
او در هرات ملاقات افتاد پس در جاجری منظور عنایت میرزا بود

و میان او و مولانا کاتبی در اشعار بدیهه الترای و استحضار بر روی
 شعر و صنایع و بدایع آن منازعات روی می داد و در همه باب کاتبی
 غالب آمدی میز او اما که جانب داری بدر میکردند انفعال داشتند
 چون فصل گل بود قصیده ردیف کل راطح نمودند که در این قصیده بگویند
 و ساختگی کردند که مولانا کاتبی را درس مفتی تخریح مدام چنان سخول
 نمایند که او را فرصت گفتی شعر نیاید روز که هم گامشکان میز او را
 با اضطراب تمام آمده کاتبی را ب مجلس میز او بردند و بدین نیز حاضر بود قصیده
 خود را گذراندند تحسینا شنید چون نوبت کاتبی افتاد کاغذی سفید از
 گوشه دستار برد و قصیده را بدیده بر خورم چنانچه آفرینها بر
 حسن مطلع و ادای کلام ~~در این کلام~~ در این کلام ~~مطلع~~ مطلع مولانا
 شمس الدین محمد که صدر میز او بود پرسید که تو از کدام مکتب این بیت را گفت
 همچو عطار از کلمستان ز شاگرد وی خار صحای نشا بورد من و عطار کی
 چون میز او اهل مجلس بر زور طبیعت و قدرت فکر اطلاع یافتند او را
 سزاوار آفرین و تحسین بسیار گفتند و بدین جا جوی نیز انصاف آوردند
 بیت از آن قصیده اینست
 بهر کس گشت منظره الاله البهار کل
 باز با صد برگ آمد جانب کل از آن
 شبنم باغ جمال احمد مختار کل
 آب گل را شیشه از قندیل عرش اولی که
 همه گل درشت دباغ حیدر گز آر کل
 گاه پوشیده سبز و کاه سرخ در فصل
 به غزل عامل منصور و نصیب نامه
 ال تمغایست از سلطان در یابار کل

سر با بیکل معیار مد ز مسل نقد صبر
 در جسم هر یک کلر و در غر ز دیگر اس
 خشر از فر زره دار و خشی را یاقوت
 تعبیه در شاه ابراهیم کاندز یاد
 حادثت که با هند بر ور کلر کلیند
 گویند که میرزا ابراهیم او را صد غنای از دنیا را بخود داد و او از
 مجلسی آمده آن ز کار در جلاو خاندن به پنجس ر چون میرزا را
 در بعضی خبر داد و ندانم چون بعد ازین او را پند ان سوا گویند
 و مومنا صد را با... او را ادب بخواند و دیگر از قصاید
 مصنوع او قصیده ستر است و... از ایند
 کار می کشیدند در...
 بیام جگر برد از...
 کم ز خار شتر جگره را بر از سوزن
 شتر که دید که در جگره آید از رو
 و... از این چند بیت از اینهاست
 از چوب لمر کار ساز
 از قلع و قلم را با بر خنجر نشو جگره که در در بهت نیاید بکوب
 از بسک انامیدر سینه لا...
 و القادین است

سر با بیکل معیار مد ز مسل نقد صبر
 در جسم هر یک کلر و در غر ز دیگر اس
 خشر از فر زره دار و خشی را یاقوت
 تعبیه در شاه ابراهیم کاندز یاد
 حادثت که با هند بر ور کلر کلیند
 گویند که میرزا ابراهیم او را صد غنای از دنیا را بخود داد و او از
 مجلسی آمده آن ز کار در جلاو خاندن به پنجس ر چون میرزا را
 در بعضی خبر داد و ندانم چون بعد ازین او را پند ان سوا گویند
 و مومنا صد را با... او را ادب بخواند و دیگر از قصاید
 مصنوع او قصیده ستر است و... از ایند
 کار می کشیدند در...
 بیام جگر برد از...
 کم ز خار شتر جگره را بر از سوزن
 شتر که دید که در جگره آید از رو
 و... از این چند بیت از اینهاست
 از چوب لمر کار ساز
 از قلع و قلم را با بر خنجر نشو جگره که در در بهت نیاید بکوب
 از بسک انامیدر سینه لا...
 و القادین است

و این بیت از آنجاست که ساقی از آن باد، منصور دغ در ذل در دیده
 صومعه و دیگر حسن و عسوی و دیگر ناطق و منظور و دیگر هزار و کلر اندام
 و در اضرع حجاب خیره را آغاز کرد ولی توفیق تمام نیافت و از نشا بود
 باستر با در رفت و سبب رفتی آنکه نسبت عشقی با جوانی پیدا کرد و آن
 جوان از پدرش که خدا می نمود و رسم بود در نشا بود که در طو بهیا حو
 بلندی بر با میگردید و اندک جوانان بر زو و سر کاوی را می انداختند
 چنانکه از سر چوب سبب آن طرف دیگر رفتند و بهلوان کاتبی چون سر کاوی را انداختند
 مطلوب بودی در آن سوی چوب ایستاده بود بر سر او خورد و بهمان صرا
 ضرب در گذشت و آن طوی با تم بدل گفت کاتبی مایم زد، و غمناک
 باستر با در رفت و در آن ایام و بانی در آنجا جام شد و مولانا کاتبی
 که یکی از خصان روزگار بود از آن آفت بعال باقی خرامید و این
 قطعه را که زمان رحلت فرموده که زارش مهر و با کردید تا کالان خرا
 استر اما در که خاکش بود سوخته تر مسک اندر و از سر و بر نا همگی باقی ماند
 آتش اندر بنده همه افتد نه زمانه ز حشر و عزیز در نارح فوت او اطل
 ای کس که ازین خاک بگذرد در آنجا که کاتبی است درین خاک همچو کاتبی
 بکن ز مصرع دیگر حساب بخش مانند کاتبی و مانند نام او و چنان

افاق بر صد سز کوه کناه ما	کوه کناه چند بود سز ما
بودیم همچو ناله بر عمر در خطا	مور سفید بین و درون سیاه ما
جز نام سیاه نداریم کاتبی	مذمشو که لوه و قلمش کوه ما

قلم نعل بر لوح تحریر برین وجه جاری شده که چون چهارصد در چهار
 صد خراسان سلطان ابو سعید را مسلم شد بنا بر صلح که میان ایشان
 و میرزا جهانشاه ترکان صورت بست میرزا بخت استرآباد آمد
 و مولانا کاتبی کلدسته بند بهار ملاقات آن شکوفه شاخ
 سلطنت کردید فصل جلوه که بهای طایرین بهار در دو ایام ملاقات
 سبز و مزخرف قصیده ردیف بهار در مدح آن دو حبه باغ
 سعادت و کامکاری انشا نمود و میسره چنین نهال عنایت و احسان
 شد چندیتی از آن قصیده خون نگار آنها ار بهار بر پوست رشک باران بهار
 برق حسن لامعت شرح شبتان بهار طاق ابروی کردیدی قضاکی ساق
 رخ صورت قوس القوس الوان بهار بید مردم در هوای قلم بدخوامان
 خورشود نیز تر سنازد بسومان باها ظل حوی مهر سهر عدل سلطان بهار
 انکه ابر لطفش آمد چه سلطان بهار لای و کل سگهای ابو سعید فرزند
 بهر زکس در دکان سکه داران بهار شد بعد از استرآباد انجان خرم که کرد
 چار دیوار کلفتش کلفتان بهار یافت اثر فرمان او بر سبزی جهان
 بست فرمان تر آثار فرمان باها

Ex
Biblioth. Regia
Berolinensi.

Geographien I. 1. 1. 1.
1800

PLM

کاکلی حسب و نسب و مولدین معلوم نب و سرمداری میکنند و از آن جمله است
 ارزلف برکت به بدن حدیثی کالی
 در مجلسی که از نوب لعلی بخیزد
 کتور کانت حسن ندانم کرا در هم
 کز نسوز کار و حسن شو کاکلی
 مویستد برستی و لیا به سن رس
 خواهم که افکنم بمیان کنی سخن
 مستحقم از سر خوانان بجز من
 محاسن کند کار و بگوید حسن

طایفه

حرف اولوم لاله خاگون کرماتی از محمد مرات موم

عصمت و صدر نشان مسند حکومت و جدولت بوده طبع و طبع سلیمه

ملکت داری در دست داشته لاله خاگون که از مرمر از خاوه رساداب و رسد ابها

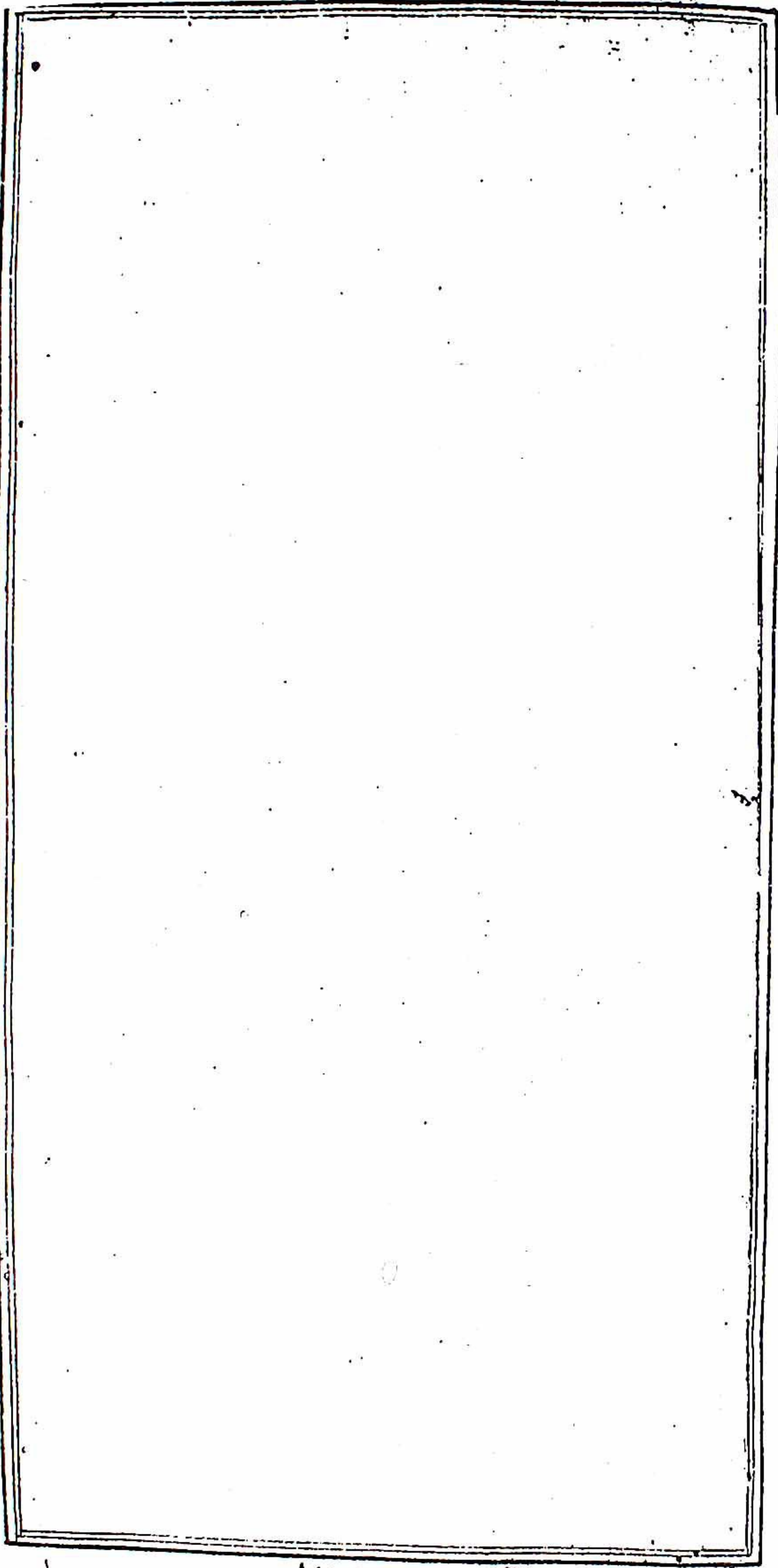
من آن زیم که همه کار منزه گو کار است بر بر مقصود من بسی کله دار است

درون پرده عصمت که کبریه گاه من است مساوان صبار الکرند شوار است

جمال سایه خود را در رخ میبارم ز آفتاب که آفتاب کرد و بازار است

قاضی کو غریبستانی

مولانا لسانی شیرازی



۲۷

گر بندگانی کسلا از بندش
حقا که در مشرق و لش سر نزنند
بیداری که زلف تو بنود برابرم
هرگز عیار خاطر موری نبوده ام
خدا بدست حسن آن طره دو تا نکند
بروز مرگ تو بیم خطی که دماغش
نه با نود دست هوس در کمر تو ان کردن
نه از پی تو تو ان آمدن ز بیم رقیب
بیای که گریه حسن آن قدر زمین نکند
سفال جسم تو بهر شکست است لسانی
بشم غمزه بردل اندر همگین مسزن

ور خاک شود وجود حاجمندیش
هر غیب علی یازده فرزندش
با صد هزار خواب پریشان برابر است
این سلطنت بملک سلمان برابر است
غیب سلسله دیشتم خدا نکند
گرفته بودم و ایام پیوفا نکند
نه از روی تو از دل بدر تو ان کردن
نبی تو رو بیدار نگردد تو ان کردن
که از فراق تو خالی بسر تو ان کردن
ببوس دست کسی را که در شکست تو باشند
تبع جفا بر اهل وفا پیش ازین مزن

پای سگان گوی تو از زده می شود ۱ ز نهار کشته دل ما بر زمین مزن
 زیار پیوفا نیز ارم ای دل گری باشد از و دل برکتم کرد کمال دلبری باشد
 طلسم دوستی صورت نخواهد بست از شیر تمام عمر اگر فرماد در صورت گری باشد
 تو که سوز محبت بی نصیبی جاره خود کن که من پروانه ام خود را بجای می توانم زد
 نه سب نه بجران بسوی من گذر دارد کسی نه اگر میرم ز حال من خبر دارد کسی
 مایه و ارافاده ام در راه آن خورشید نه مرا پرسد نه هیچ از خاک بردارد کسی
 یا دم از خشت دریا آید و بر سر زخم هر کجا بینم که خشتی زیر سر دارد کسی
 بر میرم این سخن بر کوه من توان نوشت غیر مردم بلکه منرا تو لسانی بی نصیب
 لسانی و اع رسوائی نداری عشق می روی کواه عاشقان در این سخن باخ گوشت کو
 سوز و نال لطف الله نیشابوری

از عدل تو خیزد ای شه با فر هنگ
 وز عیبت تو بریزد و اندر صف جنگ
 کل داد پر پرورع فیروزه با و
 داد آب سمن خنجر مینا امروز
 درم و پریر لاله آتش انگیزت
 در خاک نشا بور کل امروز سنگفت
 حجاب ره آمد جهان مدارش
 جو میجو نیت ریخ راحت مجویش
 بکار خداوند مشکل تواند
 هر آن آدمی کاندرو آد میت
 نماند زوستان این زال این
 کسی ز که او معبر کرد روزی
 خنک آنکه شادان و عکین ندارد
 قبول خود کرد و نکر دی
 روزی ز قضا نشسته برد هلیزم
 آن تا کجوسم نای پیوسته باست
 در نظم کلام

فیروزه ز کان در ز عدل لعل از سنگ
 تیزی ز کسان زه ز کمان پر ز خند
 و کجوشن لعل لاله بر خاک افتاد
 یا قوت کسان آتش نیلو فر داد
 دی نیلو فری بیلیخ در آب رحمت
 فرو اهری با باد سمن خواهد بخت
 زره تا بپندارت بر مدارش
 جو میداروت خوار عت مدارش
 توجه نمودن خداوند کارش
 ب مردم نداده ز مردم مدارش
 تی گریه و زور اسفندیارش
 بروز و زگر کرد بی اعتبارش
 دل این بود و نابود ناپایدارش
 سراولیا صاحب ذوالفقارش
 شخصی آمد که شاه تبریزم
 کفتم آنجا که بر روی تبریزم
 پنجم شبست
 بخت و رحمت و

حرف المیم مانی شیرازی در اوایل حال مجروح
سامری بزرگری مسنون بود و در تصور و تقاضای نثر مانی گشت و در
آخر یافت شهرت شاعری قدم در کوچه خونریز سپاہگری گذاشت و بملازمت
صاحب قرمان مغفور شاه اسمعیل ماضی سفر از گشته خلعت منزلت و لباس
تکلیف در بر افکند آورده اند که نظر عشق پاکي ظاهر او در باطن نسبت شاه
ظاهر و باطن داشته بخم مانی این معنی را خاطر نشان آن پادشاه عبور نمود و
پادشاه از صورت این حال از مانی استفسار فرماید آن شاعر خون
گرفته نیرد را اظهار محبت دلیری نموده آنچه از صورت محال نشیمن بود
نیسازد پس از آن خست با پیوستن یافته بوسه بر ساق پادشاه عرض و تاق
مینند شاه میفرماید که چون تو را بقدر محبت یابمست باید که سینه خود را
نیز هدف ناوک سازی آن بر نداز سر کل گشته نیز سینه را سپردارش
گرفته انعام ناوک غضب پادشاه شد و جان محبت اندوز را بقتل دوز
فدا کرد و غری در وقت اضطراب جان سپردن آشاکر که این سینه را بجای
بلا و بطل بگشتی طریقی داد این بود زیادش امر حسن توام مراد این بود

بروز خشمم داد و در دست گیرم	که آنکه دادش خاک خیزد این بود
جو در سینه من خاک فراوان است	دری که بر زخم از عاشقی کشا و این بود
ای با و صبح منزل جانان من کجاست	من مردم از برای خدا جان من کجاست
مار ابقار و بار جهان اعتبار نیست	همی نوش می که بهتر ازین هیچ کار نیست
میلیم با سخوان سگ آن کو نمیکند	سگ استخوان سوخته را بو نمیکند
گر من بمیرم از غم او بس عجب مدار	مردن چه میکند که غم او نمیکند
وقت که کل دست زرافشان بکشاید	ششم گره عنجه بدندان بکشاید
کل همچو صبوحی زد کجا خود و دست	بر ره گذر با و کریبان بکشاید
آن مسلمان که بغیر از تویی سجده کند	کافر عشق به بنام او و دولت باشد
کسی که بر تو میرود چراغش باشد	که چون تو سر و قدی بجای ما بشد
نافه با کیسوی او دعوی خوشبوی کرد	زین گفته بود که رود برون از خشمش
بس که در فانوس شمع از نرم روی او	می توان دید استخوان پهلوان پیرا
تبع کین برکش و بشکاف دل افکارم	تا به بینی که چه از دست تو بر دل دارم
کرد کویتو جو پر کار بسر میکردم	تا نگویند که در عشق تو بی پر کارم
سینه کنجینه در دست من سوخته را	واع سو و ای تو مهر در کنجینه من
زاهد خود پر بندی عیب ما گوید بسی	راست میگویند عیب خود نمی بیند بسی
جمال نیکو انرا چشمه بد میان زبان دار	بیا در چشم من بین و من بین جانم
که معتکف دیرم و که ساکن مسجد	یعنی که ترا میطلبم خانه بخانه
خالش که زیر زکس جادو قاده است	مانند نافه است کز اهر قاده است

من از عالم ترا خواهم که با کسی مرا کوچه در عالم نباشد
 خدایان میروی جانها فدای سرو از اوست
 ننگه کن زیر پاتا اید از افتادگان پاوت
 بموشهر بود و افتاب این بچست
 که ذره نبود مهر اقبال مرا
 منی که تاب و در لفس پیر و تاب مرا
 کشاد و نرگس پر خواب بست خواب
 طالع بلیدی کجا زان تند خواب شد مرا
 از که دارم در جهان طالع کز و با شد مرا
 بهر شب نوای سلیله ام در بزم غم ساز
 آواز نو بخیر خون ز بخیر آواز منت

مافی مشهدی

مجازی یکی از گوشه نشینان اقلیم سخن سازی بوده است قطعه در زلزله
 گفتنش نیک ساقها داری ۲ خاطرش رنج نشد ز گفتن
 سخنی پاک و صاف میگویم ۲ کردی گفته ام بگردن نه

مجلسی اول غیبی تخلص داشت چون مجلس سلطان حسین میرزا رسید
 بجهت خاطر شاه غریب میرزا که غیبی تخلص نمود میرزا فرمود که مجلسی
 بزبان کردی از لوی یار سر بر نمکنید ۲ تا که ام افتاده آنجا خاک بر سر
 میکنند

شیخ محمود بن صالح علی بن عماد الدین عجمی دراتی و میر سید حسن خوارزمیست
 که سلسله آن شیخ علی الاصحیح عم الدین کبری میر سید شیری نیز منسوب بوده اند
 خواجه محمود بر سه و خواجه محمود تربتی هزاران و محمود لشکرودی
 نیز از شوای متوسط گذشتند اندک اشعرتی از آنها دیده نشد نام قوم
 خواجه محمد کاخکی هستانی از زندیمان مجلس میرانشاه بود خون شاه خوارزمی را
 خطی عارض شد و اعمال عجب از او ظهور نمود چنانچه خواجه رسید
 از ^{بمورد} ~~بمورد~~ بکورستان بود آن نقل و خانزاده را که محرم وی بود و امر
 با و عتاب نهاد است عقیبات فرمود امیر تیمور مصاحبان او را مثل همین
 ملا محمد معروف بملحد و استاد قطب الدین نائی و خواجه عبداللهمی گرفته
 فرمود که در نزدیکی قزوین از خلق کشید ملا محمد در همان وقت با استاد
 قطب الدین نائی میگوید که چون تو هم وقت بر ما تقدم دانی باید که امروز
 نیز مقدم باشی وی گفت که ای ملحد درین وقت هم خوش طبع را از دست نماند
 بهر حال پایش نرو بر سردار جلوه کر شو اگر هر سه یکبار بمقام منصور رسیدند
 شدند و این قطعه را در همان حال سگک نظم در آورده
 سلطان محمد بن بایسنقر چون که هر سه را دیدیم بلا و سوء مزاجی در
 و این احتیادی پذیرفت میرزا شاهرخ او را بقم و نهادند و مضامین آنجا
 منصوب نمود وی بعد از دو سال مسقط کشته شد و او احمدان و سیراز را
 هم بقبضه در آورد میرزا شاهرخ بجزیر بر او تاخت آورد و کتاب مقامت
 نیاورد و بجانب بغداد فرستاد که گفت چون شاهرخ پس از مراجعت

مرکز هراقید نمود

بیان کار و افتخار
 بزرگوار
 منصور عارف
 در آن زمان
 در فارس

در روی داعی حق را اجابت نمود سلطان محمد از روی استغفار و روی محراب
 آورد. آن ملک را تسخیر نمود آخر بحیدر امرای خود بدست برادر خوش مرزا با بر
 اسیر شد شربت هلاک نوشید و سال شصت و پنجاه و پنج و او با و سال داده
 صاحب بنور و مردانه بود طبع نظر منشیانه داشت قصیده در عهد خواهر محبت
 میرزا شایع کفیه بود مطلع اینست که مخون زده دور از مهر بهمان کرد با
 از حاکم کرد کار و جور او را کرده ام
 نوکران خویش را هر سو پریشان کرده ام
 سینه خود را سپهر بر خواسان کرده ام
 آنچه با حاجی حسین آفریدم آن کرده ام
 شاه بندار و که غرض قصد سپاسان کرده ام
 از کینکه شاه با خاک یکسان کرده ام
 من بردگار زندگان نه پیرایشان کرده ام
 بر سمند با و پاهر طله جولان کرده ام
 چنان شیرین را فدای شاه مردان کرده ام

مرعا کوی مغذرت آمین
 در و ننوده هم

خواججه محمد با رسا ولد خلف محمود الحافظ البخاریست از اصحاب
 کبار خواججه بزرگت خواججه بهاد الدین صاحب و خواججه در حق و ز فرمود
 که حق و امانتر که از خلف ^{خانان} خواججهان بصیف رسید بود کما سیردم باید قبول
 گزود در هنگامی که خواججه با رسا را رخصت حج بیت الله فرمود گفت
 که مقصود از ظهور ما وجود خواججه محمد است و خواججه محمد در سال شصت و پنج

پارسانا و سانی باید نامسا پارسانا می ساید
 مولانا محمد تبار کانی ^{بنی خلیفای شیخ زین الدین} و مقداری زبان خود
 بوده و فضلی کمال داشته قصیده برده را منجی نموده و عینا زلسا برین خواج
 رضاری شری نوشته و بالکده حرکات او در هر قصه مخالف اصول بود هرگاه
 بشماع در آمدی اثری در مردم داشت و مقرران پیدامیست و این پند
 فکاره ^{بهدر الله} آنکه بجز سر و بلندت بگرانند کوه نظر اندو چه کوه نظر اند
 و تا بجان قریه است نزدیک بنیا و ما بود
 مولانا محمد گوهرن مرد صاحب دردمند حال بوده و سخنان عاقلانه با فریاد

محمد حسین میرزا اس سلطان حسین میرزا بیاراهد کرم و شجاع بوده چون
 محمد موین میرزا ابوالحسن میرزا شهید ساخت طلب خون برادر خود
 محمد موین میرزا نموده این دو بیت گفته با و فرستاد
 منم دیوانه زوینده موی پیرین خاک
 نه از کشتن مرا پمی نه از خون زخین باکی
 زشت به بسته خواهم ساخت بهر خاطر
 که خون موین سکین طلب دارم زلی باکی

۱۱۵
هر من میرزا خوش طبیعت و صاحب جمال بود

از چند پسر از ابا جمع زبان اوست

رو بدیوار غم مانده و نیز از نشتی
آه و زلفت ندارد دهن خسته که

بچشمین از غم ایسکان و مادوم میرزا
کاش که کز دنیا عالمی تا چشم بر هم میرزا

ما جوایز دی که بچرم درین سن میکشند
کافوی سخنانین دلی نشتت مومن میکشند

عید آمد و از گردش سازه خبر آورد
خست سر خم کند در آینه بر آورد

بست بر روی خود مانده شبی بواب شد
عارضش ار نشان می بچه اوقات شد

خوش آن زمان که بر روی نظر گمان روم از
زمان زمان بخود ایم زمان زمان روم از

مورانا محمد معتمدی در مجالس آمده که مردی طرف بود و در زمان با برزنا

صدر معظم شد و در ایام قدرت و مکننت خود عمارتی بر سر مزار حواجه صاحب

ساخت و این بیت را کفیه بود که اگر چه جمله اوقافت شهر غارت کرد

خدا منس خرد داد اندک این عمارت کرد مریا با بر در و محمد باوی مطایمها محمود

و آخر شهر کعبه معظمه نرفایز شد مراد است چون بتایم روز از دشنام دوست

عالم را در دگرجه دشنام اوست موافقنا محوی هر وی از شوای زمان میرزا

و مراد راست بر کب تن خاکیم ز لای شرابت جمعیت در قده با ده ناست

بتر است که بی جام نباشد جو جباب
چند روزی که ایسی غمیه درین عالم نرو

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
اللهم صل على محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين اصطفى لك الموعود
صل على من جعل الله له
الدين كله حجة
والسلام على من جعل الله
له الجنة كلها نصيبا
اللهم صل على محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين اصطفى لك الموعود
صل على من جعل الله له
الدين كله حجة
والسلام على من جعل الله
له الجنة كلها نصيبا

۲۸۵

خواجده مسعود بک او برده اند که او سندی در ماوراء النهر است
اما در باطن از او چند تصوف کتب و رسائل بسیار نوشته
خصوصاً در تصوف نازجه کتاب ام الفناجیه است اقسام بسیار
دارد صوفیانه و در وینا به سخن گفته و در آن اثر که فی الصوفیه نامیده
از سندها در پیش است و در شیخ زکریا الدین عثمان بن علی بن سنان
چند بار رساله انوار و رسوم اما بک بکاز نازی صفت از مواضع چهار
گون می خندد بک شیرین او زودمان غنی میگردد بک

ای مردون و بیده جان مسکنت
چندانی بیخ مژگان بر ولم
ارزوی بطور شکایت
خون مین خواهد گرفتین و اعنت

۲۸۴

مسعود در کمال از امرای سلطان یعقوب پسر داود صاحب سبقت و علم
 و طبع لطیف داشته مشغول مشتمل بر مناظره بلبل و قلم با و منسوبت و بعضی
 لغویان خواجه مسعود فرموده اند که در حکایت آنکه اصلش در کمال و مولدش قوم باشد
 مشایخ دورم که خان کاهم ازین است
 مشایخ تران دور ترند ازین است
 طبع و چون در گریه خواجه میسر و
 خواب می بینم که ایام میسر و
 کرد و کسی دیده فرزند عجبی نیست
 زین نامه که یوسف سوی یعقوب نوشت
 یکست این که نمی روید از کل بهر کس
 یکست آن که نمی روید از کل بهر کس
 جگونی جای گرفتاری تو در دل بهر کس
 جگونی تو شد کم زین ملامت مردم
 سرم باشد از خاک کبابیت جدا
 ندانم بر زنده ام یا پاپا
 مسو کانا مسعود سردارانی عالم علمای عصر بود و تدبیر پس مدرسه کور شد و کما
 از برای استعداد بوی تعلق داشت و حاشیه بر شرح حکایت العیون نوشته و دیگر
 رساله او در میان طلبه شهرت دارد در زهد و بیخ و در کتبه فرانس و در کتبه
 سینه سال است در برین و مراد است بسوز سینه مستان بکر مرزبان
 که نیت سوز مرزبان کار بجز مرزبان

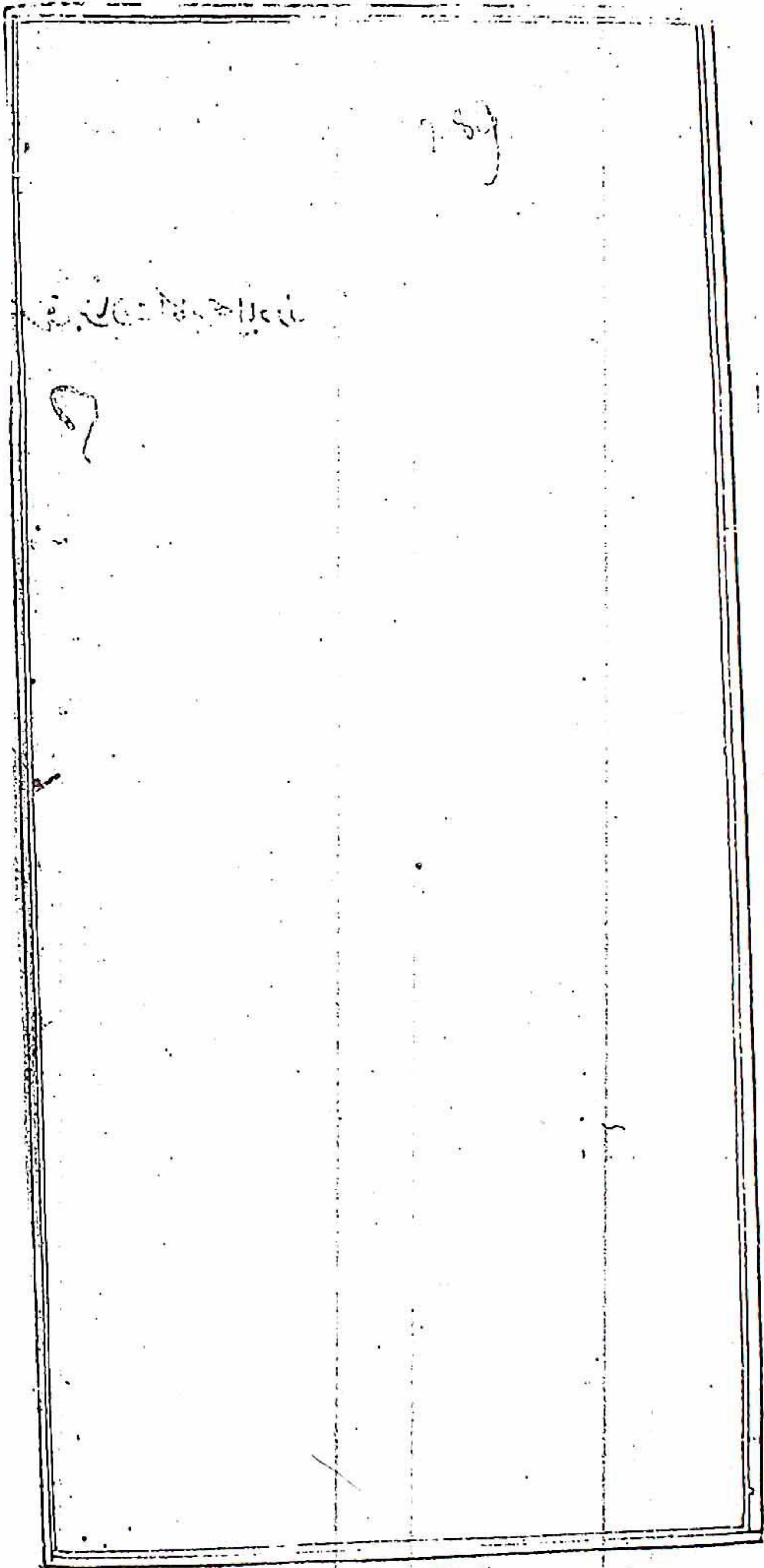
در کمال از امرای سلطان یعقوب پسر داود صاحب سبقت و علم
 و طبع لطیف داشته مشغول مشتمل بر مناظره بلبل و قلم با و منسوبت و بعضی
 لغویان خواجه مسعود فرموده اند که در حکایت آنکه اصلش در کمال و مولدش قوم باشد
 مشایخ دورم که خان کاهم ازین است
 مشایخ تران دور ترند ازین است
 طبع و چون در گریه خواجه میسر و
 خواب می بینم که ایام میسر و
 کرد و کسی دیده فرزند عجبی نیست
 زین نامه که یوسف سوی یعقوب نوشت
 یکست این که نمی روید از کل بهر کس
 یکست آن که نمی روید از کل بهر کس
 جگونی جای گرفتاری تو در دل بهر کس
 جگونی تو شد کم زین ملامت مردم
 سرم باشد از خاک کبابیت جدا
 ندانم بر زنده ام یا پاپا
 مسو کانا مسعود سردارانی عالم علمای عصر بود و تدبیر پس مدرسه کور شد و کما
 از برای استعداد بوی تعلق داشت و حاشیه بر شرح حکایت العیون نوشته و دیگر
 رساله او در میان طلبه شهرت دارد در زهد و بیخ و در کتبه فرانس و در کتبه
 سینه سال است در برین و مراد است بسوز سینه مستان بکر مرزبان
 که نیت سوز مرزبان کار بجز مرزبان

۲۸۰
 در کمال از امرای سلطان یعقوب پسر داود صاحب سبقت و علم
 و طبع لطیف داشته مشغول مشتمل بر مناظره بلبل و قلم با و منسوبت و بعضی
 لغویان خواجه مسعود فرموده اند که در حکایت آنکه اصلش در کمال و مولدش قوم باشد
 مشایخ دورم که خان کاهم ازین است
 مشایخ تران دور ترند ازین است
 طبع و چون در گریه خواجه میسر و
 خواب می بینم که ایام میسر و
 کرد و کسی دیده فرزند عجبی نیست
 زین نامه که یوسف سوی یعقوب نوشت
 یکست این که نمی روید از کل بهر کس
 یکست آن که نمی روید از کل بهر کس
 جگونی جای گرفتاری تو در دل بهر کس
 جگونی تو شد کم زین ملامت مردم
 سرم باشد از خاک کبابیت جدا
 ندانم بر زنده ام یا پاپا
 مسو کانا مسعود سردارانی عالم علمای عصر بود و تدبیر پس مدرسه کور شد و کما
 از برای استعداد بوی تعلق داشت و حاشیه بر شرح حکایت العیون نوشته و دیگر
 رساله او در میان طلبه شهرت دارد در زهد و بیخ و در کتبه فرانس و در کتبه
 سینه سال است در برین و مراد است بسوز سینه مستان بکر مرزبان
 که نیت سوز مرزبان کار بجز مرزبان

مولانا مشرقی استرآبادی در مجالس امر آمد که از تنویر مسنونان
 و اورا سانی اگر بیمند هر دو ای کل دست منت و در سانی در پای کل
 مولانا مشرقی مشرقی بصفت کاسه کرمی مشغول دو آن خود در و پیر اختیار نموده
 و اورا است جندان بنوش ^{یک} که چو کل ^{شوی} جندان مجوز که است شوی و فر و شوی
 در دست میدهد سخن یا لطیفه میگونه انجمن که همه گفت که سنی
 مولانا مشرقی مشرقی جوانی خوش طبع و زنده و لوند بوده این از آن ^{مردان}
 زلال تر است که هم دل شکند که ساعز عظیم دست ^{افند} مبادا در دیندی را شکستی بر ^{افند}

مولانا مظفر پوری مردی فاضل و استادی کامل بود همواره مدراجی سلطانی
 کرت نمودی خصوص سلطان معزالدین حسن و نوبتی بحجابت نزد شاه ^{میرزا}
 نیز خستادند و بسیار بی تکلفانه و بیقیدانه میرست و او با آنکه صلحهای ^{میرزا}
 کوفتی کرد فلوکت را از ظاهر اوضاع خود زرفتی و ^{میرزا} و در میان زندگانی نمودی
 و گفتی که معنی خوب و صورت خوب بر ایا هم ^{میرزا} که در او در سخنوری ^{میرزا}
 قبول داشتی و در وقت مردن دیوان خود را در آب انداخت و گفت که کسی
 از مظفر قدس سخن او را نخواهد دانست و اصل مولانا از خافت از قرینه
 که اول فقر اب گویند و در بعضی نسخها او را مظفر حضرت دانی نوشته اند
 و این قصه را در مدح ملک معزالدین محمد کرت فرموده

ای بر سمن از مسک بگرد از ده خالی
 مسکین دل من گشته ز حال بویالی
 همه بذر ناید که ز خورشید شود دور
 هنر گز تو شود دور نایم جو ملامی
 ای از بر سر دور با ما خبرت نیست
 گز مویه جو موگا شدیم از ناله جوانی
 یک روز بختی نکتی یاد کسی را
 گز بهر تو روز نیست گذشتت بسالی
 فرخنده بود روز بشکیر را بکس
 گز روی تو و رای طک کیر و فانی
 سلطان فلک در معز و ول و دین
 گز حمله خلوش نه نظیر کانه امانی
 در معرکه بماند دور بزم بخشد
 طلای سوارای و جهانی بسوالی
 عالم تر و عا و لمر از هیچ طک نیست
 الا طک العرش مبارک و تعالی
 در جلوه ۶ و سان ضمیرم جو در آیند
 بنایدیم این آینه کون حقه منالی
 جان و اون خفاش بدم کار سنج است
 ورنه بکنند از کل صدمه کلالی
 نیز و شب رورت به و سال معین
 باروز و شبی است بدهر و مه و سالی
 اما ملوک گزیت



معین الدین جوینی از جمله مردان شیخ سعدی و الدین جوینی است
 معین الدین بسیار فاضل و صاحب کمال و تاریخی با او دست بود و کتاب کار
 از جمله تالیفات اوست او کرده اند که چون میرزا الغنچیک در وقت یوسف
 عراق بزیارت آکا بر بحر اباد رفته بود مشایخ بحر اباد آن کتاب را پیشکش
 میرزا نمودند میرزا فرمود که از این جوهرترین خطی نوشته هوار به خود داد است
 معین الدین در علوم از شاگردان مولانا محمد الدین خالقی خوانی
 است که میان علمی بهیشتی معروف بود و شرح بر فرایض نوشته بهیشتی معین الدین
 بانشای نظم نیز مرید اخستان این دو بیت از نگارستان خیال یکبار و نقش
 که بر بلوغ بهر نازد و گویند سرشته جو باد و محرم من و زلف پریشان تو اسفند ترم
 باد بود که بنیایم ز گلستان تو بوسی عیرت که چون باد صبا در بدوم
 با هر حسن خار گشتین ای گل رعنا کز دست جفای تو کریان بندم من
 معینی جام از جام نوشتان مسکده کمال بوده و خالص ازین اسرار جود
 خلق خوش تو بهار و باغ گویست تسلیم و رضا صم و چراغ گوی
 و زرا که نغوز ما بدید آنها نبوده ~~بهر حور اس صفا و باغ گوی~~
 از صد سخن بجایه یکی گوش میکنی ~~آنهم نگفته اند که فراموش میکنی~~
 معینی مسجری اس راعی را با و منسوب داشته اند لیکر که خواهر بود
 آنکس که خلقت جمال است بجایست تا کیب من عیند و دانند که خط است
 از کیب بران پیرس احوال و لم شرفنده این طایفه ام مدتهاست
 معینی سفار شعرا و در حکم و حکمی نظر از قدما ماند و این قطره ارو

و مولانا شیخ قریب آوید است
 از اعمال جوین و یکبار
 ص

کرده پی کین خصم در بر

جوهر که ز تیغ تو میوید است

دایمی پامع جان اعدا است

مولا ناما در مجالس آمده که مولانا از خلیج هند و آن قریه در حجاز

تبریز و از مدخل نروغونی در آن است که در روز اولم ناله از رفتن جان است

از یار جدا می شوم این ناله از آن است **شاه معزالدین محمد سید عالیشان**

رفع مکان و لقب صفاهان بود خاطر ای سکنه و طبع ظریف در همه حجاز

که خوشش طبع و نزل با هر کسی نماید و در شهر و ناد شهر و شام شنود و در میان

فاضل ماوی اینس بوده اند که با او در نزل و مزاج یار بوده اند چون کافی

مظفر اندامی و فخر الدین و ادمانی و با هر کسی ادای ای ستم طلبان

مربوده اند و شاه با اینهمه کوچک دلی و سبک و در حندان سکه و مهربان

در سه که هر کس را حذر از نالی با بود یعنی تحملش نموده اند و نزل

در اشعار بسیار میفرموده اند مثل اس است

چه شکر کنم آن دم که زن شود خایه **که هر کادن کوش بهانه عجب است**

رو و فله کوه نکون و خایه نهد **قالب گیر مرا استیانه عجب است**

خیالی ز من مست ز بهو خردی دم **و گرنه با دل بر در و خواب یعنی چه**

هوای شمع اگر نسبت در است یعنی **دل بر آتش و چشم پر آب یعنی چه**

منعوا عبد الوهاب ملازم عظامت **کسیک خان و از مرد شهسور قند**

بوده او را شهرت بر زفته و فتنه یار من **و چون کنم بفته شهرت کار من**

بغل خانم زن کسیک **نجان در اشعار ترا سینه خوب دانه**

هر لحظه اسیر صد بلا باد و فراق • یعنی بغراق بنشاید باد و فراق
 باز ملک عدم جوایم سوی و خود • جز عشق مرا هیچ ره آورد نبود
 زین کشور بی یقا با قلم فقا • چون با زر و مگنجه همان خواهد بود
 میام سپاه قزوینی مرید با اعلی شاه ابدال بوده و شرب تصوف بلند
 داشته و لیکس در صورت ملائیه میرسته و دانسته جهت هرل و خوش طبعی را
 بنا و کما فحینه ترجیح میداده والا اهدیا طن در حقیقت از اولی شصت
 میرا و پاکند چنانچه امیر خسرو فرموده پاک رونام و پیدار چه روز و شب است
 با دکی رنگین شود که بگذرد بر لاله زار و دیوان او نزدیک بد و هزار بیت در زبان
 هست که مضمونهای تازه و نازک و نکین بنظم آورده این چند رباعی از شهرت است
 در راه در از کس نهایت نیرسد
 از حام صاف و حفته شفاف جاده نیست
 میرم کی است پاچه تیان کلرخی
 آن روز که جویخ این سر انجام نهاد
 برست ز سیم نیات حفته صاف
 آن کس که کشاد است جوز بدان
 بطلاق ز رخه شتر خان کبش
 کس راز منی پر آب می باید ساخت
 هر جایی که حفته خیره زند
 ای کیر ناس دار که خوابت حرام است

که صد هزار سال زند کیر طناب
 می کش بروی حفته که دنیا دوباره
 کز دست تو جویر من لاله پاره است
 بر بسند عیش هر کسی کام نهاد
 ز نمی ز شکم در بند و کسر نام نهاد
 کیری طلبد طبع چون ران سهر
 سر کرده برون شکل کومان شتر
 و ز ضربت کله خراب می باید ساخت
 از رسته جان طناب می باید ساخت
 آن ماه جرقه نوشه رفت چون جوان

کر تو دلنواز باشد چه خوش است
کس گفت بگون که هرگز نیست دراز
آن چه که دایم بر تلبیس است
گوشش که کشد کبر جو فولاد و مرا
بستد ز بیم طاق آن کبندگون
هر که که رو و کیر در آن حفته درون
آن دختر بر حله که رشک فرست
میلم بمیان پاچه او پیش کشد
خواهم که فلک ایرم آسازد خاک
وز روش ایام کلون می کرد
این روش توخت زود بر می آید
بر آتش رخسار تو و لهای کباب
میرم همه در کون طربان انداز
بر کن کون نشین و از ضرب کله
میرم همه نیل حفته است بین کن
چف است در دور که در رس زیری
پوسته بود کون کلان سرخ و کلان
چون بچ گرفته اند کون کلان از ان
منعم هر دم به کشد سیمری

بند تو همیشه باز باشد چه خوش است
کر هر کسی دراز باشد چه خوش است
در شعبده صد برابر ابلیس است
کو حیث که سنگش همه مقاطیس است
طاق است بخوبی لطافت انبیا
از غایت لطف می نماید ز هر کون
هر چند کسش تنک جو جسم ذکر است
زیرا که میان پاچه ز کس تنک است
وان خاک ز آب دیده کرد و نمناک
شاید که بدان کلون سازد و پاک
کر چه نه مراد بود بر می آید
از بس که سوخت دور بر می آید
صدق بکس کند ضایع آن انداز
صدق بکس کند ضایع آن انداز
کلنج ذکر برادر کون بر چین کن
کس کهنه جو نیست پر از سر کن کن
از کون کلان آهده آسایش جان
مانیم و خواب صحبت کون کلان
مفلس کند از دور حکمت نظری

باطله ده ای جبرخ همه خوبان را
 یا مجلس دل سوخته را رسم وزری
 آن کون جو که در نظر با نیستی
 وین دست دران کرد کمر با نیستی
 بزکیر برای کاو ن کس بودی
 بر بیات و اندام تبر با نیستی
 گر خفته نند کا و فواسق باشی
 با اهل عز و ولی موافق باشی
 از روی نفاق چند کس می گاشی
 کافر باشی به که منافق باشی
 وی گفت حکمی که کس و حقیقه مکای
 جانست منی درنت ای صاحب رای
 نفتم که جوان بنا خوشی خواهد رفت
 کوازه کیرم بخوشی بیرون ای
 بفرزین یکی ترکان چه ز بعد بود و مرالفت تم
 قضا را جهان شد که با یکدیگر
 بیخانه رفتیم در پای خم جو میخورد و سرخوش شد و خواب
 بگفتم که ای کیر از جا بگم
 چه بندش کشادم جهان کوفتم که با خضیه اندر کشت کم
 بچسبید و غریبه کرد و گفت
 و ما تجبه زن اورون سیم کیم کم

خواجه شیخ الدین میرم بدر بن خواجه علاء الدین بن خواجه افضل الدین که
 او نیز بحسن لطایف و محاسن آداب معروف بوده تا شش بیت بلندی دیده نشد
 تا مرقوم کرد خواجه قاضی میرکب فرزند وزیر زینلخان بود که شاه
 اسمعیل قاضی اورا لقب خانی داد با مارت هری فرستاد طبع خوب داشته
 را در آفتاب آنچه در صنو کل بود و زبان بلبل یک نفس بود در مرد و نامل کردم

حرف النون

در پیش ناخر بخاری مردی فاضل و شاعری صاحب حال بوده دو ساله
گفته که بوی نقره سخنان او بنال رسیدی و هموار و سیاحت و جهان کردی کردی
و در خرقة درویشان بودی از همه عالم اسبابی که با خود داشت کلاه نمد و قبا و کتاب
بود و موافق حال خود گفته در پیش که کج فقامت است که در پیش نام دارد و سلطان
مخبر وقت آن کدای که در پیش ترک کلاه فقر بر از او حسبت
در هم شود ز بر درم حال آدمی ازی تمام صورت در هم چو در هم
حکایت آورده اند که خواجه ناصر در وقت غریب حج بدار السلام بغداد رسید
و آواز خواجه سلمان شنید بود و خواست تا او را در پیاید و در ایام بهار که از آنها
بقیان و سینهها بر حصیان داشت دید که خواجه سلمان بر کنار در حلقه
بود از ترنج سیلاب بسته در پیش نام خواجه سلمان سلام کرد و رسید که هر کسی
گفت مردی غریب و شاعر م سلمان بر وجه امتحان این مصراع بر خوانند که
دخدر امسال ز فزاری عجب ستاره نام منصرفت طبع روان این مصراع در
گفت که پای در ز چهر و کف بر لب بگردیدانه است سلمان او را در کنار گرفت و گریه نمود
بر ما صرا با سلمان اعتقادی عظیم بداشت و خود را شاگرد خواجه میدانت
و در مدح سلطان قصیده گفت که مطلع و منقطع است
شعاع ایران کو یک ماه تو زان نیست قبله دلت با کعبه جان خواست
گوش کن اسرار ناظر باز در آن گفتار او تا میان مردمان شاه سخن دان خواست
و در پیش نام صاحب دیوانه حمد متر از اشعار وی که بزرگشود و تصویب بود

محمد با سا
ت و در نقد
ده ازان
لف و برا
نوبت منصب
ردند او
از ان مالاکتر
اجه با سا
بنوی و نصر
تصمیم نمود
مرتب در دیوان
به کرده
بلاست
در وجه
ع

در از ل قبله جاهاجم ابرو بود
 به عیاد کن او را که دعا گوئی تو بود
 سبب چه کار آید سجاده چه از رو
 خرابه بپزد و بر چه خمد بر و چون
 چو سرباک نداری سر خود چه سود
 چو دل شکسته نباشد درت نیست باز
 کسان ترا در دستر جام نباشد
 در دایره سوخکان خیم نباشد
 و چو ایوانی جو گیری ترک خویش
 یوسف از دست نماند تا بنیم
 است معالمت جان سز رسیده از دست
 بیایب بر لبم نه تا شود پیوند جان حسد
 سخن لعل تو گویم سخن شیرین شد
 است سر لاری که در دست صافی و مکارم اخلاقی رانی بوده اور
 کسبیت تا هیچ سعدی و آینه بختی از نشان فصاحت نشان او اهدا
 که سواد درم بر سر نشان سار بگوشد و بچه صغیر از مضافات را محمود شیراز
 با خط بران عقیق در افسان نوشته اند
 دل را از درد آیت در مان نوشته اند
 کویا نظمی بر سلطان حسن تو
 زندان میان جام ز نندان نوشته اند
 نگار او لبر آنگاه یک سوار را
 بنا کا فکرو لابی جسم با کله
 دنیا بد یاوت از خشم
 فراموش کرده یکبار ه ما را
 از باد صبا کرد تو کرد
 ز غیرت بی کنم باد صبا را
 محمد ناصر میرزا از تملیح سلطان حسین میرزا است سخن بگفت و فکری مفید
 از غصه دست بر سر زگره بای دور کل
 دور از نهال قدس دارم جوانمیدان

۱۳۶
 در از ل قبله جاهاجم ابرو بود
 به عیاد کن او را که دعا گوئی تو بود
 سبب چه کار آید سجاده چه از رو
 خرابه بپزد و بر چه خمد بر و چون
 چو سرباک نداری سر خود چه سود
 چو دل شکسته نباشد درت نیست باز
 کسان ترا در دستر جام نباشد
 در دایره سوخکان خیم نباشد
 و چو ایوانی جو گیری ترک خویش
 یوسف از دست نماند تا بنیم
 است معالمت جان سز رسیده از دست
 بیایب بر لبم نه تا شود پیوند جان حسد
 سخن لعل تو گویم سخن شیرین شد
 است سر لاری که در دست صافی و مکارم اخلاقی رانی بوده اور
 کسبیت تا هیچ سعدی و آینه بختی از نشان فصاحت نشان او اهدا
 که سواد درم بر سر نشان سار بگوشد و بچه صغیر از مضافات را محمود شیراز
 با خط بران عقیق در افسان نوشته اند
 دل را از درد آیت در مان نوشته اند
 کویا نظمی بر سلطان حسن تو
 زندان میان جام ز نندان نوشته اند
 نگار او لبر آنگاه یک سوار را
 بنا کا فکرو لابی جسم با کله
 دنیا بد یاوت از خشم
 فراموش کرده یکبار ه ما را
 از باد صبا کرد تو کرد
 ز غیرت بی کنم باد صبا را
 محمد ناصر میرزا از تملیح سلطان حسین میرزا است سخن بگفت و فکری مفید
 از غصه دست بر سر زگره بای دور کل
 دور از نهال قدس دارم جوانمیدان

شیخ نجم الدین بیوی علم هیات و ریاضی و مری و نجوم را بنیک میدانست
 و در فن سیاق مهارت داشته از شورای امام میرزا سلطان حسن است و این را
 گنتم غبار بر و بگویش صبا تنم . از خاک بر گرفته باد صبا منم
 و گنم بختی تخلص کن سهدی و دیگری بیروانی کند سه و پنج نجم الدین شکر تخلص دیگر صاحب
 صنوی چنگ نامه بوده که ابو عساق اطهر حکال نامه را تتبع او نموده از بیج کلام
 میرزا نادانی کیلانی استوار است و بیانی که بوده و بیانی نام طویل است که
 و پیام میرها نغمی مشهور است که در کمال ساخته و این چند بیت صورت چند است
 خیال از جلوه نموده آینه پیش عارض آن ماه پاره م . جای که آفتاب نماید ستاره چسب
 رفتی جوهر و بار و کرامدی و حسن . حیران خویش مانده که عمر دوباره چسب
 کس در آینه ز ابروی جوهر اب اندا ۲ . کشتی عمر مرا باز بگرد اب اندا
 تا ز مجموعه حسن و رفتی خواندیم . دفتر لاله و کل راهمه در اب اندا
 پیش آمد نشست بر بالین هم آری . طیب از نا امید کار بر سر پارسیند
 مولانا تر کسی هر وی . واضح است که از اهر سلطانیه شیخ زاده بوده
 و بیشتر اوقات امر معروف و نهی منکر بجا می آورده و میان او و مولانا هلاوی
 که ای خوش طبعی و مطایبه میگذشتند از جمله در مجلسی هلاوی گفت که چه نام غلامانه
 داری هلاوی گفت آری ای امانام تو کنیزانه افتاده است این ابیات ترک چند است
 که از طبع او گفته برشته است آهوی شربت غزاله . پشمرده کرد آتش رویتو لاله را
 از یاد رفتند آنکه بیفتد بیای خم . دستش میبازد آنکه بگیرد پیاله را
 آرمیدی بر قیابان و رعیدی از ما . ما چه کردیم چه گفتیم چه دیدی از ما

صاحب عرفات العالی
 نقی الدین او حدیث
 آورده کوی
 ح

در تو ای ناله بر شکیم که از غایت سو
 جان فدای غم که نلند از دوی نهادم
 در و بار عدم از جوهر تو از این است
 هر شب ای دل گفت لوی زلف جانان
 دارم گذرا ز عمر و نهادم که نلند تو
 حکیم هر لری آستانه ای

بیشتر بر سر آن لوی رسیدی ما
 هر کجایی او نشینم میکنند بیدار
 روم آنجا که کسی را کسی کاری نیست
 خود پریشانی ما را هم پریشان میکنی
 هرگز بنده عمر را نگاریم ترا از تو

در دست قاصدی که پیام آورد ز بخت
 انصاف میدم که گذر جبریل است

ای قامت توقی است : قدوشکت قامت است

زهر و کیمس زلف از نظرم خالی تو ۵ بجزرم ز حال جزو جیبم ز حال تو

مخو بر مگر اگر دقتی باشی می غم جز جز غم دنیا مخو ز باپی که از زلفت ای بجای

مرا بادوست می باید بروفتی بر جای ملاقاتی مست کیمم بر ماهی بر پیک

کسر ادوست می دارم گرفتارش برویش کز شش نعلی ز غبرت می شوم

خیا بر میان جان نشسته که سبدم هم شب و کتار

مرا امر بی صورت جو پرورش میداد بجای مفر محبت در استخوانم کرد

عاطلان بار خدایا همه عاشق کردند تا بد آنند که این کار به انامی نیست

رمضان سلمه الله بسلامت بگذشت می بیاید که طوفان طاعت بگذشت

ز همت خویشم نه میم نمیدانم که من کیم چه کیمم کافر مصلما

از کسخر کفرم کجاست ز نارم و کز متابع دینم کجاست ای جانم

زهر دو بیج که امم که عاشقم عاشق که نیک بدامه عشقت میخیزم انم

بستی دوزخی کافر مسلمان هر چه میخوا خبر از خود ندانم عاشقم اینها نمیدانم

سید جلال الدین سیسی از مریدان کامل شاه فضل نعیمی است و پیر را

با اد نظری صادق و نوحی موافق بوده بنا برین از پیشتر مریدان بر سر آمده

و کرد عالم تحقیق بر آمده راه سیرش در ایام طلب بشد حلب افتاد و حاجا

قفل خموشی از در کنجینه اسرار بر گرفته تا محرمان کوی طریقت را صلا

و ای حقیقت بکوشش موش میرساند و نقاب از حهر معارف میکشاند

ویلی ۱ - دانند از کلمه الناس بقدر عقولهم بیرون نهاده اند

شوق بهوشباران بزم شریفیت در مقام بی باکی هم و نواقش شد و سخنان
 بلند که در حوصله نارسیدگان بگنجد قیدانه گوش زد عوام و خواص بر نمود
 و از ظاهر کلامش دعوی الهییت مرتراوید و ناموس عبودیت را بر باد
 میداد تا آنکه غنچه چارگون شمع مصطفوی مویکلون برکشش او بر گاشته
 منصور و ارشاد رساست بر کشیدند حرف انا الحق نهی بیان نهضه بود
 آنهم زهره کوبی منصور شدند اما در حقیقت رتبه عالی دشمنه و از عارفان
 و اهل سلطنت و سخنان او می بطرناهل کفایت واقع اما بر و سلسله و کما و
 و لاد از و لاد است نیک بد را علت از روی حقیقت خون از روی بگذر که
 بنده عشق آبی بشد و شاهی و است
 هر گیاهی صفت مهر گیاهی در است
 کین پریشانی گرفتار بلا دانند که است
 دل بر دولت هیچ و کرا و مانگر و
 بپلا شدن معجزه با اختیار باشند
 که تو از سر بران نه گفته نه عار باشند
 و زود عمر سپرد در غم یاری بلدی
 که در آن خطه درانی بشمار یاری
 و در دو جهان مقصد معصوم است
 در وایره و خود موجود علیست
 و در آن شبی هر و شی از شرای زمان میر زامت و آن نمک مر است
 که نیست روی ترا به میگرد و
 چل شد از تو نظر جوان بر آسمان آمد است

بسیاری و نظای و در است
 من قالی که می که من و است
 از خانه ایستاده و بر آن سینه ای

بعد مردن در تپه خاک اینهم آرام حسیبت	حیرت دارم که بی تابان کوی شوق را
در غلط می افکند ما را شروع برو	تمام بجزات نذار و صبح لکین کا گاه
الو و کی ماست که باد امن جاک است	و امان خوابات نشینان همه پاک است
همه از جور میترسند حسرت از لطف	دلی دارم خراب از الفت چشمم جو خوار
بوی بس از می کهن سپهر تنگ شراب را	اخر حسن آن جوان باه نزد این خراب را
که این آسودگان را با زبی آرام خواهی	بیوت زنده میگرد و بسوی کشتگان
باز ای کزین پیش بد وری بنویس	و دراز تو بامید صبوری سوان است
و فتر دیوانگی حرفیست از دیوان ما	از خطت آغاز شد سودای بی تابان ما
حسن اگر اینست دارد کار ما با جان ما	عشق اگر اینست ازین دیوانه تر خواهیم
جای آن دارد که سگت بر پیر داز و امان	خدا با داد من بر پیر کاری کرده ایم
همچو جز بسیار رسوای جهان خواهد شد	منم که این سگت منع ماز رسوای چه سود

پس که اباد و شوق تو ز خود بحرم
 سینه می سوزد و تو بگویم که مگر دمان است
 گر سینه بر سگافم و در جان کشم ترا
 صبر از دلم بخو که هنوزم قرار نیست
 ز مردم شرم بابت و ز نگیان بلکه از خود
 مردم گر چنین بودا و ایم عهد و پیمان
 تو گرم بملک خوانی و گران مزید عمرم
 بعهوتی بمیرم که ازان ستر نباشد
 خورشیدمه از خاک شهید تو برد نور
 ای دولت آن کشته که خوین کفن
 از رده دیدم و جانم ز کمان سوجت
 غم تو در دل تنگم مجال آن نکند است
 در حلقه مرغان حرم هم نتوان یافت
 شکر بر طوطی فکن و گل بر بلبل
 بعد از بجز مردم همه عمر و یار نامه
 خون بها کفتم بزین تیغ و کفر مان تبرد
 اندک اندک شدم از خدمش آخر حرم
 چهره افروخته زینسان ز کجای می
 هرگز یک زمان بودم بدستان گفت ام
 هر چه با بد که بی ذوقی نباشد هیچکس
 باور مکن که ترک تو گویم که است پیرت
 من آن شهید غرقه بخو نم که چون مکن
 شربت از دست طبیبم در کلو خنجر شود
 هرگز کسی بحرم محبت کسی نکشت

این شعر در وصف حضرت علی است
 و در بیان وفات او
 و در بیان شهادت او
 و در بیان کربلای معلی
 و در بیان کربلای معلی
 و در بیان کربلای معلی

بنارک باوان در عهد میکس کورا	که نه کس را مبارک باد گویدنی کسی اور
بگذشت وصال گریه عشقم بخون کشید	آن عشقمها زمانه ز چشمم برون کشید
دلش راضی بقتل ما و ما را نیز آن درود	یقینم شد که می باشد بد ما راه دلهما
من که بخود حسد برم خون گذری بجایم	پیش کسان چه سان برم نام تو دلنواز
جاک ز دم پیرهن باز جنونم گرفت	با تو چنگ آدمم خنجر که خونم گرفت
خوش آن زمان که نلو بمان کند عارت	مرا تو کیرا و کوی که این اسیرت
زخم تیرت بطیبی نمایم که عباد	زخم من بپند و از نشت تو اش باوید
عشاق در مقام وفا جان فدا کنند	سپکانه را بخون جگر آشنا کنند
در جلوه گاه حسن تبار کر رسیده	دانی که در خرابی دلهما جدا کنند
اینه خاطر آن صف ارای میکرده	کر صد که در نشت بجای صفا کنند

شیخ نصیبی نون بخش از نوجوان سگات حقیقت و مجلس اربابان
 بزم طریقت بوده در روش غزل نزدیک به نصیبی کبلانی دارد از اسفار او

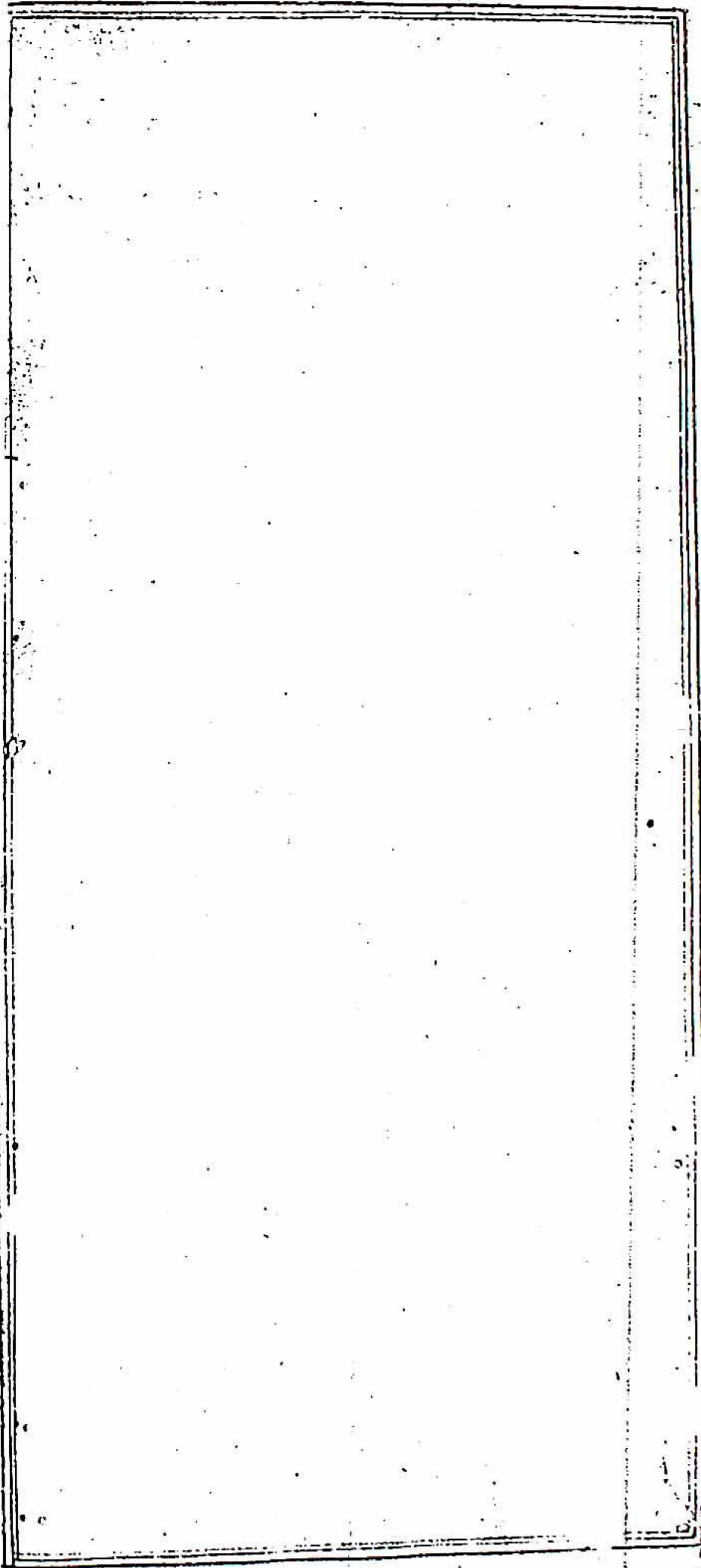
گفتم جوهر دیر شود عادت نم شود	نزدیک شد بگردن و عادت نم شود
ز دوست پاره سازم جانها جان در بند	لباسی را که نتوان پاره کردن آن گفتن
نزد روز خور و دونه شب خوابه و می آرام	بگو که بی تو چنین تا بکی تو انجم نیست
ز بس که بوی تو پهنوش میکند دریا	از آن طرف که تویی رو بسا و نتوان کرد
داع برست همین نقش و نگاری باشد	داع آنست که بر دل زنگاری باشد
ای که کشتی که دلی یافته ام با صد داع	این نشانها که تو گفتی دل ما خواهد بود
لا از مال من بخواه عاقل نشوی	گردانی که برای توجه حانی دارم

زمان زمان کشد آنش ز بافته از دل من
 که با تو حال دل خود بصد زبان گویم
 مولانا ز طبعی خراسانی از شرای زمان سلطان حسن مهر است
 با دیگران بچند شیرین کنی نگاه
 با ما بزهر چشم و بچین جبین همه
 مولانا نظام الدین استرآبادی

حضور اگر نبود بخت من بود معذور
 مانند در حکرم آب کم بخت سر شک
 ستاره بخت سیه را جان کند اند
 سری پروان کن ازین بجز نیکیون پیدا
 بگو ای خاطر دانا دلی ز اهل جهان
 برون خوام ز بزم جهانیان که درو
 زمانه داشته دستور جور تا بوده
 به از محبت سلطان اولیا نبود
 ز عمر ما نفعی هست کار خویش باز

که روز قسمت روز زنده است حضور
 بخشک سال کند که آب چشمه تصور
 که بهره نیست ز عینک جو دیده شد
 که زیر آب تو ازین بود ما چه وقت حضور
 که به ز صد ده ویرانه یک ده معذور
 ز کینه نیست تهری غیر سینه طنبور
 برون نمیرود اکنون زمانه از دستور
 ز هر عمل که شود بر صیغه است حضور
 نفس جو رفت به نمازی اگر استرآبادی

مولانا ز طبعی خراسانی از شرای زمان سلطان حسن مهر است
 با دیگران بچند شیرین کنی نگاه
 با ما بزهر چشم و بچین جبین همه
 مولانا نظام الدین استرآبادی



۱۲۴

شیخ نظام قاری شیرازی معروف بنظام البیه نام او محمود بن محمد است
ردی خوش طبع و صاحب کمال و قاری قرآن مجید بوده کتابهای متعدده
مطالعه نموده و در مقابل ابواسحق اطمع کتابی مشتمل بر نظم و نثر در صفت
البیه تالیف کرده و هر بابی را تشبیه با اصطلاحی در هر علم نموده
چنانچه درین صفحه انتخابی از آنها مرقوم خواهد شد بسیار نکند و باره

بقیة

سید فضل نعیمی صوفی صومعه تجرید و صانی کش میخانه توحید بوده
 واقف اسرار حقیقت و مجاز و در جمیع رسوم و علوم نکته بردار آمده در علوم
 غریبه و تصوف و حکمت مرتبه عالی داشته و حلقی کثیر بسطه ارادت
 او اسیر بوده اند از آن جمله سید نسیمی است که حال او تحریر شد بر طرف دیگر
 بود پس سخانی نظر و دواست که سید بواسطه تفاوت و خود بینی که
 در مشاهده کرده بود دوست بر سر سینه او نموده ویرا از حلقه مریدان
 خوشتر و در ساخت و آن بد بخت کم سعادت بنقاقت هر خود رفته
 مذهبی اختراع نمود و در مقابل آنکه سید فضل بر اسرار حروف که علم
 واء را در مرتب است و قوف تمام است و رسایل دران باب
 در اختیار نمود نیز علم نقطه را موضوع ساخته تا نهایی عام فریب

حزن جاودان هر کس
 ساقی نامه و غیره

به آن افزوده ناقصان را از راه برود و شایسته جلد کتاب و هزار و یک ساله
 بران علی تصنیف نمود و بشوی آن ضلالت خود را بتزایب انگذره کوز
 پاکاه واد و ضاحب طبعی درین باب چه سیکو کفنه که شنیدم که محمود پسر سحان
 لیزاب رفته است کوزان و تیزلن اما سید فضل در حیف جابمه و خابیه

را بیض و اسود و غیره بسیار دانا بوده و قصیده که وقایع بعد از زمان
 خود را تنظیم آورده و اکثر آن بوقوع پیوسته اگر چه بعضی جزایا را نیز الحاق
 نموده اند و سیدنا امیر تیمور صاحب قران معاصر بوده و نقلست که
 بواسطه تعبیری که خواب امیر را گفته بود میرزا شاد مرغ د سمر آورده
 بعد از فوت صاحب قران کس فرستاد که او را در قصیده باونات شیراز
 شهید ساختند و همه جاد ز نجان او اسرار حقیقه جلوه گراست از حقیقت
 از جمله نادانان نفسانیست

از دور میانه

و قابل اورا نیز
 بقتل آوردند
 صحیح

و از روی کوششم بهر شب و فرزند بریده باو میرا شمشیر کبوتر روح چه از باده بیشتر شد در صورت بهیمی در کلبه کدایان سلطان جکاز دارد اگر مردان راهت را حجاب از پیش برد بی خیال و خط تو ای بت با حفظ و خیال نشنهناسر سوزن اندیشم کشم	ندیدم از تو نشانی در رفت عمر راز اگر ز جان بهوایت نمیکند بر سر زان لطافه گشت بیدار و آن نقطه نفس بگفتند نه پوستان خاقان چه کار دارد هزارانی اما ایته کونو هم سویش بر خیزد از مویه شدم جو موی و ز ما ای نومال بر که که دیدد خیانتت عینا
--	--

سید نورالدین نعمت اللہ ولی

۱۰۰۰۰

۱۵

سید نورالدین نعمت اللہ ولی
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم
دہلی
۱۰۰۰۰

از روی تو دردم سبب شد
 ای سیم لبندی شد و کنایه شد
 جان و دل تو خجابت بود و کنون
 من دل شد و دل جان شد و جان جان شد
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 حمت به ترک سبب و ترک سبب خراب
 در وقت سبب سبب سبب سبب سبب
 لغت هم داشت و از شب هم آب

تو نفسی از یکی از طرفان برات بوده و آنجا ترا بوسه خیر که با نوباد داد
 ای ای که با نوباد ای لاله خدای من ختمیم
 ای روی ما سیاه که کاری نسا ختمیم

نوز محمد از طوطی زبانان هند بوده و از جمله نعمتهایی که نوری طبعش را این
 ایرد و سبب ای زلف مسلسل که طراز سرد شوی تا چند بار از دل شده کوشی
 شب پرده ز کیسوی دراز تو سیاهی کرده بنا کوش ترا حلقه بگوشی
 امیر نویدی نیشابوری صاحب عرفان العاشقین گفته که وی از
 باقی ماندنهای سوری زبان سلطان حسین میرزا بوده و در آنجا که بنده نشان
 امده در ملازمت همایون پادشاه کسب عزت و نام مر نمود و مدراگی
 این پادشاه و بعضی از سلاطین حقیقی چون بهادر سلطان و سید ابوری
 سلطان حاکم کشف کرده و در دیوان او نزدیک بجهان هزار بیت مستزیر
 اقامت شعور و معانیفات بنظر من رسید و در رساله بنص و جمله
 نوید عالم با بلا بکوش جان بسنیده لبیک الهجابت بر زبان قبول بر افروز
 نیاز سره مکش چشم بی ترجم را
 سیاه چند کنی خان بان مردم را
 ذهن تنگ تو و تنگ شکر هر دو
 دل پر خون من و غنچه تر هر دو
 دین عشاق بخردیدن جانان نبود
 هر که را اصل بدین نیست مسلمان نبود

صفت و نظاره رویت چه عید بهتر ازین
 برو عید ما شما که دید بهتر ازین
 پیکان تو در سینه کسرت کز کشته
 مادل ز عم عشق تو این رنگ گرفته
 نوبدی تری محبت که مرا با تو هست بخوام
 همین نودانی و من دایم و خرد
 مولانا نوبدی رازی همی است از و بر زبان اهل بیان سرگردانست
 اشکهای دلم هر که بیادش میرسد
 دستهاش بر سر زلف پریشان میکند
 مولانا نوبدی شیرازی مشنوی در بحر خسرو سیرین گفته و خیالات نازک
 در اینجا بجا برده چنانست از آنها
 و دانش را صفت چون حدیث نیست
 حکوم چون دوران حدیث است
 بود موی بر اندامش کرنام چه کفتم موی کجا پوش بر اندام
 بیافکنده کیسوی سخن سالی
 بلی مار یک باشد شمع را بلای
 از هم ز اشک گلگون شده لاله کون زینها
 نتوان شدن پریشان کل عاشقیست
 ای برده شراب ذوق تو هموش از من
 وی بچوشت آمده در جوشش از من
 دارم کله اگر کنی کوشش از من
 یاد آره کرده فراموشش از من
 پیروی میرود از بی دل بچا صلی من
 ایجان روم عزیز که تو مانند دل من
 صورت مولانا نوری دندان روی از فرزندان مولانا حسن است
 که احوال و گذشته و میان نوری و غزالی مهدی بیاضات و مشاعر
 واقع شده و هر یک که نمودر اند و اسیر قصیده غزالی را مصراع بمصرع
 قصصی کرد، چنانچه غزالی از و نواف تسلیم بر زمین نهاده و مطلع غزالی
 که باشد بر چند بنام نوری دندان
 که باشد بر چند بنام نوری دندان

سطله فصله نوزی اینز
که مکالمه برای بحیرگان هم میدانی
که کبری که نبود در درون مسلمانانی

منگای عارضت زبرد و زلفیم تاب
و صیت که بعد از وفات سن یاران
دو لومین چو دو کشتی بود ولی ساس
اچنان که کوشها برار تا بد اصاب
کسید لوفه من از م زهر دودند
بود زیاده که کشتی بخشک مرز انم

محمد نوسف بنیازی از امیرزادگان خوش طبع هرگز نبود و او
بر هر گوی که در بحال سلیمان منکر است ماه یک میگذشت این بر سر کار
قدما مشهور است از او هر شب مه نوسوی فروز با زود

تا احوال تو جمالی سازد در جارد اتم شب جو جو و پر دار
بند که جو تو نیست ز غم نکند زو ای دل چشم و چشم سلطان کند زو
روز و شب در پیش پریشان می نوش و غمین مشو که هر کار که ایسلان گیری بچون سلطان کند

حرف الواو مورانا و اصغی اصل او

بغض است که است اما در هری نشو و نما یافته و در سخن بروش موراکامی

حرف زده با خواجہ اصفی و بنایی و اهلی خراسانی هم صحبت بوده با هم مشاعرات

می بود فاما صاحب عرفات آورده که من بخط او این ایست که مفوم

دیده هم و در هم التزام نموده که تیغ و آب را منکر بر سازد و تیشهاست تازه کرده

مضطرب کردم جو کرد و در کلوم تیغ یار در کلوی هر که گیرد آب کرد و مقربار

چون نیاید بر سرم تیغ تو چشم شک شد آب چون مانند زبالا خشک کرد و جو چو پار

تیغ خود را چون کشد بسنگ خون می آید زانکه خون بر سنگ کرد و آب کرد و جو

بوی بر آب تیغ تو سوزان کشید باید بر آب نفس داشتن نگاه

بیکسره زوشنت دل من تیغ از آب اگر چه انگر سوزان شود سیاه

کفتی ز تیغ من شود در جهان حرف آری جهان در آب شود عاقبت ز آب

جهان رفت و ز تیغ تو ماند دستن با آنکه جسم مرده نماید بر بر آب

تیغ تو ز سر است تو بر کسی زهر سخن در ز بر آب کی بودم فرقت جواب

کسرید میم ریب سر و میلرزم زیم
 بنیدر شتر باد و خاک حیرتین
 هم اسباب کار که خدای دارد او لیکن
 آن سر که ز ساوکی درو موند مید
 هر چند خرد کرد سرا و کنسروید
 در او جنب صدر افتاد خانه
 ولی دارم غیب حال غریبی
 و آئی هر وی از شعری ز بهان میرزا سب و جامع اقسام علوم بوده
 مراد است قصا با اولی آن چون دادسن دولوی باقی بقدر حسن کرد قسمت بیوفای را
 آن حسد حیات که یابند جان ازو جزاب حرم نم بود در دمان ازو
 خواجه ابن علی واقفی از شهید بوده و در هری کسب استعداد نمود و در
 دکن با مارت رسیده خاص و عام از تواید جو او به و بر بوده اند او است
 شد مکرر همه اسباب جهان پیش نظر جز غم عشق که تا حشر مکرر نشود
 مانظر بروی آن مشکین نقاب افکنده ام سر نه پداری در چشم خواب او اوعی صنفا
 هم گذشته و بهر کف شکیبش از اشعارش پسر بوده مولانا وحید از اولاد
 خراسانست و تاریخ دان حاصل بوده از حدیث مطرب مستی و جام بی
 مارا چه جای توبه زهد و کرامت مولانا با وصلی در مجالس آمده که برادر
 مولانا با نورق سرفندیت و طالب علم ملک بوده و طبع خوب داشته از دست
 کس در مجلس رند ان بی سامان شدم کشتی می ده که در داب سرزدان
 شدم

لرد می ای پیلنی بولک برن اید اب
 شتر در آب فنا رود ان بجره آتش زن
 همین چیزی که در کار است او را گیر گایا
 از ارتزاش و کلفت مونکشید
 بر کردش ز غیب یک موی گانید
 از ان در پیش مردم قدر دارم
 که ذات الجنب ذات الصدر دارم
 و آئی هر وی از شعری ز بهان میرزا سب و جامع اقسام علوم بوده
 مراد است قصا با اولی آن چون دادسن دولوی باقی بقدر حسن کرد قسمت بیوفای را
 آن حسد حیات که یابند جان ازو جزاب حرم نم بود در دمان ازو
 خواجه ابن علی واقفی از شهید بوده و در هری کسب استعداد نمود و در
 دکن با مارت رسیده خاص و عام از تواید جو او به و بر بوده اند او است
 شد مکرر همه اسباب جهان پیش نظر جز غم عشق که تا حشر مکرر نشود
 مانظر بروی آن مشکین نقاب افکنده ام سر نه پداری در چشم خواب او اوعی صنفا
 هم گذشته و بهر کف شکیبش از اشعارش پسر بوده مولانا وحید از اولاد
 خراسانست و تاریخ دان حاصل بوده از حدیث مطرب مستی و جام بی
 مارا چه جای توبه زهد و کرامت مولانا با وصلی در مجالس آمده که برادر
 مولانا با نورق سرفندیت و طالب علم ملک بوده و طبع خوب داشته از دست
 کس در مجلس رند ان بی سامان شدم کشتی می ده که در داب سرزدان
 شدم

امیر حاجی احمد افغانی در مجلس آمده که وی پسر سلطان ملک کاشغر
 ده سال در هرات حکومت نمود و در آنجا دو سر قندیر حاکم بود و از او امر نامه
 بنظر نویوس صورت نوشت و سیرت دلکش داشت این بیت نزد اندازد
 ما هم و سواد رویان هر روز جام باوه دست بسو گرفته در پای خم فناوه
 سر کباب و فانی با شمع زاده لا بهیج کمال انسانی و نسبت داشته از اشعار او
 هر چند که کوتاه است از دامن تو دستم ای شاخ گل تازه دست من و دامانت
 بار چو رحمت بست بزوی غم دارم گری بر دل از کوه کربانت
 بهر جا گیت دست گریان شود من هر صبحم که سر ز گریبان بر آورم
 ملا و حبیب و فانی صاحب فرهنگ و جامع لغات فرست است تنبع
 بسیار کرده بوده و نسخها و درین فن مشهور است فصلی و حالی در آنرا اهل شعان
 مراد است سابقای ده که استبان گشت بگازنگ مطربا در مجلسستان مینه از خنک خنک
 کفتم ای جان خنک با صلیح کار غمزه است شد بدین خوشین در مات کفاح
 ای و غمائی ترک نام تنگ کن بر عاشقی نیست عاشق هرگز نبود ز نام تنگ
 ترا مجلس دندان جکار بود اکنون جو آمدی نشین باضطراب یعنی
 و فانی شیر لری بعضی گفته اند که ملا حسین و فانی همی است و او را است
 قدر بدنامی چه دانی ذوق رسوائیت ای که گفتی عشق و زردین نهانی خوش
 ولی یک قلندر دولت شاه گفته که از شعرای سلطان محمد است
 بود و بعد از واقعه ساهزاده از عراق بخراسان رفت اما خیره و بیجا بود
 و پند شعری شهرت داشت چون میرزا میرزا بدیع شوی هرات را بپیران

او نیز در آن میان بود اما حالی از آن نماند که میسر بود، چنانچه از پیش میسر
 نیم بلول که کارم نکوشد بد بشد شود شود نشود که مشوجه خود بد بشد
 ولی یک در مجالس آمده که او پسر امیر معنوی بن ولی است که
 عظمت وی از انبیا فرشته بود اما وی یک پیره عالم و ساکن در
 و خوش نویسی بوده است بر ما مراد است افسوس که آن عارض که تمام نماید
 و آن دانه زلف چون دام نماید دل در زلف تو سرانجامی داشت
 آن سلسله رفت آن سرانجام نماید میر و بیسی از امرای بزرگ مایون
 بادشاه بود و بادشاه بار توجه تمام داشت که این که وقتی بادشاه دندان
 خود را بجهت ردی کند بود وی در الکای خود شنید تنوع و بیس قرن
 سوده او نیز دندان خود را کند و این باعث زیادتی قرب و قدر است
 خواهیم مشببتو افسانه دل بر نفس کنم . بیک چشم سیمت بر سر خواست است
 و بیسی هر وی از شعرای زبان میزن است آورده اند که چون مولوی
 بیام عزت و ستر چهار نمود و بیسی و ساغری بهر و اراده همراهی مولوی شدند
 لیکن بسبب عدم استقامت از آن سفر مبارک بازماندند و ششم سبب
 بر طاعت و بیسی و ساغری بنرم تمام است بودند هر دو شان سنی
 یک از آن راه برد و ماندند پس یک از بی خوی و آن زوی
 نیز علیش آورده که و در راه سفری به گرفت و در آن سفر برای آفرید
 من چنان بجز مرکب بدو آید و له هم سرشس هماری من کرد و رفت

حرف الهاء میرهاشی مشهور بشاه جهانگیر

سید فاضل کتبی الطرفین بود زیرا که از اولاد شاه نعمت الله نور بخش و شاه

قاسم انور است فضیلت و عرفانی تمام داشتند چنانچه در مجلس میرزا شاه حسین

ارغوی بنویسند مصلح الدین کلوهر لاری و قاضی شیخ احمد که از افاضل و علمای

ان زمان ممتاز و مستثنی بود بسبب قدرت معرفت و قدرت طبیعی که داشتند

غالب بر آمدند و پس از آنکه چند کلام بصحبت میرزا شیخ حسن در سند گذرانیدند

اقسام رعایت یافته از راه کیم و مکران متوجه عراق شدند و قطاع طایفه

ان بزبدار را بپایه حقیقت راه بود که ساختند و بدرجه شهادت

رسیدند و میرزا یوز با مولوی حاجی صحبتها داشته بوده و حساب

توجه بحال انبیا بر آنست که در مصححین و ممالک زم عبداللطیف خان

و از مشیر دیوانی مشغول در میان نیست اما منظره آثار او مشغول با کلام

هموار مایل باشد است چندیتی که از و انتخاب شده بقید رسم در آورده

به عسک که بر او قلم انداخته نویسی کرده در دست او چون نقش قدم طالبی کرد

و در کمال ماهر ... ای مگر

نشدیم ز دست صنم حاجی جنبه

نه در دو اند و نه صاف چهره است در

میرزا در دستان همتان است و نه

بهر عیب فرمود تا اس در دست در همار بر نیک گفتند به راهی از آن بر روی
شد با فتنه چون نور آتش شد از نو و ما بر آن یکا به سوی کوه میسر در میان

نخستین جبهه هاشمی بخاری او نیز کریم الطرفین واقعه از پیر خواجه
عصمت بخاری و از نسبت مادر بخواجه محمد باقرها میرسد مردی فاضل
و عارف بود و هوای حسود و جاه را از گلستان خاطر و کاف و دماغ بر او
بلا زمت ملوکش تکلیف نمودند قبول نمیکرد صاحب ترجمه الحیال گفته
که در بخارا بجهت او کمی نبود

نوشته صورت چند کرامتگر مانند
نشانده اند و لکن نوشته ها را خوانند
نبا زرم مکنش چشم با ترسم را
نشسته کیر خاک سیاه مردم را
برین پایه نظر از درد و ختم
پیدا شتم تویی تو نبود در بسو ختم

نیرا هاشمی کوفت کر صاحب ترجمه الحیال گفته که خالی از علم نبود و او را بیت

از دست خویشم را زو که پیرم در دل داشت و چادری که خواهر بادی می کرد از حد خود می آورد
 مولانا عبداللہ ہاتھی بمسیرہ زاد مولوی جامست و مولدش
 جامست در اقسام سخن قادر آمدہ خصوص در مثنوی کہ دریں بحر تواجہ
 عواصیہ نمودہ و کونہ کی ابدار بر ساحل بیان آورده در تذکرہ کمال
 آمدہ کہ چون او را ہوا ی متبع خسہ در خاطر افتاد با مولانا جامست
 نمود او گفت کہ اگر گویند حکیم فردوسی را کہ گفتہ
 ہو زخم کہ تلخ و درازش کز در زنی ساق بست و زنجیر خدش بہ سنگ است
 بیخ انگبین ریز زریاب سراجی کہ کوہر کجا آورد ہاں صوفیہ پانہ بار آورد

جواب تو لانی گفت سائر ابیات نیز محمول توانی بود شفت ہاتھی اہم است
 گفت نزد مولانا برد و با آنکہ در برابر شو حکیم فردوسی نیز نماید اما مولوی
 او را تحسین نمود و این را ہم گفت کہ حکیم فردوسی در ان ابیات بلکہ در تمام
 شاینام لفظ عربی بنا و زده و تو درین بحر بیت بیخ لفظ عربی داخل
 کردہ و آن ساق است اگر بیضہ زراغ طلب زشت نہی زیر طاووس باغ است
 بہنگام آن بیضہ پرورش زانچہ جنت دہراز زشت ہمراہش از سبب
 شود چاہے زراغ زراغ کشد رخ بہودہ طاووس باغ در آن صدم در دہر کل

حکایت آورده اند کہ چون روایت انداز حضرت امامیہ شاہ اسمعیل
 بن حیدر حسینی عراقی در وقت روزی یکہ و تنہا در جامع سیر نمود

با شایسته آنست که در این بیایع مولاناها تقی افتاد و همانروز مولانا
 با جمعی از طلاب و مشوایان دست خود بقرای مراد افتادند چون نظر اشرف
 آن شهزاد بر بیان این سخن افتاد و بی تکلفانه جمله یاران در آمد و در زمانه
 با ایشان در صحبت اگر چه آن مرد در کمال کداح شاه را نرسیدند اما بیظم
 و بکرم بجای آورده با او کرم صحبت شدند و شاه را پس ازین هرگاه نظر
 بر اسم جامع افتاد نقطه صحرای حکم ختم میفرمود که او را حاضر فرمایند
 در همان مجلس بیان آن تقی برداشت و چون کسود این قطعه ظاهر شد که تقی
 در مدح شاه و آن ادای که نسبت بمولانا جامع نموده است اگر چه
 شاه چون قطعه را بر خواند تبسم نمود و بیح کفایت چون فریاد شد مولانا
 طلب نموده اگر ام و احسان فرمود و انعامات یاد دینی از حلقه فرستاد
 و استر و غیره مرحمت میکرد و مولوی نیز بر این نسبت شاه تمام نام آن شاه
 فرودس مکان کفروی بوفیق تمام مریافت و آن قطعه که تقی نظر کرده است
 بسبب ارم نادر آن که سوز ^{از کرم} اندر درگاه او کرد و بی تکلف امر کرد
 که بر این خاطر لوند تا تراش ^{نقطه جامع تراشید} از آن خاطر کرده است
 و هم در آنکه سبب که چون مولانا جامع قطعه جواب فرودس را
 از آن تقی شنید چنین فرمود که حضرت بیخ خبر ما بود و در کار باره مولانا
 از او استدعا کرد که اقتضای کتاب لیل کنون بیا کنید مولانا حاضر این
 بیت گفت این نام که خام کردین یاد توقع قبول برورس باد
 این دعادر مولانا مستحق است و با تمام آن بوفیق یافت و الحاح بسیار

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد

امیاب و نادرترین موهبای انسانی

در شایسته دریا ز سر	روحی تربت علی محمد	نبوت تا تو را نماند درشت	که از تقویم دلم در شایسته
ز جلی سوره یوسف ز یاد	که کلمه شش آمد بر آید	کلمه الله جوید که نماند از یاد	ید پناه خود در شایسته
بنوا آگس که آموزد از حرف	از نبت عطر در کتب شریف	زین آگوه بسته به شکم سگد	که نماند در شایسته باو کبر
شب معراج کسبل زینت	عقل که دم که در آید از آید	شبی بر قد بگویند از جن	شده باف زین زینت
عزیز که نشسته غم بر جا	شغف که دیده اصد می آید	ز بهر نشور ای طبع	مخوف تمام زینت سیاه
چو عجز زالی در ایجا جزا	سیاه چشم کابی نشکر	زنده که بنشیند غالی نماند	جو که کعبه است خوا
مهر نامه که در کتب شریف	نفا بود هر چه در شایسته	تو که زین غم از در کسری	مردن میل ظاهر کسری
چو آمد پیش پیر و نام بار	رسیده آن نماند در شایسته	سکاف که در کتب شریف	دماغ جان شریف او بود
در کتب شریف زینت	عقل از باب علم در شایسته	بنود که در حد و چون هر سورا	زین تا تو را نماند در شایسته
عطف چهار از نکت شریف	دست آنگونه چو در شایسته	ز که آب در زیر زمین بود	جایس قطره در شایسته بود
در کتب شریف زینت	صد پیر در شایسته	بجند ز زینت در شایسته	چو کلمه در کتب شریف بود
چو در شایسته باو پست	که نماند در شایسته	پست از یک در شایسته	فنا در از او آید در شایسته
در کتب شریف کتب شریف	که کلمه در شایسته	از نبت ایکن در شایسته	مهر زینت در شایسته
عقل که در کتب شریف	عقل که در کتب شریف	چو کلمه در شایسته	بکلمه در شایسته
زینت از کتب شریف	بر فانی نماند در شایسته	که در کتب شریف	بهر کتب شریف که در کتب شریف
کوفت از کتب شریف	باز بهر کتب شریف	زینت از کتب شریف	کل رخسار خود در شایسته
زینت از کتب شریف	عقل که در کتب شریف		

در جیب الپرا آمده که در سال هفتاد و هشت و هفت مولانا تقی اراکلی
رفت و قبرش در همان جا را باغبیت ^{مرد مولوی} که در آنجا وجود جامع ساختند
و مولانا جیب الپرا معروف در تاریخ فوت او این قطعه را خوب گفته

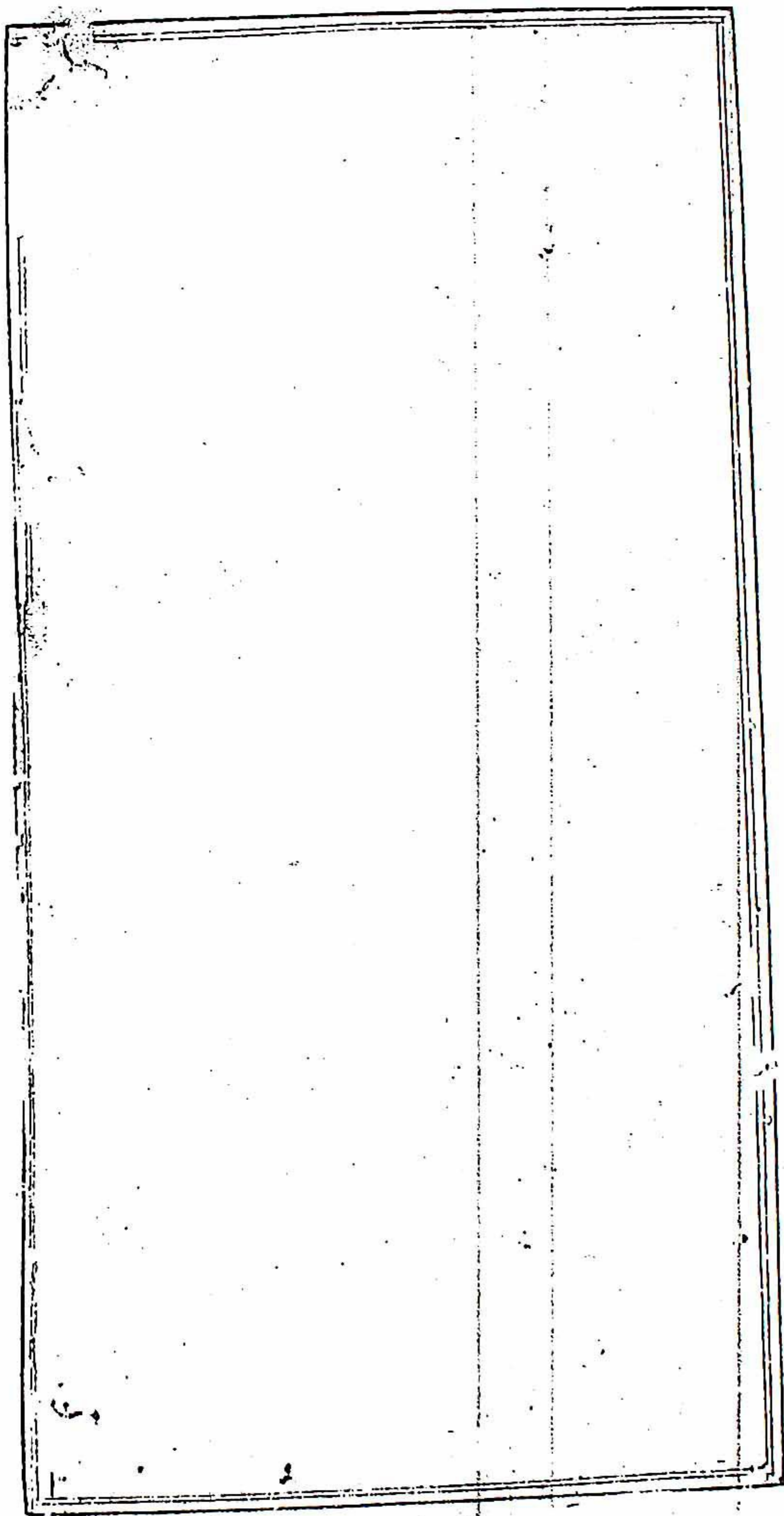
۳۳۴

ما این تاریخ با تاریخ که در حدیث البیروت مذکور است موافق نیست
از این دهها نفی خوش کلام رفت سوی راضی خلد بصدقت و طرب
تاریخ فوت او طلبیدم عقل گفت از شاعر سهران و شاعران طلب

376 371

427

۲۲۵



۱۲۹

ماتی قزوینی

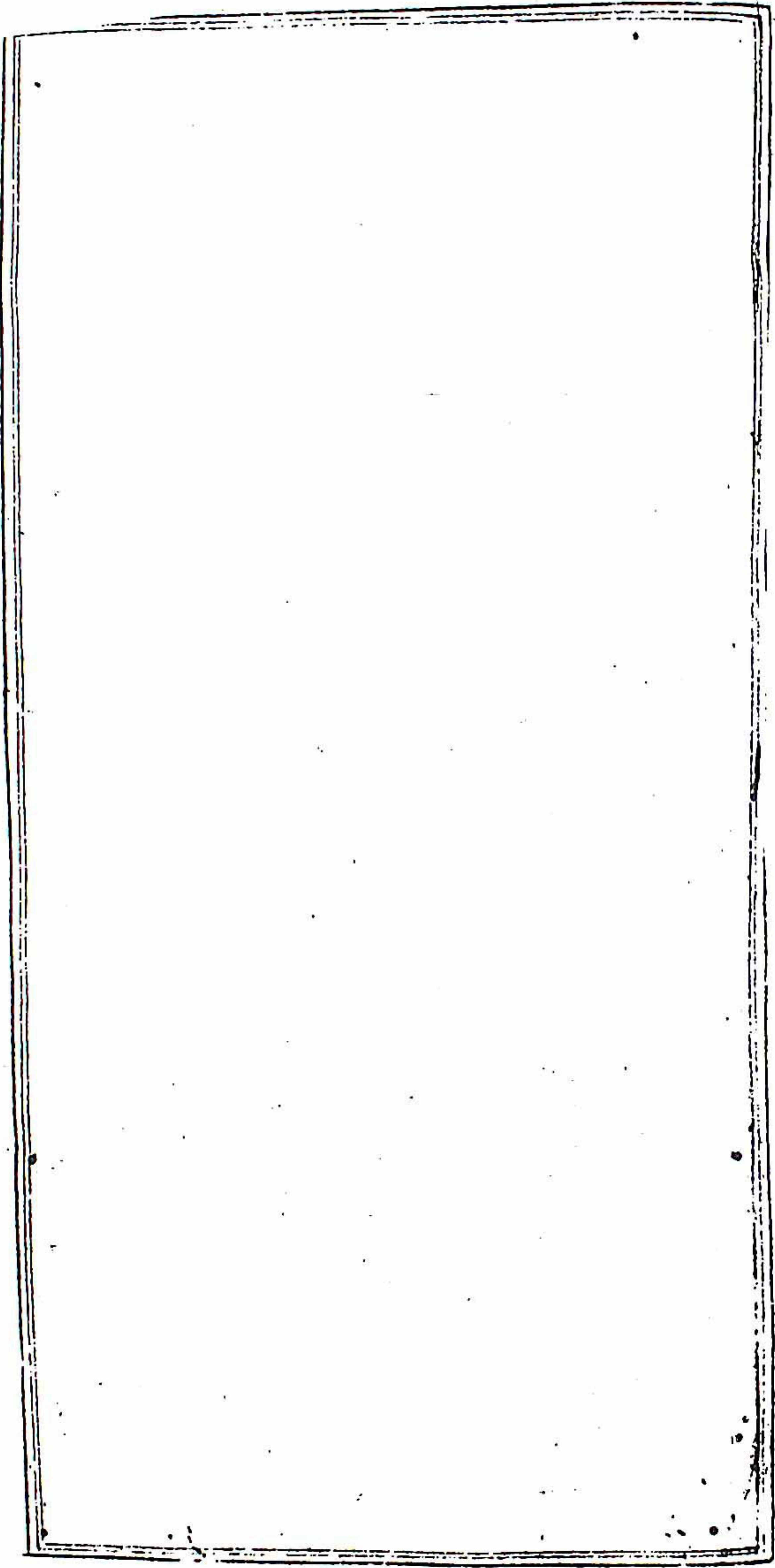
سیدادی نقشنده

سیدادی استرآبادی از سادات صحیح النسب بسیار قاصد و صاحب
کتابت مراد است جوای آن خط سبزم زدل بدرزود نهار سال اکثر عتبه روید

خواججه هجری بیامی از نبرگانی شیخ الاسلام زنده پیدا محمد حسن
بسیار مجلل را اولی کنیز و روزگار و بود و بدیع مزار محمد هندال بزرگ
گفته این دو بیت از آن بلبلیان کشید که از احسان است

سخنوای طرب زین که بهجت است
 این مجلس کل بلبل به جزایست
 دهان زرد معجایب تو به بشوی
 که عمر رفت بجهان و فب بر ما
 خواجه محمد شریف اجمری برادرزاده مولانا امیدیت و از
 مردم بزرگ و ارباب مقیر طرائف صاحب ذہن سلیم و طبع مستقیم
 بود و علم سیاق را خوب میدانست در او بیل حال و وزیر محمد خان شرف الدین
 او غلی شد و لوای اعتبارش با وجہ استهوار سر کشیده منظور نظر پادشاه
 پادشاه علیین مکان شاه طاهاسب گردید و در زمان سلطنت آن
 شہر یار بوزارت صفایان سفر از کشتہ مدتی در آن شہر خوش آنکس ہوا
 آنکس روی عدالت را نازہ دہت و هوای کامرانیش نیم آنکس کلستان
 فراغت و تن آسانی بود و سلالہ صلب او دو کوہر کرانمایید و دو اختر
 بلند پایہ شد بزرگتر خواجه محمد طاہر و صلی تخلص و کاتب خواجه غنیات
 الدین محمد دو حیثیت بدستیز حرا سلام کلامی کلام سلام
 سر زلفش ہزار بار چو من سر دارد چه زلفش آنیکہ منہ کرد منہ ز نار او کردم
 نہ در رہ از بی رخسار غبار بر خرد فادہ چو منہ از رہ گذار بر خرد
 آنش خرم من سوخته خرم دانند همچو من سوخته اسوز دل حرم دانند
 نظامی فراقت بحر از زاد است آنکہ در ششم دل خلق ترا شیرین کہ
 بی یاز تو پیوستہ انیس دل بشاد کرا تو و اوس کنم از کہ کنم یاد
 آنکس غم غم نقش آن جمال کشت عجب کہ خبر در غیر افعال کشت
 سر در با فراختم بالای خوش سایہ خود کردہ مصلا بر خوش

بہ ہر حال
 خاکیہ
 نہ کہ
 بہ ہر حال
 ای بیات از مبارک
 اناسل ان وزیر
 منظور است
 ص



۷۲۹

خوابان سینه روی منی ^{ار} ^{ان}
چنان از با فکند اموزم آن رفارو ^م
عشقی صد حیف ز عمر که گذشت
بچشم لطف از عینی که قرار آن شیدا را
تا عمر بود در هوس ز روی تو باشم
روز که فلک نام مرا خواند هلا
از غمزه تو سحر آموزم و آنکه
ما صبح زان کسود که تسکین دهد مرا
میخویم از خدا بد عاصد هر جا
جو احوال با بر طیب طاعت
غم بر زمین رسدش ریخت
سینه بادام او از جور ایام
افراز غیب در روز ما بکشاید
کشتاید دل ما تا نکش هر جم زلف
جو عکس عشق که غمی ز آینه کامکار
مشکل حکایتی که از ما جو عشق
از در که تعلیم تو بکنف معلم
من و بیدار شبها و شب تا روز بیدار
او ان نهایی که کنه غیبی باشد هوش

که جان آمد ز روی عین غیب خان
که فردا بر خیزم بک فر دای قیامت
بیش از این کاش که قرار عجب می بودم
بما هم کو به چشم که رسوا کرده مارا
در خاک شوم خاک سر کو تو باشم
میخوردت که من مایل از روی تو باشم
موت شوم و در غم کیس تو باشم
نام تو برد و موجب صد اضطراب
تا صد هزار بار بجزم برای تو
که تر عزمه او هر چه که نهان کرد
ز آسیب آن بر کلش ریخت
شد از عینی سفید معر با دام
دیگر آن که نکشند خدا نکشاید
زلف خور ایکش تا دل ما بکشاید
مثل تو دیگری کو تا در بر آید
هر فن گفت ایم و سخنها شنیده ام
بر لوح تو نوشت مگر حرف و فارا
نه بیند ما هم کسی در خوار ما را
که در در حیدر نشاسیم ما کز او کس مارا

باز که بر نیاز از آردن اعیان
جان خوشست اما نمیخواهم که جان
ای که بر سینه زخمی گشته ماهی در کجا
آمد آن سنگی دل و صدر هر دو جان
اندر این زلف برت باش دل ما جمیع
ایچنین سیرم و سنگی دل که جانان
با صفا بیوفه میگویر که دل به دوازده
عکس آن لبها میگویند در زلف اعدا
شدم ز حسرت بعد از آن خاک بنوا
هر که آن شوق ما عمر کاهر است
لعل جان بخش که یاد از احوال سدید
بر سر بالی طیب از ناله حزینار
از جسم آهوی خطا همای
معبود نه در که نه در یکتا
دل ز مهر تو صد بار میباید
نمی توان تو شرح بلای حیران که
شرح مجلس دوش با خبر کرده بسیار که
ای تو میل دل به نفسی بیشتر
پریش اگر میکنی عاشق درویش

کل سر از آن شست اما نسود
خواهم از جان خوشتر باشد که این کوی ترا
منزل او در دست اما ندانم دل کجا
ملک دل را از سیاه عنزه در آن کرد
جمع با دایم جو رفق خف بریشا کرد
که دل او سوز دارد داعی که در جان
میرفغان دلم نه دل بفرمان مست
چیزی دارم که جبه آتش در آن اعدا
بکاک میجویر رس رود رفاک کند
آهنم از ناز کند کاهر و کاهر نکند
زنده را جان کمی ستاندم در رهان
از برای صحبت حر آمد و بیچاره
در موی شست سباه ما همای
گر کوفتا باشد بخدا همای
نه از هر دو به زره نه به هر دو تو یاد
فنا که ام ببلائی که شرح می توان که
غالبها سوز دل من در دل او کار کرد
عاشق رویتوام شتر از بیشتر
از همه عاشق منم وز همه درویشتر

<p> باز جویزها شود امروز را در دامن جمعیت من انکه بر نشان تو بام دور پیراهن بسوزند از رخسار طرفه حالی است که هم کو هم کو جازا اگر حیات دگر بهیست آن دین مشکلی دگر که نهفتن غیبی آن </p>	<p> با غم ایوب نیست بیخ مر از سستی هر شبی گویم که فردا ترک این سودا جمعیت آشفته دلان از دل گویی که گذرد یونیت کل بی هم کو هم کو هم و هر لحظه که تن خوشتر عشق را حیات بجان و جان مشکل عمر است عشق که کس نمیدان </p>
--	--

کتابناجیہ کی ہمدانی

۲۳۳

مولانا هلاوی هروی از ساگردان مولانا جامعیت و در ملا بر
 مرلوی بزیارت کرمین شریفین رسید مدح سلطان حسن میرزا نموده
 بسیار که با فرسید کار مرا مردم تو
 در آرزو آتشم از دیده و دل دلم مردم تو
 شکست سوزدم معمار و از خاستم مردم تو
 ملا هلال قزوینی اشعار با مره دارد در زبان جوهری نیکو چنانچه
 از بابا ظاهر بود در روی سیم و هر دو با کوس سفید چون کلازیت خان مردم تو
 زرد کوس در سر از خانه بیرون مردم تو
 یکجا از در و درت بفقیر زندمند مردم تو
 یک عمر در وطن خویش نمرد هرگز مردم تو
 چشمها سینه و سینه که با ل مردم مردم تو
 که شکم شان از کافذت ان گندم مردم تو
 کم بسورای روحین بدر آید گزدم مردم تو

مولانا علی بن محمد

اینکه در بیان همین مخلص از اسما را و انتخاب شد ما در جری زووم
بملازم گوید از عهدی محرم و حرمان مردم کامران بادشاه بوده این قطعه از

امیرهای یونان

صاحب عرفان آورده که او از سمرقند است و ظاهر این خلاصه و تحقیق
است که سام میرزا بیان فرموده چرا که حواصی حسن بناری که در بنا و آرا
تذکره و شوی ای انجا به شرح نموده او نیز همایون را عالی گفته
هم صاحب عرفات آورده که چون از سمرقند بهت آمد سحر مجور بر چهار
ایستاده بود که شوی و ظرافت او را شناختند و دریا قند آغاز مساعره
نمودند در قافیه حریف و ظریف بدیده شرم میکنند و اجزا نور است
نفت که حریف در دکان ستم ظریفیم ستم ظریف بسیار با حریفیم :

در نوازان معروف و مشهور که دیدیم باره از منحصرت استعاره سر اینیکه در نوازان
از پهلوانان و زورده بود آه منزه اشفته از آن طرفه پر خیم

خون که معصیت زده در حلقه نام
روم ای که کلام دل بوسه است
تو چون در من شکر می خوری
وز مزین جلال تو فرود من
سبب پوشش تن بهای دعا
نهان بده تن فرسوده در داغ
در حال که محیده در داغ
درون ز موج معانی بر کهر مار
شیدا از این خاتمای ازین
کناه حنیف بدای که بلغزد پای ای کلام
از تو آید که نیا بدی در منی مار
سری بنهادم و تو کیم بر باد ای کلام
حسبم ازین بوی خوشی که کردار
بجز با ساخته بر افتاب
همچو حسابی که کما در آفتاب
راست جو سرور که نماید در
دل معون خانه از نور شد درین

عبارت تو با لقم از فوج عشاق
بصدافسانه شب در خواب با شب
تشنه تا که در خون ز اشک لاله کون خود
ای ز آتش جلال تو در شرح زبانه
بود ز کسوت اسودگی فراغ مرا
چو خاک لاله سستان بخت ز آتش دل
چو زلف یار همانون سرم رود بر باد
چو بجز خاک لسم و خشک لب لیکن
بقتل عاشقان هر که بجز لاله ناز
بتم در جلوه ناز و رهم از اشک
گر که بجز مرا ضعف دل شنیدارا
نیایی در جهان که سروی حیدر باور
دیدن بند بگردانت غمیت نمیکند
زلف برون تو از مشکنا ب
آبله بر لعل تو از تاب تب
هم کسم الف قاتش
نکره شهید عشق از لهما خندا

و مردم در خیال این صاحب خوش خاکم را
 پس ز کز رون عجز بنده که بخون باز
 که سجده شد پیشانیم در سجده راه
 من تو خیال غمناکی چشم کرمانی
 بسینه ام جو کرمان هزار جا که اقله
 کجاست آینه دادا که در دست
 از آن سجده بیخ تو بر ندایم
 شبی در خواب دیدم بزرگشکانت را
 نامه آمد ز تو انداز شکایت دل و جسمی
 خون بند رو در راهی داع دل
 حوسس آن خزان که پای او وصل تو
 بدرد نبرد ز و لب نشودم
 بی تو خانی که سوخاک دل جان
 از روی تو شهباره صحرایم
 هر کی سر کند شع تو بر خاک از تو
 بخود کفم باکی راز میان او
 تنه کو هر سیراب از بنا کوشش

خورد و افغی جگر آبکبات لبم
 یک لبی اگر ناکه بودی استخوان را
 چند بر خود تهمت دین مسلمانم
 گرفته کوه صفت کوشی با من
 چه سینه بود که من دیدم از کویا
 یکی دو ساخت بلای که بود جان
 که او ز قید تن آزاد ساخت جان مرا
 گرفتم در منت بند استم روزگار
 چون کم سوز که ما میست در کعبه
 خار خاگرداغ و دیگر میس مدام
 هر کس بقدر بخت خود خانه ساخته
 شب مرا بسوز از پر تو جمال لوما
 که ناکه کم و موجب ملال تو باشی
 از رو ناماد رویدار خاک انجا
 تا نبالم مراد دل عنک انجا
 سر کار بد سهندان هم از خاک انجا
 ولی هر جای سدم در میان این
 چو شبنمی که کند برگ گل در اعوشش

عیل بهای

اندک خورانی نشاندیدم
 غم کنی شناسد که رخ تو دیده
 ز خورشید سینه بر لب او آبی
 شام به جز پیمبر تو گویند
 ز جلال سمندش آب چشم در خون
 نخواهم تند بجز ناوکی کردلی
 یکشود که زده از رخ آن او چنان
 دیدمت دوستی بخواب و لبم
 چشم ترا رسید بجز روزگار زخم
 چاک دل را مرهم اندودم نه در کام
 سحره جن آرد بر من نسیم رخ
 داشت روی منی القالی یاد آن
 ای که میرسی بگو در جانی نوزاری
 با غمت با برساند کجای در کم
 قصد جان گفتن القالی یاد آن
 یا شیرین است در دهان من در جوانی
 هر می که بعد مرگ بر کتد ز خاک من
 چون تر از او را بی سر لطف کن
 گفتن کزدم بر لبم آندم که سوزی

سنت کشتن سنگ

و اندک بهرگز مرادی بر سیده
 و کت بندیده بد صفت سینه
 که ز تو کیش خاخر خاکیز خلبنده
 حیوان کر سیت که در لمان عروج کن
 بلی یون تهنه کرد باد در یاد
 که تو رسم پیکار از یکدیگر دور
 غموی که صبی بار الهقا و سوتر با هم
 لیک فریاد از آن لحظه که سیدارم
 در خون شستند زخم چشم از چشم
 زخم تیغ را از چشم غیر نهال
 با خیال یا روحی است حال
 پاشی کافروخت آندم ای زمان
 آه چون گویم که گویم زبان میسوزم
 کرده از دایع لوم هر گوشه شاد
 بیستون درد و اندوه هر تحت حاتم
 کوی ساله درد دل درد ناک
 نظاره براقنادن جو جگری کنی
 شد آنچه تو بهیستی اکنون کز کنی

انگلیس که هر چه در آن
اشتباه که با تو ام سوری هر طریقی
چشم از نظاره او سبها تو
بصیبت من شود ای کاس حیدر او
بگونه درد کشان بی که با نیناز
میابر سر را روزی که میرم در وفا
برای رحم که میرود ز هر سوگر

در روی او کشیده در سر برانسان
بیرت ندیده ام ز خودم چه میکن
می در بیاله نوبت چه بیشتر میکن
هزار جان من و محو فدای تو او
اگر ریشه بجا نماند نترس او
مباد از زنده کردم باز افتم در سلامی
و گرنه اسه صد اضطراب است چه

شاه

سلطان اکرم و قاضان اعظم پادشاه فردوس جهان
باوالقاری محمد جمالون پادشاه این پادشاه
بن میرزا عمر شیخ بن میرزا ابوسعید بن سلطان محمد میران
شاه ابوبصیر صاحب قرانی امیر تمور کویرکان پادشاه قدر پادشاه

قضا و قیام و شهریار عدالت کثیر کتیبتان بودند در کتب و سراسر امر و کار
 در پناه بکثرت فضیلت و همت زودی از سلاطین عالم میسر و مستور
 بود و در سخاوت و مژد عدالت از عطای خواران زمین مقهور درین
 حضور صاحب برائی نالت افلاطون و استقلینوس و در توت جیل و
 تلی اسکندر فیلسوف بعد از بدین پای بر تخت سلطنت نهادند
 و درنت احسان و انعام تکافو حلاوت برکت او وسعت ملکش از حد
 تا تکالیف بود که اقصای شمال هند است در سال هفتاد و چهل و چهار که
 از احاد الناس افغان که موسوم بود شیرخان و در سلک پادشاهان
 خدای رنج مقام ایستاد منتظم بود بر و خروج کرد در اوایل اعتبار
 از و بگرفته است همه شعله فتنه او بالا گرفت ایلیغار ^{بپادشاهی} پسر
 او را که می خواست بعضی از لشکر پادشاه را بسوخت و بهر پادشاه را
 راه یافت پادشاه بدو فی آن معرکه بار و دیگر لشکرهای او را
 بجزم و زخم بجانب او شتافت اما چون گردون در آن ایام
 تابع اقبال شیرخان افغان از هجوم سپاه بسیار نتیجه مرتب گشت
 در آن فروردین بود پسران بزور همت غیب کرد و حور گشت هر سال
 آن پادشاه بخیر بدین جا به عروس مملکت هند را طلاق گشته روی فکر
 بجانب بگرنگرا آورد در اینجا نیز کاری از پیش نرفته با عدالت
 سخوان از ملک زابلستان نرسد است باز داشته برع امید در گاه
 کتیبه یافت و در حدود دامهر شرف ملاقات صاحب قرانی

ان و اولی که
 قضا و قیام
 شهریار عدالت
 کثیر کتیبتان
 بودند در کتب
 و سراسر امر
 و کار

مصادر

- ۱- میر عماد الدین الہی، تذکرۃ الہی (خطی)، مملوکہ عبدالحق ۱۰۶۵ھ
- ۲- میر عماد الدین الہی، تذکرۃ الہی (خطی)، مخزنونہ برلن ش ۶۳۶
- ۳- میر عماد الدین الہی، دیوان الہی (خطی)، مخزنونہ رضالا بیری، رام پور ش، ۳۴۸۷
- ۴- میر عماد الدین الہی، دیوان الہی (خطی)، مخزنونہ برٹش میوزیم، لندن، ش، ۲۵۳۳۰
- ۵- میر عماد الدین الہی، مثنوی الہی (خطی)، سازمان تحقیق و اشاعت، سری نگر (کشمیر)
- ۶- آرزو، سراج الدین علی خاں مجموعہ النفائس، اسلام آباد، ۱۴۲۵ھ
- ۷- اوجدی تقی الدین محمد اصفہانی، عرفات العاشقین، مخزنونہ خدا بخش (پٹنہ)، ش، ۳۹۳۵
- ۸- جامی نور الدین عبدالرحمن، نفحات الانس، تہران، ۱۳۳۷ھ
- ۹- خوش گو بندر ابن داس، سفینہ خوش گو، تہران، ۲۰۰۲ء
- ۱۰- درخشاں ڈاکٹر مہدی بزرگان و خن سرایان ہمدان، تہران، ۱۳۴۱ھ
- ۱۱- سلیمانی غلام محی الدین قادری ذکر الصالحین، سری نگر، ۱۳۵۰ھ
- ۱۲- عوفی لباب الالباب، دانش گاہ دہلی
- ۱۳- غنی کشمیری، ملاطا ہر دیوان غنی سری نگر، ۱۹۶۴ء
- ۱۴- شبلی نعمانی، شعرا لعم، آگرہ، ۱۹۱۲ء
- ۱۵- شیروانی ڈاکٹر ریاض احمد غنی کشمیری، احوال و آثار، سری نگر، ۱۹۶۴ء
- ۱۶- صفا ذیح اللہ، تاریخ ادبیات در ایران، تہران، ۱۳۵۰ھ
- ۱۷- سید صباح الدین عبدالرحمن، بزم تیموریہ، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۴۸ء
- ۱۸- کنبو محمد صالح، عمل صالح (شاہ جہاں نامہ)، کلکتہ، ۱۹۳۹ء

- ۱۹۔ پیر غلام حسن، تاریخ حسن، سری نگر، ۱۹۵۲ء
- ۲۰۔ فوق محمد دین، مکمل تاریخ کشمیر، سری نگر، ۱۹۹۲ء
- ۲۱۔ گل چین معانی احمد، تاریخ تذکرہ ہائے فارسی، تہران، ۱۳۴۸ھ
- ۲۲۔ معارف، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، شمارہ... ۱۹۷۲ء
- ۲۳۔ میرزا صالح کشمیری، تذکرہ شعرائے کشمیر، کراچی، ۱۳۴۶ھ
- ۲۴۔ نفیسی سعید، تاریخ نظم و نثر، در ایران و در زبان فارسی، ایران، ۱۳۴۴ھ
- ۲۵۔ نقوی ڈاکٹر سید علی رضا، تذکرہ نویسی فارسی، در ہندو پاکستان، تہران، ۱۳۴۳ھ
26. Koul Pndit Anand, Archaeological Remains in Kashmir, Srinagar, 2005.
27. Sprenger Aloys A Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustani, Manuscripts of the Libraries of the King of Audh Calcutta, 1854.
28. Storey C.A. Persian Literature A Bibliographical Survey Britain. 1989.
29. Browne E.G. A History of Persian Literature, Cambridge, 1928.
30. Rieu Urarles Catalogue of Persian Manuscripts in the British Museum, London, 1883.

himself. Sometimes at various places the quotations and selections of verses or choice of poets are rather mundane or monotonous, almost appearing imbalanced. Mir Ilahi has often described the name of the certain text of his time here or referred to them keenly in this manuscript. He has also made use of reference as seen in the names of his predecessors. With a lot of generosity he has referred to their works, giving them their due place. He has recorded several secondary details of poets in this manuscript too. For example he has recorded that how Farukhi's Diwan's commentary was written by him. He has written about Sheikh Jamalludin, with the fact that he lived near Hissar where people used to rebel quite often and King used to send his army to sabotage such uprisings. In this anthology Indian poets and writers were also included like Sheikh Hamiddudin, Sheikh Abu Ali Sharif, Masood Bin Saad, Alauddin, Nizamuddin etc. This anthology has names of poetesses and gives them recognition to a great extent. More than poets and writers, musicians, artists, architects, sufi saints, religious scholars are also given due space in this manuscript. This how it proves to be a rich reservoir of information of that age, it is not solely a literary anthology but rather serves as a treasury of other creative information with all vividness.

Prof. Abdul Haq
Professor Emeritus
Urdu Department, University of Delhi
Adjunct Professor
Islamic University of Science and Technology
Srinagar, Kashmir

edition whereas the Berlin Manuscript is second part or edition of the same work. In my personal collection I have found out, as mentioned on its colophon that Ilahi intended to write in this first volume about classical poets or ancient poets. And second volume was to be devoted to poets of medieval periods and third volume was to be dedicated to contemporary poets of his age. In both the editions first few pages are obsolete and not present therefore to establish a sure shot fact is challenging or not possible. With the help of my personal collection of this manuscript's colophon justifies that actually this was the layout of his anthology. The colophon confirms that the anthology was first time calligraphy-ed in 1065 A.H. and Ilahi died in 1064 A.H. in other words it can be confirmed this anthology inscribes the time line which shows remarkably shorter time difference in the demise of Ilahi and the completion of first volume of the manuscript. What is important to observe how Ilahi was not mentioned on the Colophon as the 'Late Ilahi' as its writer/poet. At some points it is convincing how written inscription or corrections on the margins were made by Ilahi himself. May be the facts can be discernible but the volume in my possession is rare and very significant. Because it has a well-defined colophon, and it is complete and it was written in Nastaliq script with utmost care and precision. It does not have calligraphic mistakes either. This manuscript contains 728 names of writers and poets. In Berlin Manuscript the volume starts with Ibn-e-Yameen and ends with Humayun. But in this manuscripts seven poet of last Persian alphabet 'Ye' has been written or catalogued. Like Yusuf Bin Mohammad, Yusuf Bin Nasar, Yusuf Hamadani, etc. apart from this, its colophon describes the date of calligraphy and about the author. It also states how this *Tazkerah* was to be written in volumes. The personal manuscript contains approximately seven hundred pages. Every page has fifteen lines. The script of writing is Nastaliq and poets names are written with red ink. At the time of binding the book this anthology was divided into two parts. Here pages have gone really old, and bears the marks of moth infestation. The script was inscribed with great skill and cares making it appear very clean and crisp. It looks like it was written by one calligrapher who has a very skilled and seasoned hand for recording or inscribing throughout. There are no evident errors in the text which is remarkable. Due to these internal evidences it appears that this manuscript was written under the supervision of the author

Noorjahan died in 1054 A.H. there is no contemporary evidence of this manuscript during the stay of Ilahi in Kashmir. Neither there is an evidence of poetic statement or detail, about this anthology. This manuscript has covered a fascinating journey from Noorjahan's collection to Nawab of Awadh to Museum in Berlin. Whether the journey is real or wondrous it is stated that this anthology is composed by Ilahi himself or it was calligraphy-ed under his instructions. This manuscript holds personal initials of Ilahi for sure.

Safina-e-Khushgo's writer has described the name of this manuscript without any reference. It is possible he might have seen or heard about the existence of this work. But this vital reference directs our attention towards the existence of this manuscript. There was a strong confusion regarding this manuscript because people might have written about it with another name which was *Khazina-e-Ganj*. Despite this various literary scholars have mentioned it as "Tazkirah-e-Ilahi". Ilahi himself has mentioned his work with both the names. But the emphasis has been laid on *Tazkirah-e-Ilahi* for sure. Dr. Springer in Berlin Catalogue has recorded 400 poet's names, after a more in-depth study it is known that the correct number of poets is 533. This anthology is very crucial because it contains poets, poetesses, scholars, religious scholars, Sufis and artists etc. In Berlin Manuscript there are three hundred and forty nine pages known. It also has at least 27 blank pages which are not inscribed at all and forty pages are partially written. It has few beginning and closing pages which are also missing which shows a lack of colophon. It appears after great probe that this manuscript might as well be the very first and most authentic edition of this anthology. Several pages were left unwritten jotting the names of some poets and writer so that they could be filled after notifying correct information's on them. These poets for example were- Khwaja Hafiz Sheerazi, Aillama Jurjaani, Nizamuddin Allahabadi, Syed Hadi, Sheikh Jamali, Amir Syed Sharif etc.

This manuscript can be quite challenging when it comes to reading the text written around the margins. At some places these important text inscribing margins are broken or have imprints of moth infestation. Often the script of writing on margins has been notified as *Shikasta* Script. After a thorough analysis of this manuscript in my personal collection defines that this anthology is the first

one more possibility that this manuscript was copied from the original a year after his death. In this copy of manuscript there is no mentioning of calligraphist and the place where it was calligraphy-ed. This manuscript has shown Ilahi's name as the writer of this esteemed anthology at several places. There is no second copy of this manuscript known or found in the world, to confirm the date of its formulation and other valid information about the manuscript so far. This is the only surviving copy of the manuscript which has been preserved. This manuscript has been written with a lot of precision and writer-ly skill because it was written by only one writer and it does not bear any sign of error in the text. At certain places around the margin some corrections have been found which indicates the possibility that this copy has gone under the scrutiny of Ilahi himself. This is somewhat bewildering, how many historians have talked about his poetry but did not write or speculate about this anthology. Dr. Springer in his catalogue wrote:

"The book has no preface and has never been completed it is therefore perfectly unknown."

Ahmed Gulchin Maani, who was Persian Poet in his anthology, has shown ambivalence regarding the lack of reference of this anthology. This is rather unique that Mir Ilahi's poetry was quite famous with people but still somehow his readers were not aware with this anthology. It is considered perhaps due to lack of completion, people were not aware of its existence mainly because it did not get published at its due time. Owhadi despite of being a humble friend of Ilahi and an anthologist he was unaware about *Tazkera Ilahi's* existence. This could have been also possible that during the life time of Owhadi, Ilahi did not start to write this anthology as per say. It is recorded that Owhadi passed away in 1040 A.H. and in 1042 A.H. Mir Ilahi migrated to Kashmir. It raises a poignant question that how this anthology got included in Noorjahan's personal book collections. It is known that second part of this anthology (maintained in Berlin Museum) preserves the writings of Bi Lali Isfahani, who was the calligraphist and the custodian of Noorjahan's personal library. Emperor Jhangir died in 1037 A.H. and Begum

mazar" situated in the North-west from the main city. Also it is near Qila-e-Magar Nagar outer wall which is in the solitude of 'Khoh-e- Maran' (Maran Hills), this makes it the oldest grave yard of Srinagar. There are seven notable verses accompanying his epitaph.

In the light of this anthology there is no certain evidence of his religious practice and beliefs. His poetry has certain level of echoes of his faith system and set of beliefs. He was amongst those who were followers of Hussaini faith. Hence it can be established that he was a free thinking mind who was more towards the side of his philanthropic personality. His faith and order of believes did not entail him to harbor aggressive or staunch belief. He valued humanity, compassion and good will for all mankind. He had firm belief in all four Caliphs of Islam. He loved the aspect of Prophet Muhammad's (PBH) life and practices; he has considered him as an example of his own moral conviction and devotion. "Zikrussaliheen's" writer Abdul Razzaq Quadri has established linkage with Shekh Abdul Qadir Jilani who was a Sufi Saint. Despite all such fact one cannot assume that he belonged to any particular faith system. Several verses from his Ghazals proved that he was not a Shia. It was known that he belonged to 'Naqtavi' beliefs which created a lot of contention in his lifetime and propelled him to migrate to India. In Iran during the reign of Shah Abbas Awwal all Naqtavi faith practitioners faced challenges of execution on mass scale. Ilahi was a zealous activist of this order of Naqtavi Faith therefore Ilahi had to flee from Khandhar and he arrived in India to save himself. Naqtavi was a movement marked by having deep trust beyond the Monotheism of One God which has a firm root in Islam. This order of Faith believed in the concept of cosmos and Life after death. They were also known as "Passi Khani". That was the era of Mughal king Akbar who was also known for his liberality, this is how several Iranians took refuge in Hindustan during this time. Ilahi has hinted in his poetry towards this new faith system. After arriving in Hindustan, he grew more firm towards his Islamic faith and identity.

In this personal manuscript the colophon states date 1065 A.H. of its completion. It is a bit confusing a fact, because Ilahi died in 1064 A.H. as stated above, but it is quite possible that his death took place in 1065 A.H. To a great deal this manuscript justifies that Ilahi himself has created this last Manuscript. There is

Masnavi's Manuscript is also present in Srinagar. Mir Ilahi's Collection of Poetry is comprised of at least five thousand Verses in which several poetic forms are evidently present. The major portion of his work has recorded Ghazals in them. The manuscripts of Ilahi's Diwan are also present in Berlin, London, and Rampur (India) as a collection. Ilahi was self-aware of his poetic expression and caliber which he talks about in his work as well. He claims his own Diwan as the best among other Diwan of his time. Various critics and poets have talked about Ilahi and his poetry as one of the supreme. Like '*Shahjahan-Naama*', '*Kalematush-Shauara*', '*Serve Azaad*', and '*Lobabul Albab*' etc.

"*Zirkus-saliheen*" has jotted down wrongly that Ilahi came to Kashmir twice. His first and last journey to Kashmir happened in 1042 A.H. and he stayed there till 1064 A.H. This is how he stayed in Kashmir for good twenty two years and here he died and became one with its soil as well. Three of the most eminent poets of Iran migrated to India and became the dust of the Indian earth; they made three wondrous cities of India as their memorial. Like Sheikh Ali Hazeen liked Banaras, Mir Ilahi made a choice to inhabit himself in Srinagar and Naziri Nishapuri lived and was buried at Ahmedabad.

Taqi Owhadi came across Ilahi's verses in Agra and prophesied he would be an acclaimed poet of the future. Later on Mohamad Saleh Kamboh has also praised Ilahi greatly. Mir Ilahi has written '*Hajwa*' which is a poetic form also understood as a lampoon. The date of Mir Ilahi's demise is greatly disputed. 1064, 1063, 1060, and 1057 A.H. amongst all these notified dates the most apt and accurate date happens to be 1064 A.H. Mohamad Tahir Ghani Kashmiri, the most famous poet of Kashmir, has recorded in his Poetic Epitaph the date of Ilahi's death as 1064 A.H. the tomb stone on Ilahi's grave justifies his date of demise as 1064 A.H. correctly. In 2004 I was a visiting professor in Kashmir University which gave me an opportunity to locate and visit his grave. His grave was adjacently located near the tomb of famous Sufi saint Sheikh Bahauddin Ganj Bakhsh. Here several Mughal royalty and eminent people of the court were also buried; this is how the graveyard holds tremendous importance even today. The grave stone on Ilahi's grave has fallen from its assigned place but it has been restored and given its due place near the tomb of Sheikh Bahauddin Ganj. This grave yard is known as "kalan

wrote a panegyric in his beloved Kings' Grace. Mir Ilahi's contemporary Abu Talib Kalim also wrote a Victory Ode in praise of Shahjahan. He nominated Zafar Khan for the governor-ship of Kashmir and Zafar Khan requested to bring Mir Ilahi with him to this new destination, which was accepted by the King as well. This is how Mir Ilahi reached Kashmir where he gathered a lot of respect. Zafar Khan's father Khwaja Abul Hassan was the previous governor after his demise Zafar Khan was promoted as the governor of Kashmir to take over his father's position. Zafar Kahn died in 1073 A.H in Thatha which was located in Sindh. Mir Ilahi was very fortunate that he lived under the patronage of Zafar Khan peacefully for a long time.

Mir Ilahi's early life was marked by homelessness from one place to another. But in the later part of his life he lived prosperously and peacefully. He lived later days with exuberance and harmony. He considered the peaceful valley of Kashmir which exalted him with the vision of this world, beauty and with serenity of hereafter. This place was a home for luxury and comforts both equally. The climatic concerns were similar to Iran, fresh orchard fruits and dried delicacies of fruits were found abundantly. Ilahi established a poet's Commune. In 1050 A.H Ilahi constructed a garden called '*Bagh-e-Ilahi*'. It had a beautifying harmony of trees, flowers and tranquil canals. Here affluent and wealthy gentry of the city would come for excursions. This garden hosted the most ancient 'Chinar' tree (maple tree) till it decayed in 1932. The trees' branches have been known for spreading across 48 feet in approximation. In "*Bagh-e-Ilahi*" eulogy, Ilahi himself wrote a long narrative poetry called 'Masnavi' in its praise. This garden was located 10 Kilometeres away from Srinagar in North direction. Here remnants of Shahjahan's era and kingdom were present as well. Pandit Anand Kaul's book "Archeological Remains in Kashmir" had recorded incorrectly that Shahjahan constructed this garden for the amusement of his Begum Noorjahan. With the wretches of time the ruins of garden are lost over decades, now human inhabits the very ground, the description remains recorded only in the pages of books.

Ilahi in his poetry wrote descriptively about scenic beauty of Kashmir. Especially in his Masnavi "Faiz-Bakhsh Bagh" he has presented a very soothing and alluring picture of this terrain. This Masnavi's Manuscript is preserved in Srinagar. Second

and Sadi were some names which emanated from this land. Numerous collections of poets were available there from which he gained maximum benefit.

In a Tea House his poetry got introduced and he received chance to recite. There few people desired and were keen to learn about his belonging and history. A reference has been marked in his poetry that he visited Kaba for holy pilgrimage. Other than that no certain fact of his holy visit can be stated assuredly. In most of the historical accounts his exodus to Hindustan in search for a livelihood is clearly evident. But the truth remains in Mir Ilahi's interest in individual faith because of which he travelled all the way to Khandhar. Being a 'Naqvti' which was a new faith commune, he was exiled to save his life and hence travelled all the way to Hindustan leaving behind land of his origin. Later Khandhar's Governor Mirza Ghazi TarKhan bestowed his protection onto him. From Khandhar he travelled all the way to Agra. Jahangir was the ruler of India in that period. Hindustan was hosting a lot of poets from Iran ever since, because of this very influence of Persian poets the land of Hindustan saw a deep interest and developed its rich poetic traditions.

Mir Ilahi in 1021 A.H. After a brief stay at Khandhar came to live in Agra. He remained under the employee ship of Mahabat Khan since 1022 -1024 A.H. Here Taqi Owhadi kept him in a jovial company at Agra, which resulted in literary exchanges of poetry and knowledge. It proves to be a very peaceful and delighted part of his life which was spent in Agra considerably. He had received favors of Royals and Emperor equally. This made him known and famous because of which he was ushered into the royal court of Jhangir. He wrote eulogy in praise of King Jhangir in his poetic work. He had barely stayed for three years when he went back to Kabul. And there he remained in Mahabat Khan's employee ship. After spending some years in service of Mahabat Khan he worked under Nawab Zafar Khan Ahsan. Zafar Khan was himself a poet and he valued other fellow poets as deeply. Zafar Khan was called to Agra from Kabul. This marks the very first year of Shajahn's Coronation and being an Emperor. Shahjahan started to ascend his kingdom towards the Southern India in which Zafar Khan accompanied him for these overtures. In 1040 A.H. some of the Deccan states fell under the kingdom of Mughal Dynast under Shahjahan. After his victory to mark its celebration Mir Ilahi

poetry and poetic expressions. He was indeed fortunate that he in Iran, Afghanistan and Hindustan got the patronage of affluent and the royal equally. In his poetry the names of his benefactors are evidently present. Like Jhangir, Shahjahan, Zafar Khan, Mahabat Khan, Ghazitar Khan etc.

Mir Ilahi was privileged that he belonged to the era of Jhangir and Shahjahan. This happened to be the golden period of Mughal Sultanate. This was also the era of prosperity and peace, which harbingered scholars, poets, writers and 'Umra' (Amir or lords of the time). Apart from these mentioned literary icons calligraphers, Sufi saints, architects and many other specialized aestheticians were known to this age. Ilahi's contemporaries were from Iran, Hindustan and Kashmir like- Ghani Kashmiri, Mohammad Jaan, Mullah Shah Badakhshani, Tughrai Mashhadi, Taqi Owahadi, Hakim Haziq, Aqa Razi, Talib Amli, and Sirajjudin Khan Arzoo Afi etc. Taqi Owahadi's friendship was a known phenomenon in his life. In this anthology readers will find a clear reference made to him. There have been several poets named "Ilahi", but the most prominent name happened to be of Mir Ilahi. The place of his birth is Hamadan which he has mentioned in his poetry and anthology. Hamadan was a known center for knowledge, learning and culture of his time.

His father was a man of repute and he was well known for his nobility. His name was Amir Hujjatullah Hussaini. Dr. Springer and Dr. Story have recorded his name as "Hujjatuddin" in his famous catalogue. He was also known as literary figure of religious scholarly repute. Ilahi was deeply influenced by his father's achievements and scholarly zeal. His early training happened under his father's guidance. At the age of sixteen in 1010 A.H. he traveled all the way to Sheeraz for perusing further education. He was there for three and half years at Shahdai's Khankhah, which was a known seminary of that period devoted to learning and educational pursuits. To a great extent he received further education there and learnt tremendously. He received an opportunity to explore 'Diwan' of several poets which inspired him to formulate his comprehensive selection of poetry. From here he developed a taste for poetry which helped him further. Sheeraz was green with the fertile knowledge of poetry in its rich exuberance. Khwaja Hafiz

Some of Ilahi life trajectory is evidently present at instances in this anthology. This throws light in a partial manner on his life and persona. Although real picture of his life is still in-ponderable, still these pastiches are valuable and encouraging for his readers to know his life. All these miniscule signs and appropriations are important footstones to understand Ilahi's art and thought. As with his intoxication one would get to learn a lot about his characteristics and his mannerisms.

Mir Ilahi's parentage and place of birth projects minor differences amongst the various Persian writers. It is strange that how despite all contemporary written evidences there are gaps in extracting his personal details, which remain ambiguous to a certain level. Taqi-ud-din Mohammad a well-known anthologist is known as Ilahi's contemporary and friend. During the days of their stay at Agra they grew very intimate and close to each other. He has recorded in his famous anthology entitled "*Arafat-ul-Ashiqeen*" that his name is Mir Imaduddin Mehmood Bin Mir Hujjatullah Asadabadi. Sirajuddin Ali Khan Arzoo has seconded this statement or certified it for more coherence; he was a well-known scholar of his time. It is seen in many books the name of Mir Ilahi was mentioned differently.

It is known that Mir Ilahi was an inhabitant of Hamadan. It has been recorded that a Physician of the similar named arrived in the era of King Akbar, where Jhangir bestowed upon him a title of 'Royal Healer'. Overlooking these references Ilahi himself has recorded his name and father's Name in the colophon of this personal manuscript. "*The writer of this manuscript is Ilahi Imaduddin Mahmood Al Hussaini Son of Amir Hujjatullah Asadabadi Al Hamadani.*" This writing justifies his paternal place of birth and belonging of name is evident, this does not leave any cleavage for any doubt. Asdabad was a suburban space located in Hamadan. Mir Ilahi has noted down beautiful details in his poetic work about Hamadan.

Abdurazzaq Qadri in his book- "*Zikrussalaheen*" has recorded some facts about Ilahi's lineage. Mir Ilahi from his father received traditional education; afterwards he travelled to Shiraz and Isfahan for further education. He accumulated detailed knowledge in Arabic and Persian Literature. This has increased his interest in poetry and historiography, but he reached the heights of admiration for his

Introduction to Tazkirah-e-Ilahi

(The Only Available Manuscript In the World)

Mir Imaddudin Mahmood Ilahi Al-Hussaini Hamadani, received royal patronage and pursued a well-recognized place in his poetic endowment, but despite that he never wrote his biography or wrote details about his personality. All his life he has spent considerable amount of time jotting down people's biographies and their literary achievement, despite this he remained much reluctant and estranged from his own biographical details. He did not even put in records his actual date of birth. Somehow it has been known that during this era noting down facts about themselves was not considered a noble aspiration by the "Shurafa" clan. Ilahi Hamadani himself was the custodian of values and moral aesthetics of his prevalent time. Due to the influence of royal company his temperament and his character was nurtured to refinement. In his demeanor, self-respect and higher regards was a natural phenomenon. About his date of birth there is no evident or categorical statement which can be determined properly. In his anthology at one point it is written clearly that he arrived in Agra 1021 A.H. where amidst some of his bosom friends he tasted wine for the very first time, at the age of thirty. Keeping in mind this chronological detail one might as well speculate that he was born in year 994 A.H. this he has noted down in his anthology in connection with Maulana Agahi's description.

This statement justifies his date of birth and reflect ample light on Indian culture and the custom of drinking to a certain extent. This was his foremost folly which did not leave him till last days of his life from which he could not abstain. He spent his life in drinking or in the company of wine. Ilahi wrote his *Saqi Nama* (Ode to the Tavern Keeper) in which he has depicted a very intoxicating or ambrosia-iac quality of the beloved wine.